تذکرہ

محسن ملت مخدوم اہل سنت آفتاب طریقت ماہتاب شریعت

منبع رشد وہدایت مخزن علم وحکمت پیکر علم ووفا استاذ العلماء والفضلاء

شیخ الحدیث والتفسیر

علامہ الحاج

پیر حافظ

محمد عالم نقشبندی

محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشائخ و علماء اور دانشوروں کی نظر میں

صاحبزادہ حامد رضا مہتمم دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

تذکرہ

محسنِ ملت ، منبعِ اہلسنت ، آفتابِ طریقت ، ماہتابِ شریعت

شیخ رشد و ہدایت ، مخزن علم و حکمت ، پیکر ولایت ، استاذ العلماء ، مرشدنا

شیخ الحدیث والتفسیر

مولانا الحاج

پیر حافظ

محمد عالم نقشبندی

محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

مشائخ و علماء اور دانشوروں کی نظر میں

صاحبزادہ حامد رضا مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

Marfat.com

تذکرہ

محسنِ ملت مخدومِ اہلِ سنت آفتابِ طریقت ماہتابِ شریعت

منبعِ رشد و ہدایت مخزنِ علم و حکمت پیکرِ علم و وفا استاذ العلماء والفضلاء

شیخ الحدیث والتفسیر

علامہ الحاج پیر حافظ

محمد عالم

نقشبندی

محدث سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

مشائخ و علماء اور دانشوروں کی نظر میں

صاحبزادہ حامد رضا مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

Marfat.com

نام کتاب = تذکرہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ

بااہتمام = صاحبزادہ حامد رضا

تعداد صفحات = ۵۲۱

اشاعت باراول = رجب المرجب ۱۴۲۲ھ۔ اکتوبر 2001

تعداد = گیارہ سو

کمپوزنگ = عامر ظہور

تصحیح = ابوالحامد مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

مطبع = تعلیمی پریس سیالکوٹ

ناشر = مکتبہ حمادیہ۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ

دودروازہ سیالکوٹ فون 593052

هدیه

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ' والدہ محترمہ اور

ان کے والدین کریمین' اساتذہ کرام اور مشائخ عظام

کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا

Marfat.com

فہرست

	صفحہ
ابتدائیہ	1
قائداہل سنت مولٰینا الشاہ احمد نورانی صاحب مدظلہ العالی کراچی	15
مجاہد ملت مولٰینا عبدالستار خان نیازی صاحب علیہ الرحمۃ میانوالی	17
مولٰینا علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی برطانیہ	20
علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب لاہور	31
حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی لاہور	33
علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب راولپنڈی	35
علامہ مولٰینا مفتی غلام رسول صاحب برطانیہ	38
علامہ مفتی نذیر احمد صاحب قادری ضلع مفتی مظفر آباد	42
علامہ پیر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب برطانیہ	67
علامہ مولٰینا حافظ فضل احمد صاحب قادری برطانیہ	73
مجاہد اہل سنت صاحبزادہ حافظ محمد رضا صاحب	85
علامہ مولٰینا قاری علی محمد صاحب قادری برطانیہ	93
علامہ مولٰینا قاری غلام رسول صاحب لاہور	100
مولٰینا علامہ محمد ضیاء اللہ قادری صاحب سیالکوٹ	114
صاحبزادہ حافظ حماد رضا صاحب برطانیہ	134
علامہ مولٰینا مفتی غلام حیدر صاحب گجرات	138

Marfat.com

علامہ مولینا محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی	158
علامہ پیرزادہ محمد اقبال فاروقی صاحب لاہور	159
پروفیسر محمد حسین آسی صاحب شکرگڑھ	165
علامہ مولینا صاحبزادہ فضل محمد عاصم صاحب برطانیہ	170
علامہ مولینا صوفی محمد علی نقشبندی صاحب سیالکوٹ	181
علامہ مولینا غلام قمرالدین صاحب سیالوی سرگودھا	187
حضرت علامہ مولینا مفتی محمد اشرف صاحب قادری گجرات	188
علامہ مولینا محمد معین الدین صاحب ڈسکہ	192
علامہ مولینا قاری علی اکبر صاحب قادری لاہور	194
علامہ صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف صاحب	197
ابوالبیان علامہ مولینا محمد سعید صاحب مجددی گوجرانوالہ	201
علامہ مولینا غلام مصطفیٰ صاحب مجددی شکرگڑھ	203
علامہ مولینا مفتی ہدایت اللہ صاحب پسروری ملتان شریف	205
علامہ مولینا غیاث الدین صاحب سابق ایم پی اے شکرگڑھ	206
علامہ مولینا سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب بورے والا	209
علامہ مولینا مفتی محمد مختار احمد درانی صاحب خان پور	211
علامہ مولینا صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب بصیر پور اوکاڑہ	212
علامہ مفتی ریاض الدین صاحب اٹک	213
علامہ صاحبزادہ امین الحسنات شاہ صاحب بھیرہ شریف	216
علامہ مولینا حافظ غلام حیدر خادمی صاحب سیالکوٹ	217

Marfat.com

علامہ مولانا سید محمد اشرف شاہ کاظمی صاحب آزاد کشمیر	222
علامہ مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ صاحب آزاد کشمیر	223
علامہ مولانا سید غلام یسین شاہ صاحب آزاد کشمیر	228
علامہ مولانا الٰہی بخش صاحب قادری لاہور	230
مولانا محمد الیاس صاحب ہزاروی	230
علامہ مولانا مفتی عبدالحکیم اشرف قادری صاحب لاہور	231
علامہ مولانا محمد صدیق صاحب ہزاروی لاہور	233
علامہ مولانا محمد منشا تابش صاحب قصوری لاہور	235
علامہ مولانا سید لخت حسنین شاہ صاحب برطانیہ	238
علامہ صاحبزادہ سید منیر حسین شاہ صاحب	240
علامہ مولانا کوکب نورانی صاحب کراچی	241
علامہ صاحبزادہ سید ظفر علی شاہ صاحب علی پور شریف	242
علامہ صاحبزادہ پیر حیدر شاہ صاحب ڈھوڈا شریف گجرات	243
رومی عصر حضرت مولانا حکیم عبدالحیٔ صاحب سیالکوٹ	248
علامہ سید خلیل الرحمٰن شاہ صاحب کامونکے	249
علامہ صاحبزادہ محمد احمد صاحب آف پسرور سابق ممبر قومی اسمبلی	249
علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ	253
علامہ مولانا محمد صدیق ملتانی صاحب فیصل آباد	254
علامہ صاحبزادہ مولانا قاری سید عرفان شاہ صاحب بھکی شریف	258
علامہ مولانا مفتی غلام رسول صاحب لالہ موسیٰ	259

Marfat.com

علامہ صاحبزادہ پیر محمد افضل شاہ صاحب علی پور شریف	260
حضرت علامہ پیر محمد صادق صاحب اگھار شریف	262
صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری شرقپور شریف	263
مولینا سید نذیر حسین شاہ صاحب کھروٹہ سیداں سیالکوٹ	263
علامہ صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب سابق وزیر اوقاف فیصل آباد	265
علامہ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی شیخوپورہ	267
علامہ مولینا محمد افضل خان صاحب فانی	268
پروفیسر میاں غلام علی صاحب سیالکوٹ	269
سردار محمد چوہدری صاحب سابق آئی جی پنجاب	272
چوہدری عبدالکریم صاحب لاہور	272
علامہ مولینا سید زاہد حسین شاہ صاحب برطانیہ	275
علامہ مولینا احمد نثار بیگ صاحب قادری برطانیہ	279
علامہ ابوالحمود نشتر صاحب برطانیہ	281
علامہ مولینا شاہد رضا صاحب نعیمی برطانیہ	284
علامہ مولینا مفتی محمد اسلم صاحب برطانیہ	285
علامہ مولینا مفتی عبدالرسول صاحب برطانیہ	286
علامہ صاحبزادہ سید اشتیاق حسین شاہ صاحب برطانیہ	287
علامہ مولینا حافظ صادق ضیاء صاحب برطانیہ	290
علامہ مولینا بوستان صاحب قادری برطانیہ	291
علامہ مولینا قاری غلام سرور صاحب سلطانی برطانیہ	295

Marfat.com

علامہ حافظ فاروق جہلمی صاحب برطانیہ 297
علامہ قاری ہدایت اللہ صاحب برطانیہ 298
علامہ مولینا دلشاد حسین صاحب قادری برطانیہ 299
علامہ مولینا حافظ نوردین جمیل صاحب قادری برطانیہ 300
قاری ذوالکفل حسین صابر چشتی صاحب برطانیہ 301
مفتی شیخ فرید صاحب آزاد کشمیر 304
علامہ صاحبزادہ حمیدالدین صاحب برکتی آزاد کشمیر 308
علامہ مولینا عبدالرزاق چشتی صاحب آزاد کشمیر 309
علامہ مولینا فضل دین صاحب آزاد کشمیر 312
علامہ مولینا عابد حسین نورانی صاحب آزاد کشمیر 313
صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ صاحب 314
عابد حسین چوہدری آزاد کشمیر 315
میاں محمد بشیر صاحب 315
سید طفیل حسین کاظمی آزاد کشمیر 317
مولینا محمد ارشد صاحب سلیم قادری سیالکوٹ 318
مولینا سید شبیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ 322
صاحبزادہ سید ریاض الحسن شاہ صاحب سیالکوٹ 323
مولینا قاری خالد محمود صاحب ڈسکہ 325
علامہ مولینا محمد رفیق رضوی صاحب ڈسکہ 327
علامہ مولینا منظور احمد نعیمی صاحب سیالکوٹ 328

Marfat.com

علامہ ارشد طہرانی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	336
علامہ مولینا حکیم حنیف القادری صاحب سیالکوٹ	339
علامہ مولینا محمد اشرف صاحب مانگوی	342
صاحبزادہ مفتی ڈاکٹر نجیب احمد ہاشمی صاحب سیالکوٹ	346
قاری فقیر محمد مسعودی صاحب سیالکوٹ	347
مولینا عبدالغفور نوری صاحب سیالکوٹ	349
مولینا قاری محمد علی قادری صاحب گجرات	351
علامہ مولینا حافظ نذیر حسین صاحب سیالکوٹ	360
علامہ مولینا قاری نذیر احمد عزیزی صاحب سیالکوٹ	362
علامہ مولینا نیک عالم اختر صاحب سیالکوٹ	366
علامہ مولینا محمد صفدر پسیہ صاحب سیالکوٹ	370
مولینا علامہ حافظ محمود احمد صاحب قادری	380
مولینا حافظ محمد اکرم صاحب مجددی	383
قاری ابوالحسن علامہ حسین صاحب بن چراغدین	388
علامہ مولینا محمد سرور سلہریا صاحب نارووال	393
علامہ مولینا نورالحسن چشتی نارووال	396
علامہ مولینا محمد سلیم نقشبندی صاحب شکرگڑھ	398
علامہ مولینا محمد صادق صاحب قادری سیالکوٹ	403
علامہ مولینا ناصر صاحب سیالکوٹ	406
علامہ مولینا بشیر احمد قادری صاحب سیالکوٹ	412

Marfat.com

علامہ مولینا ارشد ضیاء صاحب سیالکوٹ	415
علامہ مولینا محمد زبیر صاحب سیالکوٹ	418
علامہ مولینا ضیاء الحق صاحب ڈسکہ	421
علامہ مولینا عبدالمالک صاحب سیالکوٹ	423
حافظ مقصود احمد اعوان صاحب	423
پریس سیکرٹری صدر پاکستان رفیق تارڑ صاحب	430
مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان صاحب	431
سردار سکندر حیات خان صاحب وزیراعظم آزاد جموں وکشمیر	431
غازی ملت سردار ابراہیم خان صاحب	432
فرزند کشمیر سردار عتیق احمد خان صاحب	433
صاحبزادہ محمد اسحاق ظفر صاحب	433
چوہدری عبدالعزیز صاحب	434
شیخ اعجاز احمد صاحب سابق صوبائی وزیر محنت وافرادی قوت پنجاب	435
منشاءاللہ بٹ صاحب	437
ادریس باجوہ صاحب	437
ریاض حسین چوہدری صاحب	438
پروفیسر اصغر سودائی صاحب سیالکوٹ	439
قاری عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ	440
عبدالقدیر راہی صاحب سیالکوٹ	443
ڈاکٹر خالد سعید شیخ صاحب سیالکوٹ	445

Marfat.com

ڈاکٹر محمد اکرام قریشی صاحب سیالکوٹ	451
ڈاکٹر فیض اللہ شیروانی صاحب سیالکوٹ	452
صاحبزادہ ڈاکٹر مسعود السید صاحب سیالکوٹ	453
چوہدری محمد اکبر صاحب	454
محمد رفیق اعوان صاحب	460
سید عابد حسین صاحب	461
عبدالقیوم صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سیالکوٹ	462
خواجہ نسیم صاحب نمائندہ جنگ سیالکوٹ	462
حامد علی خاں صاحب نمائندہ نوائے وقت سیالکوٹ	463
پروفیسر عبدالجبار صاحب	466
داؤد احمد چٹھہ صاحب	466
ساجد میر صاحب' چوہدری انور عزیز صاحب	469
ڈاکٹر قمر تابش صاحب	470
بسمل صابری صاحب	473
رحیم بخش صاحب	475
کرسچن ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب	478
سردار تبارک علی صاحب آزاد کشمیر	478
چوہدری سلطان علی صاحب سیالکوٹ	479
چوہدری احسان الحق نور صاحب آزاد کشمیر	480
محمد اسحاق ظفر صاحب صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی آزاد کشمیر	481

Marfat.com

آغا ممتاز احمد خان صاحب 481
چوہدری نذیر باگڑی صاحب آزاد کشمیر 482
چوہدری محمد اسلم کھٹانہ صاحب آزاد کشمیر 483
چوہدری لطیف اکبر صاحب سابق وزیر آزاد کشمیر 488
چوہدری عبدالباقی نسیم صاحب لاہور 485
چوہدری جاوید اختر صاحب ایم ایل اے گجرات 487
محمد ایوب خان صاحب سیالکوٹ 488
خواجہ عبدالسلام بٹ صاحب سیالکوٹ 489
صاحبزادی حضرت شیخ الحدیث والتفسیر محدث سیالکوٹی 491
صاحبزادہ صلاح الدین رضا صاحب 500
صاحبزادہ محمد طلحہ صاحب قادری 502
صاحبزادہ حافظ فیضان محمد صاحب قادری 504
صاحبزادہ حافظ محمد ابوبکر صاحب قادری 508
صاحبزادہ محمد عمر صاحب قادری 510
صاحبزادہ محمد ذوالنورین صاحب قادری 513
صاحبزادہ حافظ فیضان محمد صاحب قادری 521

Marfat.com

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی وسندی استاذی المکرم قبلہ والدگرامی استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ محدث سیالکوٹی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ جیسی مبارک ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ یوں تو آپ بہت سی صفات کے مالک تھے۔ آپ کی زندگی کے متعدد گوشے تھے۔ علم قرآن ہو یا علم حدیث علم فقہ ہو یا علم لغت زھد وورع ہو یا سنت پر عمل آپ ہر ایک میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ قبلہ والدگرامی علم کی اعلیٰ منازل پر فائز تھے آپ کا شمار علماء ربانیین میں ہوتا تھا بعض لوگوں کے پاس علم ہے لیکن جسم کی قوت نہیں ہے۔ دونوں ہیں لیکن عمل نہیں ہے۔ تینوں ہیں لیکن پھیلانے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ اس دنیا میں خود مختاری اور قومی حکمرانی انہی کو ملتی ہے۔ جن کو علم کی قوت اور جسم کی قوت عطا ہو۔

اس دنیا کی زندگی میں خودمختاری وقومی حکمرانی ایسی نعمت ہے کہ جو قوم اس نعمت سے محروم ہو جاتی ہے وہ زندگی کی رعنائیوں سے بے بہرہ ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید نے بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جس میں خودمختاری اور قومی حکمرانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ یہ چیز خدا کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس کے حصول کیلئے مادی طاقت وعلمی طاقت کا ہونا از حد ضروری ہے عقل سلیم رکھنے والا آدمی اس کے بغیر اپنی زندگی کو ادھورا محسوس کرتا ہے جو قومیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوتی ہیں وہ زندگی کی بہاروں سے محروم رہتی ہیں چنانچہ رب کریم نے اپنی لاریب کتاب میں ارشاد فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے اپنے نبی حضرت شموئیل علیہ السلام سے عرض کی کہ جناب ہمارے لئے ایک بادشاہ منتخب فرمادیں آپ نے رشاد

Marfat.com

فرمایا تمہاری زندگی بادشاہ کے بغیر اچھی ہے جب قوم نے اس پر اصرار کیا تو آپ نے ان کیلئے حضرت طالوت کو مقرر فرمایا قوم آپ کا نام سن کر حیرت زدہ رہ گئی کیونکہ انہوں نے بادشاہت کا جو تصور کیا ہوا تھا یہ بات ان کے موافق نہیں تھی۔ طوعاً وکرھاً بھی ماننے کو تیار نہ ہوئے بلکہ اپنے حریف ہونے کا دعویٰ کر دیا قرآن اس کو یوں بیان کرتا ہے قال انّی یکون له الملک علینا و نحن احق بالملک منه و لم یوت سعة من المال اس کے جواب میں نبی علیہ السلام نے فرمایا ان اللہ اصطفه علیکم و زاده بسطة فی العلم و الجسم حضرت شمویل نے فرمایا کہ حکمرانی اور خودمختاری کا مدار مادی قوتوں پر نہیں بلکہ اس کی علت تامہ مضبوطی جسم اور علمی طاقت ہے۔ اس کا حامل مفلس قلاش ہی کیوں نہ ہو بے شک حضرت طالوت کے پاس سونا چاندی نہیں ہے سونا چاندی ہی تو سب کچھ نہیں ہے اور یہ قوت وعظمت کا اصلی منبع نہیں ہے۔ قوت اور عظمت کا راز تو کسی اور ہی چیز میں مضمر ہے اور وہ چیز بدرجہ اتم حضرت طالوت کے حصے میں آچکی ہے۔ وہ چیز علمی بسالت اور جسمانی قوت ہے۔ وزاده بسطة فی العلم والجسم لہذا وہی تمہارا بادشاہ بننے کا زیادہ اہل ہے اور جلد ہی یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت طالوت اپنے علم اور جسم کی قوتوں کی وجہ سے اسرائیلیوں کے حریفوں پر غالب آگئے اور اسرائیلی ایک بڑی قوم بن کر ابھرے۔

انبیا علیھم السلام کامل انسان ہوتے ہیں اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الانبیاء ہیں ان پر خدا کا حکم ہوا کہ اپنے لئے فراوانی علم کی ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ قل رب زدنی علما

قبلہ والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ پر یہ اللہ کا خاص کرم تھا کہ آپ کو علم کی قوت کے ساتھ ساتھ جسم کی قوت اور علم کو پھیلانے کی صلاحیت بھی عظیم عطا فرمائی تھی۔

آپ ہی کا خاصہ تھا کہ آپ علم کی قوت اور جسم کی قولت کی وجہ سے ہر ایک پر چھا

Marfat.com

جاتے تھے۔

بڑے بڑے اثر ورسوخ رکھنے والے وہ بات نہ کر سکتے تھے جو کہ آپ فرما دیا کرتے تھے۔

دل تو چاہتا ہے کہ والد گرامی استاذی المکرم کی باتیں جو کہ تاثرات کی شکل میں ملک کے جید علماء وفضلاء اور اکابرین نے بیان کی ہیں۔ وہی احاطہ تحریر میں آ جاتیں خود خاموش رہتا لیکن یہ تو چند یادیں چند نقوش چند تاثرات ہیں۔ آپ تو ہمہ گیر شخصیت تھے۔ پروگرام بنایا کہ قبلہ والد گرامی کی سوانح حیات پر قلم اٹھانا چاہئے اگرچہ بعض بزرگوں اور دوستوں نے اس پر گفتگو بھی فرمائی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک آپ کی زندگی کے اکثر گوشے احاطہ تحریر میں نہیں آئے انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں مزید اس پر گفتگو کا سلسلہ بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ مجھ ناچیز پر یہ اللہ کا خاص کرم رہا ہے۔ کہ خلوت و جلوت سفر وحضر میں قبلہ والد گرامی کی صحبت حاصل رہی آپ کی زندگی کے بہت سے واقعات ذہن میں محفوظ ہیں۔ میں نے قبلہ والد گرامی میں جو صفات اور عادات دیکھی ہیں اور اکابرین و برزگان دین کے متعلق جو آپ سے سنا کرتا تھا آپ اس کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ وہ للّٰہیت کے پیکر تھے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا سرمایہ تھا۔ ان کی زندگی کتاب وسنت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی انکی زندگی شمع ہدایت ہے۔ جس سے ایمان وعمل کے چراغ روشن کئے جا سکتے ہیں۔ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں تحصیل علم اور علم پر عمل، اشاعت علم کے حوالے سے چند ایک باتیں جن کا تعلق قبلہ والد گرامی شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے ہے احاطہ تحریر میں لاؤں تا کہ ہم بھی تحصیل علم پھر اس علم پر عمل کر کے اور اشاعت علم کے لئے وہ کام کر سکیں جو کہ قبلہ والد گرامی کے زندگی کے ساتھ لازم وملزوم تھے۔ ہم کو بھی وہ راہیں معلوم ہوں اور ان کے نقش قدم پر چل سکیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قبلہ والد گرامی نے اس حدیث مبارک پر کہ علم

Marfat.com

ماں کی گود سے لے کر لحد تک حاصل کرو! ایسا عمل کیا کہ زندگی کا کوئی لمحہ آپ نے ضائع نہ فرمایا اپنا بچپن جوانی بڑھاپا علم کو حاصل کرنے میں ہی صرف کیا اب علم کا تعلق شریعت سے ہو یا کہ طریقت سے آپ نے اس کو حاصل کرنے کے لئے سعی جمیلہ فرمائی قرآن حفظ کرنے کے بعد جب آپ لاہور تشریف لے گئے تو حضور سیدی وسندی مفسر قرآن مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کی نگرانی میں دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی وہ آپ پر بڑی شفقت فرماتے اور اپنی اولاد کی طرح نظر کرم فرماتے۔ والد گرامی فرماتے ہیں جب میں نے اصول الشاشی کتاب خرید کر جلد کرائی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ اب بڑی کتابوں کی طرف شروع ہونے والا ہوں اکبری منڈی میں ایک بزرگ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں۔ ان کو بہت کتابیں یاد ہیں۔ لیکن سب کچھ چھوڑ کر انہوں نے درزیوں کا کام شروع کر دیا میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے ٹال دیا پھر دوسرے دن گیا ٹال دیا اور فرمایا کہ اب طالب علم محنت نہیں کرتے پڑھانے کو دل نہیں چاہتا لیکن میں روزانہ جاتا اصرار کرتا کہ آپ مجھے پڑھائیں آخر ایک دن وہ راضی ہو گئے فرمایا یہاں دکان پر آ جایا کرو پڑھا دیا کرونگا میں پہلے دن جب گیا تو انہوں نے میری کتاب اصول الشاشی پر یہ شعر اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائے۔

علم راہرگز نیابی تانبا شد شش خصال
حرص وافر فہم کامل جہد باید کل حال
شفقت اوستاذ باید سبق میخوانی مدام
لفظ را تحقیق سازی تاشوی مرد کمال

یہ کتاب میرے پاس محفوظ ہے۔ جب ان اشعار پر نظر پڑھتی ہے قبلہ والد گرامی فوراً یاد آ جاتے ہیں۔ آپ یہ شعر اکثر طلباء کو بھی یاد کرواتے تھے اور انہیں محنت کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

Marfat.com

آپ خود اندازہ لگائیں کہ آپ کو کتنا پڑھائی کا شوق تھا بار بار جانا پھر ان کو قائل کرنا یہ آپ ہی کے شوق کی دلیل ہے۔ آج کا طالب علم ذرا غور کرے کیا ہم میں بھی وہ تڑپ موجود ہے۔ اگر نہیں تو پھر ہم کیسے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم گھر بیٹھے ہی علم کی منزلوں کو طے کرلیں گے جب تک قبلہ والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ جیسی تڑپ پیدا نہیں ہوگی ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے تو آپ پر وقت کے سب استاد ناز کرتے تھے آپ کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ اتنی محنت کرتے اور مطالعہ کر کے آتے کہ پڑھانے والے استاذ بھی مطالعہ کرنے میں زیادہ دلچسپی لیتے اور خوب تیاری کر کے آتے۔ آپ کے اساتذہ کرام کو آپ پر ناز تھا آپ کی تعلیمی قابلیت کو دیکھ کر آپ کے منطق کے استاد محترم نے دوران سبق ایک دن فرمایا کہ ایک دن آئے گا اسی جگہ بیٹھ کر طلباء کو پڑھاؤ گے۔ اور وہ بات سچ ثابت ہوئی آپ جونہی تعلیم سے فارغ ہوئے فوراً پڑھانا شروع کر دیا اور پھر تدریس کے میدان میں چھا گئے اور جو استاد محترم نے فرمایا تھا وہ بات سچ ثابت ہوئی اسی جگہ بیٹھ کر آپ طلباء کو علم کے موتی تقسیم کرتے ہوئے نظر آئے اور مشائخ کی آپ پر اتنی توجہ تھی کہ ایک دن شیخ المشائخ سیدی وسندی پیر سید فیض محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کا باطن شیشہ کی طرح صاف ہے۔ بس تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت جلد کام بن جائے گا کیونکہ بزرگان دین نگاہ فراست سے دیکھ لیتے ہیں جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی نگاہ سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر شیخ نے ایسی توجہ فرمائی اور ایسا فیض یاب کر دیا کہ جس میدان میں قدم رکھا کامیابی ہی کامیابی نظر آئی ظاہر میں بھی کمال باطن میں بھی کمال نظر آیا۔

قبلہ والد گرامی سے یہ حدیث ہم نے سبقاً پڑھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی

Marfat.com

اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حاصل ہوئے ایک تو میں نے تقسیم کر دیا ہے۔ (یعنی شریعت کا علم) اگر دوسرا برتن بیان کروں تو میری شہہ رگ کاٹ دی جائے (وہ برتن طریقت کا علم ہے جو کہ سینہ در سینہ توجہ سے لوگوں کے دلوں میں منتقل ہوتا آیا ہے اور قیامت تک یہ منتقل ہوتا رہے گا۔)

یہی وجہ تھی کہ آپ جس آستانے پر بھی گئے وہاں سے فیض اور توجہ ضروری حاصل فرمائی۔ یہ آپ پر اللہ کا خاص کرم تھا کہ لوگ آپ کے پاس ایک طرف تو شریعت کا علم حاصل کرتے تو دوسری طرف سلوک کی منزلیں طے کرتے۔ آپ کے پاس بیٹھنے والا روحانی تسکین محسوس کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک عورت امریکہ سے حاضر ہوئی وہ عورت اسلام کا مطالعہ کر کے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئی تھی پڑھی لکھی تھی مدرسہ کے قریب نئی اعتبار محلّہ ہے۔ وہاں کے ایک انتہائی شریف النفس نوجوان جو کہ امریکہ میں کام کرتا تھا اس کے ساتھ نکاح کے لئے جامعہ حنفیہ دو دروازہ حاضر ہوئی بہت سے دیگر مہمان بھی تھے۔ تو اس عورت نے کہا کہ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ کچھ ایسے بندے ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے۔ واقعہ ہی جب میں نے آپ کو دیکھا خدا کی قدرت مجھے یاد آ گئی آپ کے چہرے کو دیکھ مجھے خاص سکون ملتا ہے۔ آپ کے چہرہ پر ایک خاص مسکراہٹ ہے جو کہ آنے والوں کے لئے خوشی کا پیغام دیا کرتی ہے۔ سفیان بن عینیہ نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کی صورت دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جن کا عمل تمہیں آخرت کا شوق دلائے۔

وصال سے پہلے ڈربی کے ہسپتال میں جہاں آپ داخل تھے آپ کے معالج نے مجھے ایک دن کہا کہ ہمارے پاس یہاں ڈربی کے دیگر مسلمان بھی علاج کے لئے آتے رہتے ہیں لیکن جو خاص کشش اور روحانیت ان کے پاس ہے وہ کسی اور کے پاس

Marfat.com

نظر نہیں آتی ہے مجھے ان کے متعلق تفصیل سے بتاؤ اس نے پہلے یہ سمجھا تھا شاید ذربی کے ان عام لوگوں کی طرح ہیں پھر جب میں نے بتایا کہ بہت بڑے عالم ہے۔ شریعت پر عمل کرنے والے ہیں یہ ساری اس کی برکت ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ان کے تلامذہ ہیں۔ بڑے بڑے علماء اور مشائخ ان سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

آپ نے ہمیشہ اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا اور جو علم پڑھا اس پر عمل کیا اور عمل کرنے کا درس دیا۔ یہی وجہ ہے آپ نے ہمیشہ حق کی آواز بلند فرمائی مجھے یاد ہے کہ برطانیہ میں آپ کی معیت میں فاضل جلیل علامہ قاری علی اکبر قادری جو کہ آپ کے شاگرد رشید اور خلفاء میں سے ہیں میں نے وہاں آپ کے ارشادات سے پہلے تقریر کی وہ تقریر کچھ زیادہ ہی اچھی ہوگئی لوگوں نے خوب داد دی۔ اب علامہ قاری علی اکبر صاحب جو کہ میزبان تھے سٹیج سیکرٹری بھی تھے۔ انہوں نے میری کچھ زیادہ ہی تعریف کردی ان دنوں میری داڑھی قبضہ سے کم تھی۔ جب آپ ارشاد فرمانے کے لئے ممبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمانے لگے سب ٹھیک ہے لیکن داڑھی چھوٹی ہے۔ میرا سر شرم سے جھک گیا۔

بعد میں جب گاڑی میں بیٹھے ہم واپس پیٹر برو آرہے تھے فرمانے لگے تجھے میری بات شاید بری لگی ہو لیکن بیٹا تو نے تقریر تو بہت اچھی کی ہے لیکن اگر عمل ٹھیک نہیں ہوگا تو تیری بات میں اثر کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکے گا۔ میں نے توبہ کی کہ پیارے ابا جان آج کے بعد داڑھی نہیں کٹاؤں گا۔ لگتا تھا کہ آپ کو پہلے ہی پتہ چل گیا تھا۔ میں تو جا رہا ہوں جتنی بھی اس کی اصلاح ہو سکے کردی جائے۔ یہ آپ کا فیضان ہی ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو جتنا زیادہ اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کرے گا وہ اتنا ہی بڑا منصب پائے گا یہ اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی وجہ تھی کہ آپ کی دستار میں وہ رعب اور دبدبہ تھا کہ بڑے بڑے لوگوں کے اجتماع میں آپ ایک منفرد حیثیت سے نظر آتے تھے۔ دور ہی سے پتہ چل جاتا تھا کہ کوئی مرد درویش عالم ربانی جلوہ افروز ہے۔

Marfat.com

جب بھی کسی نے شریعت کے خلاف بات کرنے کی کوشش کی وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو آپ نے کبھی بھی کسی کی پرواہ نہیں کی اور شریعت کا دامن داغ دار نہیں ہونے دیا۔ فوراً حق کی آواز بلند فرمائی۔

جیتا ہوں نگہبانی اسلام کی خاطر
فاسق ہیں میری تلخ نوائی سے گلہ مند

آپ مجددی نقشبندی تھے اس لئے آپ پر امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی حق گوئی و بیباکی' کردار و عمل اور روحانی فیوضات کی گہری چھاپ نظر آتی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ جب آپ الیکشن میں کھڑے ہوئے تھے آپ کو حکومتی عہدوں کی پیشکش کی گئی کہ آپ بیٹھ جائیں آپ کو سینٹر بنا دیا جائے گا آپ نے فرمایا ہم عہدوں کے لئے نہیں بلکہ نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا سپاہی بننا میرے لئے سب عہدوں سے زیادہ اہم عہدہ ہے۔

یہ عہدے تو ہم پاؤں کی ٹھوکر پر نہیں لکھتے۔

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

اس کے لئے جان بھی چلی جائے تو پروا نہیں اس کا عملی ثبوت آپ نے 1977 میں تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ دیا کہ جب گولیاں چلنے کے حالات سامنے نظر آرہے تھے ساتھ کھڑے ایک بڑے ذمہ دار آدمی نے کہا کہ حضرت گولیاں چلنے والی ہیں تو آپ نے فرمایا لوگ ہم پر اعتماد کر کے آئے ہیں آج اگر ہم نے میدان چھوڑ دیا تو تحریک نظام مصطفیٰ پر آنچ آئے گی جس کو میں کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا میں ہر حال یہاں کھڑا رہوں گا خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو۔ ادھر سے گولیوں کی بوچھاڑ

Marfat.com

شروع ہوگئی آپ شدید زخمی ہو گئے آپ فرماتے تھے مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ میں شدید زخمی ہو چکا ہوں گولیاں لگنے کا مجھے ذرا بھی احساس نہ ہوا۔ جب اخلاص ہوتو پھر اللہ بھی غیب سے مدد کرتا ہے۔ کہ میرے مصطفیٰ کے دین کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی ہے میں تمہیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں ہونے دوں گا پھر اللہ اپنی خاص رحمت اور سکینہ نازل فرماتا ہے۔ تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قبلہ والد گرامی کو جو شریعت کا علم عطا فرمایا تھا آپ نے اس علم کو بڑی کوشش سے لوگوں کو سکھایا۔ نماز فجر کے بعد درس دیا کرتے تھے شہر اور گرد ونواح کے لوگ اس درس میں شریک ہوتے آپ کے علم سے فیض یاب ہوتے اور پھر درس کے فوراً بعد طلباء کو پڑھانا شروع کر دیتے پڑھانے میں ایسے مگن ہو جاتے کہ ناشتہ ٹھنڈا ہو جاتا اس کی فکر نہیں اگر فکر ہے تو اس بات کی کہ طلباء زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہو جائیں۔ اکثر صبح سے لے کر عشاء تک طلباء کی مختلف کلاسوں کو پڑھاتے رہتے۔ ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کی پرواہ نہیں ہے اگر پرواہ ہے تو طلباء کے اسباق کی اسی کا فیضان ہے کہ ملک کے کونے کونے میں بالعموم آپ کے شاگرد ہیں۔ اور سیالکوٹ میں بالخصوص جس طرف نکل جائیں مدرسہ ہو یا مسجد آپ ہی کا شاگرد آپ کو نظر آئے گا۔ یعنی گلستان شیخ الحدیث کے مہکتے ہوئے پھول نظر آئیں گے۔

علم العلم من اتاك لعلم

جو کوئی تمہارے پاس آئے اسے اپنا علم دو

واغتنم ماجیت منه الدعاء

اور زندگی بھر کے لئے اس کی دعا لو

جو آپ نے لوگوں کو علم بے دریغ سکھایا یہ اس حدیث کے مطابق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا اس امت کے عالم دو قسم کے ہیں ایک وہ جسے خدا نے علم بخشا اور اس نے بے دریغ لوگوں کو سکھایا اس پر سونا چاندی لیا نہ کوئی اور بدلہ چاہا ایسے عالموں کے لئے آسمان کے پرند زمین کے چرند پانی کی مچھلیاں اور کراماً کاتبین سبھی دعا کرتے ہیں۔ اور دوسرا وہ ہے جسے خدا نے دولت علم عطا فرمائی مگر اس نے خدا کے بندوں سے بخل کیا اس پر سونا چاندی لیا اور دنیاوی نفع کا خواہش مند ہوا تو ایسا عالم قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کے منہ مین آتشین لگام چڑھی ہوگی۔

حدیث بالا میں جو دو قسم کے عالموں کا ذکر ہوا آپ کا شمار یقیناً ان عالموں میں سے جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کے عطا کئے ہوئے علم کو بے دریغ خرچ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بے علموں کو علم سکھانا صدقہ ہے۔ علم ہی سے حلال اور حرام کی شناخت ہوتی ہے۔ علم عمل کا رہنما ہے۔ اور عمل علم کا پیرو ہے۔ اس لئے آپ اپنے شاگردوں کو فرمایا کرتے تھے کہ یہ علم تمہارے پاس اللہ کی عطا کردہ امانت ہے اس میں خیانت مت کرنا۔ بے دریغ لوگوں کو بتانا اور اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش کرنا آپ فرمایا کرتے تھے جاہل مطالعہ شروع کردے عالم بن جاتا ہے اور عالم مطالعہ چھوڑ دے تو جاہل بن جاتا ہے۔

امام مالک کا قول ہے جس کے پاس علم ہے اسے بھی مزید علم کی تحصیل سے بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ کی ایک کان یہ بھی ہے کہ جو علم تمہارے پاس ہے اس کے ذریعے وہ علم حاصل کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ یہ علم کا نقص ہے کہ اس میں اضافے کا خیال نہ ہو مزید علم کی خواہش نہ ہونا اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ آدمی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہوتا۔

قبلہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے استاد کا مقصد طالب علم میں قابلیت پیدا کرنا

Marfat.com

ہوتا ہے تا کہ وہ قابلیت کی بناء پر کتابوں کا مطالعہ کرے اور اپنے علم کو مزید بڑھائے۔

قبلہ والد گرامی کو اکثر دیکھا گیا کہ تدریسی و تبلیغی امور سے جب بھی فراغت میسر آتی آپ خلوت گزین ہو کر مطالعہ شروع فرمالیتے حتی کے عموماً ایسا ہوتا کہ نماز عشاء کے بعد مطالعہ شروع کر لیتے تو فجر کی اذان مطالعہ میں ہی ہو جاتی۔ یہی وجہ تھی کتابوں میں آپ کو نظر حاصل تھی لوگ فتویٰ لکھنے کے لئے کتابوں کا سہارا لیتے ہیں لیکن آپ کے پاس سائل آتا اسی وقت فتویٰ تحریر فرما دیتے تھے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا قوت حافظہ کی دوا کیا ہے فرمایا کتب بینی۔

یہ کتب بینی کا سلسلہ ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ میرے چالیس سال اس حال میں گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی۔

وصال سے پہلے آپ کی طبیعت علیل تھی پھر جب طبیعت تھوڑی ٹھیک ہوتی مطالعہ کرنے کا اظہار فرمایا کرتے۔

میں اکثر آپ کے ساتھ سفر میں بھی ہوتا تھا سفر میں بھی پڑھانا شروع کر دیتے اکثر پوری کتاب کا خلاصہ ایسے طریقے سے بیان فرماتے کہ پوری کتاب پر نظر ہو جاتی ایسے آسان انداز سے بیان فرماتے کہ مشکل مسئلہ بھی یاد ہو جاتا اور پھر ذہن نشین رہتا۔

جب میں نے جامعہ میں پڑھانا شروع کیا تو فرمانے لگے ہمیشہ مطالعہ کر کے پڑھانا۔ مطالعہ کے بغیر پڑھانا ظلم سے تعبیر فرماتے تھے۔ فرمانے لگے استاد کا علم وسیع ہونا چاہئے اور کتاب پر پوری گرفت ہونی چاہئے تا کہ شاگردوں کو صحیح طریقے سے مطمئن کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے پڑھانے میں اور دیگر اساتذہ کرام کے پڑھانے میں کافی فرق ہوتا تھا اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے کہ میں کسی کے علم پر اعتراض کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کو میرے خیال کے مطابق ہر کوئی تسلیم کرے گا۔

Marfat.com

آج ہمارے مدارس میں اس کی کمی ہوتی جارہی ہے۔ اب نہ وہ شاگرد رہے نہ وہ استاد رہے شاگرد جو کہ مطالعہ کر کے آتے تھے پھر استاد صاحبان بھی ان کی پیاس بجھانے کے لئے رات کو کتب بینی میں گزار دیتے تھے قبلہ والد گرامی فرماتے تھے کہ اشاعت علم وہ عظیم دولت ہے کہ امام مالک کا قول ہے خدا سے ڈرو اس علم کو پھلاؤ لوگوں کو سکھاؤ اور کسی سے بھی نہ چھپاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انسان کا علم حاصل کرنا اس پر عمل کرنا اور اس کی اشاعت کرنا صدقہ ہے۔ قیامت کے دن علماء سے اشاعت علم کے بارے میں اس طرح سوال ہوگا جس طرح انبیاء سے تبلیغ رسالت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو بتادوں سب سے بڑا سخی کون ہے سب سے بڑا سخی خدا ہے پھر آدمیوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے پھیلایا ایسا شخص قیامت کے دن ایک پوری امت بن کر اٹھے گا۔

قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس علم کو سخاوت کرنے کا حق ادا کر دیا صرف یہ علم دارالعلوم میں ہی محدود نہ رکھا بلکہ وہ مجلس خوشی کی ہے یا غمی کی آپ نے ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی دین کی بات مسئلہ بیان کرنے کی کوشش فرمائی۔ آج بھی ہمارے شہر میں نکاح کی تقریب ہو یا کوئی جنازہ امیر کا ہو یا غریب کا وہاں آپ کے طریقے کے مطابق قرآن و حدیث کے مطابق مسائل بیان کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے' کہ جو قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے اور پھر اس علم کی اشاعت کے جو نقوش چھوڑے ہیں' ان پر عمل کر کے اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا جائے۔ آخر میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ جو قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک عظیم یادگار دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اپنی زندگی اس کے

Marfat.com

لئے وقف کر سکوں۔آمین۔

مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ

انشاءاللہ کوشش کی جائے گی کہ جیسے آپ نے اشاعت علم کے لئے اس مرکزی دارالعلوم کی بنیاد رکھی تھی اس کی مکمل آبیاری کی جائے اور اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا جائے۔موجودہ دارالعلوم کی جگہ طلباء کی کثرت کی وجہ سے قلیل ہوگئی تھی قبلہ والدگرامی کا یہ پروگرام تھا کہ دارالعلوم کے لئے مزید کشادہ جگہ لی جائے اور وہاں ایک عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا جائے۔جہاں طلباء کے لئے جدید وقدیم اور وقت کے مطابق تمام سہولتیں میسر ہوں قبلہ والدگرامی رحمتہ اللہ علیہ کے فیضان اور روحانی تصرف کا ہی اثر ہے کہ آپ کے وصال کے بعد جہاں آپ کی تمنا تھی وہاں دارالعلوم کے لئے دو ایکٹر جگہ خرید لی ہے۔جس کی مالیت **7200000** بہتر لاکھ روپے ہے۔ الحمد للہ **20,00000** بیس لاکھ روپے کی رقم بیعانہ کے طور پر ادا کر دی گئی ہے۔ بیعانہ کی یہ کثیر رقم ہم بہن بھائیوں نے اپنی طرف سے ادا کی ہے۔انشاء اللہ بقایا رقم کیلئے دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ اور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھنے والوں سے جلد ہی رابطہ شروع کیا جائے گا تاکہ جگہ کی رقم ادا کرنے کے بعد ایک جدید نقشہ کے مطابق اس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جاسکے۔قارئین کرام کی خدمت میں التماس ہے دعا کریں کہ حضرت قبلہ والدگرامی علیہ الرحمتہ کے وصال کے بعد جو میرے کمزور کاندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈال دی گئی ہے اس کو احسن طریقے سے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

میں ان تمام علماء ذی وقار و مشائخ عظام دانشوروں وسیاسی زعماء وکلاء بزرگوں دوستوں اور آپ کے تلامذہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے

Marfat.com

اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر قبلہ والد گرامی علیہ الرحمتہ کے متعلق اپنے قیمتی تاثرات ارسال فرمائے۔

کافی بزرگوں اور احباب کے تاثرات کتاب میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔اس کی وجہ ان کے تاثرات دیر سے آئے اور وقت کی بھی قلت تھی۔ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں ان تاثرات کو شامل اشاعت کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔اس دفعہ شامل نہ ہو سکنے کی معذرت چاہتا ہوں۔

اس کے ساتھ ساتھ میں مناظر اسلام فاضل جلیل مولانا علامہ محمد ضیاء اللہ قادری اور اپنے عزیز دوست فاضل بختیار قریشی (مالک تعلیمی پریس) کا بھی شکریہ ادا نہ کروں تو یہ میری کم ظرفی ہوگی۔اگر یہ تعاون نہ فرماتے تو شاید یہ کتاب منظر عام پر آنے میں مزید تاخیر کا شکار ہو جاتی انہوں نے دن رات میرے ساتھ مل کر اس کتاب کو آخری شکل دینے میں بھرپور مدد کی۔علامہ مولانا حافظ نذیر حسین' علامہ صفدر علی پسیہ' مولانا قاری نور حسن چشتی' مولانا نیک عالم اختر' برادرم مکرم صاحبزادہ حافظ محمد رضا' صاحبزادہ حماد رضا' محمد اعظم ملک اور وسیم باری نے بھی اس کتاب کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی تحریک اور راہنمائی فرمائی ان سب حضرات کا بھی بے حد ممنون ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ کریم ان سب احباب کو فیضان شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے فیضاب فرمائے۔اور دین و دنیا کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الکریم

تراب اقدام العلماء والمشائخ

حامد رضا

Marfat.com

قائد اہل سنت علامہ الشاہ احمد نورانی صاحب صدیقی

صدر ورلڈ اسلامک مشن چیئرمین مرکزی جمعیت علماء پاکستان

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ الحدیث زعیم ملت علامہ حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ جیسی عظیم ترین شخصیت پر جس قدر بھی لکھا جائے کم ہے۔ درحقیقت حضرت ان نادر روزگار ہستیوں میں سے تھے جن کے لئے خلاق عالم کی نوازشات رفعتِ انسانی کا اعلیٰ ترین مقام مہیا کرتی ہیں۔ جن کے حق میں کہا گیا ہے۔

لیس للہ بمستنکر

ان یجمع العالم فی الواحد

آپ خوش وضع، خوش لباس، خوش گفتار، خوش رفتار، سر پر سفید عمامہ مردانہ حسن کا مثالی نمونہ تھے۔

مولینا مرحوم کی زندگی کے متعدد گوشے تھے۔ انہوں نے ایک زمانہ جہاں مسند درس کو زینت بخشی تھی اور اپنی جچی تلی تقریروں سے ایک نئے اسلوب کی طرح ڈالی تھی۔ محراب ومنبر سے کلمہ حق بلند کیا تھا وعظ وارشاد سے دلوں کو گرمایا اور متاثر کیا وہاں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے لائق صد فخر کردار بھی ادا کیا

کتب بینی، مطالعہ فقہ اور حدیث کے غوامض پر فکر وتحقیق ان کا خاص مشغلہ تھا۔ قرآن وحدیث اور فقہ میں ان تمام مقامات ورموز سے آگاہ تھے جو فہم وادراک کے لئے اچھی خاصی مجتہدانہ کاوشوں کے طالب دیکھا ان کی خواہش تھی کہ اسلام کے مکمل نظام حیات جس میں عقائد سے لیکر عبادات اور عبادات سے لیکر معاملات واخلاق تک ہر ہر شے سے مسلمان واقف ہوں۔ مولینا کا علم وفضل ایک مستقل عنوان کا طالب ہے

Marfat.com

آپ ان علمی شخصیات میں سے تھے جن پر علم اور مسلک اہل سنت والجماعت کو ناز ہے۔

جمعیت علمائے پاکستان کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا جماعتی سرگرمیوں میں قائدانہ طور پر پورے خلوص سے حصہ لیتے رہے۔ آپ کا انداز خطابت منفرد تھا۔ اعلیٰ خطابت کے لئے چار چیزیں لازمی ہیں خطیب کی وجاہت' خطیب کی فصاحت و بلاغت' خطیب کی گونج دار آواز اور خطیب کی مجمع شناسی اور وسائل آفرینی۔ یہ چاروں اوصاف ان کی خطابت میں بدرجہ اتم تھے۔

مولینا نے ہمیشہ اپنے مفید مشوروں سے اپنے ساتھیوں کی رہنمائی فرمائی اور اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا وہ حق گوئی کی ایک زندہ تصویر تھے اور سچے عاشق رسول تھے۔ جہاں بھی بیان کرنے کا موقع ملا بلا خوف وخطر اس کا اظہار فرمایا۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ رحمتہ وضعدار' باغیرت' رنجیع نستعلیق۔ مجال ہے بول چال میں کوئی سا لفظ غیر ضروری ہو یا ان کی گردن کسی عرض والتجا کے دروازہ پر جھکتی ہو۔ بڑی تمکنت' اخلاق سے بات چیت کرتے' زبان و بیان پر انہیں قابو حاصل تھا۔

میرے ساتھ ان کے مراسم ایک زمانہ سے تھے وہ ایک رہنما بھی تھے بزرگ بھی تھے دوست بھی تھے شفیق بھی تھے معلم بھی تھے ہمنوا اور ہم خیال بھی تھے۔

مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ ان کی ایک عظیم یادگار ہے جہاں سے ہزار ہا تشنگان علم نے اپنی پیاس بجھائی۔ آپ نے ساری زندگی علم و دین کے پھیلانے میں صرف کردی آپ کے سامنے ہزارہا لوگوں نے زانوئے تلمذ طے کئے جو اس وقت بڑے کام کے آدمی بن گئے ہیں جن پر پوری ملت اسلامیہ کو ناز ہے۔ ان کے تلامذہ اندرون ملک اور بیرون ملک دین اسلام کے فروغ اور مسلک اہل سنت والجماعت کی اشاعت میں مشغول ہیں جو کہ آپ کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کے بطفیل اپنے حبیب پاک ﷺ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جانشین علامہ صاحبزادہ حامد

Marfat.com

رضا سلمہ الرحمٰن کو ان کا سچا جانشین بنائے اور پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے ان کو بہترین جزاؤں سے نوازے۔ آمین

مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی

صدر جمعیۃ علماء پاکستان نیازی گروپ

حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب نقشبندی مجددی کا پروگرام تھا کہ اجتہاد کیلئے لازمی شرائط کو مدنظر رکھا جائے اور اکابر علماء و مشائخ وصلحاء امت کی راہبری قبول کی جائے اور بقول علامہ اقبال۔

با خدا در پردہ گویم
وبا گویم آشکار
یا رسول اللہ او پنہاں
وتو پیدائے من

ہمیں زندگی اور آخرت کے ہر مسئلہ میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہبری اور راہنمائی کا ہر لحاظ سے پابند رہنا ہوگا۔

حافظ محمد عالم صاحب نے یہی پیغام دیا ہے۔ مولانا رحمتہ اللہ علیہ مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ ڈربی میں میں نے ان کے داماد سے ملاقات کی تھیں ان کی بیٹی نے بھی میرے لئے خصوصی دعا کی تھی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ نقشبندی مجددی کو شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستحق فرمائے اور جنت الفردوس میں ان کو مقام بلند عطا فرمائے ان کی موت عالم اسلام کیلئے عظیم صدمہ ہے اور نا قابل تلافی نقصان ہے

Marfat.com

اللہ تعالٰی ان کی اولاد اور اقرباء اور رفقاء کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے آمین آخر میں ان کے ہمنوا ہو کر علامہ اقبال کی اس دعا۔

مسلمان آنچرا نالہ نداند
نگاہے یا فقیرے کج کلا ہے
توحید از سینہ او سوزِ آ ہے
دلش نالہ رسول اللہ نگاہے

دعا کا مولانا حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ کے ہمنوا ہو کر اعلان کرتا ہوں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف اکابر علماء ومشائخ پاکستان سے فیوض وبرکات حاصل کیے اور لاہور میں دارالعلوم حزب الاحناف اور جامعہ نعیمیہ میں کئی سال تدریس کی خدمات سرانجام دی ہیں سیالکوٹ کی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کا قیام واستحکام انکی مساعی جمیلہ کا مرہون منت ہے۔

شہر اقبال میں حضرت علامہ نے درس نظامی کی تبلیغ میں شاندار خدمات سرانجام دیں ہیں۔انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد عزیز مقام مصطفٰی کے تحفظ اور نظام مصطفٰی کے نفاذ کو بنایا انکے سینکڑوں شاگرد پاکستان اور بیرون پاکستان برطانیہ میں قرآن وسنت کی بالا دستی عظمت اور وقار کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں حضرت علامہ نے تحریک پاکستان' قیام' بقا اور استحکام کیلئے عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ جماعت اہل سنت کی تنظیم اور فروغ دینے میں ان کو مقام بلند حاصل ہے نظام مصطفٰی کے نفاذ اور مقام مصطفٰی کے تحفظ کیلئے حضرت علامہ حافظ محمد عالم نے تاریخی کردار ادا کیا ہے۔اور اس وقت ان کے سینکڑوں شاگرد اس نصب العین کے حصول کیلئے ڈٹے ہوئے ہیں۔مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی ایڈیٹر ماہ طیبہ نے حضرت علامہ کی خدمات کا ہر جگہ چرچا کیا ہے اور خود بھی ایک مایہ ناز خطیب کی حیثیت سے اہل سنت وجماعت کے عقائد پروگرام اور منشور کیلئے جدوجہد کر

Marfat.com

رہے ہیں۔ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ سے راقم الحروف کا کئی سالوں سے رابطہ قائم ہے۔ سیالکوٹ میں انہوں نے جمعیت علماء پاکستان کے منشور و پروگرام کو بڑی تقویت پہنچائی نیشنل اسمبلی میں قرآن وسنت کی بالا دستی اور سیادت کو قانونی درجہ دینے کیلئے آئینی ترمیم کیلئے مسلسل جدوجہد کی۔ بفضلیہ تعالیٰ نیشنل اسمبلی میں دوتہائی اکثریت کی بنیاد پر آئینی ترمیم منظور ہوگئی سینٹ میں اتنی باوقار تائید حاصل نہ تھی۔ اس لئے اس کو ملکی قانون کا رتبہ نہ مل سکا۔ 1991ء میں نیشنل اسمبلی میں شریعت ایکٹ پاس ہوا جس میں قرار دیا گیا کہ پاکستان کے علماء سے قاضی اور مفتی مقرر کئے جائیں گے۔ اور قرآن وسنت کی بالا دستی اور برتری کا بھی اقرار کیا گیا ہے ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعے اسلامی تہذیب و معاشرت کا موثر تبلیغی پروگرام بھی شریعت ایکٹ میں ترتیب دیا گیا اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بجٹ کی طرح دینی مدارس کیلئے بھی بجٹ منظور کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس وقت موجودہ حکومت نے نیشنل اسمبلی سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے نظام کو ختم کر دیا ہے۔ تاہم سپریم کورٹ نے چیف ایگزیکٹو پرویز مشروف کو اختیار دیا ہے کہ وہ آئین میں خصوصی ترامیم کر سکتے ہیں۔ مولانا حافظ محمد عالم کی خواہش تھی کہ جناب پرویز مشرف ایک ترمیم کے ذریعے قرآن وسنت کی بالا دستی قطعیت فراہین کتاب ختمیت احکام رسالت اور توسل منہاج خلافت کو آئینی قانونی درجہ دیتے ہوئے آئین میں ترمیم کر دیں اور قرآن وسنت کی بالا دستی (سپریمیسی) کو قانونی حیثیت دے دیں۔

اس وقت پاکستان میں کئی لوگ اجتہاد اجتہاد کا چرچا کرتے ہیں لیکن عملی اقدام نہیں کیا میں نے اپنے زمانہ وزارت میں (1) اتحاد بین المسلمین (2) نفاذ شریعت اسلامی فلاحی مملکت کا جامع پروگرام دیا ہے۔ کئی اسلامی ملکوں نے بھی وزارت مذہبی امور پاکستان سے مرتبہ سفارشات حاصل کر لی ہیں۔

Marfat.com

مفکر اسلام شیخ القرآن مبلغ اسلام پیر طریقت **علامہ سید عبد القادر شاہ** صاحب جیلانی
(لندن)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

انتہائی معذرت کے ساتھ عرض پرداز ہوں مجھے حضرت رائیس العیاترہ عمدہ الجہابذہ جناب علامہ محمد عالم صاحب قادری بریلوی خطیب مرکزی جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ (رحمتہ اللہ علیہ) کے بارے میں کچھ لکھنا ہے۔ جن کے سوانح حیات کے بارے میں اسقدر کم علم رکھتا ہوں کہ گویا بالا علم ہوں مگر چند اقتباسات میرے پیش نظر ہیں جنکو میں نے بچشم خود مشاہدہ کی ہیں جنہیں ورطہ تحریر میں لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

غالباً...... کی بات ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مدینہ طیبہ پہنچا دیا اور ایک مدت تک اس دربار پر انوار میں ٹھہرنے کا موقعہ مرحمت فرمایا۔

حضرت شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ بغرض زیارت درگاہ عرش پناہ مدینہ طیبہ آ پہنچے از راہ ذرہ پروری اس ناچیز کے پاس تشریف فرما ہوئے حسن اتفاق قابل ملاحظہ ہے۔ میرے چند زملاء اور احوال دین کے چند اساتذہ جو ازھر مصر کے فارغ اور یونیورسٹی کے سینئر معلمان مانے جاتے تھے اور اہل زبان عرب تھے وہاں موجود تھے اور اصول دین (عقائد) کے موضوع پر جو کتب اس وقت موجود تھیں وہ حسب ذیل ہیں (1) کتاب التوحید (ابو منصور ماتریدی) (۲) الدیابہ فی اصول الدیانہ (۳) مقالات الاسلامیان شرح عقائد امام تفتازانی 'العقدۃ طحاویہ اور ''لہ صفات'' کے تحت صفات باری تعالیٰ موضوع بحث تھیں کسی قدر تفصیلات طے ہو چکی تھیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

صفات باری تعالیٰ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) صفات سلبیہ (۲) صفات ایجابیہ (ثبوتیہ)

Marfat.com

صفات سلبیہ وہ ہوتی ہیں جن سے خدا کی ذات پاک اور منزہ ہے۔ جیسے جسم نہ ہونا' عرض نہ ہونا' محتاج نہ ہونا۔

اور صفات ایجابیہ (ثبوتیہ) وہ ہوتی ہیں جو خدائے تعالیٰ کی ذات پاک میں پائی جاتی ہیں۔ اور صفات ایجابیہ (ثبوتیہ) کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(الف) صفات ذات (ب) صفات فعل

اور صفات ذات صفات حقیقیہ کمالیہ کہلاتی ہیں ان صفات حقیقیہ کمالیہ کا ذات مقدس باری تعالیٰ سے زائل ہونا محال ہے اس لئے ایسی صفات اس ذات پاک کے کمالات میں سے ہیں ان صفات سے ذات باری تعالیٰ خالی ہونا احتیاج و نقصان کا موجب ہے اور نقصان و احتیاج کو امکان لازم ہے اور اللہ تعالیٰ امکان سے بری ہے اور وہ صفات ایجابیہ کمالیہ اشاعرہ کے نزدیک سات اور ماتریدیہ کے نزدیک آٹھ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حیات (۲) علم (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سمع (۶) بصر (۷) کلام (۸) تکوین اور صفات افعالیہ صفات ذات کے آثار ہیں۔

صفات ذاتیہ کمالیہ اور صفات افعالیہ میں فرق یہ ہے کہ جس صفت کے متقاد سے ذات باری کی توصیف نہ کی جا سکے وہ صفت ذاتیہ کمالیہ ہے ورنہ صفت افعالیہ ہے اب جو امر متنازع فیہ تھا وہ یہ تھا کہ کس صفات باری تعالیٰ میں ذات باری تعالیٰ ہیں یا غیر ذات باری تعالیٰ یا نہ عین ہیں نہ غیر عین۔ جب یہ گفتگو عربی زبان میں ہو رہی تھی دلائل کی بھر مار' اعتراضات کی بوچھاڑ' فکریات کا ہنگامہ محشر منظر دیدنی و شنیدنی تھا ایک صاحب اس باب میں فلاسفہ کے نکتہ نگاہ کے حامی تھے اور ایک صاحب شیعہ امامیہ کی وکالت کر رہے تھے صرف میں تھا جو عقیدہ سنیہ ماتریدیہ کا داعی تھی۔ بحث بہت دلچسپ تھی حضرت رئیس العلماء مولانا محمد عالم صاحب قدس سرہ الانور ایک خاموش تماشائی کی

Marfat.com

طرح لطف نظارہ لے رہے تھے مگر آپ کے چہرے پر اعتماد اور وقار کا ایک ہجوم لگ رہا تھا آپ نے آداب مجلس کا لحاظ مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو میں شمولیت کی اجازت طلب فرمائی۔ ہر دو اساتذہ جو فلاسفہ و امامیہ کے وکلاء تھے انہیں اپنے اپنے نکتہ نظر پیش کرنیکی تجویز دی سوانہوں نے جو دلائل پیش کئے انکا خلاصہ یہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کمالیہ اس کی ذات پر زائد نہیں ہیں بلکہ ذات و صفات دونوں ایک ہیں عین ذات سے سب اوصاف نکلتے ہیں مثلاً ہم اشیاء کو ایک ایسی صفت سے جانتے ہیں جس کا نام علم ہے۔ خدا خود اپنی ذات سے جانتا ہے اور ہمیں اشیاء پر قابو ایک صفت کی وجہ سے جسے قدرت کہتے ہیں اور خدا کو اپنی ذات پاک سے سب پر قابو ہے سوائے ذات کے اس کو علیحدہ صفت قدرت حاصل نہیں۔ خلاصہ یہ کہ جو کام ہم صفات سے نکالتے ہیں وہ کام خدا تعالیٰ اپنی ذات سے انجام دیتا ہے۔

اب جناب علامہ محمد عالم صاحب قادری کی باری آئی ایک بحر طمطام' تلاطم خیز تھا ایک تو عربی زبان پر حاکمانہ قابو تھا جہاں چاہتے مضمون کو باندھ لیتے الفاظ تگنی کا ناچ ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ادلہ شرعیہ کو کس طرح بے کم و کاست پیش فرماتے جاتے علم و دانش سر بگر بیان تھا کہ یہ اسلوب بیان یہ اچھلتی ہوئی ترکیبیں یہ انبوہ معانی الفاظ کی یہ شستگی مضمون کی یہ پختگی یہ نیرنگی استدلال علوم متداولہ پر یہ ہمہ گیر نظریہ تو علامہ تفتازانی کو 'شریک فکر ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔ حضرت کی شگفتہ مزاجی تندی گفتار کے ساتھ پرواز کا کام کر رہی تھی آپ کے جملہ دلائل کو تو خیر تحریر میں لانا دشوار ہے لیکن وہ حقائق بیان کرنا ضروری ہے جن سے آپ نے یونیورسٹی کے اساتذہ کو نقش بر بورد کر کے چھوڑ دیا۔ ان دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

یہ رائے اور عقیدہ صحیح نہیں کہ "صفات الٰہی عین ذات الٰہی" ہیں اس پر دلیل یہ ہے کہ اگر مثلاً علم و قدرت عین ذات ہوئے تو علم و قدرت ایک ہی چیز ہو جاتے' علم عین

Marfat.com

وقدرت ہوتا اور قدرت عین علم اور ان دونوں سے جو کچھ مفہوم ہوتا وہ ایک ہی چیز ہوتی اور یہ محض غلط ہے۔

دوسری دلیل اس پر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں اور اس کے عالم ہونے اور حی ہونے اور قادر ہونے میں کوئی فرق نہ ہوتا تو عالم اور قادر اور حی کا حمل خدا کی ذات پر بے معنی ہوتا اور یہ کہنا کہ ''قدر عالم ہے یا قادر ہے یا حی ہے'' مہمل ہوتا اس لئے کہ کسی شئی کو اس کی ذات پر حمل کرنا لغو ہے مثلاً یوں کہنا کہ ''انسان انسان ہے'' یہ صحیح نہیں۔

حرف آخر یہ ہے۔

امام ابو منصور ماتریدی اور اس مکتب فکر کے علمائے کرام یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صفات الٰہی ذات الٰہی کی نہ عین ہیں اور نہ غیر۔ اور یہ عقیدہ رکھنے سے یہ مشہور اعتراضات رفع ہوجاتے ہیں (۱) قدم غیر اللہ لازم کرتا ہے۔ (۲) تعدد قدماء لازم آتا ہے۔

کیونکہ صفات باری تعالیٰ جب عین باری تعالیٰ کا غیر بھی نہ ہوئیں تو غیر باری تعالیٰ کا قدم کس طرح لازم آیا' اور جب غیر ہی نہ ہوئیں تو تعدد لازم نہ آیا۔ اور جب تعدد لازم نہ آیا تو تعد. قدماء کس طرح لازم آئیگا۔

دلیل اس بات کی کہ صفات باری تعالیٰ ذات باری تعالیٰ کا عین نہیں ہیں یہ ہے کہ کوئی وصف بھی اپنے موصوف کا عین نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی کہے کہ میرا معبود علم ہے یا ارادہ ہے تو یہ باطل ہے کیونکہ علم اور ارادہ ذات باری تعالیٰ کے اوصاف ہیں اگر یہ عین ذات باری تعالیٰ ہوتے تو کوئی قباحت لازم نہ آتی معلوم ہوا کہ صفات باری تعالیٰ ذات باری تعالیٰ کا عین نہیں ہیں۔

بلکہ مندرجہ بالا بیان کی تعبیر یوں ہو جائے ''میرا معبود عالم ہے اور علم اس کی صفت ہے یا میرا لعبور صاحب ارادہ ہے اور ارادہ اس کی صفت ہے'' تو درست ہوگا''

''صفات باری تعالیٰ عین ذات باری تعالیٰ کا غیر نہیں ہیں'' اس سے مراد ہے

Marfat.com

کہ صفات باری تعالیٰ ذات الٰہی سے جدا نہیں ہیں یعنی ناقابل انفصال ہیں کیونکہ غیر باری تعالیٰ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے فساد کا تعلق ذات باری تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ہو یا جس کا عدم دوسرے کی موجودگی میں ممکن ہو۔ اور یہ بات ذات خدا اور صفات خدا کے بارے میں روا نہیں۔

یہاں غیر سے مراد یہ ہے کہ صفات باری تعالیٰ ذات باری تعالیٰ سے منفصل اور علیحدہ نہیں۔ یہاں غیر سے مراد نقیض عین نہیں ہے۔ جس سے ارتفاع نقیضین لازم آئے۔

حضرت علامہ موصوف نے اپنے موقف کی تائید مزید کرتے اس عقیدہ کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت کسی دوسری صفت کی نہ عین ہے نہ غیر عین اس وجہ سے نہیں کہ مثلاً قدرت مقدور سے متعلق ہوتی ہے معلوم سے نہیں اس طرح علم معلوم سے متعلق ہوتا ہے مقدور سے نہیں اور غیر اس وجہ سے نہیں کہ ایک صفت کا فنا دوسری صفت کی بقا کے ساتھ ممکن نہیں اس سے معلوم ہوا کہ ایک صفت دوسری صفت کی بھی غیر نہیں اور اس طرح عین بھی نہیں یہ چند اہل دانش جو مجلس میں موجود تھے عش عش کر اٹھے اور زبان حال سے کہہ رہے تھے۔

علم کے ایوان میں مسند ہے تیرا سر بلند
سجدہ ریز ہے جس کے آگے ہر نگاہ ارجمند
دین کی تحقیق مین حاصل وہ تجھ کو دسترس
جس کی تندی دیکھ کر حیراں ہے عقل دور رس

(سید عبدالقادر جیلانی)

حضرت والا تبار جناب علامہ مولانا محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دینی ناصبوری اور عاشقانہ ناشکیبی میں جو چیز لاشریک پائی وہ ایک اسلامی ریاست کا علمی وجود تھا جس میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کے مختار عام

Marfat.com

کی ہو اور مقننہ' انتظامیہ اور عدلیہ میں آپ کی بادلائل مسلم ہو خدائے قدوس کے بعد ریاست اعلیٰ (Soveneignty) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں مانی جائے اور اسی جذبہ شوق نے انہیں تحریک پاکستان میں بھی سرگرم عمل رکھا اور اس مشن کی تکمیل کیلئے ہر اٹھنے والی آواز پر لبیک کہی اور ہر مخلصانہ کوشش کا خیر مقدم کیا اپنی علمی و تدریسی سرگرمیوں میں شب و روز مصروف رہنے کے باوجود آپ نے عملاً' علاقوں' صوبوں اور ملک کے مرکزی مقامات پر ہونے والی جدوجہد کی حوصلہ افزائی' افراد تیار کئے' پڑھائے لکھائے عالم بنائے اور مجاہد بنائے اور دینی انقلابات کی مہمات میں صفت اول میں کام کرنے والے لوگ تیار کر کے قوم کو دینی دینوی اور اسلامی تعلیمات میں خودکفیل فرمایا۔ آپ کے شاگردوں میں وکلاء' علماء اور سیاسی دانشوروں کی خاصی تعداد پائی جاتی ہے مگر آپ کی تعلیمات ایک جوہری اور اساسی امتیاز پورے ملک میں نمایاں طور پر ممتاز ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا شاگرد خواہ فوجی افسر بن پاتا سیاسی' دانشور یا سماجی کارکن یا اخلاقی ناصح سب صورتوں میں اس کے عقیدے کی پختگی کسی سیاسی دباؤ یا دینوی منفعت یا قبیلائی موسم سے متاثر نہیں ہوتی اور وہ اسلامی ریاست کے باریمیں اسی نظریئے کا وکیل ہے جو اسے مولانا کے دائرہ تلمذ سے ملا تھا۔

اس موقع پر مناسب لگتا ہے کہ جناب مولانا موصوف کے اسلامی ریاست کے بارے میں نظریات (ہماری اطلاع میں آئے ہیں) پیش کئے جائیں۔

اسلامی نظریہ ریاست

ایک ملک یا ریاست قرار دینے کیلئے چار عناصر کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) تجوزہ علاقہ (Tennetory / Prescnibed Area)

(۲) آبادی (Population)

Marfat.com

(۳) تنظیم (Organization)

(۴) ریاست اعلیٰ (Power of Soueneignty)

(۵) اس کا آخری عنصر (Power of Souereignty)

کے لحاظ سے اسلامی ریاست کا مزاج پوری دنیا کی ریاست سے مختلف ہے اور یہ آخری عنصر ہی ایک عظیم حقیقت ہے جسکے باعث کسی ریاست کو ایک آزاد ریاست کہا جا سکتا ہے اور اس کا معنی اپنی حدود ریاست اور حلقہ اختیار کیلئے ایسے قوانین بنانا ہیں جن پر کوئی قدغن نافذ نہ کی جا سکے۔

اس آخری عنصر کے بارے میں ایک مسلم ریاست کا نظریہ دنیا بھر کے نظامہائے زندگی اور تنظیمات سے جداگانہ ہے۔

سابقہ ادوار میں جب کہ ''دست زور بالا جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا دستور تھا اور کوئی بھی شخص اپنی بےپناہ طاقت کے ذریعے سے کسی علاقہ کو فتح کر لیتا اور اپنے آپ کو ایک حاکم کی حیثیت سے ان پر مسلط کر دیتا اور اپنے آپ کو بلاشرکت غیرے قانون سازی کا مجاز سمجھتا اور اپنی خواہشات کی تسکین کے مطابق کوئی سا نظام حکومت وضع کر لیتا اور قانون ساز ہونیکی حیثیت سے قانون سے بالاتر مانا جاتا اور کسی قانون کا پابند نہ ہوتا۔ ایسا شخص بادشاہ وقت کہلاتا اور آئندہ تاج وتخت مع اپنے جملہ متعلقات کے اس شخص کی خاندانی وراثت بن جاتا اور رعایا غیر مشروط اطاعت کرنیکی پابند ہوتی اور بلا چون وچرا سر تسلیم خم کرتی ایسے میں یورپ میں ظلم وستم نے انسانی حقوق کی پائمالی کا ایک نیا راستہ اختیار کیا اور نظام جاگیرداری کی صراح ڈالی جب تک لوگ اس نظام سے پوری طرح آشنا نہ ہو سکے اس میں کوئی تبدیلی نہ لائیجا سکی دائرہ زمین دائرہ اقتدار سمجھا جانے لگا انقلاب نے محنت کشوں مزدوروں' کاشتکاروں اور جفاکشوں کے خون کے گرم ہونیکا انتظار کیا آخر حالات نے کروٹ بدلی جاگیرداروں کا تختہ الٹ دیا جو لوگ کل تک مظلوم

Marfat.com

تھے وہ خود ظالم بن گئے' نظام سرمایہ داری شروع ہو گیا اب ستم ظریفی اور ظلم کشی نے اپنا نام بدلا مگر اصل حقیقت برقرار رہی۔

رفتہ رفتہ قرون وسطی میں (Ecelesiastical Aesthoritics in Chrislean Europe) عیسوی یورپ کے کلیسائی حکام نے (Thescracy) مذہبی پیشواؤں کی حکومت قائم کرنیکی کوشش کی (یعنی آسمانی قانون مذہبی حکومت قائم کی جائے) لیکن علمائے نصاریٰ کی من مانی قطع و برید اور طبع زاد تفسیرات نے عیسائیات کو شخصی دائرہ عمل اور کلیسا کی چاردیواری کی عمر بھر کی سزا دے دی ہوئی تھی اس لئے وہ ان کا خواب خستہ دینی معاشرے کی جملہ ضروریات کو سمونے میں ناکام ہو گئی قدرتی نتیجہ (as conollary) کے طور پر ان کے لئے خود قانون سازی کی راہ ہموار ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگے تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ ہر نظام حکومت نام بدلتا رہا مگر اصل کردار نہ بدلا جا سکا جس کو آخر میں آ کر اسلام نے مندرجہ ذیل صورت میں بدلا اور اس منشائے الٰہی کو پورا کیا جو نظام زندگی سے مقصود تھا۔

اسلام کا نظریہ ریاست اعلیٰ (Power of Souereegnty) یہ ہے کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جس کا ملک ہو اسی کو یہ ریاست اعلیٰ (Souereignty) کا حق پہنچتا ہے چونکہ خالق و مالک ہونے کے ناطے سے کل روئے زمین کا خدا مالک ہے۔ لہذا ریاست اعلیٰ بھی خدائے قدوس ہی کا حق ہے۔ ان الحکم الا للہ اور خدائے تعالیٰ کا دستور رہا ہے کہ جس خطہ ارض میں اپنا نظام نافذ کرنا چاہتا ہے اپنے رسولوں کے ذریعے سے نافذ فرماتا رہا۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن للہ (ہم نے کوئی بھی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے)

اس سے پتہ چلا کہ کوئی بھی رسول رعیت بنکر نہیں آیا بلکہ راعی بنکر آیا ہے اطاعت

Marfat.com

کرنے نہیں آیا ہے بلکہ اطاعت کرانے کے لئے آیا ہے۔ پھر آخر میں ایک ایسا رسول آیا جو ساری مخلوقات کیلئے بیک وقت رسول بن کر آیا جو بحسب...... قاعدہ کل کائنات کیلئے واجب الاطاعت بن کر آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کے ذریعے سے اپنی ریاست اعلیٰ (Souereignty) کو نافذ فرمایا۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ ۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور انتظامی امور کی بجا آوری کیلئے بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو اپنا مختار کل قرار دیا۔

یا یھاالذین آمنو استجیبو للہ و للرسول اذا دعاکم

اے ایمان والو اللہ و رسول کے پاس حاضر ہو جایا کرو جب وہ تمہیں بلائیں۔ جب حاضری دو کے پاس ہے تو بلاتے بھی تو دو ہی ہیں مگر صیغہ واحد کا استعمال کرنیکی بدایتہ وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ گو دو ہیں مگر آواز ایک ہی ہوتی ہے جس کا حاصل معنی یہی ہوگا کہ رسول کا حکم (خواہ تقنن، تنظیم، معدلت کے متعلق ہو) اللہ ہی کا حکم ہوگا اور اس کی تعمیل اللہ ہی کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

عدلیہ دین بھی سرکار دو جہاں کو اختیارات مطلقہ و عامہ دیکر اپنی ریاست اعلیٰ (Power of Sueneignty) کو نافذ فرمایا۔

تیرے پروردگار کی قسم ہو کبھی مومن نہیں ہونگے جب تک آپ کے اپنے متنازع فیہ امور میں حاکم نہ بنالیں اور پھر آپ کے فیصلہ کردہ امور میں دلی طور پر کوئی کھٹکا بھی محسوس نہ کریں اور تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کرنیکا حق ہے۔

نظام معدلت میں وہی ادارہ سب سے زیادہ با اختیار ہوگا جس کے فیصلے پر کوئی چارہ جوئی ممکن نہ ہو چونکہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد قانونی چارجوئی کے تمام تر دروازے بند کر دیئے گئے جس سے ثابت ہوا کہ خدا

Marfat.com

تعالیٰ کی کائنات میں بعد از خدا تعالیٰ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سب سے زیادہ با اختیار ہے اور جناب مولانا محمد عالم قدس سرہ العزیز کی نگاہ میں وہ اسلامی ریاست ہی نہیں ہوگی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کی یہ حیثیت تسلیم نہ کی جائے۔ صاحب اسلام کو اسلام سے نکال کر اسلام کی حیثیت وہ نہیں رہ جاتی جو قرآن وسنت نے پیش کی ہے۔ اور جناب علامہ موصوف ایسی ہی ریاست کو ملک اسلامی ریاست کہنا چاہتے تھے جس میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قانونی' عدالتی اور نظامی بالا دستی اولیت کی بنیاد پر تسلیم کی جائے اور ایسی ہی اسلامی ریاست کیلئے پوری رہے۔

اس طرح مالک الملک نے اصولی اور بنیادی قواعد وضوابط نزول قرآن کے ذریعے سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارزانی فرمائے اور باقی امور کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قانون سازی کا پورا اختیار عنایت فرما دیا۔

ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں دیدین وہ لےلو اور جس چیز سے منع فرما دیں اس سے باز آجاؤ۔

تحریوں اور بلاعنوان کا متفقہ قاعدہ ہے کہ جب فعل متعدی کا زکر کیا جائے اور منقول فکر نہ کیا جائے تو اس سے مراد اطلاق وعموم ہوتا ہے اور یہی قاعدہ گزشتہ دنوں صیغہ ہائے عدلیہ وانتظامیہ سے متعلقہ دونوں آیتوں پر بھی اس طرح لاگو ہوتا ہے جیسا کہ صیغہ قانون سازی کی آیت پر لاگو ہوتا ہے۔ جن کا حاصل معنی بروئے قرآن یہ ہوگا کہ خدائے تعالیٰ کی خلافت و نیابت میں انتظامیہ' عدلیہ اور مقننہ میں ریاست اعلیٰ (Power of Souereignty) سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جائیگی ورنہ کوئی سی ریاست کی مثال ہوگی۔

Marfat.com

جناب مولانا محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ہر صحیح دینی سرگرمی کی ہمت افزائی فرمائی اور قوم کو اسلام اسلامی ریاست کا ایک صحیح شعور بخشا اور اپنی تحریرات و تقریرات اور شب و روز کی تعلیمات میں عقائد صحیحہ و اعمال صالحہ قوم کو سکھائے اور جملہ علم وفنون متداولہ کی تدریس فرمائی اور آپ کے شاگردوں میں مفسرین' محدثین' محررین و مناظرین کی بہتات ہے۔ اگر میں سب کے اسمائے گرامی گنوانا چاہوں تو یہ طول عمل بھی ہوگا اور دشوار بھی اور اگر بعض اسمائے گرامی ترک ہو جائیں تو گستاخی ہوگی۔

آپ نے آزادی کشمیر کیلئے عملاً لمبے لمبے دورے فرمائے اور قدمے درمے سخنے قلمے بہر طور مجاہدین کی پشت پناہی فرمائی اور قوم پر یہ واضح فرمایا کہ مسلمانوں پر مشرق میں مصیبت آپڑے تو مغرب کے رہنے والے مسلمان پر جہاد فرض کفایہ ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن نے فرمایا مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ ...... اھلھا تم راہ مولد مین اور ان مسکین مردوں' عورتوں اور بچوں کیلئے کیوں نہیں لڑتے ہو جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں اس شہر سے نکال یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں۔

یہ فرمادی لوگ مکہ شریف میں تھے اور جن سے پرسش ہو رہی ہے وہ مدینہ شریف میں تھے تو جب مکے والوں کے بارےمیں اہل مدینہ سے پوچھا جا سکتا ہے تو پاکستان کے کسی باڈر سے مقبوضہ کشمیر کا کوئی باڈر بھی اتنا دور نہیں جتنا کہ مدینہ شریف سے مکہ شریف دور ہے تو پھر پاکستان کے فرد سے کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کیبارےمیں کیوں نہیں پوچھا جا سکتا۔

مذاہب اربعہ کے تقابلی مطالعہ کی کتاب بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصید مصنفہ ابن رشد میں ہے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف جنگ چھڑ جائے تو اعلان جہاد ہونے پر جملہ

Marfat.com

مسلم ممالک پر جہاد فرض کفایہ ہے مگر پڑوسی ملک پر جہاد فرض عین ہے۔ کشمیر کے پڑوس میں واقعہ ہونیکی وجہ سے پاکستان پر جہاد فرض عین ہے۔ مولانا نے ان تحقیقات کے ذریعے قوم کو نہ بجھنے والی روشنی اور نہ گل ہونے والے چراغ عطا کئے ہیں اور جوں جوں وقت گزرتا جائیگا توں توں مولانا کے فضائل وکمالات منظر عام پر آتے جائیں گے۔

یادگار من تازہ ہونگی میرے مر جانے کے بعد
میں وہ گل ہوں رنگ جو لاتا ہے مرجھانے کے بعد

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب

سرپرست اعلیٰ تحریک منہاج القرآن لاہور

ہر شعبہ زندگی میں امت مسلمہ کے زوال وانحطاط کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ علم کی وہ مشعل جو غار حرا کی تاریکیوں میں لفظ اقراء کے مفہوم کی ترسیل سے روشن ہوئی تھی اور جس نے غرناطہ اور بغداد کے تہذیبی اور ثقافتی پس منظر میں تحقیق وجستجو کے ان گنت چراغ جلانے کا فریضہ سنبھالا تھا ہمارے ہاتھ سے چھین لی گئی۔ ہم بے عملی کے جہنم کا ایندھن بن گئے۔ جہالت کے اندھیروں کو ہمارا مقدر بنا دیا گیا' زمینوں اور آسمانوں کی حدود سے نکل کر تسخیر کائنات کے سفر پر روانہ ہونے والے ہدایت آسمانی کے اولین مخاطبین بے حسی کی بنجر زمینوں اور جمودِ مسلسل کے برف زاروں کا رزق بن گئے' اپنے اجتماعی تشخص کو زیر زمین دفن کرنے کے بعد ہماری ہر آواز ہنگامہ شب وروز کے تاریک جنگلوں میں گم ہوگئی۔ تخلیق وتحقیق کے سوتے خشک ہوگئے۔ اظہار وبیان کی قوتیں سلب ہوگئیں۔ علوم جدیدہ کی طلب اور افکار نو کی تشنگی کا ہر تصور مٹا دیا گیا۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کے حصول کو

Marfat.com

امت مسلمہ کی نئی نسلوں کے لئے شجرہ ممنوعہ قرار دیا جارہا ہے۔ مغرب خوفزدہ ہے۔

کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو شاہراہ حیات پر پھول کھلانے' پیڑ لگانے اور چراغ جلانے کا منصب سنبھالتے ہیں' جو عمر بھر انفرادی اور اجتماعی سطح پر جہالت کے اندھیروں کے خلاف مصروف جہاد رہتے ہیں اور علم' حکمت اور دانائی کی گم شدہ میراث کی تلاش کے سفر کو اپنی آخری سانسوں تک جاری رکھنے کے لازوال اعزاز سے سرفراز ہوتے ہیں' شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی کا شمار انہی نابغان عصر میں ہوتا ہے۔ انہی پرعزم لوگوں نے ملت بیضا کی ڈوبتی ہوئی نبضوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے قریہ قریہ' بستی بستی علم کے نور کو پھیلانے کے لئے اپنی تمام تر تخلیقی اور تنظیمی صلاحیتیں وقف کر دی تھیں۔ حافظ محمد عالم مرحوم و مغفور کی تدریسی زندگی ہمارے لئے مینارہ نور ہے۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ آپ کی انہی مساعی جمیلہ کی تصویر ہے۔ آفتاب علم کے غروب ہونے کے بعد بھی طلوع سحر کے دروازے مقفل نہیں ہوئے بلکہ علم کے نور کی مشعل شہر اقبال کی فضاؤں میں آج بھی روشن ہے اور مرحوم کے نقوش حیات سے اکتساب شعور کا عمل آج بھی جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تلاش حق کا یہ سفر قیامت تک جاری رہے گا اور کائنات ارض و سماء میں حضور رحمت عالم ﷺ کی امت وقار و تمکنت کے ہر منصب جلیلہ کی سزاوار ٹھہرے گی۔

علامہ حافظ محمد عالم نے شکوک و شبہات کی گرد میں امید اور یقین کے چراغ روشن کئے' ذہن جدید میں اسلام کی حقانیت اور تعلیم محمدی کے عملی نفاذ کے شعور کو اجاگر کیا۔ آپ نے اپنی خداداد ذہانت کو انتہا پسندی کے حصار بے اماں سے بچائے رکھا۔ اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کر کے ملت اسلامیہ کے اتحاد کے لئے سرگرم عمل رہے غیرت ایمانی کو اپنی کتاب عمل کے سب سے روشن باب کا عنوان بنائے رکھا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

کی متاع بے بہا کا علم لئے کفر والحاد کی آندھیوں کے مدمقابل چٹان بنے رہے۔ علامہ حافظ محمد عالم کی شخصیت کی مختلف جہتیں ہیں۔ ان کی شخصیت کا یہ دلکش پہلو قابل تقلید ہے کہ انہوں نے توصیف مصطفیٰ ﷺ کے چراغ اپنی دو ہتھیلیوں پر فروزاں رکھے اور اس سلسلے میں کسی مصلحت کو اپنے پاؤں کی زنجیر نہیں بننے دیا۔ اقبال نے کہا تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

شہر اقبال کے علامہ حافظ محمد عالم عمر بھر مرد قلندر کے اس لافانی شعر کی نظری اور فکری حلاوتوں میں گم رہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی یہی قوت ان کی تخلیقی توانائیوں کے نکھار کی دلیل اول ٹھہری۔

استاذ الاساتذہ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی
شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمتہ ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ فقیہ النفس اور حافظ القرآن والحدیث تھے آپ نے تمام عمر علوم دینیہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ مسافر طلباء اور علماء کرام کی سرپرستی فرمائی آپ نے ۱۹۴۸ء سے زندگی کے آخری لمحات تک درس نظامی کے تمام علوم کی تدریس فرمائی ۱۹۴۹ء میں آپ سے شرف تلمذ مجھے جامعہ حزب الاحناف لاہور میں ہوا' آپ اس وقت نوجوان مدرسین میں امتیازی حیثیت حاصل کر کے علماء وطلباء کیلئے مشار الیہ بن چکے تھے' اس دور میں آپ کا قیام اکبری منڈی کی ایک مسجد میں تھا جہاں آپ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے

Marfat.com

تھے اور تدریس کے اوقات میں جامعہ حزب الاحناف کوچہ چنگڑاں اندرون دہلی گیٹ تشریف لاتے تھے۔ جامعہ حزب الاحناف میں آپ سے میں نے منطق کی ابتدائی کتاب صغریٰ کبریٰ اور دیگر رسائل پڑھے ہیں ایک دن آپ نے دوران اسباق خاص مجھے خطاب کر کے فرمایا' کہ عبدالقیوم اگر تم نے تعلیم میں مہارت حاصل کرنی ہے تو آئندہ سال لاہور سے باہر کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں کیونکہ لاہور کا ماحول محنتی طلباء کیلئے مناسب نہیں' چنانچہ میں نے آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آئندہ سال لاہور کی بجائے لائل پور (فیصل آباد) کا رخ کیا' جہاں حضرت محدث پاکستان مولانا ومرشدنا محمد سردار احمد صاحب نے بریلی شریف سے ہجرت فرما کر عظیم دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام قائم فرمایا اور بہت جلد چند سالوں میں آپ کی اور جامعہ رضویہ کی شہرت پورے پاکستان کو متاثر کر چکی تھی۔

جب میں جامعہ رضویہ جھنگ بازار پہنچا تو وہاں داخلہ کی گنجائش نہ رہی تو حضرت محدث پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اور چند دیگر طلباء کو فرمایا کہ ہارون آباد جامعہ رضویہ منظر اسلام میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب بہت محنتی اور قابل استاذ ہیں آپ کو وہاں جانے کا مشورہ ہے اور سفر خرچ جامعہ کے ذمہ ہوگا' چنانچہ میں اور میرے ساتھی ہارون آباد پہنچے اور میں نے درس نظامی کی تمام کتب حضرت شیخ الحدیث استاذ المدرسین مولانا غلام رسول کی خدمت میں رہ کر پڑھیں۔

حضرت استاذی مولانا محمد عالم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت کا فیض ہے کہ آپ کے حکم پر عمل کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے قدرے خدمت دین کی توفیق فرمائی' میں آپ کی اس کرامت پر ممنون ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ان تھوڑی سی خدمات کو آپ کیلئے بطور صدقہ جاریہ قبول فرمائے۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے چند سال جامعہ حزب الاحناف لاہور میں خدمات

Marfat.com

تدریس کے بعد سیالکوٹ کے عوام وخواص کی استدعا پر جامع مسجد دودروازہ میں جامعہ حنفیہ کے نام سے دارالعلوم قائم فرمایا' جہاں پر آپ کی محنت اور نظم وضبط نے دارالعلوم کو پاکستان بھر کے اہل علم میں متعارف کرادیا آپ کی خدمات پر اہل سیالکوٹ نے آپ کو سیالکوٹ کا بے تاج بادشاہ بنادیا' اور وہاں کے عوام وخواص اپنے نجی پروگراموں کو بھی آپ کی شرکت پر معلق رکھتے حتی کہ آپ کا جس علاقہ یا جس بازار سے گزر ہوتا لوگ والہانہ انداز میں آپ کے اردگرد جمع ہوجاتے۔

چنانچہ آپ کے وصال پر پورا سیالکوٹ شہر اور اس کے مضافات ماتم کدہ بن گئے' اور جنازہ کے موقع پر پورے شہر کے بازار اور کوچے جنازہ گاہ بنے ہوئے تھے حالانکہ شہر کے سب سے بڑے گراؤنڈ میں جنازہ پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا اس کے باوجود پورا شہر تنگئ داماں کا منظر پیش کررہا تھا۔

آپ کے تاریخی جنازہ میں جہاں لاکھوں عوام نے شرکت کی وہاں ہزاروں علماء کرام ومشائخ عظام بھی حاضر تھے' میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قائم کردہ اداروں' آپ کے تلامذہ' صاحبزادگان اور آپ کے متعلقین کو حضرت کے مشن پر قائم ودائم رکھے بلکہ اس نیک مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

ترجمان اہل سنت حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب
مرکزی ناظم اعلی جماعت اہل سنت پاکستان

برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں سیالکوٹ شہر علمی اور روحانی حوالے سے تابناک اور درخشندہ تاریخ رکھتا ہے۔ دنیا بھر میں کاروان اسلام کی عہد رفتہ کی بحالی کا خواب دیکھنے والا حدی خواں اقبال اسی شہر کی گلیوں میں پلا بڑھا۔ اتباع سنت کے عظیم داعی

Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی کے پاکیزہ سانسوں کی خوشبو اس شہر کے در و دیوار نے سونگھی۔ علم و فن کو عجم دیس کے اندر لبادہ عربیت پہنانے والا علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی اسی شہر کی چٹائیوں پر بیٹھ کر تعلیم و تعلم کا چراغاں کرتا رہا۔ لگتا یہ تھا کہ شاید یہ شہر پرچم علم و فن بلند کرنے میں سست رو ہو گیا ہے دفعتہً مادیت کی غبار چھٹی اور اس شہر کے افق علم پر روشنی محسوس ہوئی۔ ایک سادہ لیکن خوشبوؤں سے ملتا جلتا انسان آگے بڑھا اور وسط شہر میں احیائے علم کا داعی بن کر بیٹھ گیا یہ تھے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی آپ دین کے معلم بن کر ابھرے اور دیکھتے دیکھتے علوم و فنون کی فضاؤں میں چھا گئے۔

حضرت سے راقم کی ملاقاتوں کا سلسلہ طویل سے بھی کچھ زیادہ دراز سا معلوم ہوتا ہے۔ قحط الرجال کے دور میں حضرت المکرم کا وجود نشان راہ تھا عمل کی اجاڑ بستیوں میں شیخ معظم نور نواز چراغ تھے۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے دنیا میں رہنے کے باوجود اپنے آپ کو اس میں آلودہ نہ ہونے دیا۔ انکی طبیعت کی سادگی' انکے مشورہ کی اصابت' انکی گفتگو کی بے باکی' انکی ہمت کا بانکپن' انکے عمل کی استقامت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انکی صلابت مسلک اور رسوخ عقیدت نے انہیں عظیم تر بنا دیا تھا۔

عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ پرانی وضع اور قدیم ڈھب کے لوگ نئے دور کے شوخ طبیعت پڑھے لکھوں سے آنکھ بچاتے ہیں لیکن حضرت شیخ کبیر کو بہر حال یہ حوصلہ رہتا کہ وہ ہر جگہ' ہر مقام اور ہر موقع پر ہر ایک کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر حق کہنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ جماعتی امور میں آپ سخی سے بڑھ کر کریم ہونے کے مقام پر فائز تھے۔ آپکی سوچوں کی عظمت دیکھیے کہ تادم آخر جماعت اہل سنت کے پرچم محبت پر اپنی گرفت ڈھیلی نہ ہونے دی۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت شیخ جیسی ہستیاں کبھی مرتی نہیں وہ ان 'عباد اللہ'

Marfat.com

میں سے ایک تھے جو دنیا میں صرف آنے کے لئے آئے۔ انکی یادوں اور باتوں سے بڑھکر انکا مشن اور مقصد زندگی انہیں ہر دور میں زندہ رکھے گا۔

مجھے ٹھنڈی اور مستانی راتوں میں سے ایک رات بھولتی نہیں جب حضرت سیالکوٹ کے علماء کے ساتھ لاہور میرے دفتر میں تشریف لائے۔ میں ادب سے اپنی نشست چھوڑ کر ایک دوسری کرسی پر بیٹھ گیا حضرت شیخ الحدیث اٹھے اور میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے دوبارہ میری مسند پر بٹھادیا اور فرمایا۔

'شاہ جی آپ سید ہیں'
آپ عظیم نسبت کے حامل ہیں
آپ سے ہمیں والہانہ لگاؤ ہے
آپ سے پیار ہمارے ایمان کا حصہ ہے
اور یہ بھی کہ آپ ہمارے قائد ہیں
اب ہمیں ذاتی تشخصات کے خول
سے باہر نکلنا ہوگا اور جماعت کی
عزت کرنی ہوگی
میں حلفا کہتا ہوں کہ ہماری کامیابی
اسی میں ہے کہ ہم اپنی جماعت کے لئے
جینا سیکھ لیں۔

حضرت شیخ الحدیث کی عظمت کا ادراک کرنے کیلئے یہی کہنا کافی ہوگا کہ وہ جماعت کے لئے جیئے اور جماعت ہی انکا اوڑھنا بچھونا رہی۔

رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Marfat.com

لا خیر فی العیش الا لرجلین

عالم مطاع او مستمع واع

زندگی میں خیر دو ہی لوگوں کے

لئے ہوتی ہے۔ ایسا عالم جسکی اطاعت

میں لوگ لگے ہوں اور ایسا علم کا

سننے والا جو علم کی حفاظت بھی کرتا ہو

حضرت شیخ الحدیث کی زندگی کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ آپ 'عالم مطاع' کے بلند منصب پر فائز تھے اور دین کے طلباء وفورِ شوق میں انکے گرد اگرد گھومتے ہی رہتے تھے حضرت کی باتیں، یادیں اور علمی فیوض و برکات کو یاد کر کے بس یہی کہا جا سکتا ہے۔

کچھ تو چمکائے ہوئے رہتے ہیں شب کو آنسو
کچھ تیری یاد کے جگنو بھی غضب کرتے ہیں

مفتی اعظم برطانیہ علامہ مفتی غلام رسول صاحب

دار العلوم جامعہ قادریہ لندن

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

علم و عمل کا بہت خوبصورت امتزاج مجھے علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری خطیب اہل سنت و جماعت برطانیہ کہنے لگے کہ جناب شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم صاحب نور اللہ مرقدہ کی شخصیت کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کریں چونکہ میں دربار عالیہ علی پور سیداں شریف کے دار العلوم نقشبندیہ میں تقریباً پچیس سال تک درس و

Marfat.com

تدریس وافتاء کے فرائض سرانجام دیتا رہا ہوں اس دوران جناب شیخ الحدیث جب علی پور سیداں تشریف لاتے یا مجھے سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوتا تو ضرور ملاقات ہوتی گاہ بگاہ علمی گفتگو بھی ہوتی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر عالم باعمل' جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے اور علوم عربیہ وفنون ادبیہ میں مکمل دسترس رکھتے تھے' آپ کو اصول وفروع یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اصول فقہ' اور علم فقہ وعلم اخلاق اور فنون ادبیہ وصناعات غریبہ کی تمام انواع واقسام پر عبور تھا نیز قیاس' تنقیح مناط' تحقیق مناط' تخریج مناط' ترجیح وتخریج امثال' نظائر اور شواہد وغیرہ میں بھی آپ کو ملکہ تامہ حاصل تھا علم تفسیر واصول تفسیر میں بھی آپ کو عبور تھا اس طرح علم حدیث واصول حدیث بھی محفوظ تھے یہ ظاہر ہے کہ علم تفسیر واصول تفسیر وحدیث واصول حدیث میں ماہر ہونے کے لئے تمام علوم دینیہ وفنون ادبیہ اور علم عربیہ کا عالم ہونا ضروری ہے اور علوم عربیہ بارہ ہیں ان میں سے آٹھ اصول ہیں اور چار فروع ہیں اور اصول یہ ہیں۔ (۱) لغت (۲) صرف (۳) اشتقاق (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) عروض (۸) قافیہ اور فروع یہ ہیں (۹) خط (۱۰) قرض الشعر (۱۱) انشاء (۱۲) محاضرات ۔قبلہ شیخ الحدیث جیسے کہ علوم بالا مذکور یعنی منقولات میں مہارت تامہ رکھتے تھے اس طرح معقولات میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے' معقولات دو قسم ہیں (۱) معقولات اولیٰ (۲) معقولات ثانیہ اگر چیز عروض فی الذہن کے ساتھ ساتھ موجود فی الخارج بھی ہو تو اس کو معقولات اولیٰ کہتے ہیں جیسے کہ زید' عمرو' بکر وغیرہ اگر صرف عروض ذہن میں ہو خارج نہ ہو تو اس کو معقولات ثانیہ کہتے ہیں جیسے انسان کلی نوع ہے علم حکمت وفلسفہ والے معقولات اولیٰ سے بحث کرتے ہیں علم حکمت وفلسفہ' علم منطق سے ممتاز بایں وجہ ہے کہ معقولات کے حالات میں سے جوہر' عرض' وجود ، معدوم وغیرہ بھی ہیں۔ ان حالات سے بحث کرنا علم حکمت والٰہیات کا موضوع ہے چنانچہ جوہر وعرض سے بحث کرنا معقولات اولیٰ سے ہے کہ جوہر وہ ماہیت

Marfat.com

ہے جب خارج میں ہوتو موجود لافی الموضوع ہو یعنی موجود مستقل ہو کسی کے ساتھ قائم نہ ہو اور عرض وہ ماہیت ہے جب خارج میں ہوتو جوہر کے ساتھ قائم ہو جیسے کہ رنگ انسان کے ساتھ قائم ہے اور جوہر اگر حال ہوتو صورت ہے اور اگر محل ہوتو ھیولیٰ ہے۔ اگر حال محل سے مرکب ہوتو جسم طبعی ہے اگر نہ حال ہو نہ محل ہو اور نہ حال محل سے مرکب ہو بلکہ جوہر مجرد ہو اور یہ جسم سے۔ تدبیر وتصرف کا تعلق رکھتا ہے تو نفس ہے اگر تدبیر وتصرف کا تعلق نہیں ہے تو عقل ہے پھر نفس اگر جسم فلکی کے لئے مدبر ومتصرف ہے تو فلکی ہے اگر جسم عنصری سے تعلق رکھتا ہے تو نفس ناطقہ (یعنی نفس انسانی ہے) بعض علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ عقل کہتے ہیں اس قوت کو جواز جانب قدرت الٰہی کلیات کے ادراک کرنے کے لئے نفس انسانی کے واسطے تیار کی جاتی ہے اب اس قوت کے عطا کرنے کے بعد انسان کو تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں اول مبادی سے مطلوب کی طرف جلدی سے منتقل ہو جانا اور یہی مراد ہے فہم سے دوم نفس سے ذھول شدہ چیز کو جان لینا اور یہی مراد ہے فکر سے سوم اپنے دل کی بات کو تعبیر کر دینا اور یہ ہی مراد ہے نطق سے یہ تینوں چیزیں وہبی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنے انواع و اقسام کے اعتبار سے بے شمار ہیں انکو شمار میں نہیں لایا جا سکتا البتہ اپنی جنس کی حیثیت سے نعمتیں دو قسم پر ہیں دینوی اور اخروی پھر دینوی کی دو قسم ہیں (۱) موہبی (۲) کسبی پھر موہبی کی دو قسمیں ہیں روحانی اور جسمانی اور روحانی جیسے کہ بندے کے اندر روح پھونکنا' روح پھونکنے کے بعد بندے کو عقل دیکر اس عقل کے ذریعے سے روح کو روشن کرنا اور عقل دینے کے بعد بندہ کو قوت فہم اور قوت فکر اور قوت نطق عطا کرنا' غرضیکہ موجود' معدوم' جوہر' عرض وغیرہ معقولات اولیٰ سے ہیں جو الٰھیات کا موضوع ہے اور علم منطق والے معقولات ثانیہ سے بحث کرتے ہیں کہ معقولات معلومہ مجہول کی طرف پہنچا دیں جیسے کہ حیوان ناطق انسان کی طرف پہنچاتا ہے یا تصدیق معلوم تصدیق مجہول کی طرف پہنچاتی ہے قبلہ شیخ الحدیث

Marfat.com

جیسے کہ علوم نقلیہ میں دسترس رکھتے تھے اس طرح علوم عقلیہ میں بھی دسترس رکھتے تھے' تمام زندگی درس و تدریس کا کام کرتے رہے سیالکوٹ شہر میں ایک عظیم درسگاہ جامعہ حنفیہ قائم کی جس میں متعدد اساتذہ افاضل علماء اور قراء حضرات کو رکھا ان کی رہائش و خوراک و مشاہرہ کا باقاعدگی سے انتظام کیا' قبلہ شیخ الحدیث کی یہ انفرادی اور امتیازی حیثیت تھی کہ جن اساتذہ کو اپنی درسگاہ میں مقرر کر لیا تادم زندگی ان کو ہی رکھا اس طرح سینکڑوں طلباء جو زیر تعلیم تھے ان کی خوراک' رہائش' وظائف کا انتظام کرتے تھے نیز جو طالب علم فارغ التحصیل ہو جاتے یا آخری درجے کی کتابیں پڑھ رہے ہوتے انکی امامت و خطابت کا انتظام کرتے تمام شہر سیالکوٹ اور اس کے اردوگرد علاقہ میں آپ کے تلامذہ راشدہ فاضل علماء خطابت و امامت و تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دیتے اور دے رہے ہیں۔ متعدد علماء جو آپ کے شاگرد ہیں مصروف عمل ہیں آپ طلباء کی ظاہری تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے بہت بلند اخلاق تھے ہر شخص کے ساتھ نہایت اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے دینی اور دنیاوی معاملات میں مخلص تھے' علماء کرام اور مشائخ عظام کا بہت احترام کرتے تھے' غرضیکہ آپ عالم باعمل' محدث' مفسر' زاہد' عابد متقی' پرہیز گار تھے اپنے تلامذہ راشدہ بالخصوص علامہ مولانا حافظ فضل احمد صاحب قادری کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے یہاں بیمار ہوئے اور یہیں وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ کو پاکستان لے جایا گیا اور سیالکوٹ جامعہ حنفیہ دودروازہ میں آپ کو دفن کیا گیا اللہ تعالیٰ آپ کی قبر اقدس پر ہزار ہار حمتیں نازل فرمائے اور جنت فردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

مفتی حافظ نذیر احمد صاحب قادری

ضلع مفتی مظفر آباد آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

پیش گفت

زیر مضمون میں راقم نے انتہائی اختصار کے ساتھ محسن ملک وملت شیخ الحدیث و التفسیر کے حالات' آثار' عادات' اخلاقیات' عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' انداز تدریس' قبولیت عامہ' امراء وغرباء سے سلوک' سیرت وکردار' وعظ وتبلیغ اور طلباء سے محبت جیسے اوصاف حمیدہ پر اجمالاً روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے اصل کام حضور شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی سوانحیات ہے۔ جس کی تکمیل آپ کے لگائے ہوئے گلستان کے وہ پھول جو زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر ثمر بار شجر ثابت ہوئے جنکے زیر سایہ تشنگانِ علوم سیراب ہو رہے ہیں کی ذمہ داری ہے۔

راقم نے آپ کی حیات مبارکہ کے دور میں یہ کام کرنا چاہا خاکہ تیار کیا لیکن شومئ قسمت ایسا نہ ہو سکا۔

اب آپ کی سوانح عمری کا ایک مختصر ساخاکے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

اخلاق وسیرت

حضور شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے اخلاق وسیرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقِ کائنات نے آپ کو ان اوصاف حمیدہ میں ممتاز مقام عطا فرمایا تھا جن میں انسان کی قدرت واختیار کو دخل نہیں ہوتا۔

مثلاً کمالِ خلقت' جمال صورت' قوت عقل' فہم وذکاء' بالغ نظری' نور بصیرت' بے مثال ذہانت لاجواب ذکاوت' علمی وثوق' حاضر جوابی' فصاحت لسانی' قوی حواس'

Marfat.com

اعتدال ومیانہ روی' حرکات وسکنات اور شرف نسب وغیرہ چونکہ بطور مصلح اور رہبر آپ کا تعلق عوام الناس سے لیکر خواص تک تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی حکمت بالغہ سے ان صفات میں بھی ممتاز فرمایا تا کہ کوئی پہلو باعث نفرت وتنقید نہ رہے علاوہ ازیں اوصاف حمیدہ اور فضائل جلیلہ جو اخلاق حسنہ کا لازمہ ہیں اور ان میں انسانی اختیار و قدرت کو دخل ہے۔ان میں بھی فیاض فطرت نے آپ کو وافر حصہ عطا فرمایا۔

مثلاً احسان' عدل' امانت' ہمت' اخلاق' زہد فی العبادت' شفقت' ظرافت' رافت ورحمت' وفا' حسن عہد' صلہ رحمی' تواضع' عفو ودرگزر' صبر واستقلال' جود وکرم' سخاوت وشجاعت' خوف ورجاء' رغبت عبادت' عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' پختگی عقائد' اکابر کا احترام' اصاغر پر شفقت' استقامت واستقلال' خلوص وتقویٰ الحب للہ و البغض فی للہ' مجاہدانہ صلاحیت' غیرت وحمیت' عزم مصمم' بلند ہمت' تسلیم ورضا' امراء سے استغناء' مدح وذم سے بے نیازی' بردباری' یقین واعتماد' حسنِ تفہیم' تلقین صبر' طلباء کی حوصلہ افزائی' خندہ روئی' لطافت بیانی' ایثار وقربانی وغیرہ جیسے اوصاف حمیدہ جلیلہ کثیرہ آپ کی سیرت کا ممتاز پہلو ہیں شیخ الحدیث کی حیات مبارکہ ان اوصاف سے عبارت ہے۔غرضیکہ آپ کے اخلاق حمیدہ فضائل مجیدہ اور فضائل وکمال سے آراستہ تھے اور باطن عارف رومی کے اس شعر کے مصداق تھا۔

پاک کن آئینہ دِل از غبار
تا نماید جلوۂ رخسار یار

کہ ہر طرح کے کمزور اور قابلِ تنقید عیوب سے مبرہ تھے۔اور یہی کمال اخلاق ہے۔اور شمائل وفضائل کی معراج ہے۔

اکابرین اہل سنت کا احترام آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ایک دفعہ امام اہل سنت غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ تشریف فرما ہوئے حضور قبلہ شیخ الحدیث غزائی دوراں کے قدم دبانے لگے غزائی دوراں نے فرمایا حافظ صاحب یہ کیا کر رہے ہیں۔ اس کی ضرورت نہیں آپ نے عاجزی اور انکساری سے جواب دیا حضور اس کی آپ کو ضرورت نہیں لیکن مجھے ضرورت ہے حضرت شیخ الحدیث چونکہ بیباک مبلغ تھے حق گوئی آپ کا شعار تھا اللہ ورسول کی رضا کی خاطر کسی اور کی رضا کی مطلقاً پرواہ نہ تھی۔

آپ بڑے بڑے جلسوں میں بھی معروف واعظین وعلماء کو ٹوک دیتے تھے۔ سیالکوٹ میں جب پہلی دفعہ مفکر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری تشریف لائے تو ڈاکٹر صاحب نے سورہ دھر کی پہلی آیت ھل اتی علی الانسان الی اخرہ پر گفتگو کی اس پر دوسرے دن شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ پروفیسر صاحب سے ملے اور فرمایا ڈاکٹر صاحب یہ بات جو آپ نے بیان کی ہے اسطرح نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب جب دلائل دینے لگے تو شیخ الحدیث نے فرمایا آپ جو بات کریں گے لوگ مان لیں گے لیکن آپ کی اصلاح کوئی نہیں کریگا یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں اس پر ڈاکٹر صاحب خاموش ہو گئے اور آپ سے اتفاق کر لیا۔

اسی طرح مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمتہ کے چہلم پر شیخ الحدیث نے پروفیسر کو دوران تقریر ٹوکا اور جب تک پروفیسر صاحب نے اپنی بات کی وضاحت نہ کی آگے نہ چلنے دیا۔

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ذاتی رنجش کی وجہ سے یہ کرتے تھے۔ بلکہ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور اصلاح کی خاطر ایسا کرتے تھے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اتنے بڑے مجمع میں اپنی بات منوانے کے باوجود پروفیسر موصوف سے بے حد محبت فرماتے تھے ان کے کام کو سراہتے تھے۔ خاص طور پر ادارہ منہاج القرآن میں منعقدہ علماء ومشائخ

Marfat.com

کنونشن میں جو آپ نے خطاب فرمایا اس خطاب میں آپ نے ڈاکٹر صاحب کو زبر دست خراج تحسین پیش فرمایا جس پر ملک بھر کے جرائد ورسائل نے مضامین شائع کیے خاص طور پر معروف صحافی کالم نگار مجیب الرحمٰن شامی نے جو کالم لکھا اس کا منہ بولتا ثبوت ہے دینی میدان ہو یا سیاسی میدان ہر جگہ آپ بڑی جرات سے حق بات کہتے تھے۔ 1970ء میں قومی اسمبلی کے الیکشن میں آپ کے مد مقابل امیدوار میاں مسعود ایڈووکیٹ کی والدہ کا انتقال ہوا تو جنازہ آپ نے پڑھایا۔ اس طرح کئی واقعات ہیں کہ مخالف سے مخالف بھی جب آپ کے سامنے آتا تو ہاتھ چومے بغیر نہ رہ سکتا۔

سابق صدر پاکستان ضیاء الحق مرحوم اکثر کانفرنسوں میں بلاتے راقم کو بھی آپ کے ہمراہ ان کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملتا۔ آپ ضیاء الحق سے فرماتے تھے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو موقع دیا ہے اس سے آپ فائدہ نہیں اٹھا رہے بلا تاخیر ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اعلان کریں۔

آپ کی حق گوئی سے ضیاء الحق اتنا متاثر تھا کہ ایک دفعہ آپ نے ضیاء الحق سے فرمایا کہ دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ سے فارغ ہونے والے علماء کی دستار بندی کا پروگرام ہے۔ ضیاء الحق مرحوم نے جواب دیا حافظ صاحب آپ جس وقت فرمائیں گے میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آپ کی حق گوئی و بے باکی کا ایک اور واقعہ یوں ہے کہ اسلام آباد میں امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنس کی صدارت نصرت بھٹو کر رہی تھی۔ اور بے نظیر وزیر اعظم وقت تھیں۔ درباری مولویوں نے عورت کی حکمرانی کے جواز پر دلائل دینا شروع کر دیے آپ اپنے خطاب کے وقت سے قبل ہی کھڑے ہو گئے۔ درباری مولویوں پر سخت برسے اور فرمایا کہ آپ لوگوں نے شریعت کو مذاق بنا رکھا ہے۔ سیدھی بات کریں کہ لوگوں نے ووٹ دے کر عورت کو منتخب کیا ہے ہم بادل نخواستہ اس کی حکومت مانتے ہیں آپ کا

Marfat.com

خطاب سن کر نصرت بھٹو بے حد متاثر ہوئی اور کہنے لگی۔ مولانا مجھے وقت دیں میں آپ سے تفصیلی بات کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہم درویش لوگ حکمرانوں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور یہ کہہ کر ٹال دیا۔

ذالک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم.

آپ کا وجود مسعود ایک مکتب اور مدرسہ ایک خانقاہ تھا۔ عظمت و کردار کا وہ درخشاں باب جس کی ضیا پاشیوں سے بے شمار لوگوں کو جادۂ مستقیم کی طرف راہنمائی ہوئی ان کا اخلاق بجائے خود ایک نمونہ تھا۔ علماء و طلباء اور عقیدت مندوں سب کے ساتھ آپ کا سلوک یکساں ہوتا تھا۔ لیکن آپ کے وجود کا یہ کراماتی اعجاز تھا کہ ہر ملنے والا یہ سمجھتا کہ حضرت شیخ الحدیث نے مجھ پر زیادہ مہربانی فرمائی ہے۔

علماء اہل سنت و مشائخ عظام سے آپ کا سلوک خصوصی ہوتا۔ آپ اپنے کردار سے ناظرین کو علماء و مشائخ کے آداب سکھاتے۔ چنانچہ جب بھی علماء مشائخ حضرات میں سے کوئی آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو آپ پرتپاک استقبال فرماتے خاطر و تواضع میں کوئی کمی نہ چھوڑتے۔ چھوٹی چھوٹی مسجد کے آئمہ کی نہ صرف خود قدر کرتے بلکہ اکثر بڑے علماء سے فرماتے کہ ان علماء کو جو دیہاتوں میں درس و تدریس و تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں مت چھوٹا سمجھو بلکہ یہ لوگ بھی اپنا اپنا ایک حلقہ رکھتے ہیں اور اپنی بساط کے مطابق دین کی تبلیغ کرتے ہیں علماء اہل سنت میں اتحاد و اتفاق پر آپ زور دیتے تھے۔

جب جمعیت علماء پاکستان نیازی نورانی گروپوں میں تقسیم ہوگئی اس پر آپ کو سخت رنج ہوا۔ نورانی صاحب اور نیازی صاحب سے اکثر آپ نے الگ الگ ملاقاتیں کر کے دونوں دھڑوں کو ایک کرنے کی بڑی کوششیں کی لیکن بدقسمتی سے اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوسکی۔

Marfat.com

طالب علموں سے محبت

طالب علموں سے بڑی محبت وشفقت فرماتے دینی مدارس کے طلباء کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوتے اور اگر کوئی طالب علم زیادہ محنت کرتا تو آپ اس سے اتنی ہی زیادہ محبت فرماتے۔ تنظیم المدارس کے امتحانات میں جب کسی طالب علم کی نمایاں پوزیشن آتی تو آپ بے حد مسرت کا اظہار فرماتے۔ راقم نے آپ کی دعاؤں اور روحانی توجہ سے ثانویہ خاصہ الشہادۃ العالیہ تنظیم المدارس کے امتحانات میں ملک بھر میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی جب تنظیم المدارس کے اجلاسوں میں خصوصی انعامات سے نوازا جاتا تو آپ بے حد خوش ہوتے آپ چھوٹی کلاس کے طلباء کو بھی مولانا یا مولوی صاحب کہہ کر پکارتے تاہم دوران تدریس اگر کسی پر سختی فرماتے تو بعد میں اتنی شفقت سے پیش آتے کہ وہ سختی بھول جاتا بعض غریب طالب علموں کی مالی مدد بھی فرماتے۔ اگر محسوس کرتے کہ کوئی طالب علم کتب خریدنے کی سکت نہیں رکھتا تو علماء اہل سنت کی تصانیف ان کو عطا فرماتے۔

راقم نے حفظ قرآن کے بعد درس نظامی کی کتب پڑھنا شروع کیں تو فرمایا کہ میٹرک کا امتحان بھی پاس کریں میٹرک کے بعد دوران سبق کالج جا کر انگریزی پیریڈ میں شرکت کرنا شروع کر دی اس پر پہلے آپ نے پیار سے سمجھایا کہ درس نظامی محنت سے پڑھیں اور اس کے بعد انگریزی بھی آجائے گی جب راقم نے اس پر توجہ نہ دی تو آپ نے پر جلال لہجے میں فرمایا تمہیں سمجھایا ہے۔ پھر بھی سمجھے نہیں ہو۔ باز نہیں آتے کتابیں پڑھو۔ اگر کوئی استاد کے حکم کے خلاف چلے گا اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نہیں دے گا۔ اور جو استاد کی مرضی سے چلے گا انشاء اللہ کامیابی اس کے قدم چومے گی بس اس دن سے راقم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آپ کی اجازت کے بغیر قدم نہیں اٹھانا۔

Marfat.com

الحمد للہ۔ ایم۔ اے۔ ایم فل۔ ایل ایل بی تک ہر امتحان سے قبل آپ سے اجازت حاصل کی پھر امتحان میں شامل ہوا۔ آپ کی دعا سے کسی مقام پر ناکامی نہیں ہوئی بلکہ بخت خفتہ بیدار ہوا۔ اور کامیابی نصیب ہوئی۔

آپ ہر سال موسم گرما میں طلباء کو ہیڈ مرالہ لیکر جاتے آم کثیر تعداد میں لے جاتے اس طرح خود بھی اور طلباء نہر میں تیرتے آپ طلباء کے دکھ درد کو اپنے بچوں کے دکھ درد کی طرح محسوس فرماتے۔ اکثر و بیشتر شاگردوں کی شادیوں میں شرکت فرماتے خفیہ طور پر ان کی مدد فرماتے تاہم شادی میں شریعت مطہرہ کی پابندی کا حکم دیتے شریعت کے خلاف رسومات سے منع فرماتے۔

آپ کی مساعی جمیلہ سے تبلیغ و اشاعت سے مسلک اہل سنت کا بالخصوص سیالکوٹ میں تعارف عام ہوا دور دراز کے علاقوں خاص طور پر دیہات سے لوگ اپنی دینی ضروریات کے لئے آپ کے پاس آتے اپنی مساجد میں آئمہ اور خطباء حضرات کیلئے آپ سے درخواست کرتے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آپ نے طلباء پر خصوصی توجہ دی۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ کے لئے یہ مشہور ہو گیا کہ اس ادارہ کا نام دو دروازہ ہے جو طالب علم ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے دروازہ سے نکل جائے وہ ہی آپ کی دعاؤں سے امامت کے قابل ہو جاتا ہے۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ آپ کا کوئی شاگرد بھی کسی بھی مسجد میں جا کر ناکام نہیں ہوا۔ بلکہ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا کر تبلیغ دین کے لئے مصروف ہو جاتا۔

رمضان المبارک سے قبل دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں سرگودھا میانوالی گجرات سمیت ملک بھر سے حفاظ کرام کی کثیر تعداد جمع ہو جاتی اسی طرح لوگ پہلے ہی اپنی اپنی مساجد کے ام لکھوا دیتے اس طرح مساجد میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کا

Marfat.com

انتظام ہوتا آپ حفاظ کرام کو نصیحت فرماتے کہ اگر لوگ خدمت کریں تو قبول کرنے سے انکار نہ کریں اور خدمت نہ کریں تو اصرار نہ کریں یعنی قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سنائیں۔ قرآن سنانے پر لوگ اگر انعام دیں تو قبول کریں نہ دیں تو شکوہ نہ کریں۔

عام عادات

حضور شیخ الحدیث کا کھانا سادہ ہوتا اور قلیل مقدار میں کھاتے۔ کھانا خوب چبا چبا کر کھاتے آپ فرماتے کھانا خوب چبا کر کھاؤ دانتوں کا کام معدہ سے نہ لو آپ دودھ شوق سے پیتے گرمیوں میں ٹھنڈا پانی استعمال فرماتے برتن صاف ستھرے استعمال فرماتے۔ کھانا جو گھر میں تیار ہوتا کھا لیتے کبھی کبھی کوئی خاص ڈش بھی تیار کرواتے۔ آپ فرماتے کھانا اگر مرضی کے موافق نہ ہو تو شکوہ نہ کرو۔ ایک دفعہ راقم آپ کے ہمراہ اسلام آباد حاجی کیمپ میں تھا۔ حجاج کرام کی تربیت کے سلسلہ میں پروگرام تھا کھانا اتنا اعلیٰ نہ تھا۔ جتنا کہ دیگر سرکاری کانفرنسوں میں ہوتا تھا اس پر راقم نے کہا کہ کھانا اچھا نہیں ہے۔ آپ نے سختی سے فرمایا کہ کیا کہا ہے؟ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جو مل جائے اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ آپ ہمیشہ اوپر والی روٹی پہلے کھاتے۔ اوپر سے چھوڑ کر نیچے والی روٹی کبھی نہ کھاتے پانی کھانے کے درمیان پیتے یا پھر کھانے سے قبل آپ خرید و فروخت کے لئے خصوصی طور پر بازار کبھی نہ جاتے تاہم گھر تشریف لاتے ہوئے بازار سے کوئی نہ کوئی فروٹ ضرور ہمراہ لاتے۔ پھل بھی کسی ایک ہی دوکاندار سے خریدتے۔ قاری محمد حنیف صاحب مدرس دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی آپ کے ساتھ پھل خریدتا تو میری کوشش ہوتی کہ سارا پھل اچھا اور مرضی کا ڈالوں آپ فرماتے قاری صاحب کوئی دانہ ہلکا بھی ڈال لیں دکانداروں کا بھی خیال کرو آپ چارپائی پر آرام فرماتے تھے۔ گرمیوں میں باہر آرام فرما ہوتے۔ گھر میں اے سی ہونے کے باوجود اے

Marfat.com

سی والے کمرے میں نہ سوتے۔

آپ جس کار میں سفر فرماتے وہ بھی اے سی کے بغیر ہوتی ایک دفعہ صاحبزادہ حامد رضا صاحب نے گاڑی میں اے سی لگوانے کے لئے عرض کیا تو فرمانے لگے اگر گاڑی میں اے سی لگا دیا تو میں اس میں سفر نہیں کیا کرونگا کیوں کہ اے سی کے بغیر گرمی میں سفر کرنے سے خدا یاد رہتا ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسداری کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ شعوری یا لا شعوری طور پر کسی بھی طرح اس کی خلاف ورزی نہ کرتے کپڑے پہنتے جوتے پہنتے اتارتے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت آداب کا پورا خیال رکھتے اشیاء کی تقسیم میں دائیں ہاتھ کا استعمال فرماتے مزارات پر حاضری کے دوران کھڑے ہو کر ایصال ثواب کی فاتحہ پڑھتے تبلیغی اجتماعات میں تشریف لے جاتے تو کرایہ جیب سے خرچ کرتے بلکہ ہمراہ جانے والوں کے سفر کے اخراجات خود برداشت فرماتے دارالعلوم جامعہ حنفیہ کے لئے جب کبھی بھی جلسہ کیا تو اس چندے کا اعلان ہرگز نہ کرواتے۔ پہلی دفعہ جب آپ برطانیہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو واپسی پر ایک دن اس موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ راقم نے عرض کیا حضور ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے شیخ جامعہ کی اعانت کے لئے اعلان تک نہیں فرماتے۔ اور ادارے کا کام بھی چلتا رہتا ہے جب کہ فی زمانہ لوگ چندہ اکٹھا کرنے کے لئے کیا کچھ جتن نہیں کرتے۔ فرمانے لگے الحمد للہ ہم نے برطانیہ میں بھی کسی جگہ جامعہ کیلئے اعانت کا اعلان نہیں کیا۔ تاہم جو لوگ جامعہ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں ان کے لئے اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ یہ سلامت رہیں۔

1991ء سے 1996ء تک برادرم صاحبزادہ حافظ محمد رضا آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے ممبر اور پارلیمانی سیکرٹری رہے۔ وقت کے وزیر اعظم سردار محمد عبدالقیوم خان صاحب نے دینی مدارس کے لئے کروڑوں روپے مالی معاونت کی راقم نے کئی مرتبہ عرض

Marfat.com

کیا کہ سردار صاحب کو جامعہ کا دورہ کرواتے ہیں۔لیکن آپ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں سردار صاحب گھر تو تشریف لاتے لیکن جامعہ حنفیہ میں ایک دفعہ بھی آنے کی دعوت نہ دی۔

آپ شاگردوں عقیدت مندوں کو بھولتے نہ تھے بلکہ کوئی شاگرد دور ہی کیوں نہ چلا جائے اس کا خیال رکھتے امثالاً واقعہ یوں عرض ہے۔

مولوی غلام حسین اٹھمقام آزاد کشمیر پہلے لاہور اور پھر 1970 میں سیالکوٹ آپ کے پاس رہے۔ بعد میں انہوں نے سیالکوٹ آنا چھوڑ دیا انکا پتہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔راقم 1991ء میں جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ کی دعاؤں سے ضلع مفتی مظفر آباد کے عہدہ پر تعینات ہوا تو آپ نے فرمایا مولوی غلام حسین کو تلاش کرو۔ چونکہ پتہ نہ ہونے کی وجہ سے راقم ہٹیاں اور مظفر آباد میں تلاش کرتا رہا جبکہ مولوی صاحب اٹھمقام رہائش پذیر تھے۔

غالباً 1997ء کی بات ہے کہ راقم سیالکوٹ میں تھا وزیر آباد کے ایک بزرگ آپ کے پاس آئے انہوں نے بتایا کہ مولوی غلام حسین کے گھر گیا تھا لیکن مولوی صاحب کا وصال ہو چکا ہے۔ جو رقم آپ نے دی تھی وہ مولوی صاحب کی بیوہ کو دے آیا ہوں۔ ان بزرگوں نے راقم کو یہ بھی بتایا کہ گزشتہ سال بھی آپ نے تین ہزار روپے مولوی غلام حسین صاحب کے لئے دیئے تھے جو میں پہنچا آیا تھا۔ان بزرگوں کی بات اور ملاقات سے پتہ چلا کہ آپ مولوی صاحب کو کیوں تلاش فرماتے تھے۔اصل بات ان کی مالی اعانت کرنا مقصود تھی۔

ذوق مطالعہ

آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ یہ ذوق آخر عمر تک قائم رہا باوجود عمر بھر

Marfat.com

تدریس ہی سے وابستہ رہنے کے آپ پڑھانے سے قبل مطالعہ فرماتے۔ کثرت مطالعہ کی وجہ سے آپ کو بے شمار احادیث اسناد زبانی یاد تھیں۔ برادرم حافظ فضل احمد صاحب قادری خطیب اعظم برطانیہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے وصال سے چند ہفتے قبل برطانیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں آپ نے تاریخی خطاب فرمایا آپ نے سٹیج پر آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کی احادیث معہ سند پڑھنا شروع کیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے حدیث کی کتاب آپ کے سامنے ہے۔ اور آپ دیکھ کر پڑھ رہے ہیں آپ جب بھی گھر تشریف لاتے فوراً کتاب اٹھا لیتے دارالعلوم میں پڑھانے والے اساتذہ کو فرماتے کہ پڑھانے سے قبل مطالعہ ضرور کیا کریں طالب علموں سے فرماتے مطالعہ کیا کرو اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو یہ بھی علم ہے۔

آپ کے مطالعہ کے حوالہ سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ گویا ہزاروں صفحات پر مشتمل تھا۔

مقبولیت عامہ

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی مقبولیت عامہ کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ اپنے گھر یا جامعہ سے باہر نکلتے تو لوگوں کا ہجوم ہو جاتا جب آپ پیدل بازار سے گزرتے تو لوگ دوراہوں پر کھڑے ہو کر آپ کے رخ زیبا کی زیارت سے بہرہ ور ہوتے۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی کہ آپ سے مصافحہ کر لیں۔ لوگ ملتے جاتے اور مسائل بھی پوچھتے جاتے اس چلتے پھرتے دارالعلوم نے کبھی کسی کو مسئلہ بتانے سے انکار نہیں کیا بلکہ جو پوچھتا اسے کھڑے کھڑے جواب دیتے۔

سفر و حضر میں آپ کی مقبولیت یکساں ہوتی تھی سفر میں لوگ آپ کا چہرہ دیکھ کر آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور بغیر کسی ظاہر تعلق کے یہ لوگ بھی آپ کی طرف کھنچے چلے

Marfat.com

آتے۔ آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ ڈھوڈہ شریف آستانہ عالیہ علی پور شریف حضرت سید مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش یا کسی اور مزار پر عرس پر جب آپ جاتے تو لوگ پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہو جاتے۔

راقم نے یہ مشاہدہ کیا جب آپ جلسوں میں تشریف لے جاتے اچھے سے اچھا مقرر تقریر کر رہا ہوتا لیکن آپ کو دیکھ کر لوگ کھڑے ہو جاتے کچھ دیر جلسہ کی کارروائی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوتا تھا۔لوگ دیوانہ وار بلاتکلف آپ کے گرد صرف زیارت اور حصول برکت کے لئے جمع ہوئے ہیں مگر حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دیتا تھا۔لوگ آپ کے چہرہ کو دیکھ کر اپنی مصروفیات بھول جاتے تھے۔مقبولیت عامہ کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپ رات کے وقت تبلیغی جلسہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ اچانک آپ کی گاڑی نقاب پوش ڈاکوؤں نے روک لی ایک ڈاکو جب قریب آیا تو آپ کے چہرے پر نظر پڑتے ہی واپس ہو گیا اور ساتھیوں سے کہنے لگا کہ حافظ صاحب ہیں یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے علماء و فضلاء' مشائخ عوام و خواص' محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فدایان غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نائب اعلیٰ حضرت فخر اہل سنت حجتہ الاسلام محدث بے مثال فقیہہ بکمال کے گرد مجتمع ہیں یہ ثمرہ اخلاص فی العمل کا ہے۔یہ ثمرہ محبت اعلیٰ حضرت کا ہے یہ نتیجہ انتھک دینی خدمات کا ہے کہ شیخ الحدیث شیخ الصرف شیخ النحو شیخ الاصول مفتی اعظم محدث سیالکوٹ حضرت علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کو دنیا علم وادب اور اتباع شریعت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے مقام حاصل ہو گیا۔

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی مقبولیت عامہ کا اندازہ آپ کے وصال اور جنازہ سے ہوتا ہے پاکستان' حرمین شریفین' یورپ سمیت دنیا بھر میں آپ کے وصال کا صدمہ محسوس کیا گیا لاکھوں آنکھیں اشکبار ہوئیں۔کئی دن تک شہر سیالکوٹ میں لوگ ایک

Marfat.com

دوسرے سے پوچھتے رہے بھائی کیا تو نے شیخ الحدیث کا جنازہ پڑھا تھا۔ جو نفی میں جواب دیتا پوچھنے والے اسے بدقسمت کہتے جنازہ کے دن سارا شہر سیالکوٹ سوگوار تھا۔ بازار فیکٹریاں کارخانے بند کر کے اہل سیالکوٹ نے جس طرح اس عاشق رسول کو رخصت کیا اس کی سیالکوٹ کی تاریخ میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم مثال نہیں ملتی۔

سیالکوٹ کی انتظامیہ نے بھی آپ سے محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہوئے چوک دودروازہ کو شیخ الحدیث چوک سے بدل دیا اسی طرح آپ کی رہائش گاہ والے چرچ روڈ کا نام حافظ محمد عالم روڈ رکھ کر ثابت کر دیا کہ اہل سیالکوٹ کی طرح سیالکوٹ کی انتظامیہ بھی آپ سے کس قدر محبت رکھتی ہے۔

امیروں اور غریبوں سے حسن سلوک

علم وفضل کے اعزاز نے حضور شیخ الحدیث کو خودداری کی امتیازی شان کا حامل کر دیا تھا۔ آپ امیروں کی محبت سے مجتنب رہے۔ دنیاداروں' امراء اور اعلیٰ افسروں کے دروازوں پر جانا اور ان کے آستانوں کا طواف کرنا آپ کے نزدیک انتہائی معیوب تھا۔ آپ امیروں کے مقابلہ میں غریب لوگوں کی دعوت کو خوش ہو کر قبول فرماتے غرباء سے مل کر بے حد خوش ہوتے غریب لوگ اپنی غربت کا علاج اس طرح کرتے کہ آپ کو بلا کر دعوت دیتے کہ اس بہانے اپنی مفلسی کو آسودگی میں بدلنے کے لئے حضور شیخ الحدیث سے اللہ رب العزت کے حضور دعا کرواتے آپ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ غریبوں کو خوشحال کر دیتا کسی غریب کی دعوت پر آپ تشریف لے جاتے تو اس کی اس طرح مدد فرماتے کہ جو اس نے خرچ کیا ہوتا اس سے زیادہ اس کو دے آتے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ سیالکوٹ کے بے تاج بادشاہ تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار صنعت کار سیاست دان آپ کے سامنے دم نہ مارتے کسی کو اگر آپ کوئی کام کرنے کا

Marfat.com

حکم فرماتے تو وہ اس کام کو کرنے پر فخر محسوس کرتا۔ سابق وزیر اور ایم پی اے شیخ اعجاز احمد نے آپ کے قل شریف کے ختم میں بیان کیا کہ سیالکوٹ کی سڑکوں کی مرمت کا جو کام ہو رہا ہے۔ یہ آپ ہی کے حکم کی تعمیل ہے۔ شیخ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے فرمایا شیخ صاحب آپ دیگر کام تو بہت کرتے ہیں لیکن سڑکوں کی حالت خراب ہے۔ میں نے اسی وقت کوشش شروع کر دی تھی۔

جراًت و ہمت

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت بیکراں نے حضور قبلہ شیخ الحدیث کو دنیا کے ہر غم اور حزن و ملال سے بے نیاز کر رکھا تھا۔ اور پھر شریعت مطہرہ پر استقامت نے آپ کی ذات میں جراًت و ہمت کی وہ صفت پیدا کر رکھی تھی جو اخلاق کریمانہ کی زینت ہوتی ہے۔ جب یہ جراًت و ہمت من جانب اللہ ہو اور پھر استقامت تو حزن و ملال مصائب و آلام قطار در قطار حملہ آور ہوتے ہیں اور مصائب و آلام و مشکلات کو کامیابی نصیب نہیں ہوتی تو ہاتھ جوڑ کر بارگاہ خداوندی میں عرض کناں ہوتے ہیں پروردگار ہم نے ہر صورت میں بندہ کے راستوں کو مسدود کیا لیکن بندۂ مومن ہے کہ استقامت کا پہاڑ بارگاہ خداوندی کی جانب سے جواب آتا ہے کہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کے جلوے اس کا تحفظ کر رہے ہیں تو حضور قبلہ شیخ الحدیث کی ذات میں یہی جلوے پنہاں تھے آپ جس مقصد کے لئے مصروف عمل ہوتے تو اس کی راہ میں بے شمار مشکلات حائل ہوتیں مگر بڑی سے بڑی کوئی مشکل آپ کے پائے استقامت میں لغزش کیا جنبش بھی پیدا نہ کر سکی کوئی آپ کو ہراساں تو کیا پریشان بھی نہ کر سکا۔ جسمانی شجاعت کے ساتھ قلبی شجاعت سے بھی اللہ پاک نے آپ کو نوازا تھا کوئی ناگواری ایسی نہ آئی جس نے آپ کو بے قابو کر دیا ہو۔

Marfat.com

آپ کی شجاعت کے کئی ایک واقعات ہیں طوالت سے بچتے ہوئے صرف تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جس جرات و ہمت کا مظاہرہ کیا اس کی طرف اشارہ کرنا مناسب ہوگا خاص طور پر تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی آپ نے سیالکوٹ میں قیادت فرمائی چوک علامہ اقبال میں جب آپ جلسہ سے خطاب فرما رہے تھے تو اچانک گولی چلا دی گئی۔ تو لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی لیکن شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہیں آئی۔ آپ نے انتظامیہ پولیس سے مخاطب ہو کر فرمایا ظالمو شرم اور حیا کرو حتی کہ آپ کو بھی گولی لگ گئی آپ زخمی ہو گئے عقیدت مند آپ پر گر گئے لیکن آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹے یہ ہمت و جرات کا منظر اہل سیالکوٹ کو ہمیشہ یاد رہے گا۔ 1996ء کے رمضان المبارک میں آپ کو عظیم صدمہ کا سامنا کرنا پڑا جب رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کو آپ کی والدہ وفات فرما گئیں۔

وہ والدہ جنہوں نے اس عظیم بیٹے کو جنم دیا پرورش کی اور تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیا آخر انتقال کر گئیں۔

آپ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ یہ خبر ملی اور آپ مسجد میں معتکف تھے۔ اعتکاف توڑا والدہ ماجدہ کا جنازہ پڑھایا۔ ایک سال بعد رمضان المبارک کا آخری جمعہ تھا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ وہ اہلیہ جن کے لئے آپ اکثر فرماتے تھے کہ انہوں نے کبھی آپ کو تکلیف نہیں دی بلکہ ہمیشہ خوش رکھا وہ عظیم خاتون جنہوں نے قریباً 35 برس تک نماز فجر سے قبل آپ کو ناشتہ بنا کر دیا حضور شیخ الحدیث کا معمول تھا کہ آپ نماز فجر جامع مسجد دو دروازہ میں پڑھاتے اور نماز کے بعد درس قرآن دیتے ناشتہ نماز سے قبل گھر کر کے جاتے تھے۔ اہلیہ محترمہ نماز تہجد پڑھ کر آپ کے لئے ناشتہ تیار کرنے میں مصروف ہو جاتیں آپ وہ خاتون تھیں کہ گھر میں آئے ہوئے کسی فرد کو کھانا کھلانے کے بغیر نہ جانے

Marfat.com

دیتیں۔ بیوگان غریب مسکین خواتین آپ کے پاس آتیں آپ ان کی ضروریات پوری فرماتیں آپ جمعتہ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ان کے وصال کی خبر آئی لیکن باوجود اس عظیم صدمہ کے آپ نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا عزیز و اقارب کو صبر کی تلقین فرماتے رہے۔ اکثر آپ یہ کلمات دہراتے۔ جس کی امانت تھی اس کے پاس لوٹ گئی آپ کے والد ماجد حاجی شاہ محمد کا وصال بھی رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کو ہوا۔ والدہ کا بھی پہلے جمعہ کو انتقال ہوا آپ کا وصال اور زوجہ محترمہ کا وصال بھی جمعہ ہی کو ہوا۔

عظیم سعادت

جمعہ کو وصال پھر رمضان المبارک ہی ہو یہ عظیم سعادت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس کا وصال جمعہ یا جمعرات کو ہوا اسے اللہ پاک حساب قبر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں جسکا وصال ہو۔ وہ بھی حساب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ ان عظیم ہستیوں کو اللہ پاک نے نہ صرف جمعتہ المبارک بلکہ رمضان المبارک شریف کا مہینہ بھی عطا فرمایا۔

تواضع

امام المرسلین نے ارشاد فرمایا من تواضع للہ رفع اللہ ترجمہ۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کو اختیار فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت منزل عطا فرمائے گا۔

عظمت و جلالت ذات باری کے مشاہدہ نے جس ذات میں یہ کیفیت پیدا کر دی کہ اس کی نگاہ میں خود اس کی ذات تمام جہانوں سے کمتر محسوس ہو عبودیت اور عجز نے اس کو اوامر الٰہی کے امتثال اور تمام احکام کی تسلیم پر مائل کر دیا کہ وہ ہر حال میں بندہ بن کر رہے۔ اللہ جل شانہ کے بندوں سے اس کا پیار ایسا ہو کہ ہر بندہ محسوس کرے کہ وہ اس

Marfat.com

کے ساتھ سب سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ ایسے متواضع کو اللہ پاک رفعت منزلت عطا فرماتا ہے کہ تمام جہاں اسے اپنا مخدوم سمجھتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کی متواضع عادات کا یہ عالم تھا کہ آپ کی مجلس میں اگر کوئی ناخواندہ دیہاتی بھی آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ سادہ اور پر مغز الفاظ میں اس کو اس طرح بتاتے کہ وہ مسئلہ سمجھ جاتا۔

آپ جب درس دیتے تو آپ کے سامنے عربی فارسی کی کتب ہوتیں لیکن آپ گفتگو پنجابی میں فرماتے۔

"تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ گھر میں آرام فرما رہے ہوتے تو کوئی مسئلہ پوچھنے آتا تو آپ فوراً اٹھ کر آنے والے کی بات سنتے اور تسلی بخش جواب دیتے صاحبزادہ حامد رضا سلمہ ربہ فرماتے ہیں کہ ہم اکثر عرض کرتے ابا جی اس آدمی کو بتا دیں کہ وہ مسجد میں آئے آپ آرام فرما رہے ہیں تو حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا جواب ہوتا بیٹا آپ کو میرے آرام کی فکر ہے لیکن اس آدمی کے آرام کی فکر نہیں جو میلوں کا سفر طے کر کے آیا ہے۔

وعظ و تبلیغ

مسلک اہل سنت کے ایک دردمند اور متحرک فرد کی حیثیت سے آپ حاضرین کو وعظ و نصیحت فرماتے آپ کی کوئی مجلس خواہ گھر میں ہو یا مسجد میں جنازہ ہو یا ختم وعظ و نصیحت سے خالی نہ ہوتی بلکہ نماز جنازہ سے قبل یا بعد آپ وعظ فرماتے جو سیالکوٹ میں اتنا عام ہوا کہ اب تو تمام علمائے کرام نماز جنازہ سے قبل یا بعد وعظ کرتے ہیں جبکہ دیگر علاقوں میں یہ رواج نہ ہے۔ مجلس میں حاضری کی علمی حیثیت کو مدنظر رکھتے اگر علماء اور طلباء کرام ہوتے تو تدریس کے علاوہ تبلیغ دین کی اہمیت و ضرورت کو واضح فرماتے اور ان کی

Marfat.com

مسائل حاضرہ کے دلائل کی طرف توجہ دلاتے۔

نباض اہل سنت حضرت علامہ حکیم عبدالحی مدظلہ العالی نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں ایک مجلس میں تھا۔ حضور شیخ الحدیث نے علمی وعظ فرمایا تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا حافظ صاحب آپ نے جو وعظ فرمایا وہ تو علمی نکات تھے جو شاید ان لوگوں کی سمجھ میں نہ آتا ہو تو آپ فرمانے لگے حکیم صاحب یہ وعظ میں نے صرف اور صرف آپ کے لئے کیا ہے۔

آپ اپنے وعظ میں مخالفین اہل سنت کے دلائل اور ان کا رد بیان فرماتے۔ مگر مجلس عامتہ الناس ہوتی تو انہیں مسلک اہل سنت کی حقانیت سے آگاہ فرماتے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے دلوں کو لبریز فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بزرگان دین کے گستاخوں سے دور رہنے اور بچنے کی تلقین فرماتے۔

علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضری کا شوق دلاتے غرضیکہ آپ کا ہر لمحہ وعظ و نصیحت میں گزرتا جمعہ کے روز آپ خطبہ میں مبسوط تقریر فرماتے تھے۔

جمعہ کا خطبہ سننے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ملک بھر کے علماء و مشائخ سیالکوٹ میں رہنے والے اپنے عقیدتمندوں کو آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔

غزالی دوراں حضرت علامہ احمد سید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید نے بتایا کہ میں کاظمی صاحب کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز کہاں پڑھتے ہو میں نے عرض کیا جامع مسجد ڈونگا باغ میں آپ بڑے تعجب سے فرمانے لگے کیا سیالکوٹ میں شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب نے جمعہ پڑھانا چھوڑ دیا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں پڑھاتے ہیں تو فرمانے لگے پھر تم کسی دوسری جگہ جمعہ کی نماز کیوں پڑھتے ہو۔ جاؤ آئندہ نماز جمعہ شیخ الحدیث کی اقتداء میں ادا کیا کرو۔

آپ نماز جمعہ کے بعد بریلی شریف کی طرح جامع مسجد دو دروازہ

Marfat.com

میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر بابرکت درود وسلام پڑھتے ۔

صلی اللہ علی النبی الامی والہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیک یارسول اللہ

آپ بڑے بڑے جلسوں میں خطاب فرماتے موقع محل کے مطابق ایسی بات کرتے جسے لوگ دل سے قبول کرتے وصال سے چندروز قبل آپ نے برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس سے مشائخ اہل سنت کے جم غفیر میں وعظ فرماتے ہوئے فرمایا کہ مشائخ اہل سنت اپنی کوٹھیاں تو بنا چکے لیکن عوام اہل سنت کی طرف کوئی توجہ نہیں آپ نے بڑے خلوص اور درد سے فرمایا۔ اب مشائخ عوام اہل سنت کی سیرت وکردار کی کوٹھیوں کی تعمیر پر توجہ دیں۔

حضرت شیخ الحدیث کا حسن وجمال

صاحب جمال صوری ومعنوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو رونق بخشے جس نے ہم سے کچھ سنا تو اسے اسی طرح پہنچادیا جیسے اس نے سنا۔

دوسری روایت میں ہے۔

"اللہ تعالیٰ اس آدمی کو حسن بخشے اور اسکے چہرے کو بارونق کرے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے یاد کیا یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادے" ایک اور روایت یوں ہے۔

"اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو رونق بخشے جس نے میرا کلام سنا تو اسے یاد کیا اسے محفوظ کرلیا اور اسے دوسروں تک پہنچایا۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث کو اللہ پاک نے جو حسن وجمال عطا فرمایا وہ اپنے معاصرین سے بدرجہ اتم واکمل تھا۔

مزید برآں احادیث محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے

Marfat.com

صلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کمال و جمال رونق و زینت اور شرافت و وجاہت آپ کو عطا فرمائی اس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

لباس

حضرت شیخ الحدیث جہاں انتہائی خوبصورت وخوب سیرت تھے وہاں آپ لباس بھی بہت دلکش زیب تن فرماتے تھے تدریس حدیث درس قرآن کے وقت آپ بالالتزام دستار پہنتے گھر سے باہر جب بھی نکلتے تو دستار باندھ کر نکلتے آپ کا لباس اور دستار سفید ہوتے آپ کی دستار کی لمبائی سات گز ہوا کرتی تھی آپ کالے رنگ کا جوتا استعمال نہ فرماتے تھے۔

گھر اور مدرسہ میں عام حالات میں آپ ٹوپی سر پر رکھتے کاندھے پر سفید رنگ کا رومال رکھتے تھے آپ کا کرتا ہمیشہ کھلا ہوتا تھا سردیوں میں واسکٹ اور شیروانی پہنتے آپ کے کپڑوں اور جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔

صلہ رحمی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں پہلی وحی کے بعد جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ پر آثار خوف نمایاں تھے۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا آپ غم نہ کریں خوش رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کسی خطرہ میں نہیں ڈالے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں عیال کا بوجھ اٹھاتے ہیں بے کسوں اور مجبوروں کی دستگیری فرماتے ہیں مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں لوگوں کی مصیبت میں ان کی مدد فرماتے ہیں۔ حضرت خدیجہ نے جن صفات حمیدہ اور کمالات رفیعہ کا ذکر فرمایا ان سے موصوف اعلیٰ اخلاق کا مالک ہوتا ہے۔ یہ اوصاف ہر دین اور معاشرے میں باعث عزت وکمال ہوتے ہیں حضرت شیخ الحدیث کے عادات پر حضور معلم اخلاق صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کے اخلاق کا ایسا گہرا اثر تھا کہ آپ ان اخلاق نبوی سے بکمال بہرہ ور ہوئے آپ کی سیرت میں اس قسم کے بے شمار واقعات ملتے ہیں جن سے آپ کی صلہ رحمی بے کسوں اور ناداروں کی دستگیری اور حاجت روائی مہمان نوازی اور راہ حق پر چلنے والوں کی رعایت کی واضح جھلک ملتی ہے۔

آپ چونکہ زمیندار تھے زمین کے حوالے سے آپ نے اپنے بہن بھائیوں سے ہمیشہ احسان سے کام لیا۔

رشتہ داروں کی شادی غمی میں مدد فرماتے یہ مالی مدد ناقابل واپسی ہوا کرتی تھی۔آپ چونکہ سب بہن بھائیوں میں بڑے تھے سب کی شادیاں تعلیم و تربیت روزگار کی فراہمی آپ کی صلہ رحمی کی درخشندہ مثالیں ہیں۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے جو اپنے رشتہ داروں کے لئے ہمدردی نہیں رکھتا وہ دوسروں کے کام کیسے آسکتا ہے بعض دفعہ قریبی رشتہ داروں کی جانب سے تکلیف دہ حرکات کا سامنا بھی کرنا پڑتا لیکن آپ کی صلہ رحمی میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔

انداز تدریس

محدث اعظم سیالکوٹ کے انداز تدریس کے حوالے سے عرض ہے کہ شعبہ تدریس میں کامیابی کے نتائج حاصل کرنے کے لئے متعدد ذرائع ہیں جنہیں اکثر مدرسین نے آزمایا اور مرضی کے نتائج کا استخراج کیا مگر ان بے شمار ذرائع کو تین مساوی اوصاف میں جمع کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ مدرس کی شخصیت

۲۔ علمی استعداد

۳۔ انداز تدریس

Marfat.com

بعض حضرات کو دربار خداوندی سے جذب کی وہ قوت حاصل ہوتی ہے کہ مخاطب مسحور ہو جاتا ہے۔ فطرتی عمل ہوتا ہے حسن و جمال طرز خطاب اور آواز کی مٹھاس اتنی توانا ہوتی ہے کہ سامعین اور تلامذہ کو گرویدہ کر لیتی ہے صاحب درس کی شخصیت کا رول نہایت اہم اور بنیادی ہوتا ہے۔ مگر انکے ساتھ دوسری اہم ضروریات علمی استعداد بھی ہوتی ہے شخصیت کا حسن تادیر قائم نہیں رہتا۔ اس کا دوام علمی عظمت کا مرہون ہے۔ جس مدرس میں علمی وجاہت نہ ہو اس کا کھوکھلا پن عیاں ہو جاتا ہے۔ تدریس کی بنیاد علم میں ہے شخصیت جاذب ہو علمی استعداد کامل ہو۔ ان دو اصاف کے ساتھ انداز تدریس بھی دل نشین ہو تو فن تدریس کے کمالات رونما ہوتے ہیں تدریس کے ان ارکان ثلاثہ کو حضرت شیخ الحدیث کے تدریسی کارناموں میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی شخصیت میں علمی وجاہت اور انداز تدریس کی بدولت آپ کے تلامذہ بڑے بڑے مدارس کے مہتمم بنے کوئی پروفیسر کوئی مفتی کوئی قاضی اور کوئی مناظر اسلام نظر آتا ہے آپ ایک طرف تو دورہ حدیث کرواتے تو دوسری طرف مبتدی طلباء کو کتاب الصرف اور کتاب النحو جیسی ابتدائی کتابیں پڑھاتے کند ذہن طالب علم بھی آپ کے پڑھائے ہوئے درس کو آسانی سے یاد رکھتا۔

آپ کے پڑھانے کا ایسا انداز تھا جسے شاید الفاظ میں بیان کرنا ممکن ہو۔

جانشین شیخ الحدیث

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الحدیث کی دعاؤں کی برکت سے آپ کا جانشین حضرت علامہ صاحبزادہ حامد رضا کی شکل میں عطا کیا ہے صاحبزادہ حامد رضا صاحب وہ ہیں جنہیں اللہ پاک نے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شان استغنا، محبت واخوت، سخاوت فراخدلی اور معاملہ فہمی جیسی صفات سے متصف فرمایا

Marfat.com

ہے اپنے فن تقریر اور تدریس میں کمال زبان میں مٹھاس گفتگو میں اثر دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ کے طلباء واساتذہ سے محبت جیسی صفات کا مشاہدہ کر کے یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اللہ پاک نے محدث اعظم سیالکوٹ کے مشن کو زندہ رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے۔ پچھلے دنوں راقم جامعہ میں حاضر ہوا تو صاحبزادہ صاحب مسند تدریس پر جلوہ افروز تھے کچھ دیر کے بعد طالب علموں کے کھانے کا وقت ہو گیا۔ دیکھا تو صاحبزادہ صاحب طالب علموں کو خود کھانا ڈال کر دے رہے تھے۔ جس ادارہ کو ایسا مہتمم مل جائے کہ جس کے دل میں اساتذہ کا احترام طلباء سے محبت ادارہ سے لگن ہو میرا یقین ہے وہ ادارہ ناکام نہیں بلکہ کامیاب ہوتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب محدث اعظم سیالکوٹ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جس طرح قریہ قریہ شہر شہر جا کر دین متین کی تبلیغ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دے رہے ہیں ایسا کرنے سے حضرت قبلہ شیخ الحدیث کو اپنے مزار پرانوار کے اندر سکون مل رہا ہے اور ان کی روح خوش ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے بلکہ آپ کی جو عظیم الشان دارالعلوم کی خواہش تھی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی پوری کوشش ہونی چاہئے۔ یہ حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کے تلامذہ اور عقیدت مندوں کا فرض ہے یہ کام آسان نہیں مشکل ہے معمولی نہیں بلکہ اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو یہ مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ کام آسان نہیں بلکہ مشکل ترین' معمولی نہیں بلکہ اہم ہے تاہم صاحبزادہ صاحب نے گزشتہ ایک سال میں جو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ اگر اللہ پاک کو منظور ہوا تو وہ یہ کام ضرور کریں گے ضلع سیالکوٹ کی جماعت اہل سنت کا امیر بننے کے بعد آپ نے محدث اعظم سیالکوٹ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے

Marfat.com

سنیوں کو منظم کرنے کا عزم کر لیا ہے جس کا منہ بولتا ثبوت ۲۔۳ اپریل ۲۰۰۰ کو ہونے والی پاکستان سنی کانفرنس ملتان ہے اس کانفرنس میں آپ نے سیالکوٹ سے ہزاروں غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت فرماتے ہوئے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کے انصرام و انتظام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ راقم مظفر آباد سے سیالکوٹ حاضر ہوا پھر وہاں سے مناظر اسلام حضرت علامہ ضیاء اللہ قادری اور استاذی و استاذ الحفاظ قبلہ قاری محمد علی صاحب کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کی معیت میں ملتان کا سفر طے کیا۔

کل پاکستان سنی کانفرنس میں جانشین شیخ الحدیث نے جو ہزار ہا علماء و مشائخ کی موجودگی میں خطاب فرمایا اسے ملک بھر میں سراہا گیا اس خطاب کو انٹرنیٹ پر دنیا بھر میں سنا گیا۔

خطاب میں صاحبزادہ صاحب نے جہاد کشمیر کے علاوہ سنی مسلمانوں کو بتایا کہ وہ عقائد کے حوالہ سے یہ جان لیں کہ سنیوں کے عقائد صحابہ کرام اور اسلاف سے ملتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب کا ایک سال قلیل عرصہ میں ملک کے نامور علماء کرام میں شمار ہونے لگا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ والا شان پر خاص کرم فرمایا ہے اور انہیں حکومت آزاد جموں و کشمیر میں چار وزارتوں (مال، بحالیات، ریلیف، ٹرانسپورٹ) کا قلمدان سونپا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں یہ ذمہ داری احسن طریق سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صاحبزادہ صاحب کے علم و فضل ثابت قدمی اور زہد و تقویٰ میں برکت فرمائے۔ حضور شیخ الحدیث ان کے لئے اور دیگر عقیدت مندوں کیلئے جو دعائیں فرمائیں انہیں شرف قبولیت بخشے آمین۔

Marfat.com

حضرت شیخ الحدیث بعد وصال

یکم اگست ۲۰۰۰ء کو راقم نے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کفن میں لپٹے ہوئے چارپائی پر ہیں بہت سارے لوگ چارپائی کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں راقم بڑی مشکل سے چارپائی تک پہنچتا ہے چہرہ مبارک دیکھا چمک رہا ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ راقم بھی بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الحدیث چہرہ اور قدموں سے کفن کی چادر ہٹا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے جو دین کی تھوڑی بہت خدمت کی ہے اس کی برکت سے اٹھ کر بیٹھا ہوں تم بھی دین کی خدمت کرو کوئی کمی نہیں رہے گی۔ کوئی میرے پاس تیلی کی آگ کے برابر شریعت کی خلاف ورزی کر کے آتا تو میں اسے بھی بتاتا تھا۔ اور اس کو بتاتا تھا کہ تم نے یہ کام شریعت کے خلاف کیا ہے۔

مندرجہ بالا الفاظ من وعن نقل کیۓ گئے ہیں۔

ایک روز میں نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میدان عرفات ہے اور آپ حج کا خطبہ دے رہے ہیں۔

آپ کی وفات سے قبل آپ کو خواب میں دیکھا کہ پول ہے آپ کافی بلندی پر ایک ہاتھ سے پول پکڑے ہوئے ہیں دوسرے ہاتھ میں تسبیح ہے اور آپ کے بال بال سے ذکر جاری ہے۔ عجیب کیفیت ہے جامعہ کے اساتذہ نیچے کھڑے ہیں میں حاضر ہوا فرمایا میں دین کی جو خدمت کر سکتا تھا کی اب آپ لوگ کریں۔ یہ خواب آپ کے وصال کی طرف اشارہ تھا۔ آپ کی حیات میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو بزرگ ہیں تھوڑے فاصلے پر حضرت شیخ الحدیث آواز دیتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عبداللہ جواب ملتا ہے عبداللہ آپ یہ آواز سن کر بے ہوش ہو جاتے ہیں میں اٹھا کر

Marfat.com

چارپائی پر رکھتا ہوں تھوڑی دیر میں آپ اٹھتے ہیں اور فرما رہے ہیں میں نے تو جنازہ پڑھانا تھا آپ کے وصال سے لیکر آج تک کوئی رات ہی نہیں گزری جب میں نے آپ کو ایصال ثواب نہ کیا ہو۔

یہ ایک معمول بن چکا ہے۔ اس کی برکت ہے کہ ایک دفعہ نہیں بیسیوں مرتبہ آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اکثر و بیشتر آپ کو جامعہ حنفیہ دو دروازہ پڑھاتے ہوئے یا ادارہ میں چلتے پھرتے دیکھا ہے جو دلیل ہے اس بات کی کہ شیخ کی جامعہ حنفیہ دو دروازہ پر پوری توجہ ہے۔

پیر طریقت علامہ صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن محبوبی صاحب

بانی ادارہ صفتہ الاسلام حیاۃ العلوم بریڈفورڈ (برطانیہ)

الحمد لله الذی اعطی الانعام جزیلا و قبل من الشکر قلیلا و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا محمد الذی لم یجعل له من جنسه عدیلا و علیٰ آله و صحبه بکرة واصیلا.

اما بعد فاعوذ بالله من الشطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

شهد الله انه لا اله الا هو والمنکته واولو العلم قائما بالقسط لااله الا هوالعزیز الحکیم

عمدۃ العلماء، زبدۃ الفقہاء، استاذ الاساتذہ، شیخ الاتقیاء والاصفیاء، مفتی اعظم سیالکوٹ، حضرت العلام الحاج الحافظ محمد عالم رحمہ اللہ تعالیٰ نقشبندی مجددی شیخ الحدیث والتفسیر دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ آپ سرکار سے اس فقیر کی پہلی ملاقات

Marfat.com

قریباً 70/69 میں بمقام مادر علمی جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں ہوئی۔ ملاقات کا باعث حصول علم تھا۔ تفصیل یہ ہے کہ میں نے نصف بلکہ کچھ زائد درس نظامی کی کتب سیدی والد ماجد حضرت ثالث رضی اللہ عنہ ڈھانگری شریف اور دیگر اساتذہ سے پڑھ لی تھیں۔ آستانے کی ذمہ داریوں کی وجہ سے حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ قلیل الفرصت تھے۔ اس لئے آپ کے ارشاد اور مشورے سے چند مدارس کا انتخاب کیا۔ اور پہلی وزٹ سیالکوٹ کی مرکزی جامعہ کی طرف ہوئی۔ یہاں پہنچ کر حضرت استاذ الاساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ کے کریمانہ اخلاق بے حد متاثر کن تھے۔ دل نے فیصلہ کیا کہ اسی مرد صالح ملکوتی صفت ہستی کے زیر سایہ رہنا ہی تیرے لئے مفید ہوگا۔ بالآخر فقیر نے دلی تمنا کا اظہار کر ہی دیا جسے قبول کر لیا گیا۔ اس فقیر پر کمال شفقت کا پہلا مرحلہ ملاحظہ ہو۔ میں نے درخواست پیش کی کہ مجھے رہائش کیلئے علیحدہ کمرہ مہیا کیا جائے۔ طلبہ کی کثرت کی وجہ سے دار الاقامہ قلیل الوسعت ہو چکا تھا۔ اس کے باوجود بھرپور شفقت فرماتے ہوئے اور حسب منشاء علیحدہ کمرہ دیا گیا۔ اس مرحلہ کے بعد شب و روز آپ کے سایہ عاطفت میں گزرنے لگے دار العلوم کی مسجد کے موذن جناب میاں نور حسین صاحب تھے۔ ان کی اجازت سے آذان فجر کی سعادت اس فقیر کو حاصل رہی۔

اذان فجر کے قریباً 20 منٹ بعد جماعت کھڑی ہو جاتی جس کی امامت شعبہ حفظ کے صدر المدرسین حضرت مولانا قاری عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے۔ آپ کی قرآت حسب سنت طویل ہوتی۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی حضرت شیخ القرآن والحدیث مسند ارشاد پر جلوہ گر ہوتے اور درس قرآن دیتے۔ جس میں درجنوں لوگ 8-8، 10-10 میل کا سفر کر کے درس سے مستفیض ہوتے۔ آس پاس کی مساجد میں نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوتے کسی مسجد میں ایک کسی میں دو زیادہ سے زیادہ دس بارہ آدمی درس سنتے جبکہ یہاں موسم سرما میں مسجد کا اندرونی حصہ اور گرما میں صحن مسجد بھرا ہوتا۔

Marfat.com

ہفتہ سے بدھ تک درس قرآن اور جمعرات کے روز درس حدیث ہوتا اور جمعۃ المبارک کو درس کا ناغہ ہوتا۔

درس قرآن کے بعد طلبہ ناشتہ کرتے اتنے میں دیگر اساتذہ بھی تشریف لے آتے۔

حافظ القرآن والحدیث کا طرز تدریس

تفسیر ہو یا حدیث فقہ ہو یا کوئی اور فن کی کتاب کی عبارت طلبہ سے پڑھواتے‘ عبارت خوانی کے دوران صرفی صیغے اور ترکیب نحوی کا ہمہ جہت استفسار ہوتا۔ جب تک عبارت حل نہ ہو جاتی سبق کی تقریر نہ فرماتے۔

بعض اوقات حدیث پڑھنے والے طلبہ سے کوئی صیغہ یا ترکیب نحوی حل نہ ہو پاتی تو تحتانی درجہ سے کسی طالب علم کو بلوا لیتے اور اس سے استفسار فرماتے۔ صحیح جواب ملنے پر انعام سے نوازتے اور درجہ حدیث کے طلبہ کو عار دلاتے اور مزید محنت کیلئے زور دیتے۔ اس فقیر کو بارہا یہ انعام حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وللہ الحمد الغرض عبارت پر عبور کرانے کے بعد بحث پر سیر حاصل‘ جامع اور دلنشین تقریر فرماتے۔ تقریر المقام کے بعد ترجمۃ العبارت کی طرف متوجہ ہوتے۔ طلبہ کے سوالات کا مسکت نہیں بلکہ شافی اور تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے۔ کہ اگر اس سبق کا تکرار نہ بھی کرتے پھر بھی وہ سبق ذہن میں محفوظ رہ جاتا تھا۔

آپ کو علوم وفنون پر اتنی دسترس تھی کہ جمعہ کے خطبوں میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن ہو یا کہ درس حدیث برملا اور بے تکلف فنون واصول کا استعمال فرماتے اور مسائل استنباط کرتے۔ عام نمازی جو یہ درس مسلسل سنتے رہتے وہ اس قدر قابلیت رکھنے لگے کہ آپ کی جگہ کسی دوسرے عالم کا درس دینا انتہائی مشکل اور کٹھن تھا۔

Marfat.com

فتویٰ نویسی اور قضاء

پورے ضلع سیالکوٹ کے ہر گوشہ سے خصوصاً اور دیگر اضلاع سے بھی بکثرت استفتا آتے۔ آپ جواب تحریر فرماتے۔ اور بسا اوقات مدعی و مدعا علیہ حاضر خدمت ہوتے طرفین کے بیانات سنتے اور ضروری استفسارات کے بعد فریقین کیلئے فیصلہ صادر فرما دیتے۔

یوں تو آپ سے فیضایاب ہونے والے اہالیان پاکستان بھی ہیں اور مقبوضہ کشمیر بھی اور پاکستان ہندوستان بھی لیکن جو فیضان اہالیان سیالکوٹ اور گردونوح نے لوٹا ہے وہ انہی کا حصہ تھا اور ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں آپ کا وجود باجود شریعت مصطفیٰ کا شمس منیر تھا جس سے سارا سیالکوٹ جگمگاہٹ میں تھا۔

اہل سنت و جماعت کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے لوگ بھی آپ کے علم پر مکمل اعتماد رکھتے تھے اور آپ سے علمی مشکلات اور دقیق مسائل کے حل کیلئے آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

راقم پر بے پناہ شفقت

71ء میں ہندو پاک کی جنگ چھڑنے کی وجہ سے غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی اور دار العلوم میں غیر معینہ مدت کیلئے عام تعطیلات ہو گئیں۔ اور علاقے کے لوگوں نے محفوظ مقامات کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ تو ایسے میں یہ فقیر بھی گھر لوٹ آیا۔ جب سیز فائر ہو گیا اور جنگ بندی کا اعلان ہوا تو کچھ عرصہ بعد تشریف لائے۔ دربار شریف کی مسجد کے ایک ستون کو سترہ بناتے فرض مغرب سے بعد والی رکعات ادا کر رہا تھا۔ جب فارغ ہوا تو قبلہ قریب تشریف لائے۔ اور محبت بھرے لہجے میں فرمانے لگے۔

Marfat.com

اگے تسیں ساڈے کول آئے سی ہن اسیں تساں نوں لین آئے آں (اللہ اکبر)

اس فقیر کو حرمین شریفین میں بھی آپ کی معیت نصیب رہی وہ اس طرح کہ آپ نے 74 میں حج بیت اللہ اور زیارت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت حاصل کی تو یہ عاجز بھی حرمین شریفین میں حاضری کیلئے موجود تھا۔ وہاں بھی آپ کی محافل میں شرکت رہی۔ الحمدللہ۔

حضرت رحمہ اللہ کا دورہ برطانیہ

آنحضور فیض گنجور کے تلامذہ کی ایک معتد بہ تعداد یہاں برطانیہ کے اطراف میں پھیلی ہوئی ہے۔ جو حضرت الشیخ رحمہ اللہ کا مشن جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان سب کی خواہش اور التجاء پر آپ نے برطانیہ کا دورہ فرمایا۔ اس پہلے دورے میں بھی آپ نے حسب روایت سابق اس بے نوا کے پاس چند دن قیام فرمایا اس دوران میرے دو بیٹوں کو شرف تلمذ بخشا عزیزم محمد انوار الحق اور عزیزم محمد اسرار الحق ان دنوں نور الانوار پڑھ رہے تھے۔ عرض کیا حضور کرم فرمائیں۔ اور انہیں نور الانوار کے چند اسباق تعلیم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا نور الانوار یہ پڑھتے ہیں پڑھتے رہیں میں انہیں چند خاص قسم کے علمی فوائد افادہ کروں گا۔

پھر آپ نے نور الانوار اور دیگر کتب اصول الفقہ کے طرز تحریر پر گفتگو فرمائی۔ اور نور الانوار کا اجمالی خاکہ بیان فرمایا پھر اصول الشاشی اور مرقاۃ (منطق) سے چند ابحاث کی مقابلتہ تقاریر فرمائیں۔

مثلاً جنس۔ نوع اور اصول جنس نوع۔ اور ایسے ہی دیگر چند مقامات تعلیم فرمائے۔

Marfat.com

برطانیہ میں دوسرا اور آخری دورہ اور سفر آخرت

دوسری بار آپ کا برطانیہ تشریف لانا دراصل برطانیہ میں آباد درجنوں آپ کے تلامذہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان تھا۔ اگر آپ کی وفات پاکستان میں ہوتی مجھ ایسے کتنے لوگ نماز جنازہ اور آخری دیدار سے محروم رہتے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی حکمت بالغ اس کی متقاضی تھی کہ آپ کا جن جن پر حق ہے۔ وہ آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کر سکیں۔

آپ کا سراپا آنکھوں کے سامنے ہے

دراز قد مگر متناسب طوالت سفید کرتے اور شلوار میں ملبوس سر مبارک قدرے بھاری جو کہ عقل ودانش ذہانت وفطانت پر دال جس پر بغیر قلہ کے سفید پگڑی گویا ملکوتی عمامہ سجا ہوا ہے۔ چہرہ مبارک گندمی مگر جلالت علمی کی وجہ سے سرخی مائل جس سے روحانیت کا نور چھن چھن کر نکل رہا ہے کبھی نورانیت کا ایسا غلبہ ہوتا چہرہ مبارک دودھ کی طرح سفید نظر آتا۔ مستزاد یہ کہ اس چہرہ پُرنور پر برف کی طرح سفید ریش مبارک جس میں چاندی جیسی چمک دمک دیکھنے والا دیکھتا ہی چلا جاتا۔ پھر لبوں پر فطری مسکراہٹ کے دوران سفید موتی جیسے چمکتے دانت مبارک نظر آتے تھے۔

قارئین کرام! راقم کا نام محمد حبیب الرحمان ہے اس عاجز کا نسبی اور مشربی تعلق آزاد کشمیر ضلع میرپور میں مشہور قصبہ ڈہانگری شریف کے ایک علمی اور روحانی خانوادہ کے ساتھ ہے جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ سلطانیہ آوانیہ کا امین ہے۔ مشائخ سلسلہ کی باہمی مشاورت کے بعد مجھے حکم ملا کہ برطانیہ میں خدمت اسلام و مسلمین کیلئے تمہارا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ فقیر قریباً عرصہ 22 سال سے برطانیہ میں حسب توفیق و استطاعت اشیاخ مجددیہ وقادریہ کی تعمیل ارشاد میں کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

مبلغ اسلام علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری

ڈربی برطانیہ

نحمد ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

باسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون

اے محبوب آپ فرمادو کیا جاننے والے اور نہ جاننے برابر ہو سکتے ہیں۔

يرفع الله الذين امنو امنكم والذين اوتوا العلم درجت

اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

عن معاويه رضى الله عنه قال .قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الذين (رواہ بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

عن ابى امامة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فضل العالم على العابد كفضلى على ادنا كم (راوہ ترمذی)

عالم کو عابد پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تمہارے ادنیٰ پر۔

عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد۔(راوہ ترمذی وابن ماجہ)

Marfat.com

ایک فقیہ ہزار عابد سے شیطان پر زیادہ بھاری ہے۔

قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای جلسائنا خیر۔ قال من ذکرکم اللہ رؤیتہ و زادفی علمکم منطقہ و ذکرکم بالاخرہ علمہ (رواہ ابو یعلی)

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بہترین مجلس کون سی ہے (کہ جہاں ہم مل بیٹھیں) فرمایا جن کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آجائے اور جنکی گفتگو (وعظ) سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلا دے۔

مذکورہ آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں عالم باعمل کی عظمت و شان کا اور ان کے کام کا پتہ چل گیا ہے۔ کہ یہ لوگ معاشرہ میں کتنے محترم ومکرم ہیں۔ دنیا وآخرت میں ان کا کیا مقام ومرتبہ ہے بلا شبہ میرے مربی میرے والد نسبتی' میرے محسن' میرے استاذ استاذ العلماء والفضلاء شیخ الحدیث وشیخ القرآن مفتی حافظ پیر علامہ محمد عالم نقشبندی مجددی' فیضی' برکاتی' جموی (متوطنا) سیالکوٹی (سکونتا) مذکورہ بالا آیات و احادیث کا صحیح عملی نمونہ تھے۔

اللہ کریم نے آپ کو قرآن وسنت کے علم سے اور فقہی بصیرت سے اس قدر نوازا تھا کہ مشکل سے مشکل مسائل کو چٹکیوں میں حل فرما دیتے۔ شب وروز آپ کے پاس بیسیوں فقہی مسائل فتوؤں کی شکل میں آتے اور آپ فوراً جواب مرحمت فرما دیتے۔

فقیر کے ہم درس دوست مولانا حافظ محمد اکرم مجددی نے بتایا کہ ہمارے ملنے والے دو دوستوں نے مسئلہ طلاق کے بارے میں پہلے تو سیالکوٹ کے دیو بند مکتبہ فکر کے جید عالم مولانا محمد علی کاں دھلوی سے دارالعلوم شہابیہ میں رابطہ قائم کیا جب مسئلہ کی نوعیت کا پتہ چلا تو مولانا مذکور کہنے لگے بھائی آپ لوگ سیدھے دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں استاذ صاحب کے پاس چلے جاؤ یہ مسئلہ وہی حل فرمائیں گے (یاد رہے کہ لفظ استاذ

Marfat.com

صاحب سیالکوٹ کے علمی اور عوامی حلقوں میں نام ہی کی طرح مشہور تھا)

لیکن وہ آپ کے پاس آنے کے بجائے ایک اور مشہور سنی عالم و مفتی صاحب مولانا علامہ مفتی حبیب احمد صاحب کے پاس چلے گئے' مفتی صاحب کو جب مسئلہ بتایا گیا تو آپ فرمانے لگے تم لوگ پھر آنا اس وقت میں کہیں باہر جا رہا ہوں۔ انہوں نے اصرار کیا تو کہ حضرت آپ مفتی صاحب ہیں آپ کیلئے کونسی مشکل ہے ہمیں بہت جلدی اس مسئلے کا حل چاہئے۔ مفتی صاحب نے کہا پھر ایسے کرو یہ مجھے دے جاؤ پھر بعد میں آنا یہ مسئلہ کتابیں دیکھے بغیر بتانا مشکل ہے۔ ان دو میں سے ایک کہنے لگا میں نے تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ مسئلہ استاذ صاحب کے بغیر کوئی نہیں بتائیگا۔ اب چار و نا چار وہ دونوں جامعہ حنفیہ میں آئے تو حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ دارالعلوم شہابیہ اور مفتی صاحب کے پاس جانے کے بجائے پہلے ہی ادھر آجاتے تو کیا حرج تھا۔

فرمایا لاؤ وہ کیا مسئلہ ہے۔ آپ کو جب صورت مسئلہ بتائی تو آپ نے فی الفور مسئلے کا جواب بھی لکھ دیا زبانی بھی بتا دیا یہ تھا کہ آپ کا فقہی مسائل میں علمی مقام اور نور بصیرت جیسا کہ حدیث پاک میں ہے اتقوا فراسته المومن فانه ینظر بنور الله (اوکما قال علیہ السلام) آپ میں یہ کمال پایا جاتا تھا کہ چہروں کو دیکھ کر آپ دلی کیفیات پر آگاہ ہو جاتے تھے۔

آپ نے اپنی پچاس سالہ تدریسی زندگی میں تفسیر و حدیث کے علاوہ جملہ علم درسیہ کی اول کتاب سے لیکر منتہی کتابوں تک سبقاً سبقاً طلباء کو پڑھائیں۔ جب آپ برطانیہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو عزیزی حافظ فضل محمد قادری کو دوران سفر کار میں کتاب دیکھے بغیر علم النحو اور اصول کے اسباق پڑھاتے رہے۔

جب آپ حضرت صاحبزادہ والاشان علامہ پیر حبیب الرحمٰن محبوبی صاحب کی دعوۃ پر بریڈ فورڈ حیات العلوم صفیہ الاسلام میں تشریف لے گئے تو صاحبزادہ صاحب

Marfat.com

کی فرمائش پر آپ نے بطور برکت آپ کے صاحبزادگان کو علم منطق اور دیگر اسباق بلا مطالعہ پڑھانے شروع کر دیئے۔ گویا کہ آپ حافظ قرآن تو تھے ہی لیکن درسی علم پڑھاتے پڑھاتے یہ حال ہو گیا تھا کہ حفظ قرآن کی طرح دیگر علوم درسیات بھی آپ کو حفظ ہو گئے تھے۔

جب آپ برطانیہ کے پہلے اور دوسرے (آخری) دورے پر تشریف لائے تو برطانیہ کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں منعقد ہونے والی محافل ذکر و گیارویں شریف و کانفرنسوں اور آپ کے اعزاز میں استقبالی تقریبات میں آپ جب کسی بھی عنوان پر خطاب فرماتے تو قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کا متن بلا تکلف روانی کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے' خصوصاً گزشتہ سال جولائی کے آخری اتوار کو عاصمی تاجدار ختم نبوۃ کانفرنس مرکزی جامع مسجد غوثیہ لی برج روڈ والتھم سٹو لندن زیر اہتمام مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ میں آپ نے مسئلہ ختم نبوۃ پر بڑا مدلل تاریخی' یادگاری خطاب فرماتے ہوئے' احادیث مبارکہ پڑھنی شروع کی تو' چونکہ آپ ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ علیل بھی تھے' اور اسٹیج پر علماء وفضلاء کا ایک جم غفیر بھی تھا تو فقیر کے دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں آپ حدیث پڑھتے پڑھتے رک نہ جائیں۔ لیکن آپ نے قرآنی آیات کی طرح ایک حدیث کے بعد دوسری حدیث پاک کا متن روانی سے پڑھتے جا رہے تھے اور علماء کرام بڑی عقیدت ومحبت کے ساتھ تحسین وآفرین کہہ رہے تھے۔ اس وقت آپ کے چہرے پر علم کا جلال بھی تھا اور تقویٰ کا جمال بھی۔ سامعین کی نظریں آپ کے مسکراتے نورانی چہرے پر لگی ہوئی تھیں۔ جب آپ 1974ء میں حج بیت اللہ شریف کیلئے حجاز مقدس حرمین شریفین تشریف لے گئے تو مکۃ المکرمہ مسجد الحرام شریف میں آپ درس قرآن وحدیث دیتے رہے اور بڑی بڑی علمی شخصیات سے ملاقاتیں ہوتی رہیں عربی میں حج پر آئے ہوئے علماء سے دینی مسائل پر عالمانہ گفتگو فرماتے' اور جب عربی

Marfat.com

علمائکو یہ معلوم ہوتا کہ آپ پاکستان سے تشریف لائے ہیں تو آپ کی عربی زبان میں فصیح گفتگوسن کر ششدر رہ جاتے۔ خصوصاً جب آپ حرم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو وہاں ان دنوں جگر گوشتہ غوث اعظم علامہ مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی ریسرچ کیلئے مدینہ یونیورسٹی میں تھے ان سے ملاقات کیلئے یونیورسٹی تشریف لے گئے تو اس وقت ایک سکالر جنہوں نے ڈاکٹریٹ بھی کی ہوئی تھی لیکچر دے رہے تھے جب وہ فارغ ہوئے تو آپ نے ملاقات فرمائی اور ساتھ میں فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھوں تو انہوں نے اپنے علمی وقار وجلال کے ساتھ جواباً کہا ہاں آپ جو چاہیں پوچھیں۔ چونکہ آپ کے آنے سے پہلے مسئلہ الرحمٰن علی العرش زیر بحث تھا اور وہ ابن قیمہ کے مسلک پر بیان کر رہے تھے۔ آپ نے سوال کیا کہ بتائیں کہ عرض عرش مخلوق ہے یا کہ غیر مخلوق پروفیسر صاحب کو لامحالہ کہنا پڑا کہ عرش مخلوق ہے تو آپ نے دوسرا سوال کر دیا کہ عرش کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہاں تھا۔

حضرت مفکر اسلام قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ الحدیث کے دوسرے سوال سے سعودی پروفیسر لاجواب ہو کر ساکت وجامد ہو گیا اور مجھے مداخلت کرنی پڑی۔ (بعدین انشاءاللہ بعدین) یعنی پھر کبھی سہی۔ یہ تھا آپ کا علمی مقام بلاشبہ عرب وعجم کے علماء وفضلاء نے آپ کے تبحر علمی کو تسلیم کیا۔

باوجود اتنی بڑی علمی شخصیت ہونے کے آپ جب اپنے اساتذہ کا ذکر فرماتے تو عقیدت ومحبت میں ڈوب جاتے۔ یوں آپ نے اپنے دور طالب علمی سے لیکر تا وفات شریف جملہ حالات واقعات فقیر کو اپنے برطانیہ کے تبلیغی دورہ کے موقع پر بڑی تفصیل سے بتائے وہ اگر سارے قلم بند کیئے جائیں تو ایک کتاب بن سکتی ہے۔

چونکہ تین چار ماہ فقیر کو سفر وحضر میں آپ کی قربت وصحبت میسر آئی کاش کہ یہ قربت اس سے قبل نصیب ہوتی تو فقیر بہت کچھ جو سبقاً حاصل نہ کر سکا تھا وہ علمی اور

Marfat.com

روحانی فیض ایسی قربت وصحبت سے حاصل ہوتا جو دو واقعات فقیر لکھنے لگا ہے اس سے ہم شاگردوں کے لئے بڑی نصیحت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب قبلہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی نے دارالعلوم جامعہ نعیمہ قائم فرمایا تو میں اس وقت دن کو اسلامیہ ماڈل ہائی سکول میں پڑھاتا تھا۔ (وہاں مولانا مودودی اور مولانا اصلاحی کے غالباً بیٹے بھی میرے شاگرد تھے) اور سکول جانے سے پہلے اور سکول سے واپسی کے بعد میں جامعہ نعیمہ چوک دال گراں میں درس نظامی طلباء کو پڑھاتا تھا۔ چونکہ نیا نیا مدرسہ شروع ہوا تھا۔ کسی حاسد نے استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہا کہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی کہتا ہے کہ اب ہم بتائیں گے سید صاحب کو مدرسے کیسے چلتے ہیں۔ فرماتے ہیں جب مجھے اس بات کا پتہ چلا تو میری دنیا ویران ہوگئی میں اسی وقت حزب الاحناف میں حاضر ہوا سید صاحب صحن میں کھڑے تھے میں نے آپ کے قدموں میں گر کر رونا شروع کر دیا حضرت قبلہ سید صاحب نے مجھے بڑے زور سے اپنے قدموں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمانے لگے ارے حافظ صاحب آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیوں رو رہے ہیں تو میں نے اپنا رومال گلے میں ڈال کر روتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت کسی نے آپ کو یہ بتایا کہ محمد عالم کہتا ہے کہ میں سید صاحب کو بتاؤں گا کہ مدرسے کس طرح چلتے ہیں۔ یہ محمد عالم کی مجال ہے کہ وہ اپنی زبان سے ایسے لفظ کہہ سکے۔ آپ فرماتے ہیں حضرت قبلہ سید صاحب نے مجھے اپنے گلے سے لگالیا اور فرمانے لگے حافظ محمد عالم ہم آپ پر راضی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے علم دین کی تبلیغ واشاعت کا کام لے۔ پھر آپ فرمانے لگے کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں یہ میرے استاذ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا نتیجہ ہے۔

دوسرا واقعہ آپ نے یوں سنایا کہ میرے ایک استاذ صاحب علامہ حضرو کے تھے اور بڑے ہی صاحب کمال استاذ تھے' درس فنون میں ان کو بڑی مہارت تھی مجھے پتہ

Marfat.com

چلا کہ وہ آج کل بیمار بھی ہیں اور مالی طور پر بھی پریشان ہیں تو میں سیالکوٹ سے ان کی زیارت وملاقات کیلئے حضر وگیا جب ان سے ملاقات ہوئی تو سلام ونیاز کے بعد میں نے کچھ ہدیہ پیش کیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا وہ بڑے غیور تھے' میں نے بڑی مشکل سے ان کی استاذی اور اپنی شاگردی کا واسطہ ڈال کر انہیں ہدیہ لینے پر راضی کیا۔ یہ واقعہ سناتے ہوئے (واللہ) آپ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے (فقیر بھی ضبط نہ رکھ سکا) دیر تک یہ کیفیت آپ پر طاری رہی۔

پہلے دورہ کے اختتام پر آپ نے عمرہ شریف زیارت حرم مدینہ منورہ کا پروگرام بنایا تو مدینہ طیبہ کی حاضری کا تصور کر کے بے ساختہ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے۔ ایک دن مولانا علامہ علی اکبر صاحب (آپ کے خلیفہ مجاز) لندن سے تشریف لائے چونکہ انہوں نے بھی آپ کے ساتھ ہی عمرہ شریف پر جانا تھا۔

غالباً دس گیارہ بجے صبح کا وقت تھا آپ نے قاری صاحب سے فرمایا کہ مجھے وہ نعت شریف سناؤ جو حضرت خواجہ غلام فرید رحمت اللہ علیہ نے سرائیکی زبان میں کہی ہے۔ قاری صاحب نے نعت شروع کی۔

ایک واری لنگھ آ تو ساڈی جاہ تے
ڈاریاں کریساں سکاں لہا کے
ذوریں جے ونجو ونجن نہ دیساں
گل پا کے پلڑا منتاں کریساں

جب اس مصرعہ کو قاری صاحب نے پڑھا کہ

ہے تاں غریب آں دل تاں امیرے
جو چیز دیساں دیساں رجا کے

Marfat.com

پھر آنکھوں کا بندھن ٹوٹ گیا اور زار و قطار رونے لگے دیر تک یہی کیفیت آپ پر طاری رہی۔

آپ کی شخصیت مذکورہ بالا احادیث سے نمبر 4 کے عین مطابق تھی کہ جن کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے۔ جنکے بولنے سے سامعین کے علم میں اضافہ ہوا اور جن کے عمل کو دیکھ کر آخرت یاد آ جائے۔ آپ میں یہ تینوں صفتیں پائی جاتی تھیں۔

آپ کے ہنستے مسکراتے چہرے میں قدرتی طور پر پیشانی پر ایک نورانی لائٹ جلتی نظر آتی تھی۔ برادر مکرم مولانا علامہ حافظ محمد علی قادری کی طرف سے پیٹر و برو کی جامع مسجد غوثیہ میں محفل میلاد تھی راقم الحروف اسٹیج سیکرٹری تھا آپ کے جملہ شاگرد جو برطانیہ میں مختلف شہروں میں دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے وہ بھی موجود تھے جب آپ خطاب فرمانے کیلئے کرسی پر جلوہ افروز ہوئے تو فقیر سمیت متعدد حاضرین نے یہ نظارہ آنکھوں سے دیکھا کہ دوران واعظ آپ کی پیشانی سے نورانی لائٹیں بلند ہو رہی تھیں جیسے دوپہر کے وقت دھوپ میں روشنی کی لہریں ابھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

آپ کو دیکھ کر بے ساختہ سبحان اللہ کا کلمہ زبان پر جاری ہو جاتا۔ آپ کو جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا تو پھر دوبارہ دیکھنے اور ملنے کی دل میں آرزو رکھتا۔ آپ کے وعظ و نصیحت سے دلوں کی حالت بدل جاتی اور تقریر عالمانہ ہوتی لیکن اتنی عام فہم اور سادہ ہوتی کہ جاہل سے جاہل بھی سمجھ کر علم کی دولت سے مالا مال ہو جاتے۔

ڈربی کے دوران قیام کئی احباب نے فقیر سے از خود اظہار کیا کہ حافظ صاحب آپ کے بزرگوں کو دیکھ کر ہم کو خدا تعالیٰ اور آخرت یاد آ جاتی ہے اور ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم بار بار آپ کی زیارت کرتے رہیں اور آپ کے نورانی ملفوظات سنتے رہیں۔
آپ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے لئے ان تھک دن رات زندگی بھر کوشش جاری رکھی آپ کی عادت تھی کہ اگر عقد نکاح کی تقریب ہے تو وہاں بھی

Marfat.com

موقع محل کے مطابق رشتوں کی پاس داری' صلح رحمی' باہمی مہر وفا کا درس اور میاں بیوی کے حقوق غیر اسلامی رسم و رواج کے خلاف دل نشین انداز میں وعظ فرماتے جنازہ ہو یا کہ دعائے ختم قل' دسواں' چالیسواں یا کوئی بھی سیاسی سماجی اور مذہبی تقریب آپ نے ان تمام تقاریب کو تبلیغ دین کا موثر ذریعہ بنا دیا تھا آپ نہایت ملن ساز' مہربان' شخصیت تھے اپنے ہوں یا کہ بے گانے سب کے ساتھ ہمیشہ خندہ روئی سے پیش آنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی عفوو درگزر حلم و بردباری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ان اوصاف کا ظہور آپ سے ہمہ وقت ہوتا رہتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے جس میدان میں بھی قدم رکھا احترام اور قدر کی نظروں سے دیکھا گیا۔ وہ میدان تحریک قیام پاکستان ہو یا کہ جموں و کشمیر سے لٹے پٹے مہاجرین کے قافلوں کا استقبال یا تحریک ختم نبوۃ یا نفاذ نظام مصطفیٰ کی تحریک یا تحریک آزادی کشمیر آپ نے جملہ تحاریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں اور ظلم و جبر کی گولیاں بھی کھائیں اور زخمی ہو کر غازیوں کی صف میں اول نام بھی لکھوایا سواد اعظم اہل سنت کی تنظیمی سرگرمیوں میں بھی قائدانہ کردار ادا فرمایا جمعیت علمائے پاکستان ہو یا جماعت اہل سنت آپ نے ہمیشہ اتحاد و اتفاق کیلئے قائدین اہل سنت کے شانہ بشانہ کام کیا۔

آزادی کشمیر کے لئے اہل سنت کو بیدار کرنے کیلئے آل جموں و کشمیر جہاد کونسل کے بانیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے باوجود بوڑھا ہونے کے آخر دم تک مسلمانوں میں جہادی جذبہ پیدا کرنے کیلئے کوشاں رہے اور یہ امید لئے کہ ایک دن ہمارے کشمیری بھائی بھی مشرکین ہند کی غلامی سے آزادی حاصل کر پائیں گے برطانیہ میں آل جموں و کشمیر سنی حریت کونسل کا قیام بھی آپ ہی کے حکم سے عمل میں آیا' الحمد اللہ اس وقت آل جموں و کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ میں آزادی کشمیر کے لئے اہل سنت کی واحد نمائندہ تنظیم ہے۔ جو سرگرم عمل ہے۔

Marfat.com

آپ کی زندگی کیلئے علامہ مرحوم کا یہ شعر خوب فٹ بیٹھتا ہے۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

الغرض آپ کی شخصیت علم وعرفان میں استاذ کامل اور شریعت وطریقت میں پیر کامل' اہل سنت میں اتحاد و اتفاق کیلئے رہبر کامل اور خاندان میں محسن کامل' ملت اسلامیہ میں مصلح کامل کی حیثیت رکھتی تھی۔

آپ عابد وشب بیدار ولی کامل تھے۔ فقیر نے برطانیہ کے قیام کے دوران جو اکثر فقیر خانہ ۴۸ روز ہل سٹریٹ ڈربی میں تھا جہاں آپ رات کو آرام فرماتے فقیر بھی آپ کے ساتھ ہی کمرہ میں لیٹ جاتا محض اس لئے کہ کہیں آپ کو رات کے وقت کسی چیز کی ضرورت یا حاجت ہو تو آپ فقیر کو جگا کر حکم فرمائیں تاکہ تعمیل ارشاد ہو۔ آپ بلاناغہ (پہلے دورہ میں) تہجد کیلئے رات کو بیدار ہوتے تھے فقیر کی کوشش ہوتی کہ جب آپ بیدار ہوں تو وضو کیلئے میں خود حاضر ہوں۔ لیکن آپ اکثر پاؤں داب کر باتھ روم چلے جاتے اور وضو کر کے نوافل شروع کر دیتے اور پھر فجر کی نماز کے بعد قرآن حکیم کی منزل ضرور پڑھتے پھر سو جاتے جب ناشتے کیلئے اٹھتے تو وضو فرما کر صلوۃ الضحیٰ کے نفل پڑھتے۔

کوئی ملنے والے آجاتے تو پھر ان سے بڑی خندہ روئی سے پیش آتے اور نرم کلام فرماتے۔ جولائی میں آپ اپنی بڑی صاحبزادی صاحبہ کی بڑی بیٹی اپنی نواسی کی شادی کیلئے دوبارہ تشریف لائے تو آپ کافی کمزور تھے اور علیل بھی آپ نے اپنی شفقت وسرپرستی میں نواسی کی شادی کرنے کے بعد مختلف جلسوں' محفلوں اور کانفرنسوں میں دلنواز خطابات ارشاد فرمائے اور 13 اگست 99 کی سیٹ کنفرم واپسی کیلئے کرالی لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا' پھر آپ کو معمولی سے سردرد کی شکایت ہوئی ڈاکٹر صاحب گھر چیک کرنے کے لئے آئے انہوں نے ازراہ احتیاط ہاسپٹل بھیج دیا پھر مرض بڑھتا گیا

Marfat.com

جوں جوں دوا کی کے مصداق ڈاکٹروں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی لیکن کوئی آرام نہ آیا ہاسپٹل کے وہ چند دن اور کبھی نہ بھولنے والی راتیں اب بھی جب یاد آتی ہیں تو دل بھر آتا ہے ان کی تفصیل کی ہمت نہیں ہے۔

ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اب کسی بھی لمحہ آپ لوگوں کی دلوں کی دھڑکن آپ سے جدا ہو سکتی ہے اسی دوران تین روز گزر گئے جمعرات کا دن آیا تو آپ نے آنکھیں کھول لیں ہم سب کو اچھی طرح پہچان کر آنکھوں آنکھوں تسلی بھی دی۔ ہم اہل خانہ کا یہ معمول تھا کہ ہم آپ کو ایک لمحہ کیلئے بھی اکیلا نہ چھوڑتے تھے کبھی فقیر اور کبھی آپ کے منجھلے صاحبزادے علامہ حامد رضا اور کبھی آپ کے دونوں نواسے حافظ فضل محمد قادری و حافظ فیضان محمد قادری اور آپ کی بڑی صاحبزادی آپ کے پاس رہتے تھے قبل ازیں آپ کی چھوٹی صاحبزادی صاحبہ اور برادرم مولانا حافظ علی محمد قادری اور آپ کی نواسیاں اور نواسے بھی یہیں تھے جب بیچ میں آپ کی طبیعت کچھ بہتر ہوگئی تو آپ نے ان کو پیٹربرو جانے کی اجازت فرمادی۔

جمعرات کے آخری دن کو آپ ہوش میں تھے فقیر رات پھر آپ کے پاس ہی تھا صبح کو ڈاکٹروں کی ٹیم چیک کرنے کیلئے آئی تو مجھے بتایا کہ مسٹر قادری تمہارے فادر ان لاامید ہے کہ اب ٹھیک ہوجائیں گے۔ فقیر کو بڑی مسرت ہوئی جب صاحبزادہ حامد رضا تشریف لائے تو آپ ہوش میں تھے صاحبزادہ حامد نے آتے عرض کیا کہ آپ کو گھر لے چلیں تو آپ نے مسکرا کر سر آنکھوں سے اشارہ کیا کہ ہاں پھر صاحبزادہ حامد رضا نے کہا ابا جی بھائی جان کہتے نے (فقیر کیلئے) (یعنی کہاں ہیں) تو آپ نے سر پھیر کر فقیر کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

ہم اہل خانہ سب خوش تھے اور فقیر نے پیٹربرو برادرم حافظ علی محمد قادری اور اپنی بہنا کو فون پر بتایا کہ آج ابا جی کی طبعیت بہت اچھی ہے کل میں آپ کو فون کر کے بتاؤں

Marfat.com

گا۔ کہ آپ کب ملنے کو آئیں اسی دوران فقیر نے محسوس کیا کہ آپ بار بار دائیں طرف سر اٹھا کر بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا اباجی ادھر کوئی بھی نہ ہے آپ کس کو دیکھ رہے ہیں یہ تقریباً دو بجے کا وقت تھا۔ قیامت کی گھڑیاں اچانک 11 بجے شامکو آپ کی طبیعت خراب ہوگئی ڈاکٹروں نے بڑی کوشش کے بعد پھر طبعیت بحال کی' لیکن اب وہ وقت قریب آ رہا تھا جس میں آپ نے ہم کو روتے بلکتے تنہا چھوڑ کر اس دار فانی سے چلا جانا تھا۔ اب یہ جمعتہ المبارک کی رات کے دو بجے ہیں کہ اچانک آپ کو ہاٹ اٹیک ہوا اور ڈاکٹروں نے ہمیں جواب دیدیا فقیر نے گھر فون صاجزادہ حامد رصا اور دونوں نواسوں کو بلا لیا فقیر آپ کے سرہانے سورہ یاسین کی تلاوت کر رہا تھا۔ صاجزادہ صاحب اور آپ کی صاجزادی بھی کلمہ شریف کا ورد کر رہے تھے جمعہ کی بابرکت سہانی صبح بوقت نماز صبح حافظ قران' حافظ حدیث' قرآن کا دل سورہ یاسین سنتے سنتے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علم وعرفان کا آفتاب' شریعت وطریقت کا ماہتاب جمعتہ المبارک کی صبح کے سہانے اجالے میں غروب ہوگیا۔

سلام عقیدت۔ برطانیہ کی تاریخ کا یہ پہلا جنازہ تھا جس میں عوام وخواص کے علاوہ علماء کرام مشائخ عظام حفاظ وقرا اور نعت خوان شریں بیان تین صد کے قریب شامل تھے۔ جنازہ کے بعد جب آپ کا چہرہ مبارک دکھایا گیا تو ہر دیکھنے والے کی زبان پر یہی لفظ تھا کہ شیخ الحدیث رحمت اللہ علیہ جس طرح حیات ظاہری میں مسکراتے تھے وہی مسکراہٹ اب بھی چہرہ پر طلاقتہ الوجہ کا سہرا سجا ہوا ہے۔ زیارت کرنے والوں کی آنکھیں اشکبار تھیں دل غمناک تھے اور پھر جب آفتاب علم وعرفان ماہتاب شریعت و طریقت سرزمین سیالکوٹ پاکستان پہنچا شہر اقبال کے باسی اپنے گھروں سے نکل کر سیالکوٹ کے علماء روحانی' دینی' مذہبی' سیاسی اور سماجی بے تاج بادشاہ کو آخری سلام

Marfat.com

عقیدت و محبت پیش کرنے کیلئے لاکھوں کی تعداد میں فوج در فوج جمع ہونے شروع ہو گئے کشادہ سڑکیں اور کھلی گلیاں تنگ ہو گئیں۔

عقیدت و محبت کے آنسو بہانے والے علما بھی تھے اور مشائخ بھی حفاظ بھی تھے اور قرا بھی سیاسی و سماجی حکومتی اہلکاران اپنے اور بے گانے' عوام و خواص مرد و عورت امیر و غریب یکساں جنازہ کی شکل میں سلام عقیدت پیش کر رہے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور آپ کے مشن کو زندہ رکھنے کی صاحبزادہ والا شان علامہ حامد رضا و حافظ رضا و حافظ حماد رضا اور آپ کے جملہ شاگردوں کو عطا فرمائے۔ آمین۔

لے او یار حوالے رب دے میلے چار دناں دے
اس دن عید مبارک ہوسی جس دن پھر ملاں گے

حضرت قبلہ محدث سیالکوٹی بحیثیت ترجمان فکر رضا علیہ الرحمہ

ازقلم: جگر گوشہ شیخ الحدیث صاحبزادہ **حافظ محمد رضا**

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے سب جہانوں کو پیدا فرمایا اور ان میں سے عالم نوع انسانی کو ولقد کرمنا بنی آدم کے باعث افتخار لقب سے نوازا۔ پھر ان کی تکریم کے اظہار کیلئے ان میں ایسی ہستیوں کے ارسال کا سلسلہ قائم فرمایا جن کی عظمت کا اعلان اپنے اس فرمان سے کیا۔ وکلا فضلنا علی العلمین یعنی انبیاء و رسل صلوٰت اللہ وسلام علیہم۔ جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بنیاد بنا کر اپنے رب تعالیٰ کی ترجمانی فرماتے ہوئے بھٹکی مخلوق کو صراط مستقیم پر چلایا اور ان میں سے

Marfat.com

نیک طینت اور سعادت مندوں کو اوج ثریا کی رفعت پر فائز فرمایا۔ اور لا متناہی درود و سلام ہو ان سب کے آقا و مولی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احمد مجتبیٰ پر جو اپنے رب کے حبیب اور سب جہانوں کے لئے باعث فخر ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آل واصحاب پر اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے علماء پر جنہوں نے شریعت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے جلوہ کو نصف النہار پر درخشندہ کرنے کی سعادت پائی۔ اور اس کی حدود کی نگہبانی اور اس کی تبلیغ میں دن رات یکساں کر کے میثاق زبانی اور عہد مصطفوی کو نبھانے کا حق ادا کر دیا۔ اما بعد۔

حضرت قبلہ نیاز منداں فخر مشائخ وعلماء بادشاہِ ملک تدریس و تعلیم نمونہ رضاء و تسلیم جناب والد گرامی محدث اعظم سیالکوٹ کی حیات طیبہ کے حالات پر مشتمل کتاب ترتیب دینے کیلئے اطراف عالم سے بہت سی سفارشات آنے کے بعد برادر خورد فخر اہل سنت عزت مآب جناب صاحبزادہ حامد رضا صاحب نے اس کار سعادت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا عہد کر لیا۔ لیکن حضرت قبلہ محدث اعظم جناب والد محترم قدس سرہ چونکہ اپنی ذات میں دین مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت تحریک ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے اوصاف و کمالات کے جامع تھے۔ اور یہ سارے اوصاف و حالات کسی ایک شخص کے ذہن میں مجتمع نہ تھے بلکہ آپ علیہ الرحمہ سے تعلق و وابستگی رکھنے والے بہت سے علماء و مشائخ اور دیگر محبان شریعت وطریقت کے خزانہ اذہان میں منقوش تھے۔ جن کو وہ حضرات یادگاری اسلاف کی وراثت سمجھ کر اور سرمایہ عقیدت جان کر اپنے سینوں میں محفوظ کیے ہوئے تھے۔ لہذا برادر موصوف مدظلہ نے قبلہ محدث اعظم سیالکوٹ کے تمام متعلقین و معتقدین کو دعوت دی کہ قبلہ والد گرامی کی ذات والا شان کے متعلق جو معلومات اور جو جو احوال جس کسی کے ذہن میں محفوظ ہیں وہ بلا کسی مبالغہ و آمیزش کے معرض تحریر میں لا کر اس سعادتمندی میں شمولیت کا فیض پائے۔ اس دعوت کا

Marfat.com

قبلہ والد گرامی علیہ الرحمہ کے معتقدین کے ہاں پہنچنا تھا کہ ہر کسی نے اس کار خیر کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس میں بھرپور حصہ لیا اور جناب محدث سیالکوٹ قبلہ والد گرامی علیہ الرحمہ کی یادیں آپ کی خوبیاں آپ کے نصائح آپ کی علمی وعملی ضیاء پاشیوں کے احوال آپ کی بزرگی اور آپ کی کرامات وغیرہ جو جو کسی کے پاس محفوظ تھا اس کو تحریری شکل دے کر اس کتاب کی زینت بنایا جو کہ امسال چھ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو حضور قبلہ والد گرامی کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر منصۂ شھود پر آنے والی ہے۔

میں چونکہ اپنے آپ کو حضور قبلہ والد گرامی علیہ الرحمہ کی مدح خوانی اور آپ کی ہمہ جہت با کمال شخصیت پر قلمی بحث کرنے کے قابل نہیں سمجھتا تھا کیونکہ اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہونے کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ میرے پاس ایسے الفاظ ہیں نہ صرف تخیل کی وہ پرواز کہ میں ایسی عظیم شخصیت کی صفات کی منظر کشی کر سکوں لہذا اس سعادت کو پانے کی انتہائی آرزو کے باوجود متعدد بار قلم پکڑنے کی کوشش کی لیکن ہمت نے ساتھ نہ دیا۔ آخر یہ سمجھ کر کہ اگرچہ میرے پاس فن تحریر نہیں اگرچہ میں اس عنوان بابرکات پر مضمون کشائی کرنے کے قابل نہیں لیکن میرے رب تعالیٰ کی رحمت سے یہ بات، ہرگز بعید نہیں کہ وہ میری یہ حقیری سعی قبول فرما لے اور بروز قیامت اپنے سچے دین کے علماء کرام کے مداحین کی صف میں جگہ عطا فرما دے۔ اور نہ ہی میرے پیارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ وہ اپنے دین کے خدام کا ذکر کرنے والے اپنے غلاموں کے زمرہ میں شمار فرما لیں۔ اسی عقیدت کا سہارا لے کر میں نے سمجھا کہ مجھے بھی اس کار سعادت میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ و ما لہ توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

حضرت قبلہ والد گرامی علیہ الرحمہ کی شخصیت بہت سے اوصاف وخصائل حمیدہ کی جامع تھی آپ کی سیرت کا ہر پہلو ایک مکمل تصنیف کا تقاضا کرتا ہے (جیسا کہ عزیزم مفتی غلام حیدر نقشبندی صاحب نے اس کتاب میں شائع ہونے والے اپنے مضمون میں اعتراف کیا

Marfat.com

ہے۔ موصوف نے اپنی زندگی کا ایک حصہ قبلہ والد گرامی کے زیر سایہ تعلیم و تعلم اور سلوک کے سلسلے میں گزارا ہے۔ لہذا انہیں بہت گہرائی سے حضرت قبلہ والد گرامی کی شخصیت کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر رہا ہے) اور حضرت علماء و مشائخ نے اپنی اپنی استطاعت بھر ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ میرا یہ حقیر سا مقالہ جناب قبلہ والد گرامی کی شخصیت کے ہر پہلو کا احاطہ نہیں کر سکتا لہذا اپنے مختصر انداز میں آپ علیہ الرحمہ کی خوبی ''ترجمانی فکر رضاء'' علیہ الرحمہ کے عنوان پر ایک خاکہ سا پیش کرتا ہوں۔ جو اس خوبی کی ایک جھلک کی حیثیت رکھتا ہے مکمل مضمون نہیں۔

قارئین کرام جانتے ہیں کہ اطراف عالم میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کی ترجمانی اور دین نبی آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافظت کا سہرا عاشق تاجدار انبیاء علیہ التحیۃ والثناء محبت اہل بیت و صحابہ علیہم الرضوان نائب امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ منظور نظر حضور غوث اعظم فخر آئمہ حدیث وافتاء سرمایہ اہل سنت مجدد دین وملت حضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی کے سر ہے جنہوں نے بروقت اہل سنت کے قافلہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں مندرجہ ذیل در پیش فتنوں سے بچا کر جادۂ مستقیم پر رواں کیا۔

فتنہ وہابیت۔ فتنہ مرزائیت۔ فتنہ نیچریت۔ فتنہ دیوبندیت (جو کہ فتنہ وہابیت کی ہی ایک مزید بگڑی ہوئی صورت ہے) فتنہ ندویت۔ فتنہ شرک و کفر ہنود۔ فتنہ تحریک ترک موالات۔ فتنہ نام نہاد تحریک خلافت۔ فتنہ بہائیت۔ فتنہ سادھویت۔ فتنہ انکار حدیث۔ فتنہ عیسائیت (جو کہ عیسائیوں کا مشنری فتنہ تھا) فتنہ حکومت فرنگی۔ فتنہ اسماعیلیت (جو کہ وہابیت کی بنیاد بنا)۔ فتنہ تحریک ریشمی رومال۔ فتنہ بدعات۔ فتنہ بدعملی۔ فتنہ روافض وغیرہ وغیرہ پھر ان فتنوں کے ضمن میں سینکڑوں فتنے کیونکہ ہر شر کے اندر کئی طرح کے شر ہوتے ہیں اور جوں جوں کوئی شر پھیلتا ہے اس میں شر بڑھتے جاتے ہیں۔ ان تمام فتنوں

Marfat.com

نے گویا کہ بیک وقت اسلام پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا کہ اچانک سب نے مل کر دین اسلام کے خلاف یلغار کر ڈالی اور اپنی پوری باطل قوتوں کے ساتھ یہ فتنے اسلام پر حملہ آور ہو گئے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار کا یہ دستور جاری ہے کہ جب بھی اسکے دین کے خلاف کوئی خطرناک شر پھیلنے لگتا ہے تو وہ اپنے دیندار بندوں پر رحم فرماتا ہوا کوئی ایسی ہستی مقرر فرما دیتا ہے جو دین کی حفاظت اور اس کا نظم وضبط جاری رکھنے کی ذمہ داری سرانجام دے کر دین کی تجدید کر دیتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں یہ بات موجود ہے (مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم) اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ حالات میں اپنے پیارے بندے حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کو مذکورہ فتنوں کے سد باب کیلئے مقرر فرمایا لہذا انہوں نے ہر فتنہ کا ہر میدان میں صرف مقابلہ ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام فتنوں کے فتنہ پردازوں کو ایسا مار بھگایا کہ وہ اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسے۔ اس کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت مجدد دین وملت جناب احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے علماء مجاہدین کی بھی ایک تعداد تیار کی اور اپنے مبارک علمی اور عملی سرمائے کی وارثت ان کو عطا فرما کر میدان تبلیغ دین اور میدان مقابلہ بد مذہباں روانہ کیا۔ انہیں مجاہدین وسپاہیان رضا میں سے ایک رضوی مجاہد حضرت سیدی سند السادات مفتی اعظم پاکستان استاذ علماء و مشائخ جناب قبلہ سید ابوالبرکات قدس سرہ ہیں۔ جو نائب اعلیٰ حضرت امام بریلوی کی حیثیت سے لاہور تشریف لائے اور یہاں آ کر رضوی شمع روشن کر کے حضرت سیدنا علی ہجویری جناب داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ تشنگان علم دین کی سیرابی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے استاد اور پیر و مرشد جناب امام احمد رضا کی سیرت کے مطابق عمومی تبلیغ دین اور روحانی فیض جاری فرمانے میں مصروف ہو گئے اور ہر طرح کے بے دینی کے فتنے کا مقابلہ کرنے لگے۔ ان حضرت والا شان نے جو رضوی مجاہدین و رضوی فکر کے حامل حضرات تیار کئے اور ان کو دین اسلام کی حفاظت واشاعت کا مشن رضوی سونپا ان میں

Marfat.com

سے ایک ہمارے قبلہ والد گرامی حضرت شیخ الحدیث والتفسیر جناب محدث اعظم سیالکوٹ ہیں جن کی سیرت پر مشتمل کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

حضرت قبلہ والد گرامی قدس سرہ نے رضوی تربیت گاہ میں تربیت پائی تھی اور ہر طرح کی صلاحیتیں رضوی دربار سے بطور فیض پائی تھیں۔ پھر اس پر مستزاد کرم ربانی قدوۃ السالکین عمدۃ الصالحین منبع رشد و ہدایت حضرت خواجہ پیر صاحب قندہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فیض پاشی کی صورت میں حاصل ہوا تھا نیز بیک وقت بہت سے دیگر سالکین راہ تصوف وطریقت وشریعت کی آپ پر نظر کرم اور آپ کی دستگیری تھی لہذا پورے جذبہ فکر رضا کو لیکر آپ میدان عمل میں نکل آئے پھر ساری زندگی اسی فکر رضا جو کہ اصل اہل سنت وجماعت کی ترجمانی ہے کی تحریک میں متحرک رہے اسی تحریک میں نہ آپ نے دن دیکھا نہ رات نہ گرمی دیکھی نہ سردی نہ صحت شریف کا خیال کیا نہ کسی اور عارضہ کا حتی کہ زندگی شریف کے آخری لمحات میں بھی اگر فکر تھی تو اہل سنت و جماعت کی اور جو آخری وصیتیں تھیں وہ اسی فکر اہل سنت کی۔

علمی وروحانی سلسلہ میں قبلہ والد گرامی اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے روحانی حفید (پوتے) لگتے ہیں۔ اس طرح آپ کا یہ سلسلہ علمی وروحانی وہ سلسلہ ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے وہ بجا ہے۔ حتی کہ آپ کے بہت سے شاگرد جب یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اس عظیم ہستی کہ شاگرد ہیں جن کا سلسلہ صرف ایک واسطہ سے امام اہل سنت تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنے سر فخر سے بلند کر لیتے ہیں۔

قبلہ والد گرامی کی ذات بابرکات میں وہ فیض رضوی ہی تھا جس نے آپ کو دین۔ کے لحاظ سے ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت بنا دیا تھا۔

فکر رضا سے میری مراد عقائد اہل سنت وجماعت ہیں جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنت اور عقائد جماعت صحابہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد

Marfat.com

رضا نے انہی عقائد کی ترجمانی اور انہی کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرمائی ہے۔ میرے قبلہ شیخ الحدیث بھی ساری زندگی انہی عقائد کی ترجمانی فرماتے رہے ہیں۔ آپ اعمال کے بارے بھی وعظ و نصیحت بہت فرماتے تھے لیکن اعمال چونکہ فرع ہیں اور دین کی اصل فی الحقیقۃ عقائد اہل سنت ہیں۔ لہذا آپ کے اکثر مواعظ حسنہ عقائد کے بارے ہوا کرتے تھے اگرچہ معاشرے میں عملی کمزوری بھی آپ پر عیاں تھی لیکن عملی کمزوری کا دین کو اس قدر خطرہ نہیں ہوتا جتنا عقائد کی گمراہی میں ہوتا ہے۔ اس لئے جناب والد گرامی عقائد کے مواعظ کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بد مذاہب لوگ اس قدر فتنے اٹھاتے رہتے ہیں اور لوگوں کے عقائد خراب کرنے میں اس شیطانی لگن سے مصروف ہیں کہ ہمیں عقائد اہل سنت کے بیان اور لوگوں کو سمجھانے سے فرصت ہی نہیں ملتی کہ کسی اور موضوع پر وعظ نصیحت کیا کریں۔

عقائد اہل سنت کی تبلیغ میں آپ اس حد تک شغف رکھتے تھے کہ اگر کوئی آدمی مسئلہ پوچھنے آپ کے پاس حاضر ہوتا تو اس کا مطلوبہ مسئلہ بتا کر آپ اس کو عقائد کی نصیحت فرمانے میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے دست حق پرست پر سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جب کوئی خوش نصیب آپ کے پاس مسلمان ہونے آتا تو آپ فوراً اس کو توحید و رسالت کے اقرار والا کلمہ شہادت پڑھا کر اسلامی بنیادی عقائد کی تلقین شروع فرما دیتے۔ اس سے فارغ ہو کر پھر خالص اہل سنت و جماعت کے عقائد کی اس کو تلقین فرماتے اور بد عقیدہ اور بد مذاہب فرقوں کی وضاحت اور ان کے خطرناک نظریات سے اس کو آگاہ فرماتے اور ان سے اجتناب کا اس کو سختی سے پابند بناتے۔

سیالکوٹ اور گرد و نواح میں کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا تو عموماً فوتگی سے پہلے وہ وصیت کر جاتا کہ میرا جنازہ قبلہ شیخ الحدیث جناب حافظ محمد عالم صاحب پڑھائیں۔ اور جو وصیت نہ کر سکتا اس کے لواحقین کوشش کرتے کہ جنازہ کی امامت قبلہ شیخ الحدیث ہی

Marfat.com

کرائیں آپ جس بھی جنازہ پر تشریف لے جاتے نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے ایک مختصر اور جامع اور پر مغز وعظ فرماتے جو کہ عموماً عقائد کے بارے ہوتا تھا۔ اسی طرح اہل سنت و جماعت کے بچے بچیاں یہ خواہش رکھتے تھے کہ ہمارا نکاح قبلہ شیخ الحدیث پڑھائیں اس طرح عموماً آپ کو شادی بیاہ کی تقریبات میں بھی جانے کا موقع ملتا ایسے مواقع پر بھی وعظ و نصیحت فرماتے اور لوگوں کو عقائد کی پختگی کی تلقین فرماتے۔

مدرسہ میں عمومی درس قرآن ہو یا خصوصی طلبہ کی تدریس اس میں بھی آپ زیادہ توجہ عقائد کی تعلیم پر فرماتے تھے۔ اسی طرح اپنے گھر والوں اور آل و اولاد کو بھی جو زیادہ تر نصیحت ہوتی تھی وہ عقائد کے مسائل پر ہی ہوتی تھی۔

عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ بدعات اور غلط قسم کی رسوم و رواج کے خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی میں ہوں آپ سخت خلاف تھے اور سختی سے ایسی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔

آپ کو اکثر محافل دینیہ میں دعوت ہوا کرتی تھی اور محافل دینیہ میں آئے ہوئے واعظین علماء کرام کو بھی آپ زیادہ تر یہی تلقین فرماتے کہ عقائد اہل سنت کی صحیح معنوں میں اشاعت کیا کرو اور ایسے وعظ کیا کرو جس کا عوام کو فائدہ ہو۔ الغرض آپ کی ساری حیات طیبہ اسی فکر رضا یعنی عقائد اہل سنت کی ترجمانی میں بسر ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا مشن یہی مقرر کر رکھا تھا یعنی دین کی تبلیغ و اشاعت اور بس باقی کسی اور کام کی طرف کبھی توجہ ہی آپ نے نہ فرمائی تھی۔

علاوہ ازیں حضرت قبلہ والد گرامی قدس سرہ جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا خاں بریلوی سے عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور علمی اور عملی امور میں متاثر تھے اور جو آپ کو ان کی پاک و متبرک ذات سے والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ اور ان کی سیرت میں جو دلچسپی اور پیار تھا وہ ایک علیحدہ طویل مضمون ہے جس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے والہانہ محبت و عقیدت ہی کا

Marfat.com

اثر تھا کہ جناب والد گرامی قدس سرہ نے ہم سب بھائیوں ۔کے ناموں میں بھی یہ باعث افتخار لفظ ''رضا'' شامل فرمایا۔محمد رضا' محمد حامد رضا' محمد حماد رضا حتی کہ جب بھی آپ کے سامنے امام احمد رضا کا نام لیا جاتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر فرط محبت کے آثار چمکنے لگتے ۔فقط فالحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وآلہ اصحابہ اجمعین۔

پیکر حسن وجمال مولانا حافظ علی محمد صاحب قادری

پیٹر برو انگلینڈ

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم .امابعد فاعوذ باللہ من الشطین الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم.

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علماء امی کانبیاء بنی اسرائیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علما ورثہ الانبیاء.

محترم ومکرمی قارئین کرام حال ہی میں اس بات کی خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ صاحبزادہ والاشان حضرت مولانا صاحبزادہ حامد رضا صاحب جانشین حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ایک کتاب مرتب کرنے کا پروگرام بنایا ہے فقیر کی دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جانشین شیخ الحدیث علامہ حامد رضا صاحب کو اس ارادے میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور اس کے علاوہ صاحبزادہ والاشان کے اور بھی جتنے نیک ارادے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ساتھ شامل حال فرمائے۔اور حضور قبلہ شیخ الحدیث

Marfat.com

صاحب کے پیارے اور محبوب دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کے مشن کو تا قیامت جاری رکھنے کی توفیق رفیق نصیب فرمائے آمین۔ کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے دیگر عقیدت مندان شیخ الحدیث کو اپنے اپنے خیالات کا اظہار تحریری شکل میں دینے کا ارشاد فرمایا وہاں مجھ ناچیز کو بھی حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی تدریسی دینی ملی سیاسی خدمات کے حوالے سے کچھ تحریر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ناچیز اس حوالہ سے کچھ تحریر کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ لیکن الامر فوق الادب کے تحت کچھ سطور تحریر کرنے کی صرف اس لئے جسارت کر رہا ہوں کہ کل قیامت والے دن میرا بھی ان لوگوں کے زمرے میں نام آ جائے جو اللہ کے پیارے بندوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے علماء حق سے عقیدت رکھتے تھے۔ حضرات قارئین اس وسیع موضوع پر کچھ تفصیل سے عرض کرنا تو میرے جیسے کم علم سے کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن حضور قبلہ عالم کی غلامی میں جو زندگی گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس مبارک وقت کی چند ایک باتیں عرض کرتا جاؤں گا۔ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے نوازا تھا۔ جس کی بدولت حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی بچپن سے لیکر آخر وقت تک اللہ رسول کے سچے دین کے حصول اور اشاعت میں گزر گئی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ چاہتا ہے۔ اس کو دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو صاحب نظر بنایا تھا فقیر جب دار العلوم میں پہلی دفعہ حاضر ہوا حضور سے اجازت لیکر حفظ کی کلاس میں بیٹھ گیا الحمد للہ 8 دن کے اندر میں نے سپارہ نمبر 30 کا آدھا حصہ یاد کر لیا لیکن 8 دن کے بعد قاری صاحب سے چھٹی لے کر گھر آ گیا اور مدرسہ میں دل نہ لگنے سے پھر سکول داخل ہو گیا۔ جن کی معرفت مدرسہ میں قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں رسائی ہوئی تھی وہ میرے ناظرے کے استاد مولانا غلام حسین صاحب جن

Marfat.com

کے صاحبزادے حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ کے شاگرد عزیز ہیں اس وقت انگلینڈ کی سرزمین میں خطابت کے فرائض اور دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔اور دین کی خدمت میں مصروف ہیں بہت اچھے واعظ اور خوش بیان مقرر ہیں میری مراد حضرت مولانا قاری حافظ محمد صدیق صاحب ان کے والد صاحب میرے ناظرے کے ابتدائی استاد تھے۔انہوں نے مجھ کو حضور قبلہ شیخ الحدیث کی بارگاہ تک پہنچایا تھا جب وہ میرے واپس گاؤں آ جانے اور سکول دوبارہ داخل ہو جانے کے بعد جب قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مولوی صاحب آپ نے جو بچہ داخل کرایا تھا وہ واپس کیوں نہیں آیا یا کیوں چلا گیا ہے اور ساتھ ہی فرمایا وہ بچہ پڑھنے والا تھا۔اس کو دوبارہ لے آؤ اندازہ لگائیں میں اس وقت سیکنڈری کا طالب علم تھا۔لیکن حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ کامل یہ دیکھ رہی تھی کہ یہ بچہ آنے والے وقت میں حافظ قرآن اور عالم بننے والا ہے آپ کے فرمانے سے مولانا غلام حسین صاحب ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے واپس مدرسہ حاضر ہونے کا اصرار کیا۔جس کو میں نے قبول کیا اور پھر مدرسہ میں حاضر ہو گیا۔پھر اس وقت سے اب تک حضور قبلہ شیخ الحدیث کے سایہ رحمت میں وقت گزارا اور حضور کی نگاہ فیض سے اللہ تعالیٰ نے رشتہ انعامات سے نوازا جس کا میں اندازہ نہیں کر سکتا اور سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اس لئے میں تو تحدیث نعمت کے طور پر یہی کہتا ہوں کہ یہ سب نوازشیں حضور قبلہ شیخ الحدیث کی نگاہ پاک اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔میری تو حالت یہی تھی کہ

حس حس جتنا قدر نہ میرا تے میرے صاحب نو وڈیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا تے محل چڑھایا سایاں
میں نیواں میرا مرشد اچا میں اچیاں دے سنگ لائی
صدقے جاں انہاں اچیاں تو جنہاں نیویاں نال نبھائی

Marfat.com

الحمدللہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ حضور قبلہ عالم قبلہ شیخ الحدیث آخر وقت تک مجھ فقیر پر خوش تھے اور ان کی مہربانی تھی کہ مجھے اپنی نسبتی اولاد میں شامل فرمایا۔ اور پھر سیالکوٹ کی فضا میں حضور کے زیر سایہ وقت گزار گزار کے ایک وقت وہ بھی آیا کہ حضور قبلہ شیخ الحدیث کی رفاقت میں گنبد احضری کی زیارت سے بھی بار بار شرف ہونے کا موقع ملا۔ اور مسجد نبوی شریف میں قبلہ شیخ الحدیث صاحب کو منزل سنانے کا موقع ملا۔ وہ وقت جو قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے ہمراہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے شہر اور مسجد نبوی میں گزرا وہ زندگی کے بہترین لمحات تھے۔ ان کو یاد کر کے میری زبان پہ یہ بات دعا یہ آتی ہے۔

او کیسی گھڑیاں سن مہمان ساں سوہنے دے
دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہوئے

حضور قبلہ شیخ الحدیث کو علم دین کی اللہ پاک نے اس قدر لگن عطا فرمائی تھی۔ باوجودیکہ اللہ پاک نے آپ کو علم کا ایک عظیم خزانہ عطا فرمایا تھا۔ پھر بھی میں نے دیکھا کہ حضور مدینہ پاک میں رہنے کے دنوں میں اپنا اکثر وقت مسجد نبوی شریف میں گزارتے تھے۔ گویا جس طرح مچھلی ہر وقت پانی کو پسند کرتی ہے کہ اس میں ڈوبے رہنا اس کی زندگی ہوتی ہے اس طرح حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کو علم دین سے محبت اور لگن تھی کہ ہر وقت گھر میں سفر میں بیماری میں صحت میں دین اسلام کی معلومات کے حصول اور اشاعت میں مستغرق رہنے کو پسند فرماتے تھے اور میری ان نگاہوں نے کئی مرتبہ ملاحظہ فرمایا کہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ صبح صبح کے وقت مدرسہ میں تشریف لاتے اور آتے ہی اپنے حجرہ پاک میں مطالعہ میں مصروف ہو جاتے اور فجر کی جماعت کراتے یا باجماعت نماز ادا فرمانے کے بعد سارا دن اسباق پڑھانے اور دیگر دینی ملی خدمات سر انجام دینے کے بعد جب گھر تشریف لے جاتے اور میں کئی مرتبہ جب عصر و مغرب کے

Marfat.com

درمیان گھر حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور دونوں ہاتھوں میں کتاب پکڑے ہوئے مصروف مطالعہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حضور قبلہ شیخ الحدیث پر خاص رحمت تھی جس نے آپ کو یہ دینی محبت اور لگن عطا فرمائی تھی کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا اللہ پاک نے حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کو اس مقام پر پہنچا دیا کہ پھر حضور کی خدمت میں طالب علم کی خاطر حاضر ہونے والے صرف حافظ محمد عالم ہی نہیں بن کر لوٹے بلکہ وہ خود بھی آگے حافظ گر عالم گر بن گئے اس لئے جب آپ حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت مین زانوئے طے کرنے والے تلامذہ کو ملاخطہ فرمائیں تو کہیں آپ کو شیخ طریقت منبع رشد و ہدایت مبلغ اسلام حضور قبلہ عالم پیر حیدر شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ غوثیہ قاسمیہ ڈھوڈا شریف والی ہستی نظر آتی ہے۔ جن کا فیض صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ انگلینڈ کے اندر بھی ہزاروں لوگ ان کے فیض سے مستفیض ہو رہے اور بندہ ناچیزہ کا تعلق بھی اسی آستانہ سے ہے اور آپ دیکھیں تو حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے شاگرد صاحبزادہ والا شان صاحب زادہ حبیب الرحمٰن صاحب محبوبی کی صورت میں برطانیہ کے اندر رہنے والے ہزاروں فرزندان توحید کو پیغام شریعت وطریقت دے رہے اور میں عرصہ 16 سال سے یہاں مقیم ہوں بہت سے لوگ یہاں دینی کام کرر ہے لیکن صاحبزادہ حبیب الرحمٰن سجادہ نشین ڈانگری شریف کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے اور یہ بھی حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کا روحانی فیض ہے۔ اور کہیں آپ دیکھیں تو حضور کی خدمت میں شاگرد ہونے کی حیثیت رکھنے والے حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ العالی جیسی ہستی نظر آتی ہے۔ کہیں آپ دیکھیں عطاالمصطفیٰ جمیل جیسے مبلغ اور عالم بے بدل اور واعظ شیریں بیاں نظر آتے ہیں کہیں آپ دیکھیں تو حضرت علامہ فضل احمد صاحب جیسی اور علامہ حافظ خدا داد اور قاری افتخار رحمتہ اللہ، قاری نورالدین جمیل، مولانا محمد شریف، قاری رضا المصطفیٰ، حافظ محمد

Marfat.com

صدیق' حافظ فضل محمد جیسے پیارے پیارے مخلص اور باعمل علماء حضور ہی کا فیض اور کہیں آپ دیکھیں تو دنیا کے اندر اس وقت زبان اور قلم سے باطل مذاہب کا منہ بند کرنے والی کوئی ہستی ہے تو وہ بھی حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے شاگرد عزیز مناظر اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ القادری صاحب دکھائی دیتے ہیں ان سب مذکورہ بالا ہستیوں کی دینی خدمات کا کریڈٹ اور سہرا حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی ذات کو جاتا ہے۔ یہ ادنیٰ سا ذکر تھا حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی دینی خدمات کا اگر پاکستان میں آپ کی دینی خدمات کا ذکر کیا جائے تو اسے بہت وقت اور مطالعہ کی ضرورت ہے اور وہ تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے جن لوگوں کو حضور قبلہ شیخ الحدیث سے علم دین حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔ اور جن لوگوں کو حضور کے اخلاق اور تبلیغی اور اصلاحی فیض حاصل ہوا ہے ان کی تعداد لاکھوں تک ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضور کا سفر آخرت ہوا اور جنازہ اٹھا تو شہر اقبال کے ہزاروں نہیں لاکھوں فرزندان توحید حضور کی جدائی میں مغموم تھے یہ اللہ اور رسول کے دین کی چوکیداری اور باغبانی جو حضور قبلہ شیخ الحدیث نے فرمائی تھی اس کا نتیجہ اور انعام تھا کہ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہوں کے جنازے اٹھتے ہیں اور ہر ایک نے دنیا سے جانا ہے لیکن جس شان سے حضور قبلہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب کا جنازہ اٹھا یہ انہیں کی شان تھی۔ اور دین کی محبت اسلام کی خدمت خلق سے ان کے حسن خلق سے اللہ پاک نے لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت اس طرح بس گئی تھی۔ جو اس بات کا مصداق بن کر ظاہر ہوئی۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضرات قارئین حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی کونسی صفت احاطہ تحریر میں لاؤں غریبوں کے مددگار تھے دکھیا دلوں کے سہارا تھے آخری دفعہ جب حرمین شریفین

Marfat.com

کی حاضر سے واپس لوٹے میں آپ کے ہمراہ سفر میں تھا جب سیالکوٹ پہنچے محلہ حاجی پورہ میں روڈ پر گاڑی کھڑی کرائی آپ کے بڑے صاجزادہ حضرت مولانا حافظ محمد رضا صاحب سابق ایم ایل اے بھی ساتھ تھے ان کو فروٹ والے سے فروٹ خریدنے کیلئے فرمایا اس وقت ایک سائیکل سوار گاڑی کے دروازے کی ونڈو سے حضور کی دست بوسی اور ملاقات کے بعد چند سیکنڈ حال احوال پوچھنے کے بعد مجھے فرماتے ہیں بیٹا میرے پیسوں سے دو سو روپے دو لے کر اس سائیکل سوار کو عطا فرمائے اور بعد میں فرمانے لگے بیٹا کسی کا دکھ سن کر مجھ سے مدد کیے بغیر رہا نہیں جاتا میرا دل بے چین ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے ہاتھ میں وہ سکون رکھا تھا کہ جب ملاقات کے وقت کسی دکھیا دل یا غمزدہ کو سینے سے لگا کر دست شفقت اس پر پھرتے تو وہ سکون ملتا تھا جو دنیا کی کسی دولت میں نہیں ہوتا تھا مجھے اس کی شفقت سے بہت دفعہ نوازا الحمد للہ یہ حضور کی زبان پاک کی مبارک تاثیر تھی کہ کئی دفعہ آپ کی زبان سے قبل از وقت نکلے ہوئے الفاظ سو فیصد صحیح ہوئے میرے پیارے بیٹوں نے جب قرآن شریف پڑھ کر حفظ شروع کیا تو آپ نے ایک خط میں پیارے حافظ محمد ابوبکر اور حافظ محمد عمر لکھا۔ الحمد للہ اللہ پاک نے محمد ابوبکر کو حافظ بنا دیا اور محمد عمر حفظ کر رہا ہے۔ امید ہے وہ بھی حضور کی زبان مبارک کے مطابق حافظ بن جائے گا۔ میرے فاضل عربی کے استاد حضرت مولانا علامہ حافظ نذیر صاحب مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ ہاں اولاد نہیں تھی۔ آپ فرماتے ہیں میں ایک دن مجھے حضور قبلہ نے دو آم عطا فرمائے اور فرمایا لے لو اور دونوں کھا لو اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا استاد حافظ نذیر احمد صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یکے بعد دیگر دو بیٹے عطا فرمائے۔ انگلینڈ کے اندر ہمارے محلہ کی ایک عورت حاضر خدمت ہوئی عرض کرنے لگی حضور میں امید سے ہوں ڈاکٹروں نے حکم دیا ہے تیرے پیٹ میں بچہ سلامت نہیں ہے تیرے لئے جان لیوا ہو سکتا ہے اس لئے حمل ساقط کرا

Marfat.com

دے آپ نے فرمایا ڈاکٹروں کی بات نہیں مانی اللہ پر بھروسہ کرو اور یہ وظیفہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو صحیح سلامت خوبصورت بچی عطا فرمائی اور پھر اس نے اس کی تصویر بھیجی اور عرض کیا کہ یہ قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی دعا کا پھل ہے حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی کونسی کونسی ملی خدمات کا ذکر کریں۔ عقیدت مندان اور واقف لوگ جانتے ہیں حضور صلح کرانے اور ارشاد فرمانے سے لوگوں نے لوگوں کے قتل جیسے کیس معاف فرمادیئے میرے پیارے دوست چوہدری محمد عارف صاحب جہلمی جو علماء سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور حضور قبلہ شیخ الحدیث سے بہت ہی محبت وعقیدت رکھتے ہیں کسی وجہ سے ان کے گھر میں زوجین کے درمیان اختلاف ہو گیا جو اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ کئی سال ناراضگی میں گزر گئے اور احباب کی نہایت کوشش کے باوجود صلح نہ ہونے پائی حالانکہ فریقین بہت نیک اور سمجھدار ہیں۔ لیکن کوئی صلح کا حل نظر نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے پیارے بھائی اور دوست کی پیاری بہن صلح کی خوشخبری سننے سے قبل اس دنیا سے رحلت فرما گئیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے لیکن یہ نیکی صلح کرانے کی بھی میرے شیخ کامل حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے حصہ تھی حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے نور اور علم وعمل تقویٰ اور پرہیز گاری کے نور سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے اللہ پاک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے باغوں کو سدا بہاریں عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

زینت القراء قاری غلام رسول صاحب

بانی جامعہ تجوید القرآن لاہور وکینیڈا

ناچیز بیرون ملک ہونے کی وجہ سے آپ کے محبت نامے سے محروم رہا کوئی چھ ماہ بعد پاکستان کی اکٹھی ڈاک ملی تو اس میں آپ کا والا نامہ بھی موصول ہوا۔ حقیقتاً اپنے

Marfat.com

آپ کو اس کا اہل نہیں پاتا کہ شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب کے دینی دنیاوی کمالات واوصاف پر کچھ لکھ سکوں۔ اور اگر کوئی شاگرد اپنے مشفق، مہربان اور ولی نعمت و مربی استاد گرامی کی علمی، دینی، روحانی، ملکی اور ملی خدمات بیان کرنے یا لکھنے کی قابلیت رکھتا ہو تو وہ ساری عمر بھی ان کی تحسین بیان کرنے میں لگا رہے تو بھی کم ہے پھر بھی کہے گا حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

اہل سنت و جماعت کی واحد اور قدیم درسگاہ حزب الاحناف دھلی دروازہ لاہور میں 1-1950 میں درس نظام کی آخری کتب میں سے کچھ اسباق حضرت استاذ محترم شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ گئے۔ کیونکہ 1952 میں ہم دورہ حدیث میں محدث اعظم علامہ حضرت قبلہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب (المعروف سید صاحب) کے قدموں میں بیٹھ گئے تھے۔ اس طرح استاد محترم حافظ محمد عالم صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔

اس وقت آپ بھرپور عالم شباب میں تھے مگر عادات واطوار کے لحاظ سے پر وقار عالمانہ شان رکھتے تھے۔ اور اکبری منڈی کی ایک مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے۔ کبھی کبھی سیاہ جناح کیپ ورنہ ہمیشہ شاندار سفید دستار مبارک ہوتی۔ ہمہ وقت باوضو رہتے اگرچہ شدید سردی بھی ہو۔ عام طور پر حزب الاحناف کی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر پڑھایا کرتے تھے جہاں سردیوں میں ڈبل سردی ہوتی تھی۔ آپ کے پاس الگ ایک رومال ہوتا تھا وضو کے پانی کو اس رومال سے خشک نہیں کرتے تھے اور خوبصورت قدرتی گھنگریالی ریش مبارک سے موتیوں کی طرح وضو کے پانی کے قطرات گرتے۔ یہ بھی پاکیزگی طبع اور روح کی نظافت کا مظہر تھا۔ گلی بازار میں چلتے وقت رفتار میں وقار اور میانہ روی جیسے کوئی گن گن کر قدم رکھ رہا ہو۔ سامنے اور نیچی نگاہ ہوتی۔ دائیں بائیں نظر کا الجھاؤ قطعاً نہ تھا۔

Marfat.com

دوران تدریس بحیثیت استاد کوئی سخت یا تادیبی الفاظ کہنے کی ضرورت آ پڑتی تو مسکراتے ہوئے جیسے منہ سے پھول جھڑ رہے ہوں تو جب آپ قرآن وسنت یا فقہی مسائل کے متعلق یا سیرت پاک کے حوالے سے تقریر فرما رہے ہوتے تو اس کا اندازہ سامنے بیٹھ کر سننے والا ہی لگا سکتا ہے۔شنید کے بود مانندہ دیدہ۔

فرط مسرت سے کبھی دایاں اور کبھی بایاں ہاتھ بھی بلند فرمالیتے۔چہرے پر خوشی اور سرور سے اس قدر رونق ہوتی کہ احاطہ تحریر وتقریر میں نہیں لایا جاسکتا۔

چشم دید حقیقت تو یہ ہے کہ حصول علم دین کا شوق اور دوسروں تک پہنچانے کا مخلصانہ اور سچا جذبہ بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔یہ خوبی بھی اللہ نے آپ کو خاص طور پر وافر عطا فرمائی تھی۔

ہم نے دیکھا کہ حزب الاحناف میں پڑھاتے پڑھاتے پتہ چلا کہ کسی بڑے استاد صاحب (جن میں حضرت قبلہ مفتی محمد حسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ یاد ہیں دوسرے اساتذہ کے نام یاد نہیں کیونکہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے پاس بھی ہمارے کچھ اسباق تھے) کے پاس آپ کے ذوق کا کوئی سبق شروع ہوا تو فوراً اس کی سماعت کے لئے تشریف لے جاتے اور اپنے سے کہیں جونیئر طلباء کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی عار محسوس نہ فرماتے۔اور پھر اپنی کلاس لے لیتے۔حصول علم دین کے لئے اس قدر پیاس اور چاہت اور دل میں اتنی قدر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حد وبے حساب عطا فرمائی تھی۔

جب یہی علم دوسروں کے قلب وذہن میں اتارتا ہے تو اس کا ڈھب بھی آپ کو عطیہ خداوندی تھا۔یعنی سبق شروع کرنے سے پہلے ہی طلباء کے کتابیں سیدھی کرنے کے دوران ٹھیٹھ پنجابی اور پنجابی انداز میں کوئی نقطہ' کوئی واقعہ' قرآن وحدیث' تاریخ' ملکی میرا مطلب ہے کہ کوئی بھی تذکرہ چھیڑ کر ہنستے ہنستے مسکراتے ہوئے بیان کرتے ہوئے اس طرح کا ماحول بنا لیتے کہ طلباء کے دل ودماغ کو کھینچ کر جیسے اپنی مٹھی

Marfat.com

میں لے گئے ہوں اور کمال یہ کہ یہ سلسلہ گفتگو سبق سے غیر متعلقہ بھی نہ ہوتا۔ جب طالب علم ہمہ تن گوش آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تو کتابی سبق کو اس کے ساتھ ہی ملا دیتے کہ اب منطق وفلسفہ ہو یا صرف ونحو فقہ کے مسائل ہوں یا کتاب وسنت کی تشریح گویا مشکل سے مشکل مسائل طالب علم کے ذہن پر مرتسم ہوتے چلے جاتے طلباء میں ایسے ذہن بھی ہوتے ہیں کہ خود کو پختہ کرنے کے لئے اعتراض کر کے اور سوال پہ سوال کر کے استاد کو زچ کر دیتے ہیں خاص طور پر فقہی اور منطق وفلسفہ اور علم ہیت کے مسائل میں مگر کیا مجال کہ استاد محترم قبلہ حافظ محمد عالم صاحب کے چہرے یا طبیعت میں ذرہ برابر بھی خفگی آ جائے الٹا مثالیں دے دیکر بہ انداز ہنسی مذاق ہنسنا بھی اور ہنسانا بھی آخر طالب علم کی تسلی کر کے دم لینا ہے۔ مجھے یاد آ گیا بعض اوقات زیادہ بھی ہنسی آ جاتی تو سبحان اللہ فوراً منہ کے آگے اپنا رومال رکھ لیتے تا کہ دانت ظاہر نہ ہوں۔ اور یہ بھی یاد آ گیا کہ ہم نے یہ ہاتھ والا رومال سر پر باندھ کر نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ ہمیشہ سر پر عمامہ رکھ کر نماز ادا فرماتے یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی آپ شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر نہیں تھے آج کے زمانے سب نمازوں کا کیا کہنا جمعہ کی نماز بھی جالی والی ٹوپی سے پڑھائی جاتی ہے۔

اور اگر کوئی طالب علم استاد محترم کے علمی مذاق اور تغفن طبع سے ذرا بھی ذہنی بوجھ محسوس کر جاتا۔ تو اس انوکھے اور یکتائے روزگار استاد محترم کی یہ وصف بھی آپ کے بلند پایہ حسن اخلاق کا آئینہ دار تھا کہ شفقت پدری سے کہیں زیادہ اس کی دلجوئی سے اس کے قلب وذہن کا غبار دھوڈالتے۔

قرآن پاک سے اس قدر لگاؤ اور شغف تھا کہ اسباق کی تبدیلی کے وقفہ میں اکثر دفعہ حفظ قرآن اور پڑھنے والوں خاص طور پر شینوں میں منزلیں پڑھنے والوں کا ذکر تو اس ذوق اور لطف سے کرتے کہ ترنگ میں آ کر خود بھی چند آیات تلاوت فرما دیتے۔

Marfat.com

کیونکہ آپ خود بھی تو ہائے کے حافظ قرآن تھے۔ اور یہ بات میرے علم میں نہیں کہ آپ نے کس عمر اور کہاں قرآن حفظ کیا اور کن صاحب نظر اساتذہ کی نظر باثر نے ان کو بھی صاحب قلب ونظر بنا دیا تھا۔ اور پھر یہ بھی قرآن کریم ہی کی برکت تھی کہ آپ کا ذہن علم کا سمندر تھا۔ اور علوم وفنون کے دقیق سے دقیق مسائل لمحوں میں پوری شرح وبسط سے بیان فرما دیتے تھے۔ علم کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچنا اور پھر معرفت وحکمت کے موتی تلاش کرنا آپ کا ہر وقت کا معمول' شغف اور آپ کی پسندیدہ فکری غذا تھی۔ لگتا تھا کہ اوائل عمر سے ہی جبکہ ابھی آپ نے حفظ قرآن بھی شروع نہ کیا ہوگا بے مقصد مجالس گفتگو' لچر اور فضول باتوں سے کھیل کود سے آپ کو کوئی سروکار نہ تھا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہ گھٹی گھٹی طبیعت' جلے بھنے اور ماتھے پر تیوڑی نہیں نہیں بلکہ اکیلے ہوں یا محفل میں' درس دے رہے ہیں یا خود مطالعہ فرما رہے ہیں' کلاس کو پڑھا رہے ہیں خطبہ دے رہے ہیں یا علماء کی محفل میں گویا ہر لمحہ چہرے پر ایک مسکراہٹ اور خوشی کا اظہار ہوتا تھا۔ میری ناقص عقل اور سوچ کے مطابق یہ خوشی اور سرور آپ کو قلب وذہن میں علم کی فراوانی کی وجہ سے تھا۔ کبھی کبھی کسی مسئلے میں کچھ دقت ہوتی تو ذرا سی چہرے پر سوچ سی محسوس ہوتی تو کتاب کے حاشیے پر نظر گاڑ دیتے اور کچھ لمحوں بعد مسکراتے اور کھلاتے چہرے سے گردن اٹھاتے اور ایسے لگتا جیسے موتیوں کی تلاش میں غوطہ زن تھے اور موتی ہاتھ آ گئے ہیں۔

کہتے ہیں العلم حجاب اکبر کہ علم بہت بڑا پودا ہوتا ہے۔ یعنی علم کا غرور حقیقت کے درمیاں پردہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی بے عملی کی طرف لے جاتا ہے۔ مگر کیا عرض کروں استاد محترم حضرت علامہ حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہ چونکہ اللہ نے انہیں شیخ الحدیث والتفسیر کے منصب پر فائز فرمایا تھا۔ اس لئے بفضلہٖ تعالیٰ آپ ابتداء ہی سے عالم باعمل تھے۔ اور عالم باعمل کا دوسرا نام صوفی اور شیخ کامل ہوتا ہے شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت بھی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ تاندلیانوالہ شریف ضلع فیصل آباد میں حضرت پیر قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں حاضری ہوئی (ویسے اللہ کے فضل سے اس ناچیز نے حضرت پیر قندھاری کی زیارت کی ہوئی ہے جب آپ شاہدرہ میں تھے) تو اس موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی بھی زیارت ہوئی کیونکہ ان دنوں آپ لاہور سے باذن اللہ سیالکوٹ شریف تشریف لاچکے تھے۔ میں حیران تھا کہ ایک شیخ الحدیث والتفسیر کتابی عالم وفاضل مگر اپنے پیر خانہ میں عام حاضرین کی طرح حاضری دے رہے ہیں۔ شیخ الحدیث جو رموز طریقت کے بھی عالم تھے اپنے مرشد گرامی کے سجادہ نشین کی والہانہ تعظیم وتکریم اور ادب بجالا رہے تھے۔ جس سے معلوم ہورہا تھا کہ آپ شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت میں ممتاز مقام پر فائز ہیں یہ تو خیر آپ کا پیر خانہ تھا آپ ہر اس صاحب طریقت کوادب واحترام اور عزت سے دیکھتے اور ملتے جو مکمل طور پر پاسبان شریعت بھی ہوتا۔ مگر تاندلیانوالے صاحب حضرت صاحب زادہ صاحب جو آپ کو عزت دیتے اس کی بھی کوئی انتہا نہ تھی۔

رات کو محفل شرع ہوئی تو اسٹیج سیکرٹری سے لاؤڈ سپیکر لیکر خود ناچیز کا بڑی عزت افزائی اعلان فرمانا شروع فرمادیا۔ میں تو شرم کے مارے گردن نیچے کیئے ہوئے تھا مگر معلوم یہ ہورہا تھا کہ استاد ہوتو ایسا کہ اپنے ایک ادنیٰ تلمیذ کو دیکھ کر اس کو کتنی خوشی ہورہی ہے اور پھر اپنے قابل شاگردوں پر کتنے مہربان ہونگے۔ دراصل بڑا وہی ہوتا ہے جو چھوٹوں کو نظر شفقت سے بڑا اور نالائق کو قابل بنادے۔ رومیٔ کشمیر فرماتے ہیں۔

کامل لوگ محمد بخشا لعل بنان پتھر داد

اپنی کلاس کے چند ساتھی مجھے یاد ہیں حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب' حضرت مولانا علام حسین صاحب کشمیری' حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم صاحب ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا علامہ محمد احمد شاہ صاحب' علامہ محمد یوسف خالد صاحب' مولانا

Marfat.com

مولوی فضل دین صاحب اور حضرت مولانا مولوی یوسف صاحب (پٹھان) اور بھی ساتھی ہونگے مگر ذہن میں نہیں آپ نے استاد ہوتے ہوئے بھی کبھی ان کو صرف نام لیکر نہیں پکارا تھا بلکہ پیار اور محبت و شفقت سے نام کے ساتھ مولوی لگا کر بلاتے جب حضرت استاد محترم لاہور سے سیالکوٹ تشریف لے آئے اور دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کا سنگ بنیاد رکھا تو درس نظامی جس کا سالہا سال سے سرزمین سیالکوٹ میں قحط الرجال تھا دنوں، مہینوں اور سالوں میں ختم کر دیا۔ حفظ وقرات، درس نظامی، دورہ حدیث وتفسیر اور علم کے پیاسوں کو خوب سیراب کیا۔ اپنی علمی، عملی، خداداد صلاحیتوں سے ایک عام عالم دین سے استاذ العلماء، پھر شیخ الحدیث والتفسیر اور مفتی اعظم کی حیثیت سے افق عالم پر ابھرے نہ صرف دین بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی جمعیت علماء پاکستان کے ایک عظیم رہنما کے مقام سے پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے مسلمانوں کی قیادت کی، ختم نبوت کا مسئلہ ہو یا احترام مقام مصطفیٰ کا ملک سے فحاشی وعریانی کو ختم کرنے کی تحریک ہو یا ملک سے مہنگائی اور غربت دور کرنے اور اقتصادی انصاف کے لئے کوشش ہر جگہ آپ کی شخصیت نمایاں رہی اس کے بدلے میں قید و بند اور جیلوں کی بھی پرواہ نہ کی۔ آپ کے صاحبزادگان تلامذہ، عقیدت مند بھائی اور مقتدی سب ہی آپ کی قیادت میں دین اور ملک وملت کے لئے کسی بھی قربانی دینے سے پیچھے نہیں رہے۔

یہ سب کچھ آپ کے والدین کی دعاؤں، اساتذہ اور مشائخ کی نظر کرم کا ثمر تھا۔ انشاءاللہ العزیز آپ کی دینی اور ملی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی جس سے اہل اسلام کو رہنمائی ملتی رہے گی اور آپکا علمی چشمہ فیض ہمیشہ ابلتا رہے گا اور علمی فیض جاری رہے گا۔

اسی دوران حضرت استاد محترم قبلہ حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹ شریف میں استاذ الاساتذہ اور شیخ الحدیث کے منصب اعلیٰ پر تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ناچیز اور حضرت

Marfat.com

علامہ مولانا الٰہی بخش صاحب کو سیالکوٹ میں کسی تقریب یا جلسے میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ تو حاضرین وسامعین جلسہ کے سامنے خود تشریف فرما ہو کر اتنی محبت اور اہتمام سے ہمارا اعلان فرماتے جیسے ہم بڑے ہیں بڑے عالم ہیں۔ بات عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں ایسے شفیق ومہربان اور مربی کبھی کبھی آتے ہیں۔ جو مخلوق خدا کے لئے مثالی زندگی کے نمونے چھوڑ جاتے ہیں جاتے نہیں بلکہ اپنی خوبیوں کے سبب ہمیشہ اور ابدی زندگی پا جاتے ہیں۔ اور خلق خدا ان کے علم وعمل کے خزانے سے ہمیشہ استفادہ کرتی رہتی ہے۔

غالباً 1992 جولائی کا ذکر ہے محمد احمد بھٹی صاحب جنکی میری ملاقات نیوجرسی امریکہ میں ہوئی یہ میرے دادا مرشد ولی کامل حضرت مولانا محمد حسین صاحب (پسروری) رنگپورہ شریف سیالکوٹ کے مرید ہیں نے خود امریکہ میں اپنے گھر اپنے دو بیٹوں کو قران پاک حفظ کرایا۔ وہ پاکستان مع اپنے بچوں کے آئے اور انہوں نے بچوں کے حفظ قرآن کرنے کی خوشی میں سیالکوٹ میں محفل رکھی۔ جس کی ایک نشست جمعہ کے وقت جامع مسجد پھولوں والی گلی میں تھی اور راقم کو بھی دعوت دی۔ یہ مسجد دودروازہ کے قریب ہے۔ حاضر ہوا تو مسجد حاضرین سے بھری ہوئی تھی اور یہ دیکھ کر میری خوشی کی حد نہ تھی کہ استاد محترم حضرت شیخ الحدیث والتفسیر قبلہ حافظ محمد عالم صاحب حفظ قرآن کی فضیلت پر بیان فرما رہے تھے جیسے کہ علم کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہو۔ ناچیز کو دیکھ کر اور خوش ہو کر اور مسکراتے چہرے سے دایاں ہاتھ ناچیز کی طرف لہرا کر فرمایا لو وہ ہمارے قاری صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں آپ کے اس محبت ومشفقانہ اشارے سے سامعین بھی خوش ہوئے تو آپ نے پھر یہ نہیں فرمایا کہ لوگو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو اور خاموش رہو نعرے نہ لگاؤ بلکہ آپ اپنے ادنیٰ شاگرد کی عزت افزائی فرما کر خوش ہوتے رہے ناچیز دست بوسی کر کے قدموں کے قریب بیٹھ گیا' سبحان اللہ یہ محبت' نرمی' پیار اور طبیعت میں حسن اخلاق

Marfat.com

کی فیاض قدرت کی ودیت تھی جس سے ہر عام وخاص کے ساتھ آپ پیش آتے تھے مگر یاد رہے۔

کہ رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

کا پیکر بھی آپ ہی تھے۔

حفظ قرآن اور والدین حافظ قرآن پر اپنے فاضلانہ خطاب کے آخر میں فرمایا حضرت اب قاری صاحب تلاوت بھی کریں گے نعت اور بیان بھی کریں گے۔ اور جمعہ بھی پڑھائیں گے۔ راقم شرم سے سرنگوں تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے جمعہ جامعہ حنفیہ دودروازہ میں پڑھانا ہے۔ کتنے خوش قسمت تھے یہ حفاظ کرام اور ان کے والدین اور رشتہ دار جنکی اس تقریب حفظ قرآن میں حضرت شیخ القرآن والتفسیر تشریف لائے اور اپنی دعاؤں سے نواز گئے یہ حقیقت ہے کہ ایسے علم کے سمندر عالم باعمل، پیکر صدق و صفا، عاشق رسول، پاسبان شریعت وطریقت، مشفق ومہربان استاد اور قائد دنیا کو کبھی کبھی نصیب ہوتے ہیں۔

آپ علم وعمل کا شرق وغرب میں شہرہ ہی نہیں بلکہ آپ کے سینکڑوں تلامذہ مگر اب کوئی مفتی کوئی مقرر کوئی مصنف اور کوئی مدرس تو کوئی مناظر اسلام کے منصب پر فائز دین متین کی خدمت کر رہے ہیں تو دوسری طرف آپ کے اعزہ، اولاد رشتے ناتے سے متعلقہ تمام ہی قرآن وحدیث کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ 1988ء فروری یا مارچ کے پہلے ہفتے میں مانچسٹر کے مضافاتی شہر اولڈھم میں خطیب برطانیہ قاری خادم حسین صاحب چشتی کے پاس جلسے میں حاضر تھا۔ وہیں سے پروگرام کے مطابق پیٹر برو میں حاضر ہوا۔ علماء اور ساتھیوں سے زیادہ آشنائی نہ تھی کیونکہ دیر ہوئی 1977ء میں مولانا محمد سلیم صاحب نقشبندی کے ساتھ یہاں جلسے میں حاضر ہوا تھا۔ جلسے کی کارروائی شروع ہو چکی تھی کہ انتہائی وجیہہ، پروقار جواں سال مگر بزرگ آثار کسی بھی تکلف اور رکھ رکھاؤ سے

Marfat.com

بے غرض خوبصورت جبہ زیب تن سب سے ممتاز نہایت معصومانہ انداز میں اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ میں اٹھ کر ملا اور سوچا کہ شاید علاقے میں کوئی عرب عالم دین ہیں۔ مگر میرے احتراماً اٹھ کر ملنے کو انہوں نے بوجھ سا محسوس کیا اور مجھے بیٹھے رہنے پر زور دیتے رہے۔ اختتام جلسہ پر مجھے فرمانے لگے کہ گھر چلنا ہے مگر مجھے لندن واپس آنے کی جلدی تھی۔ فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم آپ کی باجی صاحبہ کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ حضرت حافظ علی محمد صاحب قادری قبلہ استاد صاحب شیخ الحدیث والتفسیر محترم علامہ حافظ محمد عالم صاحب مدظلہ العالی کے چھوٹے داماد ہیں۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

بے حد خوشی ہوئی ناچیز بسروچشم حاضر ہوا بھائی حافظ علی محمد صاحب نے اندر میرا سلام عرض کیا انہوں نے بہت سی دعائیں اور تحائف سے بھی نوازا۔

تاریخ یاد نہیں میں انگلینڈ میں تھا اور اس وقت بھی میں اولڈھم میں تھا اور قاری خادم حسین صاحب کے ساتھ ہی ڈربی کی جامع مسجد میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروگرام لیا ہوا تھا حاضر ہوا ساتھ علامہ شاہد رضا نعیمی کا بھی بیان تھا۔ میرے لئے اعلان میں خطیب مسجد و بانی جلسہ حضرت علامہ فضل احمد صاحب نے بار بار قبلہ شیخ الحدیث کا ذکر کیا یعنی میں اور حضرت قاری صاحب کو قبلہ شیخ الحدیث کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ بعد میں معلومات میں اضافہ ہوا تو آپ حضرت استاد محترم شیخ الحدیث والتفسیر قبلہ حافظ محمد عالم صاحب کے بڑے داماد ہیں تفصیلی گفتگو نہ ہو سکی کیونکہ یہیں سے ناٹنگھم پہنچنا تھا مگر محترم علامہ حافظ فضل احمد صاحب نے بے حد تاکید کی کہ آپ جب انگلینڈ آئیں سیدھے یہاں ہمارے ہاں آئیں یہیں رہیں جہاں بھی جلسے میں جانا ہوگا انتظام ہو جائے گا۔

علامہ مولانا حافظ فضل احمد صاحب قادری بھی شریعت وطریقت کے ایک مثالی

Marfat.com

باعمل عالم دین ہیں برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں دین کی شمع روشن کئے ہوئے علماء اہل سنت و جماعت میں آپ کا مقام نہایت ثقہ اور ممتاز حیثیت کا ہے۔

1995 میں امریکہ اور کینیڈا جاتے ہوئے برطانیہ میں بھی چند ایک جلسوں میں حاضری کا وعدہ تھا کہ اسی دوران علامہ مولانا حافظ فضل احمد صاحب کے ارشاد کے مطابق اپنے وعدے پر ڈربی حاضر ہوا تو اس دفعہ میرے ساتھ عزیزم بیٹے قاری مدثر رسول بھی تھے۔ جمعہ پڑھا اور ساتھ ہی دسرے دن جلسہ بھی ہوا۔

بفضلہٖ تعالیٰ گھر کا پورا ماحول استاد محترم حضرت شیخ الحدیث کی کرامت ہی نظر آ رہی تھی۔ کوئی بچہ حفظ کر رہا تھا تو کوئی درس نظامی محترمہ باجی صاحبہ اور تمام بچے بچیوں میں دین کا شوق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور اس پر اضافہ یہ ہوا کہ ان ڈھائی یا تین دنوں میں پورے گھر کے بچے اور پردے میں بچیونکی کی کلاس لگ جاتی۔ اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ پوری علم التجوید کچھ رکوع مشق اور حدر کی شاندار کامیاب کلاس ہوئی۔ اور ادھر اس ناچیز کی خوش بختی کہ قبلہ استاد محترم کا روحانی تصرف تھا کہ ان کے نواسے نواسیوں کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سکھانے کا شرف حاصل ہوا۔

میں سوچتا رہا کہ حضرت شیخ الحدیث کے پرخلوص دین متین کی خدمت کرنے کا اللہ کی طرف سے یہ انعام ملا ہے کہ غیر مسلم ملک جہاں عریانی' فحاشی اور لادینیت کا ہر طرف دور دورہ ہے وہاں آپ کے بچوں کا گھر علم و عرفان کا روشن مینار بن کر چمک بھی رہا ہے اور اپنے چاروں طرف جہالت و گمراہی کے چھائے ہوئے اندھیروں کو ختم کر کے دین اسلام کی روشنی پھیلا رہا ہے۔

زندگی کی آخری ملاقات و زیارت بیرون ملک سے مارچ 1999ء میں پاکستان پہنچا۔ چھوٹے بیٹے محمد مزمل رسول کی شادی خانہ آبادی کا سلسلہ شروع تھا بفضلہٖ تعالیٰ والدین کریمین کی دعاؤں سے بچپن ہی سے بزرگان دین کی شفقت کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

بزرگوں سے عقیدت ومحبت اوران کی خدمت کی سعادت ملتی آ رہی ہے۔ راقم کا نکاح حضرت محدث اعظم علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب نے پڑھایا تھا اور بیٹے قاری محمد مدثر کا نکاح مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی نے اور آج چھوٹے بیٹے محمد مزمل کے نکاح کے لئے ناچیز نے سیالکوٹ شریف حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب کی خدمت میں فون کیا اور مدعا عرض کیا اور عرض کیا میں حاضر خدمت ہورہا ہوں۔ سبحان اللہ۔ جیسے جناب کی محبت وشفقت پہلے ہی منتظر تھی۔ ناسازگی طبع کے باوجود فرمانے لگے۔ نہیں یار تساں کیوں تکلیف کرنی ایں شادی دی تاریخ دے لاگے کر کے مینوں یاد کرادینا میں انشاء اللہ العزیز ضرور آ وٗنگا۔ حالانکہ آج کل اتنے تکلفات ہو چکے ہیں کہ ڈائری دیکھ لوں۔ ڈائری گھر ہے سیکرٹری کہیں گیا ہوا ہے پھر بتلاؤں گا۔ جب تاریخ طے بھی ہوجائے تو کارڈ یکر آدمی بھیج دینا اگر نہیں تو پھر دوسرا معاملہ طے ہوتا ہے۔ بہر حال آپ کمال مہربانی اور ناچیز کی سرپرستی فرماتے ہوئے نماز عصر کے کچھ بعد دارالقرآن نیوگارڈن ٹاؤن لاہور میں تشریف فرما ہوگئے۔ اور مغرب کے بعد گلشن راوی میں ایک شادی گھر میں بچی والوں نے نکاح اور رخصتی کا انتظام کیا ہوا تھا بارات وہاں پہنچ گئی۔ بارات کے ساتھ سوائے پولیس بینڈ کے اور کوئی لہولعب کی چیز نہ تھی لیکن یہ بینڈ بھی کونسی اسلامی شادی کا حصہ تھا۔ ناچیز نے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر کی تشریف آوری اور آپ کے تعارفی کلمات کہنے کی کوشش کی لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ مجھ ناچیز کے پاس تو وہ کلمات ہی نہیں تھے جن سے آپ کا کماحقہ تعارف کراسکتا۔ البتہ یہ ان کا کرم ہے کہ نگاہ میری طرف ہے۔ اور اپنی خوش بختی پر نازاں تھا کہ آپ نے ناسازگی طبع کے باوجود کرم فرمایا اور ہمیں زیارت کا موقعہ عنایت فرمایا۔

آپ نے اپنے علمی مقام ووجاہت کے ساتھ ساتھ اپنی ظاہری ہیئت بزرگانہ سر پہ سفید خوشنما عمامہ' سفید ریش مبارک ہاتھ میں عصا مبارک کے ساتھ بارعب آواز

Marfat.com

میں خطبہ نکاح ارشاد فرمانا شروع فرمایا اور پھر ایجاب وقبول کے بعد دعا فرمائی۔ اور وقفہ دیئے بغیر آپ کرسی سے اٹھ کھڑے ہو گئے۔

اندر والا سوچ رہا تھا کہ آج استاد صاحب قاری غلام رسول نامی شخص کی خوب تعریف کریں گے۔ مگر حضرات میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ دعوت وارشاد کی ذمہ داری کا مقام ومنصب ہر ایک کا حصہ نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ نعمت واعزاز ہے جس کا حصہ ہوتا ہے اس کو روز ازل سے ہی عطا کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر خطبہ کے بعد میرے لئے دعائیہ کلمات فرمائے۔ طالب علمی کے زمانے کے ایک دو حوالوں سے بات کی اور بیٹے کی شادی پر کلمات تہنیت فرمائے اور پھر آئین جواں مرداں حق گوئی وبے باکی کے منصب کا حق ادا کر دیا۔ شادیوں پر ناجائز اور فضول خرچی' ناچ گانا' ڈھول جاجے گاجے اور ہر قسم کی خرافات اور بے مقصد رسم ورواج کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ شادی میں شریک ہر شخص اس جرات اور حق گوئی پر عش عش کر رہا تھا۔ آپ کے بیان سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ اپنے ایک شاگرد کے بیٹے کے نکاح پڑھانے کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کو دعوت حق دینے تشریف لائے ہیں۔ کسی کو اچھا لگے یا برا انہوں نے اپنے منصب وذمہ داری کو خوب نبھایا۔ اور اسٹیج سے اتر کر مجھے فرمایا کہ ہم اب واپس جا رہے ہیں میں اور کچھ ساتھی آپ کو الوداع کرنے باہر سڑک تک آئے۔ میں نے دبے لفظوں میں عرض کیا کہ کبھی انگلینڈ جانا نہیں ہوتا فرمانے لگے قاری صاحب میں کتھے جانا ایں میرا دل نہیں مندا اینویں بچے کہندے رہندے نے اور آپ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے الحمدللہ ان کا ہنستا مسکراتا چہرہ اور بزرگانہ شخصیت ایک دفعہ پھر دل ودماغ میں تازہ ہو گئی۔

جولائی کے آخری ہفتے تک میں مدرسوں اور جلسوں میں مصروف ہو گیا اور جولائی کے آخری ہفتے میں لاہور سے کراچی' مانچسٹر اور نیویارک سے کینیڈا تک کے سفر

Marfat.com

اور جلسوں کا پروگرام بن چکا تھا۔ مگر میرے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ آپ آج کل برطانیہ میں ہیں یا آپ کب تشریف لے گئے تھے۔ کہ صبح اخبار کے پہلے صفحے پر یہ الم ناک خبر تھی کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب بانی جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ برطانیہ میں معمولی علالت کے بعد رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ اپنی نواسی کی شادی پر تشریف لے گئے تھے۔ راقم کوئی ظہر کے بعد سیالکوٹ حاضر ہو گیا۔ جامعہ حنفیہ سیالکوٹ کے گلی کوچے اور بازاروں میں ہر طرف اداسی ہی اداسی تھی صاحبزادگان اور علامہ مولانا حافظ فضل احمد صاحب جو بوقت رحلت ہی پاکستان آ گئے تھے ملاقات ہوئی برطانیہ سے آپ کی آمد کی کوئی حتمی تاریخ یا وقت معلوم نہ ہو سکا اور یہ امید اور انداز لیکر میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ کہ مانچسٹر اتر کر ڈربی میں نماز جنازہ میں یقیناً حاضر ہو جاؤں گا۔ مانچسٹر ائیر پورٹ سے ساتھی کے ساتھ جلدی جلدی خطیب برطانیہ حضرت مولانا قاری خادم حسین صاحب کے مکان پر پہنچا تو پتہ چلا کہ جنازہ کل ہو گیا تھا اور آج پاکستان روانگی ہے۔ ڈربی رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ اس وقت حضرت صاحب مانچسٹر ائیر پورٹ پر ہونگے یا ممکن ہے جہاز روانہ ہو گیا ہو اس میں شک نہیں کہ آپ کے اس سفر آخرت کے وقت ان کی زیارت سے محروم رہا۔

عزیزم بھائی حامد رضا صاحب آپ کا اللہ نبی حامی و ناصر ہو۔ رب ذوالجلال آپ کے عظیم والد گرامی کے قائم کردہ دارالعلوم پر آپ کے سارے خاندان پر اپنی اور اپنے محبوب کریم رؤف الرحیم کی رحمت کا سایہ رکھے آپ سب بھائی بہنوں کو حضرت کے دینی مشن کو بہتر سے بہتر طریقہ پر قائم دائم رکھنے کی توفیق رفیق اور ہر طرح کے ذرائع واسباب عطا فرمائے۔ اور حضرت کے جملہ تلامذۂ احباب ومعتقدین اور متوسلین کو آپ کا دست و بازو بنائے آمین۔

یہ ناچیز خوب سمجھتا ہے کہ اس میں بولنے اور لکھنے کی صلاحیت نام کی کوئی چیز

Marfat.com

نہیں البتہ محبت وعقیدت کی رو میں چھوٹا منہ اور بڑی بات کہنے کی جسارت کی ہے۔ اللہ کرے ناچیز کی یہ سطور طبع خاطر پر بار ثابت نہ ہوں۔

مناظر اسلام مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری صاحب اشرفی
ایڈیٹر ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ

آفتاب اہل سنت ماہتاب طریقت استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب بانی ومہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ ریاست جموں کشمیر موضع رانجھن میں یکم شوال بروز پیر بمطابق اپریل ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حاجی شاہ محمد تھا۔ آپ کا گھرانہ شروع ہی سے مذہبی تھا۔ آپ کے جد امجد کی ساری زندگی میں کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی۔ ساری عمر مسجد میں کبھی دنیاوی بات نہ کی۔ اگر اشد ضروری ہوتی تو مسجد سے باہر نکل کر کرتے۔ آپ کی والدہ ماجدہ تہجد گزار اور نہایت پارسا تھیں۔ خاندانی طور پر آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات سے تعلق تھا۔ عمدۃ الصالحین حضرت سید امیر قادری رحمتہ اللہ علیہ آف ڈھوڈا شریف سے آپ کے والدین کی بیعت تھی۔

ولادت کی خوشخبری

آپ کے والد صاحب کے ہاں اولاد ہوتی مگر وہ فوت ہو جاتی تھی۔ آپ کے گاؤں حضرت سید امیر رحمتہ اللہ علیہ دورہ پر تشریف لے گئے تو آپ کے والد صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زندگی والا بیٹا عطا فرمائے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شاہ محمد! گورا نہیں تو سانولا رنگ والا ہی سہی، تو اللہ تعالیٰ نے والدین کو محمد عالم عطا فرمایا۔ جو کہ بعد میں برصغیر میں دنیائے اہل سنت میں علم و فضل کا آفتاب بن کر چمکا۔ جن سے ہزاروں علماء اور حفاظ نے فیض حاصل کیا۔ حضرت

Marfat.com

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ اکثر و بیشتر اپنی زبان سے خود یہ واقعہ سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا وجود حضرت سید امیر رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت ہے۔ راقم الحروف کی تصنیف مشائخ قادریہ کی تقریظ جو حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائی ہے اس میں بھی تحریر فرمایا ہے۔

حفظ قرآن

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو آپ کے پھوپھا حافظ احمد دین صاحب کے پاس سیالکوٹ حفظ قرآن کے لئے چھوڑ دیا۔ آپ نے ساری زندگی رمضان المبارک کے مہینہ میں تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ آپ کو قرآن پاک کی منزل خوب یاد تھی۔

علامہ نبی بخش حلوائی کی خدمت میں

مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی قصوری ثم لاہوری رحمتہ اللہ علیہ جو کہ فخر پنجاب علامہ غلام دستگیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ علامہ حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کا ریاست جموں و کشمیر میں دورہ ہوتا تھا۔ آپ کے گاؤں کئی کئی دن قیام ہوتا تھا۔ آپ کی نگاہ ولایت دیکھ رہی تھی کہ یہ حافظ محمد عالم دنیائے اہل سنت کا آفتاب بن کر چمکے گا۔

آپ کے والد ماجد صاحب سے فرمایا' شاہ محمد! حافظ محمد عالم مجھے دے دو کہ میں اسے عالم بنادوں گا۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو ان کے ہمراہ لاہور بھیج دیا۔

لاہور میں آمد

علامہ نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ نے لوہاری دروازہ کے سامنے کوتوالی تھانہ کے

Marfat.com

ساتھ دومنزلی مسجد میں مدرسہ قائم کیا تھا۔ آپ وہاں طلباء کو پڑھاتے تھے۔ آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں وہاں ان سے پڑھیں آپ کے ساتھیوں میں اس وقت علامہ حلوائی کے متبنی الحاج میاں باغ علی صاحب' علامہ محمد اقبال فاروقی' مولانا صوفی غلام حسین صاحب گوجروی' صاحبزادہ پیر محمد اسلم شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور شریف وغیرہ ہم تھے۔

علامہ حلوائی رحمتہ اللہ علیہ ضعیف العمر تھے۔ آپ کی بینائی بھی اب بہت کم ہو گئی تھی۔ آپ کی توجہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ پر خصوصی تھی۔

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ

علامہ حلوائی رحمتہ اللہ علیہ خود شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو اہل سنت و جماعت کے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قادری رضوی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کیا' بقیہ کتب آپ نے وہاں پڑھیں۔ اس وقت وہاں استاذ العلماء علامہ محمد مہر دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمتہ اللہ علیہ بھی مدرس تھے۔ دورہ حدیث شریف شیخ التفسیر علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کیا۔ ۱۹۴۸ء کو ان کی دستار فضیلت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری اور دیگر اکابر مشائخ عظام کے ہاتھوں ہوئی۔

حزب الاحناف میں تدریس

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ جب فارغ التحصیل ہوئے تو شیخ التفسیر علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب علیہ الرحمتہ نے آپ کو دارالعلوم حزب الاحناف میں تدریس کی خدمات سونپ دیں۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۳ء تک دارالعلوم

Marfat.com

حزب الاحناف میں پڑھایا۔

اس دور میں جن حضرات نے اکتساب کیا ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ پیر طریقت علامہ الحاج محمد ارشاد حسین صاحب نوری علیہ الرحمتہ چورہ شریف' پیر طریقت الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب علیہ الرحمتہ موہری شریف' استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان' استاذ العلماء علامہ محمد علی صاحب علیہ الرحمتہ بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور' خطیب پاکستان علامہ الٰہی بخش قادری لاہور' زینت القراء قاری غلام رسول صاحب لاہور' مولانا محمد صدیق صاحب نقشبندی سانگلہ ہل' مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب کامونکی' خطیب اسلام مولانا سید محمد یعقوب شاہ صاحب رضوی علیہ الرحمتہ پھالیہ وغیرہم ہیں۔

جامعہ نعیمیہ لاہور

استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی علیہ الرحمتہ نے دارالعلوم حزب الاحناف سے تدریس چھوڑ کر علیحدہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کی بنیاد رکھی تو حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ بھی اس کی تعمیر و ترقی میں مفتی صاحب علیہ الرحمتہ کے ساتھ تھے۔

جامعہ نعیمیہ لاہور میں آپ نے ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۵۶ء تک تدریس فرمائی۔

لاہور میں خطابت اور بیعت

لاہور میں قیام کے دوران آپ اکبری منڈی ایک جامع مسجد میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ اس دوران مولانا حافظ نذیر احمد صاحب' مولانا حافظ حکیم محمد بلال صاحب اور مولانا محمد بشیر فیضی مرحوم اور مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب

Marfat.com

قادری نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

وہاں پر حکیم عبداللطیف صاحب فیضی ایک صوفی منش کا مطب تھا۔ حکیم صاحب کی غوث زماں پیر سید فیض محمد شاہ صاحب قندھاری علیہ الرحمتہ سے بیعت تھی۔ ان کا قیام شاہدرہ لاہور تھا۔ آپ نے وہاں جانا شروع کر دیا۔ آپ کا ورع' زہد' تقویٰ اور علم دوستی سے آپ بہت متاثر ہو کر ان کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ اکثر و بیشتر مواقع پر حضرت قندھاری علیہ الرحمتہ کی باتیں بڑی محبت اور عقیدت سے سناتے تھے۔ بعض اوقات آپ کی وجدانی کیفیت ہو جاتی تھی۔

آخری دور میں تو آپ بڑے اہتمام سے فیض آباد شریف' تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد حاضری دیتے تھے اور راقم الحروف بھی آپ کے ارشاد کے مطابق ہر سال آپ کے ہمراہ حاضری دیا کرتا تھا۔ انشاء اللہ المولیٰ جب تک صحت اور زندگی نے ساتھ دیا اپنے استاد محترم مربی قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے پیر خانہ فیض آباد شریف میں عرس مقدس پر حاضری اب قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کی طرف سے بھی دیا کرے گا۔ خواہ آستانہ سے دعوت آئے یا نہ آئے۔

آستانہ عالیہ فیض پیر قندھاری کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت قبلہ الحاج حسین علی شاہ صاحب زید مجدہ بھی فقیر پر شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے واسطہ سے بہت شفقت فرماتے ہیں۔ قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ بھی آستانہ عالیہ پر فقیر کی حاضری سے بہت خوش ہوتے تھے اور تقریر بڑے ذوق سے سنتے تھے اور دعائیں دیتے تھے۔

خلافت

قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کو پیر طریقت حضرت سید حسین علی شاہ صاحب

Marfat.com

دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ پیر قندھاری تاندلیانوالہ شریف اور شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ لاثانیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال سے خلافت حاصل تھی۔

سیالکوٹ آمد

قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے والدین اور برادران سب ہی سیالکوٹ قیام پذیر تھے۔آپ کی زندگی پہلے پڑھتے پھر پڑھاتے لاہور میں گزر رہی تھی۔آپ کی والدہ ماجدہ اکثر آپ سے سیالکوٹ میں قیام کرنے کا فرماتی تھیں۔والدہ ماجدہ کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے سیالکوٹ شہر آ گئے۔

جامعہ عبدالحکیم کی بنیاد

سیالکوٹ شہر کی مشہور مذہبی شخصیت شیخ العلماء علامہ محمد یوسف صاحب علیہ الرحمتہ کو سیالکوٹ میں دینی مدرسہ کے اجراء کا مشورہ دیا۔جس کو علامہ محمد یوسف صاحب علیہ الرحمتہ نے بہت سراہا۔چنانچہ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمتہ تحصیل بازار میں آپ نے ۱۹۵۶ء میں جامعہ عبدالحکیم کی بنیاد رکھی۔دارالعلوم جامعہ عبدالحکیم کے قیام کی شہرت ضلع بھر میں ہوگئی اور سیالکوٹ اور ضلع سیالکوٹ سے طلباء نے دارالعلوم میں داخلہ لیا۔شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کو اللہ تعالیٰ نے جو تدریسی صلاحیت عطا فرمائی تھی اس سے اپنے بیگانے بھی معترف ہیں۔تھوڑے سے عرصے میں دارالعلوم جامعہ عبدالحکیم کی علاقہ بھر میں شہرت ہوگئی۔

شہر کی جامع مسجد

جنرل محمد ایوب مرحوم کے دور میں جب محکمہ اوقاف بنا تو اس دور میں سیالکوٹ

Marfat.com

دودروازہ کومحکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ کیونکہ وہ مسجد مین بازار میں تھی اور کافی تعداد میں اس کی دکانیں تھیں۔ وہاں کی مسجد کمیٹی کے ممبران الحاج محمد باقر صاحب مرحوم' الحاج محمد دین صاحب مرحوم اور دیگران کے ساتھی جو کہ حضرت امیر ملت محدث علی پوری علیہ الرحمتہ کے مریدین تھے۔ شیخ العلماء علامہ محمد یوسف صاحب علیہ الرحمتہ کے پاس حاضر ہوئے کہ دارالعلوم اگر جامع مسجد دودروازہ میں منتقل ہو جائے تو ہوسکتا ہے کہ محکمہ اوقاف اسے واگذار کردے اور مسجد کی دکانوں کے کرایہ سے دارالعلوم کے چلانے میں بھی سہولت ہو جائے گی۔ علامہ محمد یوسف صاحب علیہ الرحمتہ اس سے متفق ہو گئے۔

جامعہ حنفیہ دودروازہ

تقریباً ۱۹۵۹ء کو دارالعلوم جامعہ عبدالحکیم جامع مسجد دودروازہ منتقل ہو گیا قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے اس کا نام جامعہ حنفیہ رکھا جو کہ تا حال اس جامع مسجد دودروازہ میں اہل سنت و جماعت کا مرکزی دارالعلوم ہے جس کا ملک پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک میں ایک بلند پایہ دارالعلوم میں شمار ہوتا ہے۔ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے اپنی ساری صلاحیتیں دارالعلوم جامعہ حنفیہ پر صرف فرما دیں۔ الحمد للہ رب العالمین اللہ کے فضل سے اس دارالعلوم سے حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کا فیضان دنیا بھر میں پہنچا ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے اپنی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف فرما دی تھی۔ آپ جامع شخصیت تھے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آپ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو ہر لحاظ سے ایک نفیس ترین شخصیت تھے۔ ان سے ملنے والا ہر شخص ان کو اچھے لفظوں میں یاد کرے گا۔ آپ کا اخلاق بلند تھا کہ کوئی بھی ہو اس سے خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ کوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو بغیر تواضع کے نہ جانے

Marfat.com

دیتے۔ مسافر‘ غریب کا بہت زیادہ اکرام فرماتے۔ جہاں تک ہوسکتا اس کی مدد فرماتے اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ راقم الحروف نے اپنی زندگی میں ایسا مشفق ومہربان نہیں دیکھا ۔تلامذہ کی تعلیم وتربیت پر بہت توجہ دیتے۔ دنیا اور دنیاوی معاملات میں ان کی مخلصانہ رہنمائی فرماتے۔ ان کے دکھ اور تکلیف کو سمجھتے اور مفید مشوروں سے نوازتے۔ اپنے تلامذہ سے بھی بہت اخلاق اور شفقت سے پیش آتے۔ ان کا اکرام فرماتے کہ طالب علم ازحد متاثر ہوتا۔ تلامذہ کو دین اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کی مخلصانہ انداز سے تبلیغ کرنے کی تلقین فرماتے۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے سیالکوٹ میں مسلک حق اہل سنت و جماعت کی جس انداز سے تبلیغ فرمائی ہر ذی شعور ان کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد بھی دنیا سے رخصت ہوا تو گھر والوں کو یہی خواہش ہوتی تھی کہ نماز جنازہ قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ ہی پڑھائیں۔

تبلیغ کا انداز

جنازہ کے بعد یا پہلے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز جنازہ موت اور مسلمان کو زندگی کیسی گزارنی چاہیے‘ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے‘ مسلمان مردوں کو فائدہ کیسے پہنچتا ہے‘ عالم برزخ کے حالات مردے سنتے ہیں کہ نہیں‘ نماز جنازہ وغیرہم پر جو کہ اصلاحی اور اعتقادی ہوتے تھے خوب شرح وبسط کے ساتھ مدلل انداز میں بیان فرماتے تھے۔ جنازہ میں ہر مکتب فکر کے لوگ ہوتے تھے ان تک مسلک اہل سنت کی حقانیت کی آواز پہنچانے کے لئے آپ نے اس طریقہ کو شروع فرمایا۔

ختم شریف

اسی طرح تیجہ‘ دسواں اور چالیسواں وغیرہم کے ایصال ثواب کی محافل پر بھی

Marfat.com

آپ نے وعظ ونصیحت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ جس میں آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان مسائل پر نہایت پر مغز بیان فرماتے تھے اور مخالفین کے الزامات اور اعتراضات کے جواب بڑے ہی احسن طریقہ سے دیتے تھے۔ ان مواقع پر آپ نے جو تبلیغ کا انداز شروع فرمایا اس کی افادیت سے متاثر کئی مقامات پر علماء کرام نے اس سلسلہ کو شروع فرمایا۔

درس قرآن

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے ۱۹۵۶ء سے لے کر ۱۹۹۹ء تک تقریباً پینتالیس سال جامعہ حنفیہ دودروازہ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا۔ موسم کیا بھی ہو آپ درس قرآن کے لئے گھر سے مسجد میں تشریف لاتے اور درس قرآن دیتے۔ آپ کا درس قرآن سننے کے لئے سیالکوٹ شہر کے دور دراز محلوں سے لوگ بڑے شوق سے شرکت فرماتے۔

آپ درس قرآن میں علم کے موتی بکھیرتے' آپ کا درس قرآن سننے والا دینی مسائل کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ آپ کا بیان علمی ہوتا مگر اس عام فہم انداز میں اس طرح بیان فرماتے کہ کم علم لوگ بھی بڑی اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ

ملک پاکستان کے مرکزی دارالعلوم جو ہیں ان میں, اس کا شمار ہوتا ہے۔ جس میں اقامتی طلباء کی ایک بڑی تعداد ہے مگر آپ نے کوئی سفیر مقرر نہیں فرمایا۔ آپ متوکل مزاج تھے۔ جب کبھی چندے کی مہم کا کوئی شاگرد یا عقیدت مند مشورہ دیتا تو آپ فرماتے بس اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ ساری زندگی آپ کا یہی انداز رہا۔ مدرسہ کے لئے چندہ کی مہم کے لئے نہ کبھی جلسہ کیا اور نہ ہی کبھی کسی جلسہ میں اعلان فرمایا اور نہ ہی

Marfat.com

رغبت دلائی۔ آخر دم تک آپ کی دعا برکت سے یہ سلسلہ چلتا رہا اور انشاء اللہ چلتا رہے گا۔ آپ اگر چاہتے تو سیالکوٹ شہر میں وسیع وعریض جگہ لے کر دارالعلوم کی عظیم الشان عمارت تعمیر کروا سکتے تھے بلکہ اکثر تلامذہ اور عقیدتمندوں نے بارہا مرتبہ مشورہ دیا مگر آپ کو جامعہ مسجد دو دروازہ سے اتنا قلبی لگاؤ تھا۔ اسی مسجد کے اوپر ہی دارالعلوم کے لئے عمارت تعمیر کرواتے رہے جو آج چار منزلہ عمارت ہے جو کہ آپ کی کوشش اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ آپ نے اپنی صحت اور آرام کی پرواہ کئے بغیر درس و تدریس کو اہمیت دی۔

شعبہ افتاء

ضلع بھر سے لوگ آپ کے پاس استفتاء کے لئے حاضر رہتے۔ دن رات یہ سلسلہ جاری رہتا مگر آپ ہر ایک سے بڑے خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں بڑے بڑے مشکل مسائل آپ نے حل فرمائے۔ شریعت مطہرہ کے مسائل میں آپ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی پرواہ نہ فرماتے تھے۔ جو مسئلہ ہوتا بلا جھجک بیان فرماتے۔

تحریک ختم نبوت

۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو آپ اس وقت لاہور دارالعلوم حزب الاحناف میں پڑھاتے تھے۔ آپ نے اس وقت تحریک میں حصہ لیا۔ جس کی پاداش میں حکومت نے آپ کو جیل بھیجا۔

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھٹو دور میں جب تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چلی تو سیالکوٹ میں آپ نے اس

Marfat.com

کی سرپرستی فرمائی جلوسوں میں شرکت فرمائی اور حکومت کے خلاف تقاریر کیں۔ حالانکہ آپ محکمہ اوقاف کے خطیب تھے۔ مگر آپ نے کبھی بھی محکمہ اوقاف کی ملازمت کی پرواہ نہ فرمائی۔ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر کسی کی بھی پرواہ نہ فرمائی اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے بہت کوشش فرمائی۔ تحریک کے سلسلے میں سیالکوٹ کے ایک جلوس کی قیادت فرمارہے تھے کہ شہر کے چوک علامہ اقبال میں انتظامیہ نے جلوس پر فائرنگ کردی آپ اس میں شدید زخمی ہوئے۔ آپ کے پاؤں اور ہاتھ پر گولی لگی۔

جمعیت علماء پاکستان

جو کہ اہل سنت و جماعت کی سیاسی تنظیم ہے اس میں آپ مرکزی شخصیت کے حامل تھے۔ جمعیت علماء پاکستان کے تقریباً ہر اجلاس میں وہ جہاں کہیں بھی ہوتا اس میں شرکت فرماتے۔ بڑی کانفرنس میں ملازمت کی پرواہ کئے بغیر شرکت فرماتے اور اکثر و بیشتر مقامات پر آپ کی تقریریں بھی ہوئیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سنی کانفرنس، رائے ونڈ میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس میں آپ کی زیر قیادت قافلے گئے۔ آپ خود بھی شریک ہوئے۔

الیکشن میں حصہ

جمعیت علمائے پاکستان نے پہلی مرتبہ ۱۹۷۰ء میں الیکشن لڑنے کا اعلان کیا تو سیالکوٹ شہر کی قومی اسمبلی کی سیٹ پر آپ نے الیکشن لڑا اور سوشلزم کے خلاف ایسی تحریک چلائی کہ پورے ملک پاکستان میں تمام جمعیت علماء پاکستان کے امیدواروں میں سب سے زیادہ ووٹ آپ نے حاصل کئے۔

جماعت اہل سنت

اہل سنت و جماعت کی مذہبی تنظیم اہل سنت کے مرکزی رہنما تھے۔

Marfat.com

سنی جہاد کونسل

سنی جہاد کونسل جو کہ آزاد کشمیر میں اہل سنت و جماعت کی تنظیم ہے۔ آپ اس کے بانیوں میں سے تھے۔ جہاد کشمیر کے سلسلے میں آپ کی کوشش ایک یادگار ہے۔ آپ اس کے مرکزی نائب امیر تھے۔ الغرض حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کی شخصیت اسلاف کی یادگار تھے اور آپ خود ہی ایک جماعت تھے۔

آپ کے تلامذہ کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ جو ملک پاکستان' آزاد کشمیر' برطانیہ' امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں دین اسلام کی تبلیغ اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

آپ کے کچھ تلامذہ کے اسماء گرامی کا تذکرہ کچھ پہلے کیا جا چکا ہے اور چند حضرات کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

پیر طریقت حضرت الحاج حافظ حیدر شاہ صاحب سجادہ نشین ڈھوڈا شریف گجرات' استاد العلماء حضرت الحاج صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری نقشبندی سجادہ نشین ڈھانگری شریف بانی و مہتمم حیات العلوم صفۃ الاسلام بریڈفورڈ' استاذ العلماء علامہ حافظ محمد یونس صاحب جماعتی (مدینہ طیبہ)' مولانا محمد شریف صاحب رضوی (آکسفورڈ برطانیہ) مولانا حافظ قاری محمد افتخار علی علیہ الرحمۃ (کھاریاں گجرات) مولانا قاری محمد زماں صاحب قادری (والسل' برطانیہ)' مولانا حافظ محمد یوسف صاحب قادری (ٹانڈہ)' مولانا حافظ محمد شریف صاحب قادری (فیصل آباد)' مولانا حافظ محمد صدیق صاحب (سٹاکٹن برطانیہ) مولانا صاحبزادہ محمد افضل صاحب نقشبندی (برمنگھم' برطانیہ)' مولانا حافظ عبدالستار صاحب (مدینہ منورہ)' مولانا حافظ محمد نصر اللہ صاحب (مدینہ طیبہ)' علامہ صوفی محمد اکرم صاحب نقشبندی (گوجرانوالہ)' مولانا محمد صدیق

Marfat.com

صاحب (ابوظہبی)' مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب (ابوظہبی)' مولانا حافظ احسان صاحب (ابوظہبی)' مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نقشبندی' مولانا حافظ قاری محمد حنیف صاحب نقشبندی' مولانا قاری محمد یعقوب صاحب قادری مدرس ڈھوڈا شریف' مولانا قاری محمد رفیق صاحب مدرس ڈھوڈا شریف' پروفیسر عبدالعزیز صاحب فتح جنگ' استاذ العلماء علامہ مولانا خواجہ الطاف محی الدین صاحب مہتمم جامعہ قادریہ سیالکوٹ' استاذ العلماء علامہ حافظ غلام حیدر صاحب خادمی مہتمم جامعہ نعمانیہ سیالکوٹ' استاذ العلماء علامہ سید نذیر حسین شاہ صاحب مہتمم جامعہ محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ' استاذ العلماء علامہ حافظ خداداد صاحب قادری خطیب والسل (برطانیہ)' خطیب پاکستان علامہ صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ صاحب جمیل کوٹلی لوہاراں' مبلغ اسلام علامہ قاری محمد علی اکبر صاحب قادری نعیمی خطیب لندن (برطانیہ)' مبلغ اسلام صاحبزادہ سید اشتیاق حسین شاہ صاحب کھروٹہ سیداں خطیب لندن (برطانیہ)' مبلغ اسلام علامہ قاری رضاء المصطفیٰ صاحب جمیل آکسفورڈ (برطانیہ)' مبلغ اسلام مولانا حافظ نور الدین صاحب جمیل بیڈفورڈ (برطانیہ)' استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب لاہور' علامہ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب قادری' مولانا صوفی دوست محمد صاحب سیالکوٹ' استاذ العلماء علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب' ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور' خطیب پاکستان مولانا علامہ الٰہی بخش قادری ضیائی صاحب لاہور' زینت القراء قاری غلام رسول صاحب لاہور' مولانا سید یعقوب شاہ صاحب علیہ الرحمۃ پھالیہ' استاذ العلماء مولانا محمد علی صاحب مرحوم مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور' مولانا حافظ مفتی نذیر احمد صاحب قادری ضلع مفتی مظفر آباد (آزاد کشمیر)' پروفیسر صدیق اکبر صاحب لاہور' مولانا محمد صادق قادری صاحب فیصل آبادی' مولانا قاری محمد علی صاحب خطیب دربار عالیہ ڈھوڈا شریف' علامہ حافظ نذیر احمد عزیزی صاحب' مولانا حافظ محمد صادق ضیاء صاحب' مولانا صوفی محمد

Marfat.com

سعید احمد مجددی صاحب خطیب ساہووالہ' مولانا قاری لہراسب علی صاحب کھاریاں' مولانا سید محمد شفیق شاہ صاحب چکوال' مولانا محمد بشیر احمد صاحب چکوال' مولانا حافظ محمد بلال صاحب فیضی سیالکوٹ' مولانا محمد بشیر صاحب فیضی لاہور' راقم الحروف محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی۔ ان کے علاوہ سینکڑوں ان کے شاگردان رشید ہیں معذرت کے ساتھ ان کے نام درج نہیں کئے جاسکے۔

برطانیہ میں آمد

آپ کے دو داماد مبلغ اسلام حضرت علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری خطیب مرکزی جامع مسجد ڈربی' مجاہد اسلام حضرت مولانا حافظ قاری علی محمد صاحب قادری پیٹر برو' برطانیہ میں دینی اور مسلکی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا حافظ فضل احمد صاحب قادری کی صاحبزادی یعنی آپ کی نواسی کی ۱۱ جولائی کو شادی کی تقریب تھی۔ آپ اپنی نواسی کے نکاح پڑھانے کے سلسلہ میں برطانیہ تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے صاحبزادہ علامہ محمد حامد رضا صاحب قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ بھی تھے۔

آپ کا ارادہ تھا کہ نواسی کے نکاح کے بعد حرمین شریفین حاضری ہوگی اور عمرہ شریف کی سعادت حاصل کر کے واپس سیالکوٹ آجاؤں گا۔ نکاح کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے عمرہ کا پروگرام بناؤ۔ یعنی اب وہاں حاضری دے کر پاکستان جانا چاہتا ہوں۔ علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری نے کوشش فرمائی مگر سعودی ایمبیسی نے وزیٹرز کے لئے عمرہ کے ویزہ پر پابندی لگادی۔

حضرت صاحبزادہ علامہ حامد رضا صاحب قادری نے عرض کیا حضرت ماہ رمضان شریف میں پاکستان سے عمرہ شریف کا پروگرام کریں گے تو فرمایا بہت اچھا کہ

Marfat.com

مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہو گی۔

پاکستان واپسی کے لئے ۱۳ اگست کی سیٹ OK کرالی گئی مگر ۵ اگست بروز پیر آپ اچانک علیل ہو گئے اور ۸ اگست کو ڈربی کے ہسپتال میں ڈاکٹروں کے مشورہ سے داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر نے علاج میں بہت کوشش کی مگر کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی کیونکہ پیارے مصطفی علیہ وسلم کے دین کے ایک عظیم مبلغ اور پیارے مصطفی علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق اور شریعت مطہرہ کی ساری عمر اشاعت کرنے والی عظیم شخصیت' ہزار ہا علماء اور حفاظ کو دین کا سپاہی بنانے والا آفتاب اہل سنت' ماہتاب طریقت' علم و عمل کے مجسم' شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء برطانیہ کے وقت کے مطابق صبح ۵ بجے فجر کے وقت اور پاکستانی وقت کے مطابق ۱ بجے رات اپنے اعزاء اقربا' تلامذہ اور ہزار ہا عقیدت مندوں کو داغ مفارقت دے کر کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے انتقال کے وقت آپ کے صاحبزادہ علامہ حامد رضا صاحب قادری' داماد علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری' آپ کی صاحبزادی آپ کے نواسے اور نواسیاں آپ کے پاس تھے اور وہ سورۃ یٰسین کی تلاوت کر رہے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر پورے برطانیہ میں آناً فاناً پھیل گئی۔ آپ ہزار ہا علماء کرام اور حفاظ کرام کے استاد تھے۔ آپ نے قریباً ۵۱ سال دینی علوم کی تدریس فرمائی۔ آپ کی مشفقانہ کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ بڑے کام کے علماء کرام انہوں نے تیار کر کے قوم کو دیئے۔ جو آج تک ملک پاکستان اور بیرون ملک تبلیغ دین کا کام کر رہے ہیں۔

Marfat.com

غسل مبارک

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کو غسل دینے کی سعادت راقم الحروف کو اور ان کے داماد قاری علی محمد صاحب قادری' آپ کے تینوں نواسوں مولانا فضل محمد صاحب۔ محمد فیضان صاحب۔ محمد عمر صاحب اور آپ کے عزیز افتخار احمد صاحب کو حاصل ہوئی۔ آپ کا چہرہ مبارک نورانی تھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ تبسم فرمارہے ہیں۔ جسم نرم و نازک تھا۔ آخری دیدار کرنے والے حضرات بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

برطانیہ میں نماز جنازہ

برطانیہ میں آپ کی نماز جنازہ میں سینکڑوں علماء کرام مشائخ عظام اور حفاظ کرام کے علاوہ ہزاروں عامتہ المسلمین نے شرکت کی۔ برطانیہ کی تاریخ میں یہ بہت بڑا جنازہ تھا۔ برطانیہ میں آپ کی نماز جنازہ آپ کے شاگرد رشید پیر طریقت علامہ الحاج صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب محبوبی نقشبندی قادری سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر بانی ادارہ حیاۃ العلوم صفتہ السلام بریڈفورڈ (برطانیہ) نے پڑھائی۔

پاکستان میں آپ کے انتقال کی خبر آناً فاناً پہنچ گئی۔ دنیائے اہل سنت پر افسردگی کا عالم طاری ہوگیا۔ کہ ہم سے دنیائے اہل سنت کی ایک عظیم اور مخلص ترین شخصیت ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئی۔

لاہور ائیر پورٹ

لاہور ائیرپورٹ پر سینکڑوں آپ کے عقیدت مند پہنچ گئے اور لاہور سے ہی جلوس کی شکل میں آپ کا جنازہ سیالکوٹ لایا گیا۔ ہر عاشق رسول اشک بار تھا۔ کہ قریباً

Marfat.com

نصف صدی جس شخصیت نے اپنے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث شریف پڑھائی اور قرآن پاک کا درس دیا۔ کا جنازہ ہے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

آپ کے تلامذہ عقیدت منداور اسلام کا ذوق رکھنے والوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ کا آخری دیدار کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

سیالکوٹ میں نماز جنازہ

سیالکوٹ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ سیاسی، نہ مذہبی کسی شخصیت کا بھی نہیں ہوا سیالکوٹ میں آپ کی نماز جنازہ آپ کے شاگرد رشید پیر طریقت الحاج صاحبزادہ پیر حیدر شاہ صاحب قادری سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف گجرات نے پڑھائی۔

آخری آرام گاہ

اڑتیس سال کا ایک طویل عرصہ جہاں پر آپ نے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند فرمائیں۔ اور ہزارہا علماء اس آواز کو دنیا میں کونے کونے میں پہنچانے کے لئے تیار فرمائے۔ جہاں آپ کی یادگار اہل سنت وجماعت کی عظیم درس گاہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ ہے۔ وہاں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی۔ آج وہ شیخ الحدیث جو اس دار العلوم اور جامع مسجد میں قرآن وحدیث کا درس دیتے تھے۔ اور لوگوں کو اللہ اور رسول کے ارشادات سناتے تھے۔ اب وہاں آرام فرما ہوکر قرآن وحدیث سن رہے ہیں۔ اور خوش ہورہے ہیں کہ میں نے ساری زندگی جو محنت کی تھی اور جو علماء تیار کئے تھے وہ میرے اس مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

مسند نشین

آپ کے لخت جگر نور نظر علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب کو اپنے مشن کو آگے بڑھانے اور جاری و ساری رکھنے کے لئے آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی نظامت کے فرائض اپنی نگرانی میں سپرد فرما دیئے۔ اور مسند تدریس پر بھی ان کو بٹھا دیا تھا۔ ان کا جانشین اور اس عظیم یادگار جامعہ حنفیہ کا مہتمم اور عظیم منصب کا امین ان کو مقرر کیا گیا ہے۔

اے رب کریم۔ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کا یہ فیضان جاری و ساری رکھ۔ آمین۔

فیضان قبلہ شیخ الحدیث

جاری رہے گا جاری رہے گا

جانشین شیخ الحدیث

علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب نے حضرت محدث سیالکوٹی کی مسند سنبھالتے ہی اپنے آپ کو اپنے والد گرامی کے مشن کو آگے بڑھانے کا عزم بالجزم فرمایا کہ آج ہر شخص ان کا مداح اور گرویدہ ہے بڑے جوش اور ولولے سے اہل سنت و جماعت کی قیادت فرما رہے ہیں مخدوم زادہ علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب زید شرفہ کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمت اور اہلیت عطا فرمائی ہے۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نگاہ کرم اور محدث سیالکوٹی علیہ الرحمہ کی خصوصی توجہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

اہل سنت کی مذہبی تنظیم اہل سنت ہو یا سیاسی تنظیم جمعیت علماء پاکستان یا جہادی تنظیم سنی جہاد کونسل اس میں اکابرین اہل سنت نے ان کو مرکزی مقام دیا ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

اکابرین اہل سنت ان کی کوششوں کو سراہاتے ہیں۔

مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ میں مالی اور جانی لحاظ سے ہر قسم کا تعاون فرمارہے ہیں۔ اور فرمانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ صرف زبانی جمع خرچ ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی کمر بستہ ہیں۔ جس سے عوام اہل سنت کے انہوں نے دل جیت لئے ہیں ابھی سال ڈیڑھ سال میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو وقار عزت وعظمت عطا فرمائی ہے جو کہ کسی کو شاذ شاذ حاصل ہوئی ہے۔ اس جوانی کے عالم میں تقویٰ' زہد ورع اور خلوص میں بھی ایک مثالی شخصیت ہیں۔ حضرت محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ کے تلامذہ مریدین متعلقین اور نیازمندوں کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے انہیں صلاحتیں عطا فرمادی ہیں۔

مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے جو انہوں نے پروگرام بنائے ہیں اور ارادے ہیں انشاء اللہ صرف سیالکوٹ شہر ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اس کے اچھے اثرات ہوں گے۔

قانون ساز اسمبلی کی ممبری اور وزارت

بامر مجبوری حال میں ہی حکومت ریاست آزاد جموں وکشمیر کے الیکشن میں ان کو حصہ لیناپڑا تو قوم نے ان کے اس اقدام کو خوش آئندہ قرار دیا۔ جس کی وجہ سے آپ آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ممبر منتخب ہو جانے کے بعد حکومت آزاد جموں وکشمیر نے آپ کو چار وزارتوں (بحالیات' ریلیف' ٹرانسپورٹ' مال) کا قلمدان کے لئے منتخب کرلیا۔ جو کہ ان کا یہ اقدام مستحسن ہے۔

انشاء اللہ المولیٰ محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ کا یہ شہزادہ حکومت میں اپنے کردار سے عدل وانصاف اور اخلاص کی ایک تاریخ مرتب کرے گا۔ اور عوام ہمیشہ ہمیشہ کے

Marfat.com

لئے ان کو یاد کریں گے کیونکہ اس نے ولائت کی آغوش میں پرورش پائی ہے۔ اس کی تربیت ایسے والدین نے فرمائی ہے۔ جن کی زندگی خوف خدا' جذبہ عشق رسول' ذکر الٰہی اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزری ہے۔

اولاد

آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔ صاحبزادہ حافظ محمد رضا صاحب' علامہ صاحبزادہ حامد رضا صاحب قادری اور مولانا صاحبزادہ حافظ حماد رضا ہیں۔ چار صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کے منجھلے صاحبزادے علامہ حامد رضا صاحب قادری جو کہ فارغ التحصیل ہیں۔ جنہیں شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے دارالعلوم جامعہ حنفیہ کا ناظم اعلیٰ مقرر فرمایا ہے اور وہاں ہی تدریسی خدمات بھی ان کے سپرد ہیں۔ آپ کے سب برادران عزیز واقارب' تلامذہ اور عقیدت مندان نے آپ کی خواہش کے مطابق ان کو جانشین مقرر کیا ہے۔ آپ کے لگائے ہوئے باغ کی آپ کی خواہش کے مطابق وہی آبیاری کریں گے۔ دارالعلوم کے مہتمم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ان کو یہ اہم منصب اپنے والد ماجد کی خواہش کے مطابق سرانجام دینے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ان کے وجود کو ملک وملت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت کے لئے مفید بنائے۔ آمین اور حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کا فیضان عام فرمائے۔ آمین۔

الحمدللہ۔ علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب اپنے عظیم والد کی طرح ان کے مشن کو باحسن طریقہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جامعہ کا انتظام وانصرام۔ تعلیمی ذوق و شوق طلبہ کی نگہداشت اور ان کے لئے سہولیات کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔

Marfat.com

اس کے ساتھ ساتھ جماعت اہل سنت اور سنی جہاد کونسل میں آپ کا کردار نہایت نمایاں ہے۔ دوروزہ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان کے سلسلہ میں، آپ کی خدمات قابل صد تحسین ہیں۔ عوام اہل سنت بھی ان کو شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے مقام پر ہی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کی وسیلہ جلیلہ سے اس سے بھی بڑھ کر مقام عطا فرمائے آمین۔

صلی اللہ علیہ حبیبہ محمد وعلی الہ و اصحابہ اجمعین ۔ برحمتک یا ارحمر الراحمین۔

صاحبزادہ حافظ حماد رضا صاحب

حال مقیم انگلینڈ یوکے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء صدق اللہ العظیم بعد از حمد و صلوٰۃ

محترم ومکرم قارئین کرام۔ حال ہی میں اس بات کی خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے میرے پیارے بھائی صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے حضور قبلہ ابا جی رحمتہ اللہ کی جانشینی کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح عمری مرتب فرمانے کا آغاز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے اللہ برادرم محترم کو کامیابی سے نوازے میں بھی اس نیک کام میں نام لکھوانے کیلئے چند یادیں قارئین کیلئے سپرد قلم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ محترم قارئین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ میرے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس دین کی ایک شمع تھے۔ انہوں نے صحیح معنوں میں علم دین پھیلایا۔ وہ علماء حق میں سے تھے۔ وہ ایک مرد قلندر ایک مرد مجاہد تھے۔ انہوں نے جہاد کی

Marfat.com

طرح علم دین پھیلایا۔ پاکستان کے کونے کونے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی علم دین کی شمعیں روشن کیں جن کی روشنی قیامت تک جاری وساری رہے گی۔ ان کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آتا تو وہ اپنے پیارے انداز میں سمجھاتے کہ اگر وہ پڑھا لکھا نہ بھی ہوتا تو بھی اچھی طرح سمجھ جاتا اگر ان کے پاس کسی وقت بھی کوئی کسی دینی یا دنیاوی سوال کیلئے آیا آپ نے برا محسوس نہیں کیا اور ہر حال میں اس کی مدد کرنے اور اس کا سوال پورا کرنے کی پوری کوشش کی۔

وہ بہت بڑے مہمان نواز تھے اور ہر آنے والے کو خندہ پیشانی سے ملتے کہ اجنبی سے اجنبی آدمی بھی ایسے محسوس کرتا جیسے حضور قبلہ شیخ الحدیث سے کئی مرتبہ پہلے بھی ملا ہے۔ مہمانوں کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے اور اصرار کرتے۔ جب تک خوب سیر نہ ہو جاتے مہمانوں کو کھانے کا ارشاد فرماتے رہتے آپ سے جو ایک بار ملتا وہ بار بار ملاقات کی خواہش رکھتا۔ آپ کا اخلاق بے مثال تھا آپ علم وحکمت کے پیکر تھے۔ آپ کی سوچ ایک دانشورانہ سوچ تھی۔ آپ جو بھی کام کرتے اللہ کی رضا کیلئے کرتے آپ کے اخلاق کی مثال آپ کا جنازہ تھا۔ جس میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی سیالکوٹ کی تاریخ میں اس سے قبل اتنا جنازہ نہیں ہوا جنازے کے دن ہر کوئی اپنے آپ کو بے آسرا سمجھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔ کیونکہ آپ لوگوں کے دلوں میں بستے تھے۔ ان سے محبت کرتے تھے وہ آپ سے محبت کرتے تھے سیالکوٹ شہر میں ہی نہیں بلکہ دوسرے شہروں میں کوئی فوت ہو جاتا تو وارثوں کی خواہش ہوتی کہ آپ نماز جنازہ آ کر پڑھائیں۔ اس لئے آپ بہت سا وقت ان معاملات میں سفر میں گزارتے تھے بہت سے لوگ ایسے تھے جو اپنی اولاد کو وصیت کر جاتے تھے کہ میرا جنازہ قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ پڑھائیں۔ اس لئے لوگ بہت انتظار بھی کرتے اور اصرار بھی کرتے اور حضور ہر ایک کی دلجوئی فرماتے تھے۔ آپ کا منصب اعلیٰ تھا۔

Marfat.com

آپ کا کردار اعلیٰ درجے کا تھا۔ بلکہ آپ کا کردار اس زمانے میں بے مثال کردار تھا۔ ایک بارعب شخصیت تھے۔ دین کے معاملے میں ڈٹ جاتے کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرتے اور اللہ اور رسول پاک کی شریعت کا ساتھ دیتے۔ آپ کے پیرومرشد فیض محمد قندھاری صاحب آپ سے بہت خوش تھے۔ آپ جب پیر خانے تشریف لے جاتے تو قبلہ پیر صاحب آپ کو اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھاتے اور فرمایا کرتے تھے حافظ صاحب آپ کے ولی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے یہاں جو کچھ ہے میں سب کچھ آپ کو دے دیتا ہوں اور بھی بزرگوں نے آپ کو پیش کش کی لیکن آپ نے درس و تدریس کے ذریعے قال اور حال دونوں کی تعلیم دی اور اسی میں زندگی گزار دی آپ غریبوں کے ساتھ بہت شفقت فرماتے تھے اور ان کی پوری پوری خبر رکھتے تھے۔ آپ صاحب نگاہ تھے اگر کسی کا جنازہ پڑھاتے تو اس کی مالی خبر گیری بھی کرتے اور پوچھتے اس کے بچے کتنے ہیں اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ مرنے والا بہت غریب ہے تو والد صاحب قبلہ میری ڈیوٹی لگاتے کہ تم نے کل صبح صبح ان کے گھر کھانا بھیجنا ہے۔ ایک دن آپ نے مجھے فرمایا کہ تم نے کل صبح اس گھر میں کھانا دے کر آنا ہے۔ لیکن مجھ سے سستی ہوگئی۔ میں سو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو مجھے یاد آیا۔ میں جلدی جلدی کھانا لے کر وہاں پہنچا۔ آگے دیکھا تو وہ بچی جس کا باپ فوت ہوگیا تھا آٹا گوندھ رہی تھی میں نے بتایا کہ کہاں سے آیا ہوں اور روٹی لے کر آیا ہوں۔ تو بہت خوش ہوئے بچوں کی ماں بولی غریبوں کا اللہ تعالیٰ وارث ہے۔ اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی بھی بنایا ہے اور سخی بھی بنایا ہے آپ مدرسہ کے طلباء کی ان کے والدین سے بھی زیادہ توجہ سے تربیت کرتے۔ اور ان کا بہت خیال رکھتے۔ اور نگاہ رکھتے اور اگر کوئی غلطی کرتا تو اس کو معاف فرما دیتے۔ اگر آپ کسی کو جھڑکتے تو اس کی اصلاح کی خاطر اور تربیت کیلئے جھڑکتے۔ اگر کسی کو سزا دیتے تو بعد میں اس سے پیار اور شفقت بھی فرماتے اور فرماتے تمہاری اصلاح کیلئے ایسا کرتا ہوں اگر کوئی ناراض

Marfat.com

ہو جاتا تو خود چل کر اس کے پاس جاتے میرے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی نعمت کے ساتھ ایک ایسی نعمت دی تھی وہ نعمت میری والدہ صاحبہ تھیں میری والدہ صاحبہ ایک ایسی عورت تھیں کہ اگر ان کے بارے کہا جائے کہ حاتم طائی کے منصب والی تھیں تو کسی کو ماننے سے انکار نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر کوئی آدمی اپنی طاقت سے بڑھ کر سخاوت کرے تو وہ حاتم طائی کی سخاوت کی طرح کہلاتا ہے۔ میری جنت میری اماں جان کی بھی کچھ ایسی طبیعت تھی۔ انہوں نے قبلہ والد صاحب کی دین پھیلانے میں مدد کی اور بڑا اچھا کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کے ہاتھ میں اتنی برکت عطا فرمائی تھی کہ اگر ایک وقت میں 20 یا تیس آدمی بھی مہمان آ گئے تو یہ نہیں فرمایا کہ کوئی کمی ہے۔ دل کھول کر ان کی مہمان نوازی فرماتے اور اللہ تعالیٰ وہ کھانا اتنا لذیذ اور بابرکت فرما دیتا کہ مہمان حیران رہ جاتے۔ یہ میری اماں جان کی کرامت تھی صبح دوپہر شام کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں ہمارے گھر کے علاوہ اور آدمی کھانے میں شریک نہ ہوئے ہوں اماں جان پانچ وقت نماز کے علاوہ تہجد گزار تھیں اور رات اکثر اللہ کی یاد میں اور ذکر فکر میں گزارا کرتیں والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں میں نے آج تک تمہارے اباجی کیلئے بغیر وضو کھانا نہیں بنایا۔ جب بھی کھانا بنانا ہوتا ہے پہلے وضو پھر، رود شریف پڑھتی ہوں پھر کھانا بناتی ہوں۔ والدہ صاحبہ قبلہ اباجی کیلئے فجر سے پہلے کھانا بنا دیتیں کیونکہ والد صاحب فجر سے پہلے کھانا کھا کر مدرسہ چلے جاتے تھے۔ والد صاحب قبلہ فرمایا کرتے تھے میں جب بھی پریشان ہوتا تو مجھے ایسے دلیری دیتی کہ میں پھر تازہ دم ہو جاتا اور ہمت بند جاتی تھی والدہ صاحبہ نے زندگی میں سائل کو انکار نہ کیا میں اکثر کہتا امی جان آپ سے جو لوگ پیسے لے جاتے ہیں وہ وقت پر اور وعدہ کے مطابق نہیں دیتے آپ پھر بھی ان کو دوبارہ پیسے دے دیتی ہیں اماں جان فرماتیں بیٹا کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اللہ کا شکر ہے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی یہ بڑی خوبی تھی کہ کھانا کھائے بغیر کسی

Marfat.com

کونہیں جانے دیتے تھے۔ان کی بڑی خوشی ہوتی تھی کہ کوئی نہ کوئی چیز کھا کر کوئی جائے۔
میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ان خوبیوں سے نوازے اور میرے بھائی جان جانشین شیخ الحدیث کو قبلہ والد گرامی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قدم قدم پر ان کی راہنمائی فرمائے۔آمین

استاذ العلماء علامہ مفتی غلام حیدر صاحب

مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات
(سورہ مجادلہ آیت نمبر 11)

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اصلاح عالم کیلئے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کی صفت سے موصوف فرما کر ایسے کامل وجامع دین کے ساتھ مبعوث فرمایا جو تا قیامت جاری رہیگا۔اور اس دین کی حفاظت کے انتظام کا اعلان اپنے فرمان انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ سے فرمایا اور اس کی اشاعت وترویج کی خدمت اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے آپ کی امت کے علماء عظام کو تفویض فرمائی۔اور آپ ہی کی زبان اقدس سے انکو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا اعزاز عطا فرمایا۔

ان حضرات نے اس فریضہ الٰہی کو نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے نبھایا اور دن رات ایک کر کے ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اس کی تبلیغ واشاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دیا اگر کسی دور میں اس دین حق کے خلاف کوئی فتنہ یا

Marfat.com

شورش اٹھی تو انہوں نے کما حقہ اس کی ترجمانی کا فریضہ انجام دیا۔

اور اگر زندگی کے کسی شعبہ میں اس کی تشریحات کی ضرورت پیش آئی تو ان حضرات نے نہ صرف ان کی تشریح کا حق ادا کیا بلکہ تشریح وتوضیح کیلئے ایسے قواعد وضوابط وضع فرمادیئے کہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے وہ مشعل راہ قرار پائے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کے درس وتدریس کا ایسا سلسلہ جاری کر دیا جس سے نوع انسانی کے خوش نصیب فیضیاب ہو کر تشنہ کام عوام کی سیرابی کا انتظام کرتے رہیں گے۔ اس طرح ہر دور میں اس دین کی نورانی شعاعوں سے دنیا منور ہوتی رہی اور بتوفیق باری تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ اس عظیم کارنامہ کی انجام دہی میں ان حضرات نے العلماء ورثة الانبیا کا حق ادا کر دیا اور بارگاہ خدائے ذوالجلال میں برگزیدگی کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حق تعالیٰ کے انہی برگزیدہ بندوں میں سے ایک ہستی حضرت قبلہ عالم شیخ الحدیث والتفسیر محسن اہل سنت استاذی مکرم واستاذ العلماء جناب حافظ محمد عالم صاحب محدث زمان ومفتی اسلام ہوئے ہیں جن کے علم وعمل کا فیض آج دنیا کے ہر ملک میں موجزن ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ آبادی ایسا نہیں جہاں آپ کے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی نہ کوئی فیض یافتہ خدمت دین میں مشغول نہ ہوں۔

راقم الحروف بھی اسی در کا بھکاری اور فیض یافتہ ہے اور درس نظامی کی تحصیل کا مکمل عرصہ اور اس کی تدریس کا کچھ زمانہ اسی ذی عظمت ہستی کے سایہ میں گزار کر تا حال ان کے فیض کو طلبہ دین وعوام مسلمین میں پھیلانے کی سعی میں مصروف ہے۔

ماہ رواں کی بیس تاریخ کو ان حضرت والاشان شیخ الحدیث والتفسیر کا پہلا سالانہ عرس مبارک منعقد ہو رہا ہے جس کی مناسبت سے جانشین وسجادہ نشین شیخ الحدیث حضرت قبلہ صاحبزادہ ذی وقار جناب محمد حامد رضا مدظلہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی سوانح وسیرت کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کا ارادہ عالیہ فرمایا ہے اور راقم کو بھی حکم فرمایا ہے کہ

Marfat.com

آنجناب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت کے حوالے سے اپنی معلومات تحریراً ارسال خدمت کروں۔

راقم نے چونکہ اپنی زندگی کا ایک عرصہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث کے سایہ عاطفت میں گزارا ہے اور آپ کی دعاؤں اور فرمودات ونصائح کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر رکھا ہے لہذا مناسب ہے کہ جناب صاحبزادہ ذی وقار مدظلہ ودامت برکاتہ کے حکم کی تعمیل میں باقاعدہ تفصیلی تحریر پیش خدمت کروں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

حضور قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر نیاز گاہ علماء وفضلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بیک وقت کئی اوصاف وخوبیاں رب قدیر نے ودیعت فرمائی ہوئی تھیں۔ ان سب خصائل عمدہ وحمیدہ کا احاطہ ایک مکمل تصنیف کا تقاضا کرتا ہے تاہم چیدہ چیدہ حالات تفصیلاً قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو ایک درد دل اور صاحب عقیدت کیلئے نصیحت جانفزا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علم وفنون میں مہارت

دینی علم انسان کیلئے دنیا وآخرت کی عزت افزائی اور سعادت مندی کا ایک عظیم ذریعہ ہے کہ اس سے آراستہ ہو کر ایک مسلمان اپنی ذات کی اور دیگر مسلمانوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔ حضور قبلہ شیخ الحدیث اللہ تعالیٰ کے دین حق کے علوم وفنون میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ اس کا کوئی ایسا موضوع نہیں جس میں آپ کو نہ صرف سمجھنے بلکہ سمجھانے کا بھی مکمل ملکہ حاصل تھا۔ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل ایسے انداز سے حل فرماتے کہ کمزور ذہن کا طالب علم بھی آسانی سے اسے باور کر لیتا۔ راقم الحروف بصد کوشش کر کے اپنی جماعت کے مشکل اور بڑی کتابوں کے اسباق حضور قبلہ

Marfat.com

شیخ الحدیث کے لئے مقرر کرایا کرتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ اسباق حضرت قبلہ سے پڑھے جائیں اگر چہ راقم کے دیگر اساتذہ بھی ہر طرح کی علمی و عملی خوبی سے مزین تھے اور ہیں لیکن آنجناب کا انداز تدریس کچھ اور تھا راقم سبق پڑھنے کی خوب تیاری کر کے حاضر مدرسہ ہوا کرتا تھا اور بتوفیق باری تعالیٰ و بنظر اساتذہ کرام راقم نے وسیع پیمانے پر کتب اصول و فروع کا مطالعہ شروع کر رکھا تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف پانچ یا ساڑھے چار گھنٹے نیند کیلئے اور باقی یا نماز پنجگانہ یا مطالعہ اور بس مگر دوران اسباق آخر تک راقم نے کوئی مسئلہ یا الجھن پیش نہیں کی جس کا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تسلی و تشفی بخش جواب دے کر فقیر کو مطمئن نہ فرمایا ہو۔

نمونہ سلف صالحین

حدیث پاک میں ہے من تشبہ بقوم فھو منھم حضرت قبلہ شیخ الحدیث اپنے عمل اپنی چال ڈھال اپنی وضع قطع حتی کہ ہر خوبی میں سلف صالحیں کا نمونہ تھے۔ آپ کی زیارت کرنے والے کو اس امت کے اسلاف بزرگان یاد آ جاتے۔

تصوف

اولیاء کرام جس صفاء قلبی کی خوبی سے متصف ہوتے ہیں اس کو تصوف کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس کا تعلق اولی دل کے ساتھ اور تعلق ثانوی زبان اور دیگر اعضاء و جوارح کے ساتھ ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث کی ذات گرامی اس صفت سے متصف تھی بلکہ آپ کے انداز تدریس میں تصوف کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ آپ ہمیں فرمایا کرتے کہ درسی اسباق کے علاوہ ہر طالب علم کو ضروری ہے کہ تین مضامین کا مطالعہ اپنے طور پر ہمیشہ جاری رکھے۔ تفسیر قرآن۔ حدیث پاک۔ تصوف۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث

Marfat.com

حضور قبلہ نیاز منداں جناب داتا گنج بخش علی ہجویری کی تصوف کی لازوال کتاب کشف المحجوب سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور اس عظیم و متبرک تصنیف کے مطالعہ کا ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے اور راقم کو فرمایا کرتے کہ اس کتاب کا باب ملامت وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کرو کہ اس سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔

فراست

حدیث پاک میں ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ فراست ذکاوت ذہنی کی وہ کیفیت ہے جو الہام سے ملتی جلتی ہے اور اس کیفیت کے ذریعے آثار سے حقائق کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے۔ حضور قبلہ شیخ الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے اس خوبی سے بھی مزین فرمایا ہوا تھا دو واقعات عرض کرتا ہوں جن سے قارئین گرامی قدر کہ آپ کو اس صفت کا بھی ادراک ہو جائے گا۔ راقم الحروف قبلہ شیخ الحدیث کے پاس شرح عقائد نفسی کا سبق پڑھتا تھا۔ (بمع اپنی جماعت کے) جو کہ بڑی کوشش سے آپ کے پاس رکھوایا ہوا تھا اور راقم سبق کی تیاری کیلئے نبراس کا مطالبہ کر کے آیا کرتا تھا۔ جب قضاء وقدر کی بحث شروع ہوئی اور اس کا سبق استاذ محترم سے پڑھا پھر دوبارہ رات کو نبراس کی روشنی میں بھی اس مسئلہ میں خوب غور وفکر کیا اور رات بھر قضاء قدر کے بارے میں اپنے ذہن میں تفکر کرتا رہا حتی کہ راقم کا میلان قلبی جبریہ کہ عقیدے کی طرف ہو گیا۔ صبح جب قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے حضور حاضر سبق ہوا تو آپ خود بخود فرمانے لگے کہ جبریہ کا عقیدہ غلط ہے اور اہل سنت کا عقیدہ ہی برحق ہے پھر آپ نے فقیر کیلئے اس مسئلہ کی مزید ایسی وضاحت فرمائی کہ دل کو خوب روشنی حاصل ہو گئی اور جبریہ کے خیالات رفو چکر ہو گئے۔

دوسرا واقعہ یہ کہ راقم الحروف کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی۔ رمضان المبارک کا

Marfat.com

مہینہ تھا اور مدرسہ میں چھٹیاں تھیں اور قبلہ شیخ الحدیث مدرسہ والی مسجد میں اعتکاف فرماتھے راقم نے حاضر خدمت ہو کر دست بوسی کے بعد جناب کے پاؤں دابتے داب‌تے عرض کیا کہ فقیر کو حق تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے برکت کی دعا کا خواستگار ہوں۔ اور بچے کے نام کے بارے فقیر کے ذہن میں حفصہ عظمت نام تھا اور خواہش تھی کہ یہی نام رکھا جائے بشرطیکہ استاذ مکرم یہ نام رکھیں۔ جناب نے برکت کی دعا فرمائی اور خود بخود فرمانے لگے کہ بچہ کا نام حفصہ عظمت رکھنا اس پر فقیر کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور بے ساختہ اللہ اکبر کا کلمہ زبان پر جاری ہو گیا۔ اس طرح کے اور بھی واقعات ہیں لیکن اہل بصیرت کیلئے یہی کافی ہیں۔

نصائح

حدیث پاک میں ہے الدین النصیحتہ نصیحت سے مراد یہ ہے کہ کسی کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کو اصلاح احوال کی تلقین کرنا۔ قبلہ شیخ الحدیث اس خوبی سے مالا مال تھے۔ اور سختی کی حد تک اپنے ملنے جلنے والوں کو نصیحت فرماتے رہتے راقم الحروف پر استاذ مکرم بہت سختی فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ بعض اوقات اپنی چھڑی بھی راقم پر خوب برساتے اور بعض اوقات کان کھینچتے اور بعض دفعہ ان میں سے خون بھی پھوٹ پڑتا جس کے نشان اب بھی کانوں کی پچھلی طرف موجود ہیں اور کئی دفعہ سبق سے اٹھا دیتے۔ پھر حضرت استاذ محترم جناب شیخ القرآن حضرت مولانا محمد صدیق سالک ہزاروی یا حضرت استاذ محترم جناب حافظ علامہ مولانا نذیر حسین صاحب دامت برکاتہما کی وساطت سے معافی ہو جاتی لیکن اسباق کے علاوہ وقت میں جب بھی راقم دست بوسی اور قدم مبارک دابنے کیلئے حاضر ہوتا حضرت قبلہ شیخ الحدیث بڑے پیار سے عمل کے بارے نصیحتیں فرمایا کرتے تھے خصوصاً خلوص کی تلقین فرمایا کرتے۔

Marfat.com

شدت تربیت

کسی دینی درسگاہ کا اصل مقصد دین کی روشنی میں طلبہ کی علمی وعملی تربیت ہوتا ہے حضرت قبلہ شیخ الحدیث اس مسئلہ میں بڑی سختی فرمایا کرتے تھے۔ حتی کہ یہ بات ہر خاص وعام میں مشہور رہی ہے کہ استاذ مکرم بڑے سخت ہیں۔ آپ چھڑی مبارک ہاتھ میں یا پاس رکھا کرتے تھے اور طلبہ کی سستی اور کسی بھی طرح کی کوتاہی پر سخت سزا دیا کرتے تھے۔ راقم الحروف کو بھی متعدد بار سزا ہوتی ایک دفعہ ہماری جماعت کے طلبہ کے اسباق کی کمزوری کی بنا پر تنظیم المدارس کا داخلہ آپ نے بند فرما دیا اور فرمایا کہ آئندہ سال اس جماعت کا داخلہ بھیجیں گے۔ اس پر راقم کو بہت مایوسی ہوئی اور راقم بضد ہو گیا کہ میری امتحان کی تیاری ہے میرا داخلہ ضرور بھیجا جائے۔ لیکن میری گزارش نہ سنی گئی حتی کہ میں نے دیگر اساتذہ کرام کی سفارش بھی کرائی لیکن ناکامی ہوئی راقم کا دل ٹوٹ چکا تھا۔ طبیعت پریشان رہتی پھر ایک دن میں نے درخواست کی اور عرض کیا کہ مجھے کس بات کی سزا دی جارہی ہے۔ میری یہ مذکورہ حالت دیکھ کر بھی استاذ مکرم نے انکار فرما دیا اور گہرا سانس لے کر فرمانے لگے۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

پھر فرمایا کہ آئندہ یہ درخواست لے کر آؤ گے تو سخت سزا ہو گی۔ اس پر میں خوف زدہ ہو گیا اور پھر پڑھائی شروع کر دی۔ راقم اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ جتنا علمی فائدہ اس سال میں ہوا اتنا کبھی نہ ہوا۔

خیر خواہی وہمدردی

اس کے مفہوم سے تو ہر خاص وعام آگاہ ہے ہمارے استاذ مکرم قبلہ شیخ الحدیث

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں قدرت نے یہ جذبہ بھی اتم درجہ کا ودیعت فرمایا ہوا تھا۔ کوئی بھی ضرورت مند حاجت مند حاضر خدمت ہوتا تو خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ وہ طلبہ جن کو کسی وقت مالی پریشانی ہوتی آپ ان کی مالی امداد فرماتے حتیٰ کہ داخلہ فیس بھی بعض طلبہ کی اپنی جیب سے ادا فرماتے نیز درسی کتب بھی تمام طلبہ کو مفت فراہم فرمائی جاتیں۔ اگر کسی طالب علم کو کسی غلطی پر زیادہ سزا مل جاتی تو بعد میں اس کو بلا کر اس سے شفقت فرماتے اور کئی طالب علموں کو سزا کے بعد پیسے دیتے کہ جاؤ بازار سے دودھ پی آؤ یا کوئی شے کھا آؤ۔ تاکہ طالب علم متنفر ہو کر بھاگ نہ جائے اور اس کا دینی نقصان نہ ہو۔ سبحان اللہ کیسی شان خیر خواہی وہمدردی ہے۔

درس قرآن حکیم

قرآن حکیم کی تعلیمات صرف باقاعدہ طلبہ مدارس کیلئے ہی نہیں بلکہ ہر خاص و عام کا حق ہے کہ ان کو عام فہم اور آسان طرز پر تفہیم قرآن کی جائے۔ اس فکر کے پیش نظر ہمارے قبلہ استاذ مکرم نے ہمیشہ جامعہ دو دروازہ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا ہے جس سے مدرسہ کے طلبہ کے علاوہ ہر شعبہ زندگی کے حضرات چھوٹے بڑے بوڑھے اور خواتین و مستورات اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر جہاں تک آواز مبارک جایا کرتی تھی مستفید ہوتے رہے ہیں۔ صبح کے وقت اس مسجد میں اور جہاں تک آواز شریف جاتی تھی خوب اور عجیب سماں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ بازاروں گلیوں میں چلتے پھرتے ہواخوری کیلئے گھومتے پھرتے حضرات کے کانوں کی توجہ ادھر ہوتی تھی اور خاموشی سے درس شریف سنا کرتے تھے۔ اور خصوصی طور پر وہ حضرات جو باقاعدگی سے حاضر درس ہوتے تھے وہ تو باقاعدہ عالم دین بن چکے تھے۔ اور مدرسہ کے طلبہ کو بھی مسائل کے بحث و مباحثہ میں خاموش کر دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

نفاست وطہارت

یعنی پاک صاف اور باوضو رہنا اس کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے حضور قبلہ شیخ الحدیث کی طبیعت میں بہت نفاست تھی لباس خوبصورت سادہ اور صاف ستھرا اور ہمہ وقت باوضو رہتے تھے جب وضو کی حاجت ہوتی اپنی مسند سے اٹھ کر وضو فرمالیا کرتے تھے۔ اور طلبہ کو بھی اس کی تلقین فرماتے تاکہ کتب و درس و تدریس کا ادب ملحوظ رہے۔ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت جناب احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا فرمان ہے کہ عالم دین مسند ارشاد پر ہوتا ہے اس کو خوب نفاست وطہارت سے رہنا چاہیے فرقہ ملامتیہ میں سے نہ ہونا چاہیے آپ کے اس فرمان پر قبلہ شیخ الحدیث کاربند تھے۔

منزل حفظ قرآن

حضور قبلہ شیخ الحدیث پرانے زمانے کے حافظ قرآن تھے حفظ منزل کی یہ کیفیت تھی کہ آخری عمر شریف تک نماز تراویح میں خود قرآن پاک سنانے کی سعادت حاصل فرماتے رہے عام اوقات میں بھی جب اور جو بھی آیت یا آیت کے کچھ الفاظ پوچھے جاتے یا دوران تدریس اس کی ضرورت پڑتی قبلہ شیخ الحدیث بلاتردد وہیں سے پڑھنا شروع کر دیتے۔ نیز حفاظ کرام کو سختی سے منزل یاد کرنے اور یاد رکھنے کا حکم فرماتے رہتے کیونکہ قرآن حکیم کو حفظ کر کے بھلا دینے پر شرع میں وعید آئی ہے (مشکوۃ باب المساجد) جن حفاظ کی منزل درست ہوتی ان پر حضرت قبلہ خوش ہوا کرتے راقم کو یاد ہے کہ کئی دفعہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث کسی محمد دین نامی حافظ قرآن کی تعریف فرمایا کرتے کہ ان حافظ صاحب کی منزل بڑی زبردست تھی۔ راقم تو ان حافظ صاحب سے واقف نہیں پرانے لوگوں کو پتہ ہوگا کہ وہ کون صاحب تھے۔

Marfat.com

عبادات

علوم دینیہ کے حصول کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے کہ عبادات کے انداز معلوم کیے جائیں۔ تاکہ حق بندگی خداوند ذوالجلال والاکرام ادا کرنے میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسانی پیدائش کی حکمت ہی یہی بیان فرمائی گئی ہے وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون

حضرت استاذی مکرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حق تعالیٰ نے عبادات کا شوق کی حد تک شغف عطا فرمایا ہوا تھا۔ آپ باقاعدگی سے فرائض سنن نوافل و مستحاب ادا کرتے رہتے نفلی روزے رکھتے ذکر واذکار میں مشغول رہتے اور ہر سال پورے ماہ رمضان المبارک کا اعتکاف فرماتے۔ اور سب عبادات سے بڑی عبادت خلق خدا کو دین حق کی تبلیغ و تعلیم فرمانا ہے جو آنجناب کا طرۂ امتیاز ہے۔ ہاں عبادات میں درجہ بندی جو شرع نے رکھی ہے اس کو ضرور ملحوظ رکھتے اور فرمایا کرتے کہ فرائض سے غافل رہ کر نوافل و مستحبات میں مشغول رہنا اور فرائض کا تارک ہونا حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔ حتی کہ نفلی نماز پر تعلیم و تعلم کو ترجیح فرمایا کرتے اور فرماتے کہ تعلیم و تعلم بہر حال فرض ہے۔ فرض عین یا فرض کفایہ پھر اس کو چھوڑ کر نفل پڑھنا دانائی نہیں۔ راقم الحروف دوران اسباق وقت نکال کر چاشت کی نماز پڑھا کرتا تھا ایک دفعہ آپ نے دیکھ کر تنبیہ فرمائی کہ اتنی دیر میں سبق پڑھ لیتے یا یاد کر لیتے تو بہتر تھا۔ کیونکہ یہ نماز نفل ہے اور وہ کام کم از کم فرض کفایہ دین کو علماء کی ضرورت ہے اتنی عابدوں کی نہیں کیونکہ عابد تو بہت ہیں عالم کم ہیں۔ راقم کو فوراً وہ حدیث پاک یاد آئی فقیہ واحد اشد علی الیشیطان من الف عابد نیز وہ حدیث فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی الکواکب

Marfat.com

بدمذاہب سے نفرت

شریعت مطہرہ نے بروں وبدوں سے اجتناب کا حکم فرمایا ہے اور اہل ایمان کی علامت لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ الایہ قراردیا ہے۔ حضرت قبلہ ایسے لوگوں سے سخت نفرت فرماتے اور انکا نام آپ نے بدمذاہب وبدعقائد رکھا ہوا تھا۔ حتی کہ جب حق تعالیٰ نے جناب کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت عطا فرمائی تو آپ نجدی مولویوں کے پیچھے نماز نہ پڑھتے اپنی علیحدہ جماعت کراتے نیز نجدیوں کی اس مقام گمراہ گری دیکھ کر جناب نے وہاں مجمع میں بڑی فصیح وبلیغ تقریر فرمائی اور لوگوں کو ہدایت فرمائی اور بدمذہبوں کے شر سے بچنے کی تاکید فرمائی جس کی بنا پر آپ کو وہاں قید وبند کی صعوبت بھی برداشت کرنا پڑی۔ آپ برملا فرمایا کرتے کہ کسی بھی بدمذہب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ جب بھی بدمذاہب وبدعقائد لوگوں نے دین کے خلاف کوئی فتنہ اٹھایا آپ نے سینہ سپر ہو کر دین کا دفاع کرنے کی سعادت حاصل فرمائی۔ اس مسئلہ میں آپ نے ہمیشہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی ترجمانی فرمائی۔ آپ آئمہ دین اور اولیاء کرام کے بہت معتقد تھے۔ ان حضرات میں سے امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ اور حضور غوث اعظم اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اور امام احمد رضا بریلوی آپ کے آئیڈیل حضرات تھے۔ انہی حضرات کے فکر کو آپ ساری زندگی اجاگر کرتے رہے ہیں۔

عشق ومحبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایمان کا اصل دارومدار عشق ومحبت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے حدیث پاک ہے لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ و الناس اجمعین قبلہ شیخ الحدیث کو اللہ کریم نے اس "دولت" سے بھی خوب نواز رکھا

Marfat.com

تھا۔آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بڑے ادب سے لیتے اور حدیث پاک کا سبق پڑھاتے ہوئے اکثر آپ کی آنکھوں میں سے محبت مصطفیٰ کے آنسوؤں کا سلسلہ شروع ہوجاتا بڑے باادب طریقے سے حدیث پاک کا سبق پڑھاتے۔اس سبق کیلئے طلبہ کو عموماً تازہ وضو کرلینے کا حکم فرماتے اور دوران درس حدیث آپ کی عجیب سی کیفیت رہتی صحابہ کرام و اہل بیت عظام خصوصاً امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام بڑے ادب سے لیتے جب سبق میں کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا کا نام آتا تو آپ مائی صاحبہ یا اماں جی کے لفظ سے ان کو یاد کرتے اور سر جھکا لیتے۔ساری زندگی اپنے متعلقین ومعتقدین کو خصوصیت کے ساتھ ہی عشق ومحبت وادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی درس دیا ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف بڑے انہماک وشفقت سے سنتے آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نعتیہ مجموعہ حدائق بخشش سے بڑی عقیدت تھی۔اور اعلیٰ حضرت کی لکھی ہوئی نعت سننے کا بہت شوق رکھتے تھے۔نعت رسول مقبول سن کر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔آپ عموماً جناب حافظ علامہ مولانا محمد یعقوب صاحب اور حضرت مولانا حافظ محمد حنیف صاحب دونوں کی اکٹھی آواز میں یہ نعت سنا کرتے

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

اور روزانہ مدرسہ کی حاضری مجلس میں اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھا جاتا

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت خواں حضرات کو بہت انعام واکرام عطا فرمایا کرتے۔

علامت اہل سنت

آپ کی ذات کو علامت اہل سنت سمجھا جاتا تھا۔نیشنل سنٹر سیالکوٹ میں ایک مذہبی تقریب منعقد تھی اور علی پور شریف سے کوئی صاحبزادہ صاحب تشریف لائے ہوئے

Marfat.com

تھے۔ راقم بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ جناب ارشد طہرانی صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے محلے کے دو نو عمر لڑکے آپس میں الجھ رہے تھے اور کسی دینی مسئلہ پر ان میں بات چل رہی تھی ایک لڑکا دوسرے سے کہنے لگا کہ بتا تو کونسا سنی ہے؟ وہ بولا میں حافظ محمد عالم صاحب والا سنی ہوں۔

جاہ وجلال مبارک

شکل وصورت اور ہیبت کا خوبصورت اور ذی جلال ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے اور شرع مطہرہ نے اس کا لحاظ بھی رکھا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ جب کسی کو بطور وفد و نمائندہ کہیں بھیجو تو کسی خوبصورت اور صاحب جمال کو بھیجا کرو۔ (کیمیائے سعادت) حضرت قبلہ شیخ الحدیث کو اللہ تعالیٰ نے جلال و جمال بھی عنایت فرمایا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر آدمی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاتا۔ آپ جس راہ سے گزرتے لوگوں کی نظریں آپ پر ہوتیں۔ مدرسہ میں اپنی مسند پر تشریف فرما ہوتے تو آپ کی زیارت کر کے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ آپ جب تک مدرسہ میں موجود رہتے مدرسہ بھرا بھرا محسوس ہوتا اگر کسی کام کو باہر تشریف لے جاتے تو ویرانی محسوس ہوتی اور ہر چیز مرجھائی ہوئی لگتی سبحان اللہ۔ یہ شان ہے ان کے غلاموں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا۔

غذا شریف

مشہور مقولہ ہے کہ آدمی غذا کیلئے نہیں غذا آدمی کیلئے پیدا کی گئی ہے جو آدمی بسیار خوری میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اکثر غافل اور موٹے دماغ کے ہوتے ہیں اور نفس امارہ شیطان کے مطیع حدیث پاک میں ہے کہ بھوک کے ذریعے شیطان کے رستے بند کر دو۔ (رسالہ

Marfat.com

قشیریہ) حضرت قبلہ عالم جناب شیخ الحدیث صاحب کی غذا بہت تھوڑی اور بہت ہلکی ہوتی تھی راقم کا خیال ہے کہ دوپہر کا کھانا آپ نہیں تناول فرمایا کرتے تھے۔

نیک لوگوں اور نیکی سے محبت

نیکی سے محبت ایمان کی علامت قرار دی گئی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ قبلہ شیخ الحدیث کو نیکوکاروں سے بڑی محبت تھی کسی کی نیک اولاد دیکھ کر آپ بہت خوش ہوتے اور فرمایا کرتے کہ سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کے بیٹے نمازی ہیں۔ حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا تو جنازہ کیلئے حضور شیخ الحدیث صاحب کو دعوت دی گئی۔ سیالکوٹ مرے کالج کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی۔ آپ نے وہاں وعظ و نصیحت میں فرمایا جیسا کہ عموماً آپ کا طریقہ تھا۔ دوران وعظ آپ نے فرمایا کہ یہ مائی صاحبہ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اپنے پیچھے نمازی پرہیز گار اور ذکر الٰہی میں اور درود شریف کے ورد میں مشغول رہنے والا فرزند چھوڑ کر جا رہی ہیں۔

اجابت دعوت

دعوت قبول کرنا سنت ہے اور اس سے معاشرتی الفت و یگانگت بڑھتی ہے۔ حضرت قبلہ استاذ مکرم ہر غریب امیر کی دعوت قبول فرمالیتے۔ بڑے بڑے غریب گھر میں ختم شریف کہنے اور دعا کرنے کیلئے تشریف لے جاتے اور گھروں میں موجود اپنی بہنوں بیٹیوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔ بچوں کے سروں پر شفقت کا پیار دیتے غریب لوگوں کے بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیتے۔ اسی طرح ہر خوشی و غمی کی محفل میں لوگوں کے شریک حال ہوتے۔ غریب امیر ہر آدمی کے جنازہ پر حاضر ہوتے وہاں لوگوں کو وعظ و نصیحت

Marfat.com

بھی فرماتے اور نماز جنازہ بھی پڑھاتے ہر آدمی آپ کی تشریف آوری کو متبرک سمجھتا تھا لوگ فوت ہوتے وقت، وصیت کر جاتے کہ میرا جنازہ جناب قبلہ حافظ محمد عالم صاحب سے پڑھوانا۔ اب تو زمانہ تبدیل ہوتا جا رہا ہے سیالکوٹ اور گردونواح کے بوڑھے حضرات بوڑھی مائیں حضرت قبلہ شیخ الحدیث کے بڑے معتقد تھے۔ غریب سے غریب آدمیوں کی شادیوں میں تشریف لے جاتے اور غریب غریب والدین کی بچیوں کے نکاح پڑھاتے اور ساتھ وعظ و نصیحت بھی فرماتے۔ غرضیکہ کسی موقع پر بھی آپ وعظ و نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہچکچاہٹ محسوس نہ فرماتے ہر دینی مجلس کی دعوت ضرور قبول فرماتے۔

اخلاص

ظاہری باطنی اعمال کو اپنے خالق عزوجل کی خوشنودی کیلئے کرنا۔ جس پر اعمال کے ثواب کا دارومدار ہے۔ ہمارے استاذ محترم کو اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت سے بھی خوب مزین فرمایا ہوا تھا آپ نے اپنے اعمال میں کبھی ریاکاری مصنوعی و بناوٹی پن یا کسی دنیوی غرض کو قریب نہ پھٹکنے دیا۔ نہ کسی کام میں کبھی لومۃ لائم کی پرواہ کی۔ آپ کے وعظ میں اکثر اخلاص کا درس ہوتا تھا۔ دوران اسباق آپ کئی دفعہ ہمیں فرمایا کرتے کہ اس غرض سے نہ علم حاصل کرو کہ لوگ ہماری عزت کیا کریں گے یا ہمیں لوگوں سے کچھ مفاد حاصل ہوگا۔ علم صرف اللہ تعالیٰ کیلئے حاصل کرو۔ کالج روڈ والی مسجد میں ایک دفعہ بعد نماز ظہر حضرت علامہ مولانا عبدالغنی مرحوم قدس سرہ کی یاد میں محفل منعقد تھی آپ نے دوران تقریر حضرت علامہ مولانا موصوف کے اخلاق کے واقعات سنائے اور فرمایا کہ اخلاص ایک ایسا ہتھیار ہے یہ جس کے پاس ہو نہ نفس امارہ اس کو گمراہ کر سکتا ہے نہ شیطان قریب آ سکتا ہے۔

Marfat.com

حضرت قبلہ شیخ الحدیث کو ریاکاری اور تصنع سے بڑی نفرت تھی جو علماء اپنی تقاریر میں بناوٹی پن اور تصنع ظاہر کرتے آپ اس کو پسند نہ فرماتے کہ جو علماء دنیا میں مشہور ہو جاتے ہیں اور جن کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھی رہتی ہیں اگر ان میں اخلاص نہ رہے تو ان کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علم دوستی

باعمل علماء کرام سے آپ بہت محبت فرماتے اور جو طلبہ حصول علم میں محنت کرتے ان سے آپ بہت ہمدردی اور شفقت فرماتے اور راسخ فی العلم حضرات کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے خود بھی علم کے حصول میں ہمہ تن مشغول رہتے فارغ اوقات میں مطالعہ فرماتے رہتے اور ایک دفعہ دوران اسباق فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم تمہارے صرف استاد ہیں ہم تو خود اپنے آپ کو ایک طالب علم سمجھتے ہیں عالم لوگ تو وہ تھے جو ہم سے پہلے گزر گئے ہیں اور اپنے علوم کے سمندر جاری کر گئے ہیں۔ ساری زندگی خدمت علوم میں ہی آپ صرف کر گئے۔ موجودہ حالات میں دین سے عوام کی ناواقفیت پر آپ بہت آزردہ خاطر اور فرماتے کہ جس طرح سکولوں کالجوں میں طلبہ کی کثرت ہوتی ہے کاش کہ مدارس دینیہ میں بھی لوگ اس طرح دلچسپی لیں تو بدعملی اور بدکرداری کا دور ختم ہو جائے۔ علمی سوچ اور عملی فکر ہی میں ساری زندگی بسر کی اور کثیر تلامذہ کی شکل میں ہمیشہ کیلئے علم کا فیض جاری فرما گئے آپ کو اللہ کریم نے فتویٰ نویسی میں خوب ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ ہر طرح کے فقہی و دیگر شرعی موضوعات پر تحقیقی فتاوی جاری فرماتے رہے فتویٰ نویسی کے فن میں آپ اعلیٰ حضرات امام فاضل بریلوی قدس سرہ سے بہت متاثر تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اس زمانہ میں کسی عالم کو جائز نہیں کہ فتوی دے جب تک فتاویٰ رضویہ کا خوب مطالعہ نہ کر لے کیونکہ اعلیٰ حضرت نے سارے مسائل بھی حل فرما دیئے ہیں اور اس

Marfat.com

فن کی عجیب بنیاد ڈال دی ہے۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث فتوی نویسی کا فریضہ فی سبیل اللہ تعالیٰ سرانجام دیتے بعض دفعہ لوگ فتویٰ حاصل کر کے پوچھتے کہ جناب اس کی فیس یا ہدیہ تو آپ ناراض ہوتے اور فرماتے کہ شرعی مسائل بتانے کی فیس بھی ہوا کرتی ہے۔ ہاں ہدیہ یہ ہے کہ نمازیں پڑھا کرو اور نیک بن جاؤ اور علماء کے قریب رہو اور بدمذہب اور بدعقیدہ لوگوں سے دور رہو ہدیہ ہے۔

تحاریک دینیہ میں حصہ

مملکت خداداد پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اسی بنیاد پر علماء اہل سنت وجماعت نے اس کے حصول میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر طرح کی قربانی پیش کی تھی لیکن بدقسمتی سے ابتداء ہی سے اس ملک کی عنان حکومت دین دشمن لوگوں کے ہاتھ میں رہی اور کسی بھی حکومت نے آج تک پرخلوص ہو کر اس طرح توجہ نہ دی کہ اس میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ کیا جائے۔ اس بنا پر علماء اہل سنت وقتاً فوقتاً نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے تحریکیں چلاتے رہے نیز اس ملک سے بے دینی کے خاتمہ کیلئے تگ و دو میں مصروف رہے۔ ان مقاصد کیلئے ملک میں جو بھی تحریک چلی قبلہ شیخ الحدیث نے اس میں مرکزی کردار ادا کیا اور ہر ایسی تحریک میں ہر طرح کی قربانی پیش کی حتی کہ جسم مبارک پر گولیوں کے فائر کھائے قید و بند برداشت کئے اور دیگر کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن کبھی بھی صبر و استقامت میں تزلزل نہ آنے دیا نہ کبھی مایوسی میں مبتلا ہوئے۔ ہمیشہ خود ثابت قدم رہے اور ثابت قدمی کا درس سکھاتے رہے۔

مستجاب الدعوات

جب بندہ قرب خداوندی کے مرتبے پر فائز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستجاب

Marfat.com

الدعوات بنا دیتا ہے حدیث قدسی میں حق تعالیٰ کا فرمان ہے و ان سائلنی لا عطینه یعنی مقرب بندہ اگر مجھ سے دعا کرے تو میں ضرور قبول کرتا ہوں۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث مستجاب الدعوات تھے۔ پریشان حال اور مصیبت زدہ لوگ آپ سے دعائیں کرایا کرتے تو ان کے مسائل اللہ تعالیٰ حل فرما دیتا۔ آپ لوگوں کو ذکر اذکار کرنے اور وظائف پڑھنے کی نصیحت فرمایا کرتے اور درود پاک اور تیسرے کلمہ کا ذکر اکثر لوگوں کو کرنے کا فرماتے۔

مرتبہ قرب

راقم الحروف نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ حضرت شیخ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک شاگرد تھا جب اس کو کوئی حاجت پیش آتی تو اس جگہ دو نفل پڑھ کر دعا کرتا جہاں حضرت امام نووی بیٹھ کر طلباء کو حدیث شریف کا سبق پڑھایا کرتے تھے تو اللہ عز و جل اس کی مراد پوری فرما دیتا اور وہ شاگرد امام نووی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے اور بارگاہ ربوبیت میں عرض کرتے کہ اے اللہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تیرا پیارا بندہ تیرے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک کلام لوگوں کو سناتا ہے اس پیارے بندے اور اس جگہ کے وسیلہ سے میرے دعا قبول فرما۔ یہ بات پڑھ کر راقم کو بڑی خوشی ہوئی اور دل میں تہیہ کر لیا کہ میں اپنی ضروری حاجات کیلئے اپنے استاد مکرم قبلہ شیخ الحدیث کی مسند کے پاس نفل پڑھ کر دعا کروں گا۔ پھر راقم الحروف نے دو دفعہ ایسا کیا ہے جیسے امام نووی کا شاگرد کرتا تھا تو راقم قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ دونوں دفعہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حاجتیں پوری فرمائیں۔

فضیلت

دین سیکھ کر آگے دوسروں کو اس سے بہرہ ور کرنے والوں کی قرآن وحدیث

Marfat.com

میں بہت فضلیت بیان ہوئی ہے اور شرعی فرمودات پر ہمارا ایمان بھی قائم ہے۔ لہذا یقین ہے کہ ان فضائل میں ہمارے استادمکرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل ہیں۔ راقم الحروف ذیل میں صرف چند احادیث مبارکہ پیش کرتا ہے۔

(۱) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان گرامی ہے۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

یعنی جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثہ الا من صدقہ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعد لہ

یعنی جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے صدقہ جاری سے یا ایسے علم سے جس سے نفع اٹھایا جائے یا نیک بچے سے جو اس کے لئے دعا کرتا ہو۔ (صحیح مسلم)

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلم وسلم کا فرمان ہے۔

من دل علی خیر فلہ اجر مثل اجر فا علیہ علہ

یعنی جو بھلائی کی راہنمائی کرے تو اس کو اس پر عمل کرنے والوں کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم)

(۴) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو فرمایا۔

ھل تدرون من اجود جودا جودا قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال اللہ تعالیٰ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم واجود ھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ

Marfat.com

اوقال امة واحدة

یعنی کیا تم جانتے ہو کہ سب زیادہ جود وسخا والا کون ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے پھر بنی آدم میں سے میں سب سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد ان میں سے وہ آدمی سب سے زیادہ سخی ہے جو علم سیکھے پھر اس کی اشاعت کرے۔ وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اکیلا ہی امیر ہو گا یا فرمایا اکیلا ہی پوری امت ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

(۵) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

لا حسد الا فی اثنین (الحدیث) ترجمہ۔ قابل رشک صرف دو آدمی ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر اس کو حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دے رکھی ہو دوسرا وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دین کی سوجھ بوجھ عطا فرمائی ہو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کو سکھلاتا ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم)

گزارش

راقم الحروف حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر رحمتہ اللہ علیہ کے متعلقین اور تلامذہ کرام سے گزارش کرتا ہے کہ آپ کی تعلیمات و فیضان کو وسیع پیمانے پر عامتہ المسلمین میں پھیلائیں تا کہ وہ اس سے مستفید ہوں اور قبلہ شیخ الحدیث کی روح پر انوار کو مسرت ہو آپ کے متعلق جو معلومات اور یادداشتیں آپ حضرات کے پاس محفوظ ہیں ان کو عوام میں شائع کریں تا کہ واقفیت حاصل کر کے لوگ ان سے عقیدت رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے عقیدت رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔

خصوصی طور پر آپ کے تلامذہ علماء کرام سے گزارش ہے کہ آپ سے حاصل کردہ علوم آگے وعظ و دروس و تحریر کے ذریعے پھیلائیں کیونکہ دنیا سے دینی علم اٹھتا جا رہا

Marfat.com

ہے بڑے بڑے جلیل القدر اور عظیم الشان اور یادگار اسلاف علماء کرام دنیا سے پردہ فرما رہے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحاب وسلم کا فرمان ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا کہ لوگوں سے اس کو چھین کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض فرما کر علم اٹھالیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

ویسے بھی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اذکروا محاسن موتاکم یعنی جو تمہارے وصال پا جائیں ان کی خوبیاں بیان کرتے رہو۔ (سنن ابی داود) لہذا ضروری ہے کہ آپ کی سیرت وحالات وتعلیمات وخصائل سے لوگوں کو خبردار کیا جائے۔

استاذ العلماء علامہ محمد صدیق صاحب ہزاروی

مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت العلام حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت علمی روحانی اور سماجی حوالے سے محتاج تعارف نہیں۔

آپ کے تلامذہ جو ہزاروں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک دینی تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کے علمی فضل وکمال ہی نہیں آپ کی تدریسی تعلیمی خدمات کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں استاذ العلماء علامہ محمد عالم محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیات میں سے آپ کا حسن اخلاق چہار دانگ عالم میں معروف ہے چھوٹوں بڑوں سب سے شفقت ومحبت کا سلوک' حوصلہ افزائی اور سرپرستی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

آج کے دور میں علماء کرام کے لئے جس بات کی طرف توجہ دینا اشد ضروری

Marfat.com

ہے اور وہ عوامی رابطہ ہے حضرت شیخ الحدیث اس وصف میں بھی ایک ارفع مقام پر فائز تھے جس کا واضح ثبوت آپ کے جنازہ میں علماء و مشائخ کے علاوہ عوام الناس کے جم عفیر کی شرکت ہے ایک دفعہ راقم کو ایک دوست کے ہمراہ سیالکوٹ سے کوٹلی لوہاراں جانے کا اتفاق ہوا تو کوٹلی لوہاراں شہر میں داخل ہوتے وہاں کے عوام کی جانب سے آپ کے اعزاز و اکرام کو دیکھ کر ششدر رہ گیا کوئی دکاندار ایسا نہ تھا جو آپ کے استقبال کے لئے کھڑا نہ ہوا ہو۔

پھر ضابطے اور قانون کی پابندی کے حوالے سے آپ کا عمل تنظیم المدارس کے اجلاسوں میں بارہا دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جب کسی مسئلہ پر گفتگو کے دوران بیک وقت کئی طرف سے آوازیں بلند ہوتیں تو آپ سخت غصے میں آجاتے اور فرماتے ضابطے کے تحت باری باری گفتگو کرنا ضروری ہے اور پھر کمال کی بات یہ ہے کہ سخت الفاظ میں ٹوکنے کے بعد شفقت کا مظاہر کرتے ہوئے دلجوئی فرماتے حقیقت یہ ہے کہ خدمت استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ اسلاف کے علم و عمل اور کردار کا اعلیٰ نمونہ تھے اور آج اسی بات کی اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین متین کا صحیح خادم اور مبلغ بنائے۔ (آمین)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب (ایم۔اے)

لاہور

اس سال علمائے اہل سنت کا وہ کاروان جو ملک بقا کی راہوں پر چل کر ایک نئی برزخی زندگی کا آغاز کر رہا ہے اس میں حافظ محمد عالم سیالکوٹی بھی شریک ہو کر ۲۰ اگست

Marfat.com

۱۹۹۹ء کو راہی ملک دار القرار ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنی بیٹی کو ملنے برطانیہ گئے تھے چند روز وہاں ٹھہرے واپسی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں' جہاز کی سیٹ بک تھی' سینے میں تھوڑا سا درد اٹھا' ہسپتال پہنچے' ماہر ڈاکٹروں نے اپنی زندگی بھر کے تجربات کی روشنی میں جان بخش دوائیاں دیں مگر داعی اجل نے ہاتھ بڑھایا اور حافظ محمد عالم صاحب نے لبیک کہتے ہوئے جان' جان آفرین کے حوالے کر دی۔

حافظ محمد عالم سیالکوٹی کی موت نے دنیائے علم و فضل کا ایک روشن چراغ گل کر دیا۔ کاشانہ اہل سنت و جماعت کی روشنیاں بجھ گئیں اور تعلیم و تدریس کا ایک درخشاں آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ کی رحلت پاکستان کے گوشے گوشے تک غم واندوہ کا سامان لے کر آئی۔ آپ اہل خاندان' آپ کے شاگردان عزیز' آپ کے احباب آپ کے ارباب کار' آپ کے حلقہ علم کے خوشہ چین' آپ کے سیاسی رفقاء' آپ کے جہادی ہم نوا' آپ کے اعتقادی بادیہ پیما اور آپ کے ہزاروں آشنا دل گرفتہ اور دیدہ تر ہو کر رہ گئے۔

بوئے گل' نالۂ دل' دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

حافظ محمد عالم مرحوم کے جنازے پر جتنے علمائے کرام شریک ہوئے شاید ہی کسی جنازے پر آئے ہوں۔ حافظ محمد عالم کے غم میں جتنی آنکھیں اشکبار ہوئیں شاید ہی کسی مرنے والے پر ہوئی ہوں۔ حافظ محمد عالم کی رحلت پر جس قدر غم و رنج کا اظہار کیا گیا شاید ہی کسی کے حصے میں آیا ہو۔ وہ سیالکوٹ ہی نہیں سارے پاکستان کو اداس کر گئے۔ سارے سینوں کو غمگین بنا گئے۔ سارے شہر علم و فضل کو ویران کر گئے۔

"اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا"

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی دامن رحمت سے ڈھانپے اور انہیں جوار رحمت میں ایسی جگہ ملے جہاں مغفرت کے دریا بہتے ہیں۔

Marfat.com

حافظ محمد عالم مرحوم ۱۹۲۷ء میں ریاست جموں وکشمیر میں جموں شہر سے تقریباً بیس میل دور ایک چھوٹے سے گاؤں ''سکہ'' میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی حاجی شاہ محمد تھا۔ اور ریاست جموں کشمیر کے گوجر خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے زندگی کے ابتدائی سالوں میں سیالکوٹ آ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ سیالکوٹ کے محلّہ ''میانہ پورہ'' میں آپ کے پھوپھا تدریس قرآن ایک مدرسہ قائم کیے ہوئے تھے۔ یہاں سے حافظ محمد عالم مرحوم نے قرآن پاک کو اپنے سینے میں سمیٹا۔ ان دنوں ریاست جموں کے دیہات میں لاہور کے ایک عالم اجل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی (مولف تفسیر نبوی) اعتقادی تربیت کے لئے دور دراز علاقوں میں جایا کرتے تھے۔ اعتقادی اصلاح کے ساتھ ساتھ مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بہ فیضان حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی تربیت بھی دیتے تھے۔ اس خطہ میں آپ کے ہزاروں مرید مختلف دیہاتوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ حافظ محمد عالم قبلہ بھی مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ مولانا نے اس ذہین حافظ بچے کو اٹھایا اور لاہور لے آئے اور اعلان کیا اسے ''عالم دین'' بنانا ہے۔

حافظ محمد عالم مرحوم لاہور پہنچے تو دہلی دروازے کے باہر سٹی کوتوالی کے ساتھ جامع مسجد کے مدرسہ میں داخل ہو گئے اور صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھنے لگے۔ یہ ایک مختصر سا تدریسی ادارہ تھا جس میں ذہین بچے دینی علوم کی ابتدائی کتابیں پڑھتے تھے۔ حافظ محمد عالم کے ابتدائی اسباق کے شریک درس چند ایسے طلباء بھی تھے جو آگے جا کر اپنے اپنے مقام پر بڑے معروف ہوئے۔ ان میں صاحبزادہ محمد اسلم ابن سید علی اکبر شاہ علی پوری، صوفی غلام حسین گوجروی (مرید صاحبزادہ سید علی حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ علیہ) اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ان طلباء کو ''مرکزی دار العلوم انجمن حزب الاحناف لاہور'' کے ایک قابل استاد حضرت مولانا مہر دین رحمتہ اللہ علیہ خصوصی طور پر

Marfat.com

پڑھانے آتے تھے۔ ابتدائی کتابوں سے ابھرے تو حافظ محمد عالم دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ کے باقاعدہ طالب علم بن گئے۔ وہ سارا دن پڑھتے اور شام کو اپنے استاد و مرشد مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں آجاتے۔

حافظ محمد عالم مرحوم کی ذہنی اٹھان اتنی تیز تھی کہ وہ دینی مدارس کی سست روانی کی ہم نوائی کرنے سے قاصر تھی۔ وہ تعلیم کے لئے تڑپتے' تیز رو بن کر کتابیں پڑھنے کے لئے بے چین رہتے مگر تدریسی حلقوں کی پابندی انہیں آگے بڑھنے نہ دیتی۔ ان کے ایک ہم سبق (پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ راقم) تعلیم و تدریس کی تلاش میں ریاست بہاولپور کے ایک دینی مدرسے میں جا پہنچا تھا۔ جہاں اساتذہ تازہ جذبے سے پڑھاتے تھے۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے لاہور آکر بہاولپور کے تیز رفتار اساتذہ کی تعریف کی تو حافظ محمد عالم مرحوم کسی کو بتائے بغیر ریاست بہاولپور جا پہنچے۔ تدریس کا آغاز ہوا' کئی ماہ پڑھتے رہے مگر یہاں کے اساتذہ بھی ان کی ذہنی تیزی کی ہم نوائی نہ کر سکے۔ آپ نے وہاں سے رخت سفر باندھا' نواب آف ممدوٹ کی ریاست جلال آباد میں ایک عالم دین مولانا محمد علم الدین مرحوم کے دینی درس میں آبیٹھے مگر ایک ماہ کے بعد یہاں سے بھی اپنے دل ناصبور کے ہاتھوں تنگ آکر واپس لاہور آگئے اور اپنے استاذ مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ مدرسہ میں دوبارہ داخل ہو گئے۔ مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ''حافظ محمد عالم! میں تجھے ''عالم دین'' بنانا چاہتا ہوں اور تم بہاولپور کے ریگستانوں میں مارے مارے پھرتے ہو۔''

اب حافظ محمد عالم دارالعلوم حزب الاحناف' دارالعلوم نعمانیہ اور مدرسہ فتحیہ اچھرہ کے اساتذہ سے کتابیں پڑھنے لگے۔

''دانہ می چیدیم ہر جائے کہ خرمن یافتیم!''

آپ نے چند سالوں میں نہ صرف دینی علوم کی متداول کتابوں پر دسترس

Marfat.com

حاصل کی بلکہ منشی فاضل' مولوی فاضل کے امتحانات میں کامیابیاں حاصل کر لیں۔آپ دارالعلوم حزب الاحناف سے دستار فضیلت لے کر نکلے تو مختلف مدارس میں استاد بن کر مسند تدریس پر آبیٹھے۔حزب الاحناف' نعمانیہ کے علاوہ آپ نے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور کے اساتذہ کی اس ٹیم میں حصہ لیا جسے مفتی محمد حسین نعیمی رحمتہ اللہ علیہ نے منتخب کیا تھا۔ یہاں حافظ محمد عالم مرحوم نے دوسال پڑھایا۔اکبری دروازے کے اندر ایک مسجد کی امامت سنبھالی۔شاہ محمد غوث کی جامع مسجد میں خطابت کا آغاز کیا۔ اور مسلم ماڈل ہائی سکول کے عربی استاد مقرر کر دیئے گئے۔

زندگی کے اس موڑ پر حافظ محمد عالم مرحوم نے اپنے شہر سیالکوٹ پر نگاہ ڈالی جسے ایک عالم دین' ایک مفتی مدرس' ایک پختہ عقیدہ رکھنے والے سنی کی ضرورت تھی۔آپ کا گھر سیالکوٹ میں تھا۔آپ کے قبیلے کے ہزاروں لوگ سیالکوٹ کے اردگرد دیہات میں آباد تھے۔جموں وکشمیر سے ہجرت کر کے آنے والے بے پناہ لوگ سیالکوٹ میں آ بسے تھے۔حافظ محمد عالم مرحوم نے لاہور کی علمی مصروفیتوں اور رونقوں کو خیر باد کہتے ہوئے شہر سیالکوٹ کے دل میں دو دروازہ کی جامع مسجد کو اپنا مرکز بنا لیا۔حافظ محمد عالم کے سیالکوٹ میں آنے کے بعد دو دروازہ کی مسجد تدریس علوم اسلامیہ اور حفظ قرآن کا مرکز بن گئی۔ طالب علموں کے قافلے یہاں آنے لگے۔ حفظ کے علاوہ دینی کتابیں پڑھنے والے طلباء کے جمگھٹے لگ گئے۔سیالکوٹ کے کوچہ و بازار اس بات کی شہادت دیں گے کہ حافظ محمد عالم نے شبانہ روز درس و تدریس کا وہ کام کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ آج سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے نوجوان علماء کرام اور حافظ موجود ہیں جو حافظ محمد عالم کے شاگرد رہے ہیں۔

حافظ محمد عالم نے ایک مدرس کی حیثیت سے دن رات کام کیا۔ مگر وہ سیالکوٹ دینی مجالس میں بھی صف اول کے خطیب نظر آئے۔دینی قیادت کی صف اول

Marfat.com

میں دکھائی دیتے۔۔۔تقریبات میں وہ ہمیشہ نمایاں نظر آئے۔مرنے جینے کے موقعہ پر ہر دہ حالت میں شریک ہوتے۔وہ جدھر جاتے ان کے شاگردوں کا حلقہ ان کے ساتھ ہوتا اور سیالکوٹ شہر کے اکثر دکانداروں اور صنعت کاروں میں کوئی نہ کوئی فرد ان کا شاگرد ہوتا۔

حافظ محمد عالم مرحوم نے سیاست میں قدم رکھا تو انہیں ''جمعیت علماء پاکستان'' کی قیادت پسند آئی۔وہ میدان انتخاب میں نکلے تو جمعیت العلماء پاکستان نے انہیں ٹکٹ دیا تو سیالکوٹ کے شہریوں نے انہیں ووٹ بھی دیئے اور نوٹ بھی۔پھر محبت اور پیار سے ان کے ساتھ رہے۔جب آپ پی این اے کی تحریک میں آگے بڑھے تو قید و بند کی منزلیں بھی طے کرنا پڑیں۔ان پر کئی مقدمات بنائے گئے' کئی گرفتاریاں آئیں' کئی چھاپے پڑے۔مگر وہ ابتلا میں کامیاب نکلے۔ہر امتحان میں کامران رہے۔

وہ ملک بھر کی دینی تقریبات میں ہمیشہ نمایاں نظر آئے ہیں۔وہ اہل سنت و جماعت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ان کے بیٹے حافظ محمد رضا نے جب آزاد کشمیر کے انتخابات میں حصہ لیا تو حافظ محمد عالم مرحوم کا علمی اور سیاسی اثر نمایاں نظر آیا اور آپ کا بیٹا ایم ایل اے ہوگیا۔حافظ محمد عالم ایسے خوش قسمت عالم دین تھے کہ انکے سارے بیٹے اور بیٹیاں حافظ قرآن ہیں۔ان کے داماد عالم دین ہیں۔ان کے بیٹے ان کے علمی جانشین ہیں۔

آپ ابتدائی طور پر حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور مرید صادق تھے۔اس طرح آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔پہلے پیرومرشد کی رحلت کے بعد پیر قندھاری رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔آپ کتابی علمی برتری کے باوجود سلوک و روحانیت کی منازل طے کرنے لگے۔انہیں جہاں علمائے عصر نے نمایاں حیثیت دی وہاں وقت کے مشائخ نے آپ کو بڑی عزت دی۔آپ خانوادہ

Marfat.com

علی پور سے عقیدت رکھتے تھے۔ وہ پیر محمد شفیع قادری آف ڈھوڈا شریف گجرات کے نیاز مند تھے۔

آج ہم اپنے دوست حافظ محمد عالم مرحوم کی رحلت پر اظہار غم کر رہے ہیں۔ ان کی علمی تدریسی کارناموں کو نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ان کے شاگردوں اور ان کی فاضل اولاد کی ذمہ داری ہے وہ مرحوم کے علمی اور سیاسی مقامات پر ایک مکمل کتاب مرتب کریں۔ ایسے عالم دین کو جو ذرہ بن کر جموں کی پہاڑیوں سے آیا اور آفتاب بن کر پاکستان کے دینی اور علمی آسمان پر چمکا' نظر انداز کر دینا بڑی زیادتی ہے۔ علمی حلقوں میں ایک جملہ بڑا مشہور ہے۔

''موت العِالم موت العَالم''

ایک عالم کی موت ایک جہاں کی موت ہوتی ہے۔ اس جملے کی روشنی میں ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیں کہ موت العِالم' موت العَالم اور موت العَالم موت العَالم۔

حافظ محمد عالم کی موت ایک عالم دین کی موت ہے اور ایسے عالم کی موت جہاں کی موت ہے۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

علامہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب ایم۔اے۔
شکرگڑھ

مجھے یہ جان کر از حد خوشی ہوئی کہ صاحبزادہ بلند ہمت حضرت مولانا حامد رضا دام اقبالہ مہتمم جامعہ حنفیہ دو دروازہ اپنے عظیم والد گرامی شیخ العلماء راس الفقہاء زین

Marfat.com

الفقراء، پاسبان شریعت، رازدان طریقت حضرت علامہ حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ کے پہلے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ان کے بارے میں مختلف بزرگوں، دوستوں اور نیازمندوں کے جذبات محبت وعقیدت کو شائع کرنے کا عزم صمیم لئے ہوئے ہیں۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب اپنے والد ماجد کے تلمیذ اور سجادہ نشین بھی لہذا یہ رسم محبت ادا کرنا ان کا فرض منصبی بھی ہے۔ میں بھی قبلہ حافظ صاحب کے ان ہزاروں عقیدتمندوں میں شامل ہوں جنہیں آپ کے سانحہ ارتحال سے سخت صدمہ ہوا۔

یوں تو اس دنیا میں والدین اپنے بچوں کے اچھے سے اچھے نام رکھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہزاروں میں ایک دو ہی ہوتے ہیں جن کی سیرت نام کا مصداق بنتی ہے ورنہ اکثر صورت حال نام کے بالکل برعکس ہوتی ہے، چنانچہ مشہور کہاوت ہے "لکھے نہ پڑھے، نام محمد فاضل"۔ باغی ختم نبوت اور منکر اطاعت رسالت یعنی مرزا قادیانی اور پرویز۔ نام کے اعتبار سے دونوں غلام احمد تھے مگر حقیقت میں دونوں بارگاہ نبوت کے دشمن اور دونوں نے سرکشی کا راستہ اختیار کیا۔ ہاں اولیاء اللہ میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے نام ان کی عظمت وسیرت کی ترجمانی کرتے ہیں جیسے حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر (یعنی قدرت والے کا بندہ ومظہر)، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس اسرارھم۔ ہمارے مخدوم وممدوح حضرت شیخ التفسیر والحدیث حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ کا نام بھی آپ کی علمی بلندیوں کا اعلان کر رہا ہے۔ حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے تو حافظ بھی گویا نام کا جزو بن گیا تھا اور اگرچہ اصلاً اس کا مفہوم حافظ قرآن ہی ہے مگر سیرت پر غور کریں تو آپ حافظ شریعت وطریقت بھی نظر آتے ہیں۔

شہر سیالکوٹ اور اس کے مضافات پر نظر دوڑایئے تو ہر طرف آپ کے علم اور

Marfat.com

حفظ شریعت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں اہل سنت کی کونسی مسجد ہے جہاں آپ کے یا آپ کے کسی شاگرد کے قدم نہیں لگے۔ اس وسیع ماحول میں جہاں بھی آپ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی صدائے دلنواز سنیں' یقین کر لیں قبلہ حافظ صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

سرخی خار مغیلاں سے پتہ چلتا ہے
تیرے دیوانے یہاں آئے' یہاں تک پہنچے

حقیقت یہ ہے کہ حافظ صاحب نے سیالکوٹ کو اپنا مستقر بنایا تو سیالکوٹ آپ ہی کا ہو گیا۔ 'زندگی' اور 'موت' دونوں صورتوں میں دیار خودی کے باسیوں نے جھولیاں بھر بھر کر فیض لیا۔ مسجدیں آباد ہوئیں۔ درس و تدریس کے لئے لوگوں نے اپنے جگر پارے بھی پیش کر دیئے اور مر گئے تو نماز جنازہ میں آپ کی امامت کو میت کے لئے باعث شرف و نجات سمجھا گیا ایک دو نہیں سیالکوٹ کے سینکڑوں ہزاروں جنازے آپ نے پڑھائے میں نے ایک محفل میلاد کی نقابت کرتے ہوئے بڑے دکھ سے کہا کہ وہ لوگ جو قبلہ حافظ صاحب کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں' تفسیریں اور دیگر علمی موضوعات پر کتابیں لکھ رہے ہیں' اور خود ہمارے حضرت کو: نمازوں سے فرصت نہیں میں بیٹھ گیا تو آہستہ سے فرمایا' نماز جنازہ پڑھنے سے دل نرم ہوتا ہے۔ واقعی وہ اہل دل تھے' اس لئے دل کے از حد نرم ہونے کے باوجود اسے مزید نرم کرتے رہے۔ ورنہ کتب خانوں کی کثرت اور علمی رونقوں کے ہوتے ہوئے بھی کتنے دل ہیں جو عمر بھر سونے' ویران اور سنسان رہتے ہیں۔ آہ! علم ظاہر نے دل کی قدر ہی نہ جانی اور علم بڑھتا گیا' دل لٹتا رہا۔ خوب فرمایا دانائے روم نے

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل خوشتر است

Marfat.com

'موت وحیات' کو آپ کے فیض سے جو خصوصی نسبت حاصل ہو رہی تھی' اس کا سبب گویا وسعت علم ہی نہیں' آپ کا حسن اخلاق بھی تھا۔ آپ کا طرز گفتگو دل موہ لیتا تھا اور پاس بیٹھنے والے پر آپ کی علمی دھاک ہی نہیں بیٹھتی تھی' وہ آپ کے اخلاق کی دلآویزی سے بھی مسحور ہو جاتا تھا۔ آپ کی اس قوت جاذبہ کا اعتراف سب کو تھا۔ چنانچہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے تاریخ کے ایک پروفیسر محمد عظیم اکثر علمی حوالوں کی تلاش میں آپ کے پاس آتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ فلاں فلاں (دیوبندی اور غیر مقلد) علما کے پاس وسیع کتب خانے موجود ہیں۔ پھر بھی آپ یہیں تشریف لاتے ہیں' آخر کس بناء پر؟ پروفیسر صاحب بولے کتب خانے تو واقعی بہت بڑے ہیں' مگر وہاں آپ نہیں ہیں۔

میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں تو میرے ذہن میں سطح پر وہ علماء بھی ابھر رہے ہیں جن کے بگڑے ہوئے اخلاق نے کئی بنے ہوئے کھیل بگاڑ دیئے ہیں۔ رئیس التحریر پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ نے ایسے اہل علم کا نام پنجابی میں ''وڈ کھانے مولوی'' رکھا ہے۔ الحمدللہ ہمارے حافظ صاحب کا تعلق علماء کے اس قبیلے سے تھا جنہیں حدیث پاک میں ورثۃ الانبیاء (انبیا علیہم السلام کے وارث) فرمایا گیا ہے۔ وہ لوگ جو علماء سے رابطہ رکھتے ہیں جانتے ہیں کہ ان میں ایسے خوش نصیب بہت کم ہیں جنہیں صحیح معنوں میں انبیا کا وارث کہا جا سکتا ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور کہیں سے تبلیغ کی دعوت آتی ہے تو وہ مالی فوائد کی کسوٹی پر اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک تبلیغ عبادت نہیں' پیشہ ہے۔ خدا و مصطفیٰ (جل و علا فصلی اللہ علیہ وسلم) کے کرم سے یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ہمارے حافظ صاحب اس ''سودا بازی'' میں کبھی ملوث نہ ہوئے۔ وہ چھوٹے بڑے جلسوں میں اپنا انتظام سفر کر کے چلتے تھے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک سے زیادہ بار میں نے انہیں اپنے

Marfat.com

دور افتادہ گاؤں پھگواڑی تحصیل شکر گڑھ میں ایک سے زیادہ بار دعوت دی مگر آنے جانے کا کرایہ تک پیش نہ کر سکا پھر بھی حضرت کے ماتھے پر کبھی بل نہ آیا اور اپنی مخصوص دلجوئی میں کوئی کمی نہ آنے دی۔

خیر مجھ پر تو ان کے احسانات اور بھی زیادہ ہیں۔ میری والدہ ماجدہ کی وفات سیالکوٹ ہی میں ہوئی مگر نماز جنازہ سیالکوٹ اور پھگواڑی میں پڑھی گئی۔ یہاں مرے کالج کے گراؤنڈ میں پہلی نماز قبلہ حافظ صاحب نے ہی پڑائی اور پھر جسد میت کو پھگواڑی پہنچانے کا انتظام بھی حافظ صاحب ہی نے اپنی پک اپ کے ذریعے کیا یہی ایک واقعہ نہیں بلکہ وہ مصائب و آلام میں میرے غمگسار تھے۔ مگر میری ان سے عقیدت کی سب سی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ میرے برادر طریقت بھی تھے۔ انہیں قیوم زمانی حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ کا فیض دو راستوں سے پہنچا تھا' علم میں بھی اور عرفان میں بھی۔ علم میں اس طرح وہ حضرت علامہ نبی بخش حلوائی علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید تھے اور قبلہ حلوائی حضور شاہنشاہ لاثانی قدس سرہ کے ممتاز خلیفہ مجاز تھے عرفان میں یوں کہ آپ حضور شاہ لاثانی کے وارث اکمل اور اولین سجادہ نشین اعلیحضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب نقش لاثانی قدس سرہما کے خلیفہ تھے۔ حضور نقش لاثانی سے وابستہ ہونے سے قبل آپ فخر المشائخ حضرت سید فیض محمد قندھاری علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے۔ حافظ صاحب قبلہ کے بیان کے مطابق حضرت قندھاری کے وصال کے بعد خواب میں جلوہ گر ہوئے تو میں نے پوچھا' حضور آپ مجھے کس کے سپرد کر گئے ہیں آپ نے جواباً فرمایا۔ تمہیں ہم نے علی حسین کے سپرد کیا۔ پھر حافظ صاحب نے بتایا' حضرت نقش لاثانی نے غلامی میں قبول فرمایا تو خواب کی تعبیر سمجھ میں آئی۔

یہ خواب آپ نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے چہلم کے موقع پر بیان فرمایا تھا۔ حضور نقش لاثانی نے دستار خلافت سے نوازتے ہوئے اس عاجز کو فرمایا کہ یوں

Marfat.com

اعلان کرو جناب حافظ صاحب اس دفعہ حضور شاہنشاہ لاثانی قدس سرہ کے سالانہ عرس میں شامل نہ ہو سکے' ورنہ یہ دستار خلافت نقشبندیہ وہیں پہنائی جاتی۔ (یہ عرس تقریباً دو ہفتے پہلے ہوا تھا) حافظ صاحب نے دستار بندی کے بعد یہ بھی فرمایا کہ یوں تو حضور نقش لاثانی سے مجھے پہلے بھی محبت وعقیدت تھی' مگر سولہ سترہ دن سے تو طبیعت بہت ہی بیتاب تھی' بار بار عریضہ لکھنے کا ارادہ کیا کہ حضور مجھے کب قبول فرمائیں گے۔ اب گویا یوں سمجھئے میرا پیر دنیا سے گیا تو رب نے مجھے پیر دے دیا اور میرا باپ فوت ہوا تو رب نے مجھے باپ دے دیا۔

علم وعرفان کے اس دوہرے فیض نے آپ کو شمس العلماء ہی نہیں شمس الخلفاء بھی بنا دیا تھا (اور میں یہ لفظ کئی دفعہ حضور نقش لاثانی کی ظاہری موجودگی میں بھی استعمال کرتا تھا) شیخ کی نوازشات کا یہ عالم تھا کہ بزم لاثانی کی ضلعی تنظیموں کا اعلان عرس مقدس کے موقع پر ہوا تو حضور نقش لاثانی نے انہیں ضلع سیالکوٹ کا سرپرست بنا دیا۔

میری دعا ہے اللہ کریم جل مجدہ اپنے حبیب اکرم ﷺ کے طفیل قبلہ حافظ صاحب کو فردوس بریں میں اعلیٰ درجات سے نوازے اور آپ کے سجادہ نشین صاحبزادہ حامد رضا مدظلہ کو آپ کا مشن زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مولانا صاحبزادہ فضل محمد عاصم قادری

ایل۔ ایل۔ بی لنڈن' سبط محدث سیالکوٹی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

کسی سخن کی جلالت ورفعت اس کے متعلق کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اگر سخن کا موضوع عمدہ ہو تو قدردانوں کے لئے وہ سخن سرمایہ سعادت سمجھا جاتا ہے۔ جیسے کہا کرتے

Marfat.com

ہیں کہ کسی علم کا موضوع جس قدر عظمت والا ہوگا اتنا ہی وہ علم عظیم ہوگا۔

میرے اس سخن قلم کا موضوع چونکہ نوع انسانی کا ایک عظیم گروہ ہے جن کی مدح اور تعریف خالق کائنات اللہ رب العزۃ اور اس کے پیارے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور وہ گروہ ہے علماء دین متین کا جن میں حق تعالیٰ نے وہ وصف علم ودیعت رکھا ہوتا ہے جس کی تعظیم کیلئے ملائکہ کرام باذن اللہ تعالیٰ جبین سجود ہوئے تھے۔ اور جب بھی کوئی اس وصف سے متصف ہونے کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو ملائکہ اس کی راہوں میں خوشنودی کیلئے اپنے نورانی پر بچھاتے ہیں اور دریاؤں سمندروں کی مچھلیوں تک ہر چیز اس کی بھلائی کیلئے بارگاہ خدا کے ذوالجلال میں التجاء کرتی ہے جن کے خلوص کی بنا پر ان کی ہر ادا عبادت اور تقرب الٰہی بن جاتی ہے۔ جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کے حقیقی نائب اور ان کی وراثت علمی کے امین ہوتے ہیں۔ لہذا اپنی کم مائیگی اور علمی بے بضاعتی کے باوجود اپنی اس سخن پردازی کو اپنے لئے سرمایہ سعادت سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ عاجز کو بھی ان حضرات کے زمرہ میں رکھے جن کے علماء دین کے صفت وثنا میں بولے گئے سخنوں کو حق تعالیٰ نے جلالت ورفعت بخشی ہے۔ رب تعالیٰ کے دربار کا قانون ہے کہ جس جس چیز کی اس نے خود یا اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدح فرمائی ہے۔ جب بھی اس چیز کی کوئی مدح وثناء کرتا ہے تو اس کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات کو وہ رفعت وعظمت عطا فرماتا ہے۔ اس کا فرمان ہے **الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ** یعنی اس کے دربار پیش ہوتے ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح کو وہ رفعت عطا فرماتا ہے۔ اور جب بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم کی کسی ممدوح چیز کا ذکر کیا جائے تو حق تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ احیاء العلوم) اور اگر وہ علماء ہی اللہ تعالیٰ کی وہ ممدوح ہستیاں ہیں جن کی رفعت شان کے ساتھ اس نے مدح فرمائی ہے اس کا فرمان ہے **یرفع اللہ**

Marfat.com

الذین آمنوا منکم و الذین اوتو ا العلم درجات سورمجادلہ آیت نمبر ۱۱ یعنی اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کو اور وہ جن کو علم عطا فرمایا گیا ہے درجوں رفعت (بلندی) عطا فرمائے گا۔

اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو بارگاہ ربکریم سے کرامت کا تاج ملا ہے اس کا فرمان ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء سورہ ناطر آیت نمبر ۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ سے (کما حقہ) اس کے علماء بندے ہی ڈرتے ہیں۔

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں فخر المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ الخیشیتہ بقدر معرفتہ المخشی والعالم یعرف اللہ فیخافہ و یرجوہ و ھذا دلیل علی ان العالم اعلی درجۃ من العابد لان اللہ تعالیٰ قال ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فبین ان الکرامتہ بقدر التقویٰ و التقویٰ بقدر العلم۔ فالکرامتہ بقدر العلم لا بقدر العمل

ترجمہ:- خشیت یعنی ڈر اس ہستی کی پہچان کے مطابق ہوتی ہے جس سے ڈرا جائے۔ اور عالم دین اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھتا ہے لہذا وہ اس سے ڈرتا بھی ہے اور اس کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عالم عابد سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم پس اس نے بتادیا کہ کرامت بقدر تقویٰ ہوتی ہے اور تقویٰ بقدر علم لہذا کرامت بقدر علم ہوگی نہ کہ بقدر عمل۔

یہی وہ گروہ ہے جن کو منزلت خیر عطا فرمائی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقھم فی الدین (صحیح بخاری مسلم) الغرض قرآن وحدیث میں بہت سے فرمودات ان حضرات گرامی قدر کی

Marfat.com

مدح میں وارد ہوئے ہیں۔

انہی حضرات ذی وقار اور نوع انسانی کے باعث افتخار اور پاکیزہ طینت خدا کے بندوں میں سے ایک ہستی حضرت قبلہ طالبان حق راہبر شریعت ہادی اہلسنت یادگار سلف صالحین حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر جامع اعتقدل والمعقدل حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی قدس سرہ ہیں۔ جن کے علم وعمل کی مدح وثناء میں ہر خاص وعام و طب اللسان ہے۔ جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ میں گزشتہ صالحین امت کے عملی نمونہ کی یاد تازہ کر دی اور ساری زندگی قال اللہ تعالیٰ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وظیفے میں گزار کر ہزاروں تشنۂ کام لوگوں کی علم شریعت وحقیقت کے ذریعے سیرابی کر کے انہیں دنیا وآخرت میں سعادت مندی کے اطوار سکھا دیئے۔ اور یہ ایک معقولی قاعدہ ہے کہ کسی صفت کی حامل صفت کے کسی فرد کی جب اسی صفت کے لحاظ سے مدح کی جائے تو گویا وہ اس ساری صفت کی مدح اور تعریف ہوتی ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ حضرت قبلہ محدث سیالکوٹی علیہ الرحمہ علم وعمل کی شان میں جو سخن سرائی ہوگی وہ گویا ساری جماعت علماء کی مدح سرائی ہوگی۔ لہذا میرا وہ مقولہ کہ میرے اس سخن کا موضوع علماء کرام ہیں یہ اپنی جگہ پر درست ہے۔

مجھے بندۂ مسکین کو حضرت فخر العلماء قبلہ محدث سیالکوٹ کا نواسہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ سے سعادت تلمذ بھی حاصل ہے۔ حضرت قبلہ محدث سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری اور سیرت کے موضوع پر تیار ہونے والی کتاب کے بعض اقتباسات جب میرے مطالعہ سے گزرے تو دل میں شوق پیدا ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو میں بھی قبلہ نانا جان سے وابستہ اپنی بعض معلومات اور یادداشتوں کو تحریر میں لا کر ان سعادتمندوں کی صف میں آ جاؤں جنہوں نے اپنی محبت وعقیدت کے گلدستوں جیسے مضامین اس کتاب میں پیش کئے ہیں۔

Marfat.com

قبلہ محدث سیالکوٹی علیہ الرحمہ علم دین کی تصویر

سرور انبیاء حضرت نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔

اطلبو العلم من المھد الی اللحد حضرت محدث سیالکوٹی قدس سرہ اس پاک فرمان رسول کریم کی ایک عملی تفسیر تھے۔ کہ آپ نے جونہی ہوش سنبھالا اللہ تعالیٰ نے آپ کو طلب علم دین کی توفیق عطا فرمادی۔ جس کی وجہ سے آپ نے اپنے علمی سفر کا آغاز فرمادیا۔ پھر حفظ قرآن کے بعد دیگر علوم شرعیہ کے حصول میں مشغول ہو گئے اور باوجود اس کے آپ کو میدان افتاء و تدریس اور تبلیغ کا عظیم شاہسوار سمجھا اور جانا جاتا تھا آپ زندگی کے آخری وقت تک حصول علم کی جدوجہد میں رہے حتیٰ کہ آپ کو علم و فضل کا بحر بے کنار جانا جاتا تھا۔ اور حصول علم میں اس قدر مشغولیت کے باوجود آپ تعلیم و تبلیغ دین میں اس قدر مصروف رہتے کہ آپ کو منبع رشد و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔

آپ نے ساری زندگی علم دین کے تعلم اور تعلیم میں گزار دی اور ساری زندگی اس مقصد پر نثار کردی۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے عابد میں اسی لئے غازی

خدمت دین کا جذبہ آپ کو کسی پل چین نہ لینے دیتا تھا ہمہ وقت فکر ہے تو اسی خدمت دین کی۔

اس کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی پیچ و تاب درازی کبھی سوز و ساز رومی

وسعت علم

حضور قبلہ نانا ابو محدث سیالکوٹی علیہ الرحمہ کی حق تعالیٰ نے بطفیل حضور سرور

Marfat.com

کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام علم اسلامیہ میں مہارت تامہ عطا فرمائی ہوئی تھی۔ شریعت مطہرہ کے تمام مروجہ علم میں سے ہر علم میں آپ ایسی تدریس وتعلیم فرماتے کہ گویا یہی علم آپ کا خاص موضوع ہے۔ آپ کی زندگی بھر آپ کے سامنے کوئی مسئلہ پیش نہیں ہوا جس کا آپ نہایت احسن انداز میں حل نہ فرمایا ہو۔ آپ کے عمومی اوقات مسائل کے بحث ومباحثہ میں ہی صرف ہوتے تھے۔

مفکر اسلام استاذ العلماء قبلہ پیر طریقت حضور سید عبدالقادر شاہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ جیلانیہ فرماتے ہیں کہ جب قبلہ محدث سیالکوٹی حضرت حافظ محمد عالم صاحب حج کی سعادت کے بعد مدینہ منورہ حاضری بارگاہ رسالت کیلئے آئے تو میں اس وقت المدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا۔ آپ مجھے ملنے کیلئے یونیورسٹی تشریف لائے علماء مصر میں سے ایک عالم جو کہ علم کلام کا ماہر مانا جاتا تھا ہمیں لیکچر دے رہا تھا۔ دوران لیکچر اس نے استوی علی العرش کے مسئلے پر بحث کی اور اپنی تائید میں ابن قیم اور ابن تیمیہ کے نظریات پیش کرنے لگا حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب اس کی بحث غور سے سنتے رہے۔ جب وہ لیکچر سے فارغ ہوا تو قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ نے اس پر علمی گرفت فرماتے ہوئے اس کو ان نظریات پر سرزنش فرمائی اور پھر اہل سنت کے عقیدے کے مطابق قبلہ محدث سیالکوٹی نے اس مسئلہ کو اپنی بحث فرمائی کہ وہ لیکچرار مبہوت اطواس ہو گیا اور باوجود سردی کے پسینہ میں بھیگ گیا۔ اور اس کو کوئی جواب بن نہ آیا اور اپنے عقائد پر شرمندہ ہوا۔

حافظہ شریف اور لگن تدریس

آپ کو اللہ کریم نے بے پناہ قوت حافظہ عطا فرمائی ہوئی تھی۔ درس نظامی میں رائج کتب کے ابواب کی ابحاث نیز دیگر کئی کتب کے مسائل آپ زبانی اس طرح بیان

Marfat.com

فرماتے گویا کہ کتابیں سامنے پڑی ہیں۔ اسی طرح تدریس میں آپ کہ حد درجہ کا شوق اور لگن تھی۔ مدرسہ جامعہ حنفیہ کے طلبہ کو باقاعدہ درسی اسباق کے علاوہ بھی اکثر اوقات آپ کسی طالب کو پاس بلا لیتے اور کسی مسئلہ پر بحث شروع فرما دیتے اور علمی ضیاپاشیوں طلبہ کے دلوں کو منور فرمایا کرتے تھے۔ میں چونکہ حفظ قرآن سے فارغ ہو کر اپنے والدین کے پاس انگلینڈ آ گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت قبلہ نانا ابو جی بھی تبلیغی دورہ پر ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا کہ جتنے دن میں یہاں ہوں مجھ سے کچھ درس نظامی کے اسباق پڑھ لو۔ لہذا میں نے درس نظامی کی تعلیم کا آپ کی شاگردی میں آغاز کرتے ہوئے آپ سے اصول ثانی اور ہدایۃ النحو کے اسباق شروع کر لئے۔ آپ بڑی توجہ اور شفقت کے ساتھ مجھے پڑھاتے۔ ایک دن ہمیں ڈربی سے بریڈفورڈ جانا پڑا تو دوران سفر آپ نے فرمایا کہ کتابیں ساتھ لائے ہو میں عرض کیا کہ جناب وہ تو گھر ہی رہ گئی ہیں اس پر آپ فرمانے لگے کہ چلو زبانی ہی پڑھ لو۔ بتاؤ کہ ان دنوں کتابوں کی کون کونسی بحث تمہارے سبق میں شروع ہے۔ میں نے جب بتایا تو آپ مذکورہ اسباق میں ایسی بحث و تقریر فرمائی کہ گھر یا کتابیں آپ کے سامنے کھلی ہوئی پڑی ہیں۔ واپسی پر گھر آ کر میں کتابیں کھول کر ان سبقوں کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ لفظ بلفظ اور ہو بہو وہی ابحاث یہاں مذکور ہیں۔

متوسلین و متعلقین وغیرہ سے شفقت و محبت

حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر ہر آدمی سے شرعی مناسبت کے موافق شفقت و محبت فرماتے تھے۔ حتی کہ آپ کے رویئے سے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ مجھ سے ہی آپ کی شفقت و محبت سب سے زیادہ ہے۔ اگر کسی پر سختی فرماتے تو وہ بھی صرف دینی خیر خواہی کے پیش نظر لیکن اس سختی میں بھی شفقت جھلک رہی ہوتی تھی۔

Marfat.com

میں چونکہ آپ کا نواسہ ہوں مجھ پر اور میرے دیگر بہن بھائیوں پر آپ حد درجہ شفیق تھے کیونکر نہ ہوتے جب کے جس پاک ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خدمتکے علمبردار تھے انہی کی سنت ہے نواسوں نواسیوں پر بہت زیادہ شفقت فرمانا میرے بچپن میں مجھے آپ گود میں بٹھا کر مجھ سے نعت شریف سنتے اور قرآن پاک کی سورتیں زبانی سنتے اور بہت خوش ہوا کرتے۔ انگلینڈ آنے سے پہلے ہماری رہائش کچھ عرصہ حضرت قبلہ نانا جان علیہ الرحمہ کے گھر کے سامنے والے گھر میں تھی جب کہ ہمارے والد محترم سعودی عرب ہوتے تھے۔تو قبلہ نانا ابو علیہ الرحمہ جو بھی کھانے کی چیز گھر لاتے یا بازار سے منگوانے پہلے ہمیں بلا کر کھلاتے پھر دوسروں کو۔ہمیں گود میں بٹھاتے اور بہت زیادہ پیار فرماتے۔ رمضان المبارک میں جب روزہ افطار کرنے کا وقت ہوتا قبلہ نانا ابو مکان کے چھت پر سے ہمیں آواز دے کر بلا لیتے اور ہم دوڑتے ہوئے آ کر قبلہ نانا ابو سے لپٹ جاتے اور روزہ افطاری میں ہم بھی شریک ہو جاتے۔ آہ! آپ کی شفقت و محبت یاد آتی ہے تو آنسو نہیں تھمتے۔

اعتدال پسندی

شریعت میں ہر امر کے بارے اعتدال کا حکم ہے اور افراط و تفریط سے منع فرمایا گیا ہے۔حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر ہر کام میں اعتدال کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ذاتی امور و معاملات ہوں یا عبادات و عقائد آپ نے کبھی بھی جادۂ مستقیم سے انحراف نہیں فرمایا اور نہ کبھی اعتدا لکا دامن چھوڑا ہے۔اسی اعتدال کا نام ہی شریعت نے صراط مستقیم رکھا ہے جو ہر مومن کا مقصد اصل ہونا چاہیے۔اور اسی صراط مستقیم پر چلنے کیلئے مومن آدمی اپنی نماز میں بارگاہ رب العزت میں التجا کرتا ہوا عرض کرتا ہے اھدنا الصراط المستقیم حتی کہ ساری سورہ فاتحہ کے وظیفے سے مقصود اصلی یہی ہدایت

Marfat.com

صراط مستقیم کی طلب ہوتی ہے۔

علماء کرام نے صراط مستقیم کی تعریف ہی ان الفاظ میں کی ہے ھو الذی تکون معتدلا بین الافراط والتفریط (نورالانوار)

حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں اعتدال کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔ میں ایک مسئلہ پر آپ کے وعظ شریف کی مثال پیش کرتا ہوں۔

ایکدفعہ جب آپ برطانیہ میں تبلیغی دورے پر تشریف لائے تو پرواتھم سٹو کی جامع مسجد میں آپ کو معتقدین نے دعوت خطاب عرض کی۔ اور عرض کیا کہ گیارہویں شریف کے بارے ہمیں وعظ سنایا جائے۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب نے بڑے احسن انداز میں اور تدریسی رنگ میں وعظ شریف سنایا اور فرمایا کہ گیارہویں شریف ایک ایصال ثواب اور تبلیغ دین کیلئے اجتماع ہوتا ہے جس میں قرآن خوانی نعت شریف ذکر الٰہی درود شریف اور دعا و استغفار اور وعظ و نصیحت ہوتا ہے اور یہ سب کام مستحن اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کریم کو پسند ہیں اور مجموعی اور بنیادی طور پر گیارہویں شریف ایک مستحب امر ہے جو یہ اہتمام کرے اس کو ثواب ملتا ہے اور جو نہ کرے اس کو کوئی گناہ نہیں۔ لیکن بعض لوگ جو کہ اہل سنت کے عقائد سے متصادم رہنے کی ٹھان رکھتے ہیں وہ اس کو حرام اور بدعت قرار دیتے اور حرمت و بدع پر دلائل ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور جو اس کا اہتمام کرتے ہیں ان میں سے بعض اس کے ثبوت کے دلائل تلاش کرتے پھرتے ہیں اور عجیب عجیب قسم کے استدلال کرتے پھرتے ہیں حالانکہ اس میں جھگڑے یا بحث و مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں۔ ہاں جو انکار کرتے ہیں اور جو اس کو واجب سمجھتے ہیں وہ ضرور افراط و تفریط کا شکار ہیں جو کہ شرح میں ممنوع ہے۔ شرع میں صرف اعتدال مطلوب ہے اور وہی صراط مستقیم ہے۔ حضرت محدث اعظم قبلہ ناناجان سے متعلقہ معلومات اور یادداشتیں نیز آپ کے اوصاف حمیدہ تو بہت ہیں جن کے تفصیلی بیان کیلئے کئی دفتر درکار

Marfat.com

ہیں لیکن یہ مقالہ مزید کی گنجائش نہیں رکھتا لہذا اسی پر اکتفاء کی جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبلہ محدث اعظم سیالکوٹ علیہ الرحمہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے۔ اوران کی جلائی ہوئی عملی شمع کو روشن رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللھم آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔ صلی اللہ علیہ وسلم والحمد للہ رب العلیمن

نماز جنازہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی جو میت کہ اس پر ایک سو شخص مسلمان امت میں سے نماز جنازہ پڑھیں، سب اس کے لئے شفاعت کریں تو ان کی شفاعت ضرور قبول ہوگی۔ اس کے علاوہ امام مسلم، مسلم شیرف میں امام احمد بن حنبل مسند احمد میں اور امام ابو داؤد ابو داؤ شریف میں اسی مضمون کی حدیث چالیس آدمیوں کے ذکر کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ میرے شیخ الحدیث قبلہ کا ڈربی میں جنازہ اتنا وسیع تھا کہ ڈربی کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا گیا۔ برطانیہ کے اکثر علماء کرام سینکڑوں کی تعداد میں نماز جنازہ کی قیادت فرما رہے تھے جن میں استاذی المکرم مفتی اعظم برطانیہ مفتی غلام رسول صاحب جماعتی فخر السادات جامع معقول و منقول حضرت علامہ پیر سید زاہد حسین شاہ صاحب، محبوب العلماء والمشائخ صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب ڈھانگری شریف، علامہ قمر الزمان اعظمی ورلڈ اسلامک مشن پیرزادہ علامہ امواد حسین صاحب نانی جامعہ الکرم برادر مفکر اسلام پیر سید صاحب حسین شاہ صاحب علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی جنرل سیکرٹری مرکز جماعت اہل سنت برطانیہ شامل تھے الغرض برطانیہ کے اکثر علماء اہل سنت اپنے عظیم محسن کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے حاضر تھے۔

Marfat.com

پاکستان میں نماز جنازہ کا عالم ہی نرالہ تھا محتاط انداز کے مطابق تقریباً ڈیڑھ لاکھ جانثاران اسلام حضرت محدث سیالکوٹی کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے صفیں باندھے موجود تھے جن میں پاکستان کے اکثر اکابرین علماء و مشائخ شامل تھے۔ جس شخصیت کی نماز جنازہ میں اتنے علماء مشائخ و عوام حاضر ہو اس کی بلندی درجات کا اندازہ قاری خود ہی لگا سکتا ہے۔

موت آئے ریاض خستہ جگر کاش محبت میں ان کی
سنتے ہیں کہ ایسے مرنے میں پوشیدہ حیاتیں ہوتی ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے عظم محسن، شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء والفضلاء فخر الجہابذہ، سوز رومی کے حامل، عرفان جامی اور آتش تبریزی سے متصف حضرت پیر طریقت رہبر شریعت محدث سیالکوٹی سقی اللہ ثراہ وجعلی الجنۃ مثواہ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بالخصوص جانشین شیخ الحدیث، عالم نبیل فاضل جلیل حضرت صاحبزادہ والاشان علامہ حامد رضا صاحب جنہوں نے درس نظام کی تمام کتب حضرت محدث سیالکوٹی رحمہ اللہ اور جامعہ حنفیہ کے دیگر اساتذہ سے بالا ستیعاب پڑھی ہیں۔ اور حضرت شیخ الحدیث کے حکم پر ہی دار العلوم میں تدریس شروع فرمائی تھی اور آپ ہی کی نگرانی میں دار العلوم کی نظامت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت صاحبزادہ والاشان کو دن بدن ترقی عطا فرمائے اور حضرت محدث سیالکوٹی رحمہ اللہ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

مفکرملت الحاج مولانا محمد علی صاحب نقشبندی

سیالکوٹ

خداوند قدوس نے عالم انسانیت کو نظم و استحکام اصلاح و فلاح اور باعافیت و سکون قائم رکھنے کیلئے ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا اس عظیم الشان مشن کی تکمیل کیلئے اپنے برگزیدہ انبیاء و مرسلین علیھم السلام کو ہر دور میں مبعوث فرمایا۔ ہزاروں برس پر محیط یہ سلسلہ جاری رہا حتی کہ ہدایت اور مکارم اخلاق کو منتہائے انجام تک پہنچانے کے واسطے رحمت دو جہاں نبی آخر الزماں، رسول اکرم، نور مجسم حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی تشریف آوری ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ختم نبوت کے منصب فاخرہ سے نوازا گیا۔ اس طرح آپ کے ساتھ ہی نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تا بہ ابد اصلاح احوال، تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کی تعلیم و تربیت کا فریضہ علمائے ربانین اور اولیائے کاملین (علیھم الرحمتہ) کے سپرد کیا گیا۔ قرآن مجید میں ان طبقات قدس صفات کے بارے میں فرمایا گیا۔

(۱) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ (الفاطر۔۲۸)

(تحقیق۔ اللہ کے بندوں میں سے ڈرنے والے علماء ہی ہیں)

(۲) فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (النحل۔۴۳)

(اہل ذکر یعنی جاننے والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے)

محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

☆ العلماء ورثة الانبیاء (علما انبیاء علیھم السلام کے وارث ہیں)

☆ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

Marfat.com

(میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں)

ان آیات واحادیث کو پیش نظر رکھ کر علما کے بارے میں حقائق ومعارف معلوم کئے جائیں تو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ کی تشریح قابل توجہ ہے فرماتے ہیں۔

''باطن کی اصلاح ظاہر کے بغیر سمجھنا زندقہ ہے اور شریعت پر ظاہری اطاعت' بغیر اطاعت قلبی ناقص ہے اس لئے عالم کے لئے دونوں علموں کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

(۱) علم حقیقت علم ذات باری تعالیٰ اور وحدانیت کا اعتقاد' علم صفات باری تعالیٰ اور اس کے احکام کا علم' حکمت الٰہیہ کا تسلیم کرنا اور اس کے افعال کو جاننا۔

(۲) علم شریعت کتاب اللہ کا علم سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اور اجماع امت کا علم۔

ان دونوں علوم کے حصول کے بغیر عالم ربانی کی حیثیت وحقیقت محل نظر رہ جاتی ہے جو منشائے باری تعالیٰ کے منافی ہے۔'' (کشف المحجوب)

ایسے ہی علمائے کاملین کے بارے امام ربانی حضرت خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء (علماء انبیاء کے علوم کے وارث ہیں) اور وہ علم جو انبیاء علیھم السلام سے باقی رہا ہے۔ دو قسم پر مبنی ہے ایک علم احکام دوسرا علوم الاسرار اور عالم جو وارث بننے کا اہل قرار دیا گیا ہے وہ شخص ہے جس کو ان دونوں سے حصہ کامل حاصل ہو نہ کہ وہ عالم جس کو ایک ہی قسم کا علم نصیب ہو وارث کو موروث کے سب قسم کے ترکہ سے حصہ ملتا ہے۔'' (مکتوبات شریف)

مذکورۃ الصدر تصریحات سے راقم السطور کی مراد عالم ربانی کے اوصاف معلوم کرنے سے ہے ہمارے ممدوح حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حیات کے خفی وجلی حالات کو بغور مشاہدہ کیا جائے تو ان میں عالم ربانی کے اوصاف اظہر من الشمس ہیں۔

Marfat.com

ان کے علمی وفکری اور روحانی کارنامہ کو سامنے رکھا جائے۔تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کیونکہ مجموعی لحاظ سے ان کی حیات کا ہر پہلو انہی کمالات سے متصف تھا۔جس کی تفصیل قدرے مختصر انداز میں پیش قلم ہے۔

ان کی خدمات کا علمی وشرعی پہلو سامنے رکھا جائے تو ''جامعہ حنفیہ'' سے فارغ التحصیل علماء وفضلا کی کثیر تعداد سامنے آتی ہے جو مقتدر اور جید علماء پر مشتمل ہے جو مختلف اطراف علاقوں میں مصروف دینی اداروں درسگاہوں' جامعات اور معروف مساجد میں علم وحکمت کی روشنی میں علوم شریعت سے ملت اسلامیہ کو بہرہ ور کر رہے ہیں۔علوم طریقت کے حوالے سے دیکھا جائے تو ان سے فیض یافتہ صاحبزادگان' مشائخ عظام کی مسندیں سنبھالے ہوئے اپنے اسلاف کی خانقاہوں میں علمی' روحانی فیوضات کے قاسم نظر آتے ہیں۔اور یہ سلسلہ اندرون ملک ہی نہیں بیرون ملک بھی جاری ہے۔

تدبر وفراست کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اتقو افراسة المومن فانه ینظر بنور الله کی تصویر تھے اور الشیخ فی قومه کا النبی فی امته کے وصف کے مظہر تھے۔

مولانا روم علیہ الرحمتہ نے بھی اسی خاص نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے خواص کے بارے میں کہا ہے۔

بندگان خاص علام الغیوب　　　در جہان جاں جواسیس القلوب

لاتعداد مواقع پر بے شمار خواص وعوام' مرد وزن' دعا' حاجت' کشائش کے معاملات میں حاضر ہوتے' عرض کرتے تو مختصر جواب' شافی کلمات سے ایسے نوازتے جیسے ان کی حاجات اور واردات سے پہلے ہی آگاہ ہوں۔اور حاضر ہونے والے انجام کار کامگار اور بارآور ہوتے تھے۔

حضرت والا ئے صفت شیخ الحدیث قدس سرہ مستجاب الدعوات بھی تھے۔خود

Marfat.com

راقم لسطور کو خداوند قدس نے حضرت موصوف کی دعا سے منجھلے بیٹے عزیزم محمد الیاس کی سعادت سے سرفراز کیا۔ اس وقت کئی حضرات علوم میں جن کے لئے دعاؤں کی قبولیت کے صلہ میں مرادیں بھر آئیں مگر افسوس ریکارڈ جمع نہ کیا گیا۔ اخلاق و اخلاص کا مظہر جنازہ کا منظر تھا یوں معلوم ہوتا تھا انسانوں کا سمندر عید گاہ کی طرف نماز جنازہ میں شرکت کیلئے رواں دواں ہے شہر سیالکوٹ تو ایک طرف ملک بھر سے علماء' فضلاء' صلحاء' مشائخ' حفاظ' قراء اور عوام وخواص سب ایک عالم کی آخری زیارت کیلئے مضطرب وکوشاں تھے۔

راقم السطور' حضرت ممدوح علیہ الرحمتہ کی باطنی کیفیات سے بھی غالباً سب حضرات سے زیادہ آگاہ ہے۔ خلافت واجازت بیعت کا نقشبندی مجددی سلسلے کے روحانی وعرفانی فیض سے مخمور ''تاج'' میرے پیرومرشد قطب ربانی' شیخ المشائخ' شہنشاہ ولایت قبلہ عالم پیر سید علی حسین شاہ نقش لاثانی قدس سرہ الصمدانی نے عطا کیا تھا۔ حضرت ممدوح علیہ الرحمتہ کے پیرومرشد عارف ربانی شیخ الشیوخ پیر سید فیض محمد قندھاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے انہوں نے بشارت آمیز خبر دی تھی کہ تمہیں ہم نے دولت عرفان کیلئے حضرت پیر سید علی حسین شاہ کے حوالے کر دیا ہے ازاں بعد موصوف کے پیرومرشد کے صاحبزادہ حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب نے بھی خلافت سے نوازا تھا۔ میرے شیخ طریقت نے دولت عرفان سے نوازا تو کبھی کبھی حضرت شیخ الحدیث مرحوم خاموشی' سنجیدگی اور عزلت گزینی اختیار کرتے جو سب پر عیاں نہ ہوتی تو مجھے فرمایا کرتے دل چاہتا ہے کہ دربار شاہ لاثانی یا دربار چورہ شریف بیٹھ جاؤں' کبھی فرماتے دونوں بارگاہوں سے روشنی آتی معلوم ہوتی ہے کبھی چلہ کرنے کا ذکر فرماتے ایک بار فرمانے لگے دل چاہ رہا ہے کہ یہ لباس اتار کر بھورہ (گودڑی) پہن کر چوک دودروازہ میں بیٹھ جاؤں اور زندگی گزار دوں میں نے نہایت متانت سے کہا حضور! فکر نہ کریں آپ کے وصال کے بعد اس چوک کا نام شیخ الحدیث حافظ محمد عالم ہی رکھا جائے گا۔ یہ سننا تھا کہ

Marfat.com

جذب کی کیفیت ختم ہوگئی اور بے اختیار اور خلاف عادت خوب ہنسے اور فرمانے لگے میری بات کا یہ نتیجہ تم نے نکالا ہے تو میں نے عرض کیا جناب یہ نتیجہ تو نہیں ہے مگر میں نے جذب اور توجہ کا رخ بدل دیا ہے فرمانے لگے یہ سچ ہے اس ضمن میں بحمد اللہ ناچیز سے خصوصی ربط و رابطہ تھا کہ قبلہ عالم نقش لاثانی قدس سرہٗ گاہے بگاہے یکساں توجہ فرمایا کرتے تھے۔ اولیاء عظام علیہم الرحمٰن کے مزارات پر حاضری کا خصوصی انداز ہوتا تھا ہمراہی اکثر ان کی کیفیت سے بے خبر رہتے مگر ناچیز ان کے احساسات و واردات قلبی سے آگاہ ہو جاتا اور اگر کبھی ذکر کیا جاتا تو اعتراف فرمانے میں ذرہ بھر حجاب نہ فرماتے اور بتا دیتے تھے کہ ایسا ہی تھا۔

ایسے ہی وارفتگی کے عالم میں میرے ذریعے قبلہ عالم نقش لاثانی قدس سرہٗ سے رہنمائی کا پیغام بھیجا تو میرے ذریعے جواب آیا وہ اس طرح تھا اور حضور قبلہ عالم نے فرمایا تھا کہ

''حافظ صاحب کا وظیفہ، عمل، ورد اور چلہ قرآن و حدیث کا درس و تدریس اور سنت مصطفوی پر عمل کرنا اور عمل کرنے کی ترغیب و تلقین ہی کافی ہے کسی چلہ اور ملنگی کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی سلسلہ نقشبندی مجددی کا طرۂ امتیاز سنت و شریعت کی پیروی ہے اور اسی پیروی میں روحانی عرفانی فیوضات کی سعادتیں مضمر ہیں بلکہ یہی طریقہ محبوبیت باری تعالیٰ کا بہترین ذریعہ ہے۔''

سیاسی فکری میدان میں نظر دوڑائی جائے تو اس میں بھی شہسوار ہی نظر آتے ہیں۔

جامعہ حنفیہ، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اہل سنت سنی جہاد کونسل حضرت شیخ الحدیث کی وراثت ہیں ان کے مرکزی قائد رہنما تھے۔ سنی جہاد کونسل کے سوا دیگر سب اداروں اور جماعتوں میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے راقم السطور کو ہمیشہ اپنا دست راست بنائے رکھا اور فخر سے کہا جا سکتا ہے

Marfat.com

کہ اس عرصہ میں اس ناچیز سے بڑھ کر کوئی معتمد، مخلص اور وفادار نہیں تھا۔''

20 مئی 1977ء چوک علامہ اقبال سیالکوٹ میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی تحریک کے سلسلہ میں جلوس پر پی پی کی حکومت میں خونی معرکہ پیش آیا۔ جلوس کے قائد حضرت شیخ الحدیث اور مفتی مختار احمد مرحوم تھے۔ حکام کے اشارہ پر بے دریغ گولی چلائی گئی۔ پانچ اہل سنت مسلم نوجوان شہید ہوئے ایک عیسائی نوجوان جاں بحق ہوا حضرت شیخ الحدیث اور مفتی صاحب شدید زخمی ہوئے۔ متعدد دیگر نوجوان بھی زخمی ہوئے درجنوں گرفتار کیے گئے قاری عبدالعزیز مرحوم اور عزیزم پروفیسر قاری محمد عبدالرزاق بھی جیل آشنا ہوئے مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کو بھی جیل بھیج دیا گیا۔ جیل میں کئی دیوانے جمع ہو گئے۔ الغرض حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا کیا کیا ذکر کیا جائے کہ کام کامیاب اور ہر تدبیر تیر بہدف کی طرح ہوتی تھی۔

عفو و درگزر کا وصف، اخلاق حسنہ کے مظاہر، اہل سنت کے ہر فرد سے ربط و محبت علماء و مشائخ سے عقیدت و احترام، طلبہ پر شفقت بالخصوص سیدزادوں اور پیرزادوں پر لطف و کرم، اساتذہ مقررین، واعظین سے احترام و حسن سلوک و بالخصوص عقیدہ اہل سنت کی سند ''رضویت'' کے جھنڈے گاڑھ دیے۔ اپنے گھر، خاندان، برادری، ملت، ملک اور طالبان علم و حکمت میں سے ہر ذی علم، ذی شعور اور ذی عقیدت پر واضح کر دیا کہ میں کیا ہوں؟ اور تم نے بھی ایسا ہی رہنا ہو گا یعنی اپنے صاحبزدوں کے محمد رضا، حامد رضا، حماد رضا نام رکھ کر ''رضا'' کا لاحقہ سے اپنے خاندان میں مستقبل میں بھی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ''احمد رضا'' علیہ الرحمتہ کی عزت و محبت کو دلوں میں جاگزیں کر دیا۔ یہ بھی ایسا کارنامہ ہے جو تاریخی حقیقت کا درجہ رکھتا ہے۔

راقم السطور محمد علی نقشبندی سابق مدرس و ناظم جامعہ حنفیہ دو دروازہ اور یکے از نمائندگان بارگاہ شاہ لاثانی علی پور سیداں نے مارچ 1965ء سے مارچ 1985ء تک

Marfat.com

بیس سال کا عرصہ رفاقت و معیت میں بکثرت امور خیر ہی خلوت و جلوت کے رازوں سے آگاہ ہوتے ہوئے اعتماد و وفا میں بسر کیا لاتعداد حالات و واقعات یاد آ رہے ہیں مگر آنکھیں آنسوؤں سے لبریز بلکہ آنسو امڈ رہے ہیں۔ جذبات پر قابو اور قلم کو چارہ نظر نہیں آ رہا کہ مزید لکھ سکوں۔ تاہم جو کچھ لکھا ہے بشرح صدر، اخلاص سے لکھا ہے اور مبنی بر حقیقت لکھا ہے اور انہی الفاظ پر معذرت خواہ ہوتے ہوئے دعا گو ہوں کہ۔

سلام از ما رسد ہر دم بہ جانش
الٰہی از تو رحمت بر روانش

ترجمان اہل سنت غلام قمر الدین صاحب سیالوی

سرگودھا

مولانا محمد عالم صاحب کے ساتھ ایک یادگار نشست ہوئی میں دل کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ مولانا نہ صرف استاذ العلماء تھے بلکہ وقت کے کامل ولی تھے۔ 1987ء غالباً رجب المرجب کا مہینہ تھا میں سیالکوٹ کینٹ میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں تقریر کیلئے آنا تھا۔ چنانچہ میں شام کے قریب پہنچا قبلہ مولانا بھی تشریف لائے ہوئے تھے جب کھانا کھانے کیلئے دسترخوان پر پہنچے تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ سجادہ نشین ڈھوڈا شریف نے ایک جلسہ کی صدارت قبول فرمائی ہے جو غالباً سیالکوٹ شہر سے باہر کسی بستی میں تھا اور مجھے کہا کہ آپ نے وہاں خطاب کرنا ہے اور حضرت صاحب نے آپ کیلئے خطاب کرنے کو فرمایا ہے۔ میں نے کہا حضرت میرا تبادلہ کراچی ہو چکا ہے اس تاریخ سے قبل میں نے کراچی پہنچنا ہے آپ نے فوراً فرمایا آپ نے کراچی وغیرہ نہیں جانا اور تقریر کیلئے آپ نے آنا ہے۔ میں نے دوبارہ زور

Marfat.com

دیگر عرض کی کہ جناب یہ سرکاری ملازمت کا معاملہ ہے اور میرے تبادلے کے احکامات پہنچ چکے ہیں میں کسی طرح رک نہیں سکتا آپ نے بڑی شان نیازی سے فرمایا کوئی تبادلہ وبادلہ نہیں ہے بس آپ نے اس تاریخ کو آنا ہے میں نے کہا کہ اگر میں سرگودھا میں ہوا تو ضرور آؤں گا آپ نے فرمایا آپ سرگودھا میں ہی ہوں گے اور خطاب کیلئے آئیں گے۔ میں اس بات کو اس وقت تک سمجھ نہ سکا جب واپس پلٹ کر سرگودھا پہنچا تو بغیر کسی کوشش کے تین دن کے بعد میرے تبادلے کے احکامات خود بخود منسوخ ہو گئے اس وقت مولانا کا مقام مجھے معلوم ہوا میں بے تاب تھا کہ مولانا سے کب ملاقات ہوتی ہے چنانچہ جب میں آپ کے پاس مقررہ تاریخ پہنچا تو میں نے کیا حضرت آپ باکمال شخصیت ہیں مگر آپ نے ہنسا کر معاملہ ٹال دیا۔

قلوب الاصفیاء لها عیون تری مالا یراہ والناظرون۔

شیخ التفسیر والحدیث علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب

شیخ الجامعہ الجامعۃ القادریہ العالمیہ مراڑیاں شریف گجرات

عکس کمال

یعنی

حضرت' حافظ الملت والدین' شیخ الحدیث' مولانا حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میری نظر میں

حافظ قرآن

عالم باعمل

فاضل جلیل

Marfat.com

جامع معقول ومنقول

حاوی فروع واصول

ماہر علم وفنون درسیہ

شیخ الحدیث

شیخ القرآن

صاحب فتویٰ

استاذ العلماء والفضلاء

جلالت مسند تدریس وارشاد

بے لوث واعظ

حق گو مبلغ

ماہر معلم

مشفق مصلح ومربی

سرپرست علم وعلماء

عظیم منتظم

ضابطہ حاذق

منظور نظر اساتذہ ومشائخ

تلامذہ معتقدین کے دل کا چین

درویشوں اور فقراء کے سامنے نمونہ عجز وانکسار

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

دینی وملی تحریکوں میں نڈر مجاہد

کوہ صبر واستقامت

Marfat.com

مجاہد و غازی

مرد سخی

سرشار تصوف اسلامی

داعیٔ فکر بو حنیفہ و گنج بخش و غوث اعظم و رضا

پیکر تقویٰ

خوش لباس

پاکیزہ باطن

روشن روح

چوڑا ماتھا

ہنستا مکھڑا

اونچا طرہ

سیدھا و دراز قامت

بارعب و پرہیبت شخصیت

صاحب صورت و معنی

صاحب جلال و جمال

حاجتمندوں کے چارہ ساز

پریشان حالوں کے غمگسار

پیکر اخلاص

مخزن اخلاق

عابد شب بیدار

صاحب فراست و کرامت

Marfat.com

مستجاب الدعوات

نمونہ اسلاف

بد مذاہب وبد عقائد سے نفور

ادب وعشق نبوی میں چور

علامت اہل سنت

نشان حق واہل حق ہر دلعزیز

مقبول خواص وعوام

دینی راہنما

سیاسی مقتداء

سماجی کارکن

مرد حق آ گاہ

مقبول ومقرب بارگاہ

سیالکوٹ کا بے تاج بادشاہ

محسن ملت

مخدوم اہل سنت

قبلہ عالم

ابوالوقت

ابن الاسلام

حافظ الملتہ والدین

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً و

راضی عنہ وارضاہ

Marfat.com

استاذ العلماء علامہ الحاج محمد معین الدین صاحب

مہتمم دار العلوم نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ سیالکوٹ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ہر شخص کی رفعت و بلندی اس کے اوصاف حمیدہ سے ہوتی ہے ان اوصاف حمیدہ اور اعلیٰ اوصاف میں سے ایمان لانے کے بعد علم دین ایک بہت بڑی نعمت و عطیہ خداوندی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین" یعنی جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو فقاہت فی الدین عطا فرماتا ہے اور جن علوم کے فضائل قرآن و حدیث میں وارد ہوئے ہیں اس سے مراد علم دین ہے۔ فلاسفہ سے سیکھا ہوا علم مراد نہیں اور نہ عقل سے اختراع کیے ہوئے قواعد ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ "العلم ثلاثہ آیت محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ" یعنی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم تین ہیں۔ قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ ہے۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث جناب حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی بھی انہیں نفوس قدسیہ میں واعظ، صوفی اور صاحب فراست جیسی عظیم صفات کے حامل تھے۔ اتنے عظیم صاحب علم ہونے کے ساتھ ساتھ غریب پرور اور مہمان نواز اور صلہ رحمی والے اوصاف بکثرت پائے جاتے تھے۔ مزاج شریف میں انکساری کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی طالب علم سے غصے ہوتے تو جب تک اس کو خوش نہ کر لیتے طبیعت میں چین نہ پاتے آپ نے مسلک اہل سنت کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں جن میں سے ایک عظیم دینی درسگاہ "جامعہ حنفیہ دو دروازہ" آپ کی ایک زندہ تصویر موجود ہے۔ سیاسی لحاظ سے بھی بہت بڑے مفکر اور دانشور تھے۔ جمعیت علماء پاکستان ہو یا جماعت اہل

Marfat.com

سنت، تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا تحریک ختم نبوت یا سنی جہاد کونسل آپ ان کے بانیوں میں نظر آتے ہیں۔ دو مارچ 1992ء میں راولپنڈی میں ایک عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں اہل سنت و جماعت کی جہادی تنظیم ''سنی جہاد کونسل'' کے نام سے معرض وجود میں آئی جو کہ آپ کی سعی جمیلہ اور آپ کے دیگر رفقاء کے اخلاص کا نتیجہ تھی۔ بحمدہ تعالیٰ یہ تنظیم نہ صرف اب تک جاری و ساری ہے بلکہ اہل سنت کی جہاد کشمیر کے سلسلہ میں تاریخ رقم ہو رہی ہے۔ موصوف نے کثیر مشاغل اور بڑھاپے کی کمزوری کے باوجود اس قدر محنت کی جو کسی نوجوان کے بھی بس کی بات نہیں۔ یہ سب کچھ درد دل اخلاص اور مسلمانوں کی ہمدردی اعلاء کلمۃ اللہ کا نتیجہ ہے ورنہ اتنے کٹھن معاملات کا نبھانا ہر کسی کا حصہ نہیں۔

تحریک نظام مصطفیٰ میں نظام مصطفیٰ کی خاطر جلوسوں کی قیادت کرتے ہوئے اپنی جان کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے مخالفین نے جب علماء پر گولیوں کی بوچھاڑ کی تو حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی علیہ الرحمۃ و دیگر رفقاء اندھا دھند فائرنگ سے شدید زخمی ہو کر زیر علاج ہو گئے مگر جو شخص بھی عیادت کے لئے جاتا آپ اپنے زخمی ہونے یا تکلیف زدہ ہونے کا تذکرہ ہرگز نہیں فرماتے تھے۔ زائرین سے ہی ارشاد فرماتے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائے اور نظام مصطفیٰ نافذ کرنے کی توفیق دے۔ گویا آپ علم، عمل، اخلاص و خیر خواہی حسن اخلاق شجاعت و فراست کے ایک مجسمہ پیکر تھے اور اس قول کے مصداق ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یقین جانیے آپ ان علماء میں سے تھے جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

خبر دی ہے آسمان والے اور زمین والے حتی کہ چیونٹی اپنے بل میں مچھلی پانی کی تہہ میں علماء کے لئے دعا کرتے ہیں۔

قبلہ شیخ الحدیث کے وصال سے اہل سنت و جماعت صوبہ پنجاب میں عموماً اور ضلع سیالکوٹ میں خصوصاً علمی اعتبار سے یتیموں کی طرح نظر آتے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کے پسماندگان کو آپ کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص حضرت علامہ صاحبزادہ حافظ حامد رضا صاحب دامت برکاتہ العالیہ جنہوں نے آپ کی جانشینی کا حق ادا کرنے پر کمر بستہ ہونے کا قصد کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

پیکر صدق وصفا علامہ قاری علی اکبر صاحب قادری

لندن

استاذی المکرّم حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مقتدر علمی اور روحانی شخصیت تھے اہل سنت والجماعت کے مستند اور مقتدر علمائے کرام میں بھی آپ ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ آپ کے ظاہری باطنی فیوض و برکات۔ سے بالواسطہ اور بلا واسطہ ایک خلق کثیر بہرہ مند ہوئی۔ ہزاروں حافظ القرآن' علمائے کرام' مفتی' مدرس' مناظر' پیران طریقت' آپ کے خوشہ چیں ہیں۔ آپ کے احوال و آثار کو جاننے والا یقین سے کہہ سکتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ ان مقدس شخصیات سے ہیں جن کو محبوب حقیقی نے روز ازل سے اپنی محبت کیلئے منتخب فرما کر انہیں مخلوق کے لئے وسیلہ

Marfat.com

فیض و رحمت بنانا پسند فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں ۔ جو محبوبان الٰہی کی خاص نشانی اور پہچان ہوتی ہیں۔ آپ زندگی کی ہر منزل میں سعادت مندی کے گہواروں میں نظر آتے ہیں۔ حضرت صاحب کی ولادت ایک علمی روحانی معزز خاندان میں ہوئی ۔ پیدائش سے پہلے ایک کامل ولی نے آپ کے والدین کو اس گوہر یکتا کی ولادت کی بشارت سنائی۔ ابتدائی تعلیم والدین سے حاصل کرنے کے بعد حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک شہر میں حاضر ہوئے اور اہل سنت والجماعت کے مرکزی جید علمائے کرام سے ظاہری باطنی علوم میں کامل دسترس حاصل کی۔ اور پھر ایک کامل ولی حضرت پیر قندھاری رحمتہ اللہ علیہ سے فیضان ولایت و معرفت حاصل کیا۔ ظاہری باطنی تکمیل کے بعد اپنے والدین کے ارشاد گرامی کی تعمیل کرتے ہوئے سیالکوٹ شہر کو جائے سکونت بنایا اور مسند رشد و ہدایت پر جلوہ گر ہو کر ایک دنیا کو فیض یاب فرمایا۔ مطلع سفید پر چاند اور سورج بن کر چمکے اور زمانے کو بقعہ نور بنا دیا۔ قال اللہ و قال الرسول پڑھاتے پڑھاتے زندگی کی تمام بہاریں گزار دیں۔ غرضیکہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت میں وہ تمام حسن نظر آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم کے سچے نائبین کو بخشتا ہے۔

میرے شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ صاحب صورت بھی تھے صاحب سیرت بھی آپ کے چہرے پر علم کا جلال بھی تھا اور تقوی کا جمال بھی۔ پر وجاہت بھی تھے پر ملاحت بھی۔ قد و قامت میں توازن بھی تھا اعتدال بھی۔ فیاض بھی تھے شجاع بھی' بے لوث بھی تھے بے خوف بھی' صاحب ایثار بھی تھے پر خلوص بھی' حافظ القرآن بھی تھے اور جید عالم دین بھی' بے مثال مدرس بھی تھے باکمال مفتی بھی' مصلّے رسول کی رونق بھی تھے اور منبر کی شان بھی۔ عظیم الشان خطیب بھی تھے اور لاجواب مناظر بھی' شیخ القرآن بھی اور شیخ التفسیر بھی' بے مثل مصلح اور مبلغ بھی تھے اور پیکر کردار بھی' منصف نقاد بھی تھے اور

Marfat.com

متقی سیاستدان بھی، مدرس علوم شرعیہ بھی تھے اور معلم علوم باطنیہ بھی، وہ مجاہد بھی تھے اور شب زندہ دار بھی، پیکر رشد و ہدایت بھی تھے اور کوہ عزم و استقامت بھی، امین اسرار و معرفت بھی تھے اور صاحب کشف و کرامت بھی، مرکز علماء بھی تھے اور مرجع اصفیا بھی رہبر شریعت بھی تھے اور شیخ طریقت بھی جید عالم دین بھی تھے اور ولی کامل بھی۔ اپنوں کیلئے سرمایہ سکون راحت بھی تھے، غیروں کیلئے سم قاتل بھی۔ الغرض حضرت شیخ الحدیث جامع شخصیت تھے۔ آپ کا روحانی مقام کیا تھا۔ 98 میں مجھ حقیر کو حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی میں حرمین شریفین کا نورانی سفر نصیب ہوا۔ تو بلا مبالغہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب حضرت شیخ الحدیث حرم شریف مسجد الحرام میں داخل ہوئے تو آپ کے چہرے پر اترنے والے انوار کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ بقول امام غزالی و حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ یعنی بلند درجہ کے اولیاء کعبہ شریف کی حاضری میں ہوتے ہیں۔ تو وہ تجلی جو کہ عین بیت اللہ کی حاضری کے وقت مقبولوں پر توجہ فرماتی ہے۔ حقیقت حال تو صاحب حال ہی جان سکتے ہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور ایسے ہی جب مدینہ طیبہ حاضری ہوئی وہاں بھی ایسی ہی کیفیات تھیں کہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی حاضری میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہات کا منظر دکھائی دیتا تھا۔ اور وہاں پر عرب ایران کے علمائے کرام سے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جب گفتگو ہوئی تو وہ آپ کے ہاتھوں کے بوسے لیتے۔ ان سے عربی زبان میں اور فارسی زبان میں ایسے گفتگو فرماتے کہ جیسے یہ آپ کی مادری زبانیں ہیں۔ اور ایک عقیدت افزاء پاکیزہ ملفوظ مبارک پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ کہ ایک روز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں سلام پیش کرنے کے بعد جب جنت البقیع شریف کی طرف جا رہے تھے جب حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ جنت البقیع شریف کے کونے پر پہنچے ادھر سبز گنبد کا منظر تھا ادھر جنت البقیع شریف وہاں

Marfat.com

کھڑے ہو کر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ غلام کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ قاری صاحب آپ کو وہ شعر یاد ہے جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑی والوں نے فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا حضور کون سا شعر تو آپ نے فرمایا۔ میاں صاحب نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔ قبر میری تے پنجنی ہوندی خلقت گلاں کردی اور پھر فرمایا یہی حال اس فقیر کا ہے پھر حضرت شیخ الحدیث خاموش ہو گئے۔ اور ایک گہری خاموشی بقول علامہ اقبال

دریا سے کہہ رہا ہے یہ سمندر کا سکوت
جتنا جس کا ظرف ہو اتنا ہی وہ خاموش ہے

پھر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا مرتبہ اس جملے کو دہرایا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت و محبت رکھنے والو تمہارے شیخ الحدیث کس روحانی مقام کے مالک تھے یہی وہ پاکباز ہستیاں ہوتی ہیں جن کے قرب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کے قرب کی منزلیں حاصل ہوتی ہیں۔ روحانی مقامات طبعی موت کے بعد بھی ترقی پذیر رہتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو پاکیزہ پروگرام ہمیں دے کر گئے ہیں ہمیں اس پر دل و جان سے قائم و مستحکم رہنا ہے۔ تاکہ ان کی روح عالم برزخ میں ہماری طرف سے خوش رہے۔ اللہ تعالیٰ میرے شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلستان کو شاد و آباد رکھے۔ آمین۔

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی صاحب

امیر مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی اہل سنت و جماعت کے جلیل

Marfat.com

القدر اور عظیم المرتبت عالم دین تھے۔ ان کا شمار عالم اسلام کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے۔

یوں تو مفتی اعظم حضرت سیدنا ابوالبرکات سید احمد رضوی قادری، امیر دارالعلوم حزب الاحناف کے ہزاروں تلامذہ ہیں لیکن ان کے جلیل القدر عظیم المرتبت تلامذہ ہیں جنہوں نے برصغیر اور عالم اسلام میں دین اسلام کی شمع روشن کی ان میں حضرت فقیہ اعظم علامہ نور اللہ نعیمی محدث بصیر پوری، شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی محدث اوکاڑوی، حضرت مفتی محمد عبداللہ محدث قصوری، حضرت حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی، حافظ مظہر الدین اور آپ کے فرزند اکبر حضرت علامہ شارح بخاری سید محمود احمد رضوی محدث لاہوری قدس سرہ العزیز نے علم کی ایسی شمع روشن کی جس سے برصغیر پاک و ہند کشمیر و سندھ ہی نہیں سارا عالم روشن اور منور ہوا اس علم کی مہک اور خوشبو براعظم امریکہ، افریقہ، یورپ، ایشیا، آسٹریلیا میں بھی محسوس کی گئی۔

1948ء سے 1950ء تک آپ نے لاہور میں قیام فرمایا تعلیم و تدریس کے علاوہ آپ نے حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد قادری اور حضرت سید علامہ محمود احمد رضوی محدث لاہوری کے ساتھ تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت ۵۳ میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی۔

پھر سیالکوٹ میں اپنے والدین کریمین اور لوگوں کے اصرار پر حضرت سیدنا ابوالبرکات سید احمد قادری نے آپ کو سیالکوٹ میں دارالعلوم قائم کرنے کا حکم دیا اور مرکزی جامع مسجد دو دروازہ میں آپ نے جامعہ حنفیہ قائم فرمایا۔ اور سیدنا ابوالبرکات نے آپ کی اس سلسلہ میں بھرپور طریقہ سے سرپرستی کی اور ہر سال سیالکوٹ تشریف لے جاتے۔ حضرت حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی قرآن مجید فرقان حمید کے ہی حافظ نہیں تھے بلکہ حافظ الحدیث بھی تھے۔ ان کو اکثر احادیث مع اسناد از بر تھیں۔ اس کے علا.... کے علوم وفنون اسلامیہ کے بھی ماہر تھے۔ فلسفہ، منطق، علم المیراث، اصول فقہ، اصول

Marfat.com

التفسیر‘ اصول حدیث‘ علم الصرف‘ علم النحو‘ علم اقلیدس‘ علم السماوات‘ علم طب‘ علم ھندسہ میں بھی ان کو مکمل عبور حاصل تھا۔ ان علوم وفنون کی کتابیں جو اب ہمارے مدارس دینیہ میں جن کے پڑھانے اور پڑھنے والے مفقود ہو چکے ہیں۔ جیسے شرح چغمینی‘ شمس بازغہ‘ الغیہ‘ شافیہ‘ ذیچ‘ شاہی‘ سراجی‘ افصر ائی‘ نخبتہ الفکر‘ کی متن کی عبارتیں حضرت محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز کو ازبر تھیں۔ علم حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ انہوں نے علم اقلیدس‘ سراجی‘ علم ھندسہ‘ زیچ شاہی‘ ھدایہ شریف‘ نورالانوار اپنے استاد مفتی اعظم سیدنا ابوابرکات رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھیں تھیں۔ فتاویٰ نویسی اور اقلیدس حضرت سیدنا ابوالبرکات نے براہ راست اعلحضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی قدس سرہ العزیز سے پڑھا تھا اور پانچ سال بریلی شریف میں قیام فرمایا۔ آپ ایک واسطہ سے اعلحضرت کے شاگرد تھے حضرت محدث سیالکوٹ نے علم اقلیدس اور فتاویٰ نویسی خاص طور پر سید ابوالبرکات سے سیکھی اور علم اقلیدس کا وہ کرہ جو اعلحضرت قدس سرہ العزیز نے حضرت سید ابوالبرکات کو عطا فرمایا تھا۔ اس کے متعدد کرہ جات پیتل کا گولہ بنوا کر اپنے شاگردوں میں تقسیم کئے۔

حضرت محدث سیالکوٹی اپنے شاگردوں اور عقیدت مندوں کو شریعت کی پابندی کا درس دیتے تھے۔ اور نماز باجماعت پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ محفل اور درس وتدریس میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو زاروقطار روتے تھے آپ کا سینہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھا۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ آپ کی عظیم علمی درسگاہ ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ قائم اور آباد رکھے اور آپ کے تمام صاحبزادگان کے علم میں عمل میں حسن میں برکت عطا فرمائے اور آپ کے جانشین حضرت صاحبزادہ حافظ محمد حامد رضا مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ کو صحت سلامتی کے ساتھ اپنے عظیم والد کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

سند حدیث حضرت محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز

حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی، حضرت سیدنا ابوالبرکات سید احمد، حضرت سیدنا ابومحمد، سید محمد دیدار علی شاہ رضوی محدث الوری، حضرت سیدنا شاہ محمد فضل الرحمٰن محدث گنج مرادآبادی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ سید عمر، شیخ عبداللہ شیخ یحییٰ، شیخ سعید، شیخ وجیع الدین، شیخ شمس الدین، شیخ احمد بن علی، شیخ عبدالرحیم، شیخ شمس الدین، حضرت ابوالفتح، حضرت عبداللطیف، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید اسماعیل، حضرت ابوصالح احمد، حضرت ابوطاہر محمد، حضرت ابوحامد احمد، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت سفیان، حضرت سفیان بن عمرو، حضرت ابوقابوس، عبداللہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سند فقہ حنفی حضرت محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز

حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی۔ سیدنا ابوالبرکات سید احمد قادریؒ۔ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن سراج۔ شیخ جمال۔ شیخ محمد عابد انصاری۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبدالقادر۔ شیخ اسماعیل۔ شیخ عبدالغنی۔ شیخ اسماعیل بن عبدالغنی۔ شیخ حسن (صاحب نورالایضاح) شیخ محمد۔ شیخ احمد۔ شیخ سری۔ شیخ کمال۔ شیخ سراج۔ شیخ علاؤ الدین۔ شیخ سید جلال الدین۔ شیخ عبدالعزیز۔ شیخ جلال الدین کبیر۔ امام عبدالستار۔ امام برہان الدین۔ امام فخر اسلام۔ امام شمس۔ شیخ ابوعلی نسفی۔ شیخ ابوبکر۔ امام عبداللہ۔ شیخ عبداللہ بن ابی حفص بخاری۔ شیخ احمد۔ امام ابوعبداللہ محمد۔ حضرت امام اعظم سراج امت ابوحنیفہ قدس سرہ العزیز۔ حضرت حماد۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

خطیب پاکستان علامہ محمد سعید احمد صاحب مجددی
ناظم اعلیٰ سنی جہاد کونسل (گوجرانوالہ)

استاذ العلماء، سند الفضلا، سرچشمہ ہدایت، حامی سنت، ماحی بدعت، جواہر الجوز، عشق رسالت سے معمور، شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور کے معروف علماء وفضلاء میں سے تھے، اہل علم وعرفان میں ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، وہ ایک جامع الصفات انسان تھے، علم وعمل، دانش وفضل، حکمت وعدل کا حسین نقشہ تھے، توحید الٰہی پر ایمان ان کی بندگی کا اثاثہ تھا اور عظمت رسالت پر ایقان ان کی زندگی کا خاکہ تھا، سادگی اور پرکاری ان کا مزاج تھا، بےخودی وہشاری ان کا معراج تھا۔

وہ فقر غیور کے ترجمان اور رمزی خودی کے نگہبان تھے، وہ پابند شریعت اور متبع سنت تھے، ہمت وجرات کا پیکر تھے، اخلاص وایثار کا مجسمہ تھے، حق گوئی اور بےباکی ان کا شعار تھا، قرآن کے عالم بھی تھے اور حافظ بھی، سنت کے عامل بھی تھے اور محافظ بھی، علم حدیث میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا، علوم متداولہ پر ان کی گہری نظر تھی، وہ ایک بالغ نظر مفتی بھی تھے اور باریک بین فقیہہ بھی، وہ صاحب فکر رسا بھی تھے اور حامل فکر رضا بھی، ان کے ایام علم کی خدمت میں گزرتے اور راتیں سوز وساز رومی وجامی میں بسر ہو جاتیں۔

میں نے انہیں دور سے بھی دیکھا اور قریب سے بھی، وہ انسانی لباس میں ملکوتی صفات کے حامل تھے، ان کی ذات گوناگوں خوبیوں سے آراستہ تھی، وہ نصف صدی تک شہر اقبال سیالکوٹ کے باسیوں میں علم وعرفان کے لولوئے لالہ لٹاتے رہے، ان کے حلقہ درس سے ہزاروں علماء، سینکڑوں صوفیاء اور مشائخ فیضیاب ہوئے۔ وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔ کیونکہ ان کا نیک نام زندہ رہے گا۔

قارون ہلاک شد گرچہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت

Marfat.com

تحریک ختم نبوت' تحریک نظام مصطفیٰ' تحریک آزادی کشمیر میں آپ کی لافانی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ جمعیت علماء پاکستان' جمعیت علماء جموں وکشمیر' جماعت اہل سنت آل جموں وکشمیر سنی جہاد کونسل کے مرکزی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا' حالیہ تحریک آزادی کشمیر میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور 2 مارچ 1992ء راولپنڈی میں ایک ہزار سے زائد علماء مشائخ کو جمع کر کے جہاد کشمیر کنونشن منعقد کیا اور حالیہ جہاد کشمیر کے شرعی جہاد ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا جس کی تمام علماء نے تائید فرمائی۔ اور اسی جہاد کشمیر کنونشن میں آل جموں وکشمیر سنی جہاد کونسل کی بنیاد رکھی۔ پیرانہ سالی کے باوجود ملک بھر میں دورے کیے جہاد کشمیر کانفرنسیں' ریلیاں اور سیمینار منعقد کرائے۔ علماء کو دعوت جہاد دی' قوم میں روح جہاد بیدار کی اور اس کے ساتھ مقبوضہ کشمیر سے ابھرنے والی جہاد تنظیم البرق مجاہدین کی سرپرستی بھی فرماتے رہے۔ یہ آپ کے جذبہ خلوص کی برکت ہے کہ آج سنی جہاد کونسل اور البرق مجاہدین جہاد کشمیر میں اہل سنت کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں اور عظیم قربانیاں دے کر کشمیر کی آزادی کے لئے مصروف عمل ہیں۔

رو رہی تھی آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے

آپ نے باقیات صالحات میں اپنے صاحبزادگان والا شان اور ہزاروں شاگرد علماء وفضلاء کے روپ میں چھوڑے ہیں جو ملک اور بیرون ملک تعلیمی وتبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ ان کے جنازے سے ہوا۔ تقریباً دو لاکھ افراد ان کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ سیالکوٹ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ کبھی نہ دیکھا گیا' وہ شہر سیالکوٹ کی آرزو بھی تھے اور دنیائے علم وعمل کی آبرو بھی' وہ تخت کے سکندر بھی تھے اور بخت کے قلندر بھی' وہ اہل علم کی ہر محفل کا چراغ بھی تھے اور

Marfat.com

اہل سنت کی ہر انجمن کا دماغ بھی۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

رئیس التحریر مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مجددی ایم اے
شکر گڑھ

بیسویں صدی نے جاتے جاتے سنت و جماعت کے علمبرداروں اور عزم و استقامت کے جادو پیماؤں کے دل و دماغ پر صدموں کے گہرے نقوش ثبت کر دیئے ہیں۔ امام المناطقہ حضرت مولانا عطا محمد بندیالوی شارح بخاری حضرت مولانا محمود احمد رضوی، چیف جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ ازہری اور شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹی جیسی نابغہ روز گار شخصیات کیا رخصت ہوئیں کہ زوال و انحطاط کے دھندلکوں میں اپنی بقا کی جدوجہد کرنے والوں کو شدید دھچکا لگا، یہ عظیم علمی و فکری ہستیاں جہاں جہاں جلوہ افروز تھیں، دین و ایمان کا وقار اور قوم وملت کا افتخار تھیں، ان کے نام سے باطل لرزہ براندام تھا۔ کون نہیں جانتا کہ علاقہ سیالکوٹ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حافظ عالم نقشبندی علیہ الرحمتہ نے احقاق حق کے لئے کیا کردار ادا کیا، شیر پنجاب حضرت مولانا محمد یوسف سیالکوٹی کے وصال نے جو خلا پیدا کیا تھا اس کو قبلہ شیخ الحدیث کی مکمل شخصیت نے پر کر دیا لیکن اب وہ دار آخرت کی طرف چلے گئے ہیں تو مستقبل قریب میں کوئی اس پائے کا انسان نظر نہیں آتا جو مسند تدریس پر فائز المرام ہو کہ قوم کو پیمانۂ علم و حکمت سے سیراب کرے۔ جو کتاب و سنت کی تعلیمات سے فرد کو بیدار کرے آپ بے شک نقشہ اسلاف تھے۔ وہ خوبصورت چہرہ، بلند کردار، اعلیٰ ظرف اور ہمیشہ تبسم لب انسان

Marfat.com

جہاں سے گزرا' سوتوں کو جگاتا چلا گیا' بچھڑوں کو ملاتا چلا گیا' ان کے لہجے کی مٹھاس سے اہل سیالکوٹ کے کان آج بھی حلاوت آمیز ہیں۔

آپ نے حضرت مولانا نبی بخش حلوائی علیہ الرحمتہ سے علم دین حاصل کیا تھا۔ حضرت حلوائی نے علم وفکر کے خزانے ہی نہیں حسن اخلاق کی شیرینیاں بھی تقسیم کی ہیں۔ ان کا یہ نامور شاگرد ان کے افکار واطوار کا صحیح وارث ثابت ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث نے اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت میں کلیدی کردار ادا کیا اور بڑے بڑے جید علماء وفضلاء کی فعال جماعت تیار کی جسکا ہر فرد ایک ادارہ ہے۔ ایک انجمن ہے۔ حضرت مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی کو لیجئے۔ یہ بہترین خطیب' ژرف نگاہ محقق اور زبردست عالم دین آپ کی تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے علاوہ علاقہ سیالکوٹ کی اکثر مساجد ومدارس میں آپ کے طلباء کرام مصروف کار ہیں۔

آپ متبع شریعت' پیکر طریقیت تھے۔ حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق بیدار آپ کی حیات مستعار کا سرمایہ تھا۔ آپ نے اپنے جانشینوں بالخصوص صاحبزادہ محمد حامد رضا دامت برکاتہم کو اس جذبہ کاملہ کا سفیر بنایا۔ اب وہ اپنے والد گرامی کی اس عطا کو پورے علاقے میں عام کر رہے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث کا آخری سفر از حد قابل رشک تھا۔ اخبارات کے مطابق ڈیڑھ لاکھ افراد نے نماز جنازہ ادا کی جو آپ کی منکسر المزاجی' انسان دوستی' ملنساری کی ناقابل تردید دلیل ہے بے شک اہل سنت وجماعت کے جنازے بھی ان کی حقانیت کے روشن نشان ہوتے ہیں گویا شیخ الحدیث کا آخری سفر کا یہ ولولہ انگیز انداز بھی مسلک مہذب کا سر فخر سے اونچا کر گیا۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کے مزار اقدس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کو تا قیامت عام فرمائے۔ راقم نے گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں۔

Marfat.com

کاروان آگہی کے رہنما شیخ الحدیث
داستان دل کے حرف دلربا شیخ الحدیث
اس طرح بچھڑے کہ شہر دل پہ حسرت چھا گئی
اللہ اللہ کیا تھے وہ جان صفا شیخ الحدیث
باٹنے والے گہر دانائیوں کے کیا ہوئے
کاٹنے والے سفر تنہائیوں کے کیا ہوئے

استاذ العلماء علامہ مفتی ہدائت اللہ صاحب پسروری

مہتمم جامعہ غوثیہ ہدائت القرآن۔ ملتان

حضرت قبلہ علامہ مولانا حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی نور اللہ مرقدہ سلف صالحین کی یادگار، شریعت وطریقت کے جامع تھے انہوں نے اپنی حیات مستعار کے لیل ونہار اور صبح وشام اعلاء کلمتہ الحق، احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے وقف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پوری زندگی درس وتدریس، دینی ومسلکی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی، رفاعی اور سماجی کاموں میں گذاری۔ دیگر تحریکوں کے علاوہ تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک بحالی جمہوریت کے سلسلے میں قابل فخر خدمات انجام دیں۔ حضرت کا وجود مسعود اہل سنت و جماعت کے لئے بالعموم اور اہالیان سیالکوٹ کے لئے بالخصوص اللہ تعالیٰ کی نعمت غیر مترقبہ تھا۔

حضرت والا کو بے شمار جید علماء کرام کے قابل فخر استاذ ہونے کا اعزاز حاصل ہے جن میں عمدۃ الفقہاء استاذ الاساتذہ سرمایہ ملت قبلہ سیدی واستاذی حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی زید مجدہ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان ومہتمم

Marfat.com

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' مناظر اسلام حضرت علامہ ضیاء اللہ قادری خطیب اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ عطا المصطفیٰ جمیل و دیگر مشاہیر علماء شامل ہیں۔

آپ نے جمعیت علماء پاکستان' جماعت اہل سنت' تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان اور جہاد کشمیر کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

آپ نے اپنی سرپرستی میں اندرون و بیرون ملک بے شمار دینی علمی مراکز قائم کیے جو دینی و ملی خدمات سرانجام دے رہے ہیں یہ حضرت والا کی طرف سے صدقہ جاریہ اور ان کی یادگار ہیں اور حضرت اس لحاظ سے بھی انتہائی خوش بخت تھے کہ ان کی نیک صالح اولاد ان کے مشن کو قائم و جاری رکھے ہوئے ہے۔ بالخصوص ''الولد سر لابیہ'' کی تفسیر حضرت قبلہ علامہ مولانا حافظ محمد حامد رضا صاحب مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیالکوٹ اپنے والدگرامی کی درخشندہ روایات کے امین ہیں اور آپ کے وصال کے بعد صاحبزادہ صاحب نے جس حسن و خوبی کے ساتھ آپ کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے یہ یقیناً حضرت محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز کے لئے بہترین سرمایہ ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا کے شہزادوں' تلامذہ اور مسترشدین کو اس مشن کو مزید آگے بڑھانے کی توفیق مرحمت فرمائے اور حضرت موصوف کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

الحاج مولانا محمد غیاث الدین صاحب

سابق ایم۔ پی۔ اے۔ شکرگڑھ

نذرانہ عقیدت بحضور شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللہ اللہ۔ اللہ والوں کی کیا باتیں ہیں۔ سلطنتیں مٹ جاتی ہیں حکومتیں وجود میں

Marfat.com

آتی اور بگڑتی رہتی ہیں شہر بستے اور تباہی کا شکار ہوتے رہتے ہیں لیکن اگر ہیشگی ہے تو اللہ کے نام کو اور مردان الٰہی کے کام کو قرآن حکیم انہیں لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ کی سند دوامی عطا کرتا ہے وہ انسانوں کے جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں ان کا نقش مردمان عارف کے قلب و روح پر تا ابد کندہ رہتا ہے یہی وہ پاک طینت لوگ ہیں جو اللہ کے ہو کر رہ جاتے ہیں اور اللہ انہیں اپنا دوست بنالیتا ہے شہر اقبال کی پہچان اہل سنت کی شان شیخ الحدیث الحافظ علامہ الحاج محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ انہیں پاک باز اور پاک دل ہستیوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے نواز اور حیات جاوداں سے سرفراز فرمادیا ہے جن کی حکومت اہل سنت کے دلوں پر ہمیشہ رہے گی جنہیں اللہ تعالی نے اپنے دین کی تعلیم و ترویج کے لئے چن لیا تھا چنانچہ حافظ صاحب کی پوری حیات مبارکہ ایک ایک لمحہ فروغ و اشاعت اسلام کے لئے وقف رہا آپ نہ صرف گفتار کے غازی تھے بلکہ کردار کے بھی غازی تھے آپ نے صرف حروف سے لفظ ہی نہیں بنائے بلکہ اپنی سیرت اور کردار کے اعلیٰ نمونے سے آدمی بنائے۔

حروف تو لفظ ہی سکھاتے ہیں
آدمی آدمی بناتے ہیں

جناب حافظ محمد عالم صاحب نے زندگی کی ساری دلچسپیوں سے منہ موڑ کر اور دنیا کی جملہ عشرۃ طرازیوں سے دامن دل چھوڑ کر اپنی حیات مستعار کا لمحہ لمحہ اپنے خالق کریم جل مجدہ کی محبت اور اس کے محبوب رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم کے عشق میں بسر کیا۔عصر حاضر میں جن اہل علم ہستیوں پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے اور جو واقعتاً آسمان علم و فضل کے مہر درخشاں ہیں ان ہی میں علامہ حافظ صاحب کا بھی شمار ہوتا ہے آپ کی خداداد صلاحیتوں پر جس طرح اپنے عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے اسی طرح اغیار بھی آپ کے علم و فضل، فہم و ادراک اور تقویٰ سے متاثر ہو کر رطب اللسان

Marfat.com

رہے جس کی زندہ مثال آپ کے جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کی شرکت باوجود اس کے کہ آپ مسلک رضا کے علاقہ میں بہت بڑے مبلغ تھے۔ اور شرکاء جنازہ کی ہر آنکھ اشکبار ہوتا ہے۔ آپ کے جنازہ کی شان وشوکت اور جسد مبارک پر نازل ہوتی نورانی شعاؤں کو دیکھ کر بے ساختہ ہر ایک کی زبان سے یہ نکل رہا تھا۔

ہے جینا انہیں کا جینا ہے مرنا انہیں کا مرنا
اک بانکپن سے جینا اک بانکپن سے مرنا

یوں تو ہر علم میں آ کنداپ کو دسترس حاصل تھی لیکن خصوصیت کے ساتھ علم حدیث پر جو آپ کو عبور حاصل تھا اس کا اندازہ آپ کے درس حدیث میں بیٹھ کر کیا جا سکتا تھا جب آپ درس حدیث دیتے تو آپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت کا پتہ چلتا۔ آپ کی حق گوئی وبیباکی کا یہ حال تھا کہ عاجز راقم الحروف کو متعدد بار سرکاری میٹنگوں میں آپ کے ساتھ شرکت کا موقع ملا۔ وہاں حضرت اپنا موقف بغیر کسی چاپلوسی کے بیان فرماتے کبھی بھی آپ نے جی حضوری کا انداز اختیار نہیں کیا حالات کیسے بھی ہوتے آپ علامہ اقبال کے اس شعر کا نمونہ نظر آتے

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

سرزمین سیالکوٹ میں علم دین کی تعلیم کا جو چشمہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی صورت میں آپ جاری کر گئے ہیں جس سے ہزاروں سیراب ہو کر آگے فیض بانٹ رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز قیامت تک تشنگان علوم شرعیہ اس چشمہ سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ یہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے اور اہل سنت پر بہت بڑا احسان ہے۔ جس کا بدلہ اہل سنت اسی صورت میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب کرتے ہیں کہ

خدا رحمت این عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

خطیب پاکستان علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب

بورے والا

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

شیخ الحدیث استاذ العلماء مخدوم الصلحاء حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بانی جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ بلاشبہ ان اسلاف کی یادگار تھے جو اپنے دور میں حجتہ الاسلام تھے۔ علوم نقلیہ وعقلیہ میں آپ کی مہارت وسعت ایک ناقابل تردید حقیقت ہے جسے اپنے بیگانے سب تسلیم کرتے ہیں۔ بالخصوص قرآن وسنت سے متعلقہ علوم پر آپ کی بصیرت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جس کی چمک سے آپ کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں وابستگان تلمذ وارادت جگمگا رہے ہیں۔ نیز فقہ حنفی کی تفصیلات اور جزئیات پر آپ کا ذہنی استحضار اور اس سے دور جدید سے وابستہ جدید عمیق مسائل کا استخراج اور اس سلسلے میں ملت کی بروقت راہنمائی آپ کا وہ عظیم صدقہ جاریہ ہے جسے کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ مزید براں تحریک پاکستان اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس میں سرخ سامراج کی سرخ آندھی جسے سوشلزم کہا جاتا ہے کے خلاف تحریک تحفظ اسلام نیز انگریز کے خود کاشتہ قادیانی ناپاک پودے کی بیخ کنی کے لئے جس کی جڑیں ختم نبوت کے آفاقی اور غیر فانی عقیدے کے انکار پر مبنی تھیں تحریک تحفظ ختم نبوت میں آپ کی قائدانہ اور مومنانہ صلاحیتوں کی بدولت آپ نے اور آپ کے حلقہ تلامذہ وارادت نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ صرف شہر اقبال ہی کا نہیں بلکہ ملت پاکستان کا اور بالخصوص پاکستان کی بانی جماعت جماعت اہل سنت کا سر فخر سے بلند ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ شعور وبصیرت کی دنیا آج آپ کو سیالکوٹ کا بے

Marfat.com

تاج بادشاہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

پیش آنے والے حوادث سے متاثر ہو کر معاندین اور ذاتی مخالفین سے انتقام کی پستی میں گرنے کی بجائے حلم و حوصلہ سے کام لیتے صراط مستقیم سے بھٹکے ہوؤں کے لئے جذبات نفرت و حقارت سے کام لینے کی بجائے دل آویز اور شفقت سے معمور انداز نصیحت اختیار فرماتے جس کی بدولت جانے کتنی مخلوق خدا کو راہ راست پر آنے کا شرف حاصل ہوا۔ بالخصوص جماعت اہل سنت کے خلاف اغیار کی سازشوں اور اپنوں میں پائے جانے والے انتشار و افتراق کے ردعمل کے طور پر آپ کے نرم و نازک دل کی بے چینیاں ہم نشینوں سے مخفی نہیں۔ اور مجھے تو یوں لگتا ہے کہ اسی شہر سیالکوٹ کے عظیم سپوت ڈاکٹر اقبال کے قلم و قلب سے قدرت نے یہ شعر حضرت موصوف قدس سرہ ہی کے لئے لکھوایا اور اگلوایا تھا کہ

نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

اس قدر علمی روحانی عظمتوں کے باوجود ترفع و تکبر نام کا غبار آپ کے قدموں تک باریابی حاصل نہ کر سکا تکلف اور بناوٹ سے یکسر مبرا تھے۔ لباس میں نفاست کے ساتھ سادگی آپ کا معمول تھا۔ علمی اور روحانی مسند کے وارث ہونے کے باوجود آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے عوام آپ سے مرغوب و منقبض ہونے کی بجائے آپ کی شفقت و عنایت سے اس قدر مسرور و متاثر ہوتے کہ آئندہ کسی بھی مسئلہ میں راست راہنمائی کی خاطر حاضر ہونے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور ایسے متلاشیان حق کی تعداد جو آپ کی بے پایاں شفقتوں اور محبتوں سے مسحور و معمور ہو کر آپ سے وابستہ ہو کر ہمیشہ کے لئے وابستہ مسلک حق ہو گئے کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان تمام خداداد فضائل و محاسن کا مرکز اور منبع حبیب رب

Marfat.com

العالمین، رحمتہ للعالمین حضور سید عالم نور مجسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے وہ محبت تھی جس نے حضرت کے دل پر قبضہ جما رکھا تھا۔ اور شاہ خوبان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ حسن پاک تھا جس کے جلوے آپ کی چھلکتی برستی آنکھوں میں رچے بسے رہتے تھے۔ اور دورانِ تدریس و تعلیم اور دوران وعظ و تقریر عوام و خواص اس رم جھم کا مشاہدہ کیا کرتے۔ علماء ربانیین یعنی جماعت اہل سنت کے علمائے کرام کا یہی طرۂ امتیاز ہے جس سے قدرت نے انہیں نوازا ہے۔ اور یہ حسن پاک وہ ہے جس کے متعلق امام حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ''حضرت یوسف ہر چند بصباحتے کہ داشت محبوب حضرت یعقوب بودہ است علی نبینا وعلیہما الصلوٰت و التسلیمات۔ اما حضرت پیغمبر ما کہ خاتم الرسل است بملاحتے کہ دارد محبوب خالق زمین و آسمان است علیہ وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسلیہ جلیلہ سے حضرت کی عظیم علمی اور روحانی یادگار دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ کو تا قیام قیامت سلامت رکھے۔ آپ کے صاحبزادوں کو اپنے عظیم والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ کی اس یادگار کی آبیاری بلکہ اسے سدا بہار رکھنے کے لئے بیش از بیش صلاحتیں عطا فرمائے۔ آمین بحرمتہ طٰہٰ ویٰسین صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

شیخ القرآن علامہ مفتی محمد مختار احمد صاحب درانی

مہتمم مدرسہ عربیہ سراج العلوم خانپور ضلع رحیم یار خان

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر قبلہ علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا علمی مقام روز روشن کی مانند اظہر من الشمس ہے وہ جامع المعقول والمنقول بحر العلوم تھے

Marfat.com

حدیث وقرآن میں تمام علمی فضائل کے وہ مصداق تھے۔ تدریس میں وہ سید المدرسین تھے یکتائے روزگار تھے۔ دینی خدمات میں عدیم المثال تھے شب وروز دینی خدمات ان کا شغف تھا۔ مذہبی اعتبار سے وہ نہایت غیور سنی حنفی تھے۔ مسلکی اعتبار سے وہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کے پابند تھے ملی اعتبار سے ملت اسلامیہ کی بے شمار خدمات کی ہیں۔ جماعتی اعتبار سے وہ جماعت اہل سنت کے رکن اعلیٰ تھے۔ سیاسی اعتبار سے جمعیت علمائے پاکستان کے ساتھ وابستہ تھے۔ اپنے دور میں سینکڑوں طلباء کو علمی فیض عطا فرمایا بہترین قابل ترین تلامذہ کرام بنائے۔ جو آج فخر اہل سنت ہیں اللہ تعالیٰ حضرت موصوف رحمتہ اللہ علیہ کی علمی' تدریسی' دینی' مذہبی' مسلکی ' جماعتی' ملی' سیاسی' جملہ خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اہل سنت کو آپ کے روحانی فیض سے مستفیض فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ کے قائم کردہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

استاذ العلماء صاحبزادہ محمد محبّ اللہ صاحب نوری

مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف اوکاڑہ

بقیۃ السلف حجۃ الخلف استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمہ کا وجود باجود امت مسلمہ کے لئے بسا غنیمت تھا' موصوف کا شمار ان معدودے چند حضرات میں ہوتا تھا' جنہوں نے اپنی محنت لگن اور جہد مسلسل سے ہمہ جہتی خدمات انجام دیتے ہوئے دینی سیاسی اور جہادی میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے ملت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی فرمائی۔

Marfat.com

موصوف مہر و مودت کے پیکر اور مجسمۂ علم و فضل تھے' وہ زبانی جمع خرچ سے زیادہ عمل پر یقین رکھتے تھے' تنظیم المدارس اور اہل سنت و جماعت کے دیگر اہم اجلاسوں میں جب کسی معاملہ میں بحث و تکرار تک نوبت جا پہنچتی تو آپ اپنا مصلحانہ کردار ادا کرتے' اس وقت آپ کا رنگ دیدنی اور بیان شنیدنی ہوتا۔ ہر چند کہ آپ سراپا جمال تھے' مگر ایسے مواقع پر آپ جلال کا اظہار فرماتے تو بڑے بڑے علما کو دم مارنے کی مجال نہ رہتی۔

حضرت علامہ سلف صالحین کی تابندہ نشانی اور علمی وجاہت کی علامت تھے' جنازہ کا تاریخی اجتماع آپ کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت تھا' اس موقع پر لوگوں کے جذبات دیدنی تھے' ہر شخص آپ کے لئے رطب اللسان تھا۔

اللہ جل وعلا حضرت والا کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے' ان کے پس ماندگان خصوصاً حضرت صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب کو آپ کا مشن جاری رکھنے کی ہمت و توفیق ارزانی فرمائے اور آپ کا قائم کردہ ادارہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحبہ واجمعین۔

مفسر قرآن علامہ مفتی محمد ریاض الدین صاحب قادری چشتی

اٹک

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت فیض درجت استاذ العلماء والفضلاء والخطباء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ سرمایہ ملت زیب مسند شریعت

Marfat.com

زینت مجالس اہل سنت مجاہد اسلام اور مسلک حق مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کے بے باک ترجمان ہونے کے علاوہ بہت سی خداداد خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش اخلاق، مہمان نوازی اور ملنساری آپ کا امتیازی نشان تھا۔ ۱۳۸۰ ہجری المقدس رجب المرجب کے آخری عشرہ میں پہلی مرتبہ اہل سنت کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ حنفیہ سیالکوٹ میں بحکم والی نعمت مرشد عالم حضور محدث اعظم پاکستان سیدی ابوالفضل محمد سردار صاحب رحمتہ اللہ علیہ فقیر اور شریک اسباق حدیث حضرت مولانا محمد دین صاحب (الحال) خطیب راولپنڈی کی حاضری ہوئی نماز صبح کے بعد حضرت محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کی مسند درس قرآن پر بیٹھ کر کچھ کہنے کا حکم ملا۔ اپنی بے بضاعتی و نا اہلی کے پیش نظر تعمیل میں پس و پیش کی۔ لیکن مجبوراً "الامر فوق الادب" پر عمل کرنا پڑا اور محسن اہل سنت کی ذرہ نوازی اور آپ کی مسند عالی کی برکت سے اس وقت جو کچھ بیان ہوا وہ یقیناً حضرت محدث اعظم و حضرت محدث سیالکوٹی کے فیضان کا نتیجہ تھا ورنہ ایک طالب علم کی کیا حیثیت ہوتی ہے کہ ملک کی ممتاز ترین شخصیت کی مسند مبارک پر درس قرآن کے سلسلہ میں لب کشائی کرے۔ بہر حال حضرت استاذ العلماء کی حوصلہ افزائی اور کرم فرمائی نے احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیا اور پھر اسکے بعد جس حسن سلوک سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اس لمبے چوڑے دورے میں دوسری جگہ اس کا کہیں نام و نشان نظر نہ آیا۔ کیونکہ اس ماہ مبارک میں کسی جامعہ کے طلباء کا کسی دوسرے جامعہ کے منتظمین کے پاس جانا خواہ کسی بھی غرض سے ہو عموماً تحسین کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا ہے لیکن حضرت کی نوازشات اس روش سے بالکل جداگانہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس دن سے آپ کے علم و فضل و دیگر خداداد اوصاف عالیہ سمیت آپ کی خوش اخلاقی کا بھی بخوبی معترف ہوں اور پھر ان ساری چیزوں پر مزید آپ کی سادگی اور درویشی بھی قابل تقلید تھی۔ پھر میرے مربی خاندان نوری کے چشم و چراغ اپنے حلقے کے بے تاج بادشاہ حضرت صاحبزادہ پیر خواجہ محمد ارشاد حسین بادشاہ صاحب نوری چوراہی ثم سبوری

Marfat.com

کے آستانہ عالیہ پر سبور شریف بمع برادران عزیز مبلغ اسلام صاحبزادہ خان محمد خان صاحب سجادہ نشین لنگر شریف اور سلطان القراء صاحبزادہ قاری غلام محمد خان صاحب سجادہ نشین فیض آباد شریف (مرحوم) کی معیت میں حضرت محدث مرحوم سے بارہا ملاقاتیں ہوئیں ہر مرتبہ حضرت پہلے کی نسبت کرم نوازی اور شفقت میں اضافہ فرماتے رہے۔ آزاد کشمیر کی جانی پہچانی شخصیت خواجہ محمد فاضل صاحب زیب آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف والوں کی دعوت پر بھی کئی مرتبہ شرف ملاقات سے مشرف اور بیانات عالیہ سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ آپ کا اپنا ایک جداگانہ رنگ تھا۔ مذہب وملت وملک کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک میں بھی آپ ہمیں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ حالانکہ مسند تدریس کو زینت بخشنے والے علماء کرام و مشائخ عظام میں یہ چیز بہت کم دکھائی دیتی ہے آپ کا پروقار عمامہ ہمیشہ زیب سر فرمانا علماء کرام کو دعوت فکر دیتا رہے گا۔ فقیر اپنے مشائخ کرام اور اساتذہ عظام کے علاوہ جن شخصیات سے آج تک متاثر ہے ان میں سے آپ کا اسم گرامی سرفہرست آتا ہے اور مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری صاحب سے بھی آپ کی جو تعریف سننے میں آئی ہے۔ اس کی بنا پر بھی آپ اپنی مثال آپ ہی تھے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار خاص میں اعلیٰ ترین مقام نصیب فرمائے۔ اور آپ کے جانشین، حضرات صاحبزادگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور دین اسلام کی جو شمع آپ نے روشن کی ہے اسے جلائے رکھنے کی توفیق رفیق فرمائے۔ این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

حضرت محمد عالمؒ عالم آفاق بود
صاحب علم و فضل مجسمہ اخلاق بود
صادق آمد بر وصالش موت عالم اے ریاض
حافظ قرآن بود و صاحب اشراق بود

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا خیر الانام واخر دعوٰن الحمد للہ رب العلمین

Marfat.com

جگر گوشہ ضیاء الامت، علامہ پیر صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

کتنے ہی خوش بخت ہیں وہ افراد جنہیں ورثۃ الانبیاء ہونے کا شرف حاصل ہوا کتنی ہی عظیم المرتبت ہیں وہ شخصیات جنہوں نے اپنی زندگی مستعار کا لمحہ لمحہ قال اللہ و قال الرسول میں گزار دیا۔ اور صد ہا بار خراج تحسین کے مستحق ہیں وہ علماء جنہوں نے ناموافق حالات کے باوجود خون جگر سے آبیاری کرتے ہوئے بنجر بستیوں میں پھول کھلائے اور انہیں گل و گلزار کر دیا۔

چمن میں پھول کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

حضرت علامہ حافظ محمد عالم قدس سرہ العزیز سے اگرچہ زیادہ بار ملاقات کا شرف تو حاصل نہ رہا تاہم جو چند ملاقاتیں نصیب ہوئیں ان کی یادیں دل و دماغ پر رقم ہیں آپ میں اسلاف کرام کی علمی وجاہت و تقویٰ کا نور جھلکتا تھا آپ کی ذات میں سادگی مگر جمال و جلال کا پیکر نظر آتی تھی۔ ایک مجلس میں آپ کی شخصیت کا ایک اور پہلو میرے سامنے آیا۔ ایک مقرر نے بڑی دقیق اور نکات سے مرصع گفتگو کی۔ اختتام پر آپ نے ناصحانہ انداز میں تنبیہ کی اس سادہ دین کو سادہ انداز میں پیش کرو گویا دین کا خادم لومتہ لائم کی پرواہ کرتا ہے نہ اسے رواداری اور وضع داری حق بات کہنے سے روکتی ہے حالانکہ آج تو صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ مجالس کے صدر نشین اپنی علمی وجاہت کے باوجود احباب کی انتہائی غیر ذمہ دارانہ باتوں پر محض اس لئے خاموش رہتے ہیں کہ کہیں ان کی جبینوں پر ناپسندیدگی کی شکنیں نہ پڑ جائیں۔ ایسی عظیم ہستیاں ہی کسی قوم معاشرہ اور شہر کی پہچان ہوا کرتی ہیں جن کا وجود غنیمت اور جن کا اٹھ جانا محرومی ہوتا ہے۔ تاہم

Marfat.com

زندگی کی اس راہ گزر پر وہ اپنے نقوش پا چھوڑ جاتے ہیں جو حق کے متلاشیوں اور بعد میں آنیوالوں کیلئے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔ آپ کے خلف الرشید صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب اور آپ کے تمام خوشہ چینوں کے حق میں دعا گوں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل انہیں آپ کے نقش قدم پر چلائے۔ جو شمع آپ نے روشن کی اس کو مزید جلا بخشنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

استاذ العلماء مولانا حافظ غلام حیدر صاحب خادمی
سیالکوٹ

استاذ الاساتذہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہ خطیب اعظم سیالکوٹ کے ایماء پر غالباً 56ء میں لاہور سے سیالکوٹ تشریف لائے جامعہ عبدالحکیم تحصیل بازار میں بطور صدر مدرس کم وبیش چار سال اپنے فرائض منصبی سرانجام دیئے۔ غالباً 60ء میں مسجد دو دروازہ کی انتظامیہ جو جناب حاجی محمد باقر مرحوم' حاجی اللہ رکھا مرحوم' حاجی محمد دین مرحوم وغیرہم پر مشتمل تھی انکے پرزور اصرار پر مسجد دو دروازہ میں تشریف لائے اور عظیم درسگاہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی بنیاد رکھی اور تادم وصال تشنگان علوم کو سیراب کرتے رہے اور ہزاروں پیاسے اس سرچشمہ علم وفضل سے اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ آج بھی فیضان شیخ الحدیث رحمتہ اللہ جاری وساری ہے۔

حشر تک آباد رہے ساقی تیرا میخانہ

ناچیز کو یہ شرف حاصل ہے کہ کتاب الصرف سے لیکر دورۂ حدیث تک تمام کتب براہ راست حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھنے کا موقعہ ملا۔

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فن تدریس میں ایک منفرد مقام رکھتے

Marfat.com

تھے۔ طلباء کو پڑھانے کا نہایت دل نشیں انداز تھا۔ سبق پڑھتے ہی ذہن نشین ہو جاتا۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں اسباق کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ اگر صبح کہیں جانا ہوتا تو اگلے دن کا سبق رات ہی کو یا سحری کے وقت پڑھا دیتے تاکہ طلباء کا نقصان نہ ہو۔ مطالعہ و تکرار کی سخت پابندی ہوتی۔ کسی طالب علم کے متعلق اگر محسوس فرماتے کہ اس نے مطالعہ نہیں کیا تو اسے اچھی خاصی سرزنش فرماتے۔ ہمارے دور میں امتحان وغیرہ کا رواج نہیں تھا نہ ششماہی نہ سالانہ کیونکہ عبارت پڑھنے والا طالب علم ہر روز امتحان سے زیادہ سخت باز پرس اور جواب دہی کی کیفیت سے گزرتا تھا۔ حضرت کی کوشش ہوتی کہ کند ذہن طلباء کو بھی سبق سمجھ آ جائے۔ آپ بالکل اکتاہٹ محسوس نہ کرتے اور اس وقت تک آپ کو اطمینان نہ ہوتا جب تک پڑھنے والے کو شرح صدر حاصل نہ ہو جائے۔

ہمارے اس دور میں طلباء کی اخلاقی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی۔ اگر کسی طالب علم کی کوئی شکایت ملتی کہ اس نے کسی بداخلاقی کا ارتکاب کیا ہے تو اس کا بھرپور نوٹس لیا جاتا اور مرتکب طالب علم کو قرار واقعی سزا دی جاتی نیز ہفتہ وار بزم علم و ادب کا اہتمام ہوتا جس میں طلباء کی علمی و عملی و اخلاقی تربیت پر مناسب توجہ دی جاتی۔ اور طلباء کو فن خطابت و تقریر سکھایا جاتا۔

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ویسے تو جامعہ منقولات و معقولات تھے مگر منقولات میں آپ کو خاص ادراک حاصل تھا۔ بالخصوص صرف و نحو کے فن میں سند کا درجہ حاصل تھا۔

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ جلال و جمال کا حسین مرقع تھے۔ رعب کا یہ عالم تھا کہ بات کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا مگر طلباء پر نہایت شفیق و مہربان بھی تھے۔ جلال کا یہ عالم کہ سامنا کرتے ہوئے ہچکچاہٹ اور ایک بات کرنے کیلئے پہروں سوچتے اور جمال کا یہ عالم کہ طلباء کو اولاد سے بڑھ کر پیار کرتے۔ بعض اوقات سرزنش کے بعد ساتھ بٹھا کر کھلاتے پلاتے۔

Marfat.com

ناچیز کو حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ متعدد بار سفر کرنیکا موقعہ ملا دوران سفر بے تکلف ساتھیوں کی طرح معاملہ کرتے تھے اور شاگرد ہونیکا احساس نہ ہونے دیتے اور راستہ بھر خوب کھلاتے پلاتے اور اس کا بل اکثر اپنی گرہ سے ادا فرماتے۔ ایک واقعہ عرض کرتا ہوں غالباً ہم میر پور آزاد کشمیر سے واپس آ رہے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا نماز عصر کے وقت وزیر آباد پہنچے۔ ڈرائیور سے فرمایا کہ گاڑی روکو تاکہ نماز عصر پڑھ لیں۔ وزیر آباد پل کے نیچے مسجد میں داخل ہوئے حضرت باوضو تھے نماز ادا فرمائی اور ہمیں وضو وغیرہ کرتے کچھ دیر ہوگئی نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک دیکھا کہ اپنے دور کے بلند پایہ عالم دین استاذ الاساتذہ' شیخ الحدیث والتفسیر ہمارے لئے اپنے ہاتھ میں قلفیاں لئے کھڑے ہمارے نماز مکمل کرنے کا انتظار فرما رہے ہیں۔ ہمیں بڑی ندامت ہوئی۔ فرمانے لگے کہ سفر میں سب ساتھیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوا تو خیال آیا بڑی گرمی ہے تمہارے لئے ٹھنڈی قلفیاں لے آؤں۔

ایسے کئی ایک واقعات درپیش آئے جو زندگی بھر یاد رہیں گے۔ بخوف طوالت اسی ایک واقعہ پر اکتفا کر رہا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نہایت شفیق استاذ' بے حد مہمان نواز' خوش اخلاق' ملنسار' مہربان' اصاغر نواز' غریب پرور' الغرض بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ بقول اقبال

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلک اہل سنت و جماعت کا بے پناہ درد رکھتے تھے ہر لحہ حضرت کی سوچ یہی ہوتی کہ اہل سنت کو ترقی حاصل ہو اور یہ بڑھتے

Marfat.com

رہیں اور ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں۔ ہر میدان میں غلبہ حاصل کرتے رہیں۔ اکابرین اہل سنت میں اختلافات پیدا ہونے کے بعد ہر ساعت یہی کہتے کہ کاش اہل سنت متحد ہو جائیں اور آپ ہر جگہ پہنچتے اور اکابرین اہل سنت کو یہی فرماتے کہ خدا کیلئے آپس میں متحد ہو جاؤ اور اہل سنت کی طاقت کو کمزور نہ کرو۔ بعض اوقات نرمی کے ساتھ ساتھ سختی بھی فرماتے۔ المختصر پوری زندگی دین متین کی خدمت اور مسلک اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری۔

رب جل وعلاء اہل سنت کو متحد فرمائے اور آباد و شاد رکھے۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا اور قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ ایسی تمام تحریکوں میں جاندار کردار ادا کیا۔ سیالکوٹ میں تحریک نظام مصطفیٰ کے جلوس پر اس وقت کے ظالم حکمرانوں نے نہتے شہریوں پر اندھا دھند گولیاں چلائیں تو شیخ الحدیث رحمہ اللہ بھی جو اس وقت جلوس کی قیادت کر رہے تھے شدید زخمی ہوئے۔ الغرض حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ایسے موقعہ پر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی بھرپور قیادت فرمائی۔

حیات مستعار کے آخری سالوں میں جہاد کشمیر میں بھرپور خدمات سرانجام دیں مجھے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے وہ الفاظ اچھی طرح یاد ہیں فرمانے لگے کہ عمر گزری احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں طلباء کو کتاب الجہاد پڑھاتے ہوئے مگر اب دل چاہتا ہے عملی طور پر جہاد کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل کی قیادت (بطور مرکزی نائب امیر) کرتے ہوئے کم و بیش آٹھ سال جہاد کشمیر میں عملاً حصہ لیا۔ اور مجاہدین و مہاجرین کشمیر کی بھرپور مدد کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اگر میں یہ عرض نہ کروں تو بہت بڑی خیانت ہوگی کہ جہاد کشمیر کے حوالے سے حضرت نے مظفر آباد آزاد کشمیر، میرپور آزاد کشمیر، راولپنڈی، لاہور، گوجرانوالہ

Marfat.com

کے متعدد سفر کیے۔ ناچیز گواہ ہے اکثر جگہ ناچیز کو بھی معیت کا شرف حاصل رہا۔ کہ سارا خرچہ (پٹرول' کھانا پینا وغیرہ) اپنی جیب سے کیا۔ جہاد فنڈ سے ایک پائی وصول نہ کی۔

المختصر جہاد کشمیر سے حد درجہ قلبی لگاؤ تھا اور تادم زیست یہی تمنا رہی کہ خدا کرے مقبوضہ کشمیر میں جلد آزادی کا سورج طلوع ہو اور کشمیر کے مسلمان آزادی کا سانس لیں۔

بچاؤ کشمیر کو ظلمت سے بچاؤ یارو
سچے مجاہد کی طرح تلوار اٹھاؤ یارو
کہتے ہیں کہ جنت رہ نہیں سکتا کافر
اس جنت سے اسے کافر کو بھگاؤ یارو
کیوں بھول گئے خالد و طارق کی سیرت آسی
ہے فرض جہاد فرض سب پر نعرہ لگاؤ یارو

قیام پاکستان کے بعد شہر اقبال میں بڑے بڑے نامور علماء موجود تھے جنہوں نے بڑا کام کیا اور تقریر و تحریر کے میدان میں خاصی شہریت حاصل کی مگر جو عزت و شہرت حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہ آئی۔ بقول دانائے شیراز

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ عزت یہ شہرت نہ صرف زندگی میں بلکہ وصال کے بعد بھی اہل سیالکوٹ نے وہ عزت دی کہ حق ادا کر دیا لاریب سیالکوٹ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا۔ نور اللہ مرقدہ وتربتہ بلاشبہ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

عمر ھا در کعبہ و بت خانہ مہ نالد حیات
تاز بزمِ عشق یک دانائے رازی آید برون

Marfat.com

فخر السادات فاضل جلیل علامہ سید محمد اشرف شاہ صاحب کاظمی

ڈائریکٹر امور دینیہ آزاد کشمیر

امیر شریعت مفتی ملت شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ قافلہ اہل سنت کے درخشندہ ستارہ تھے۔

علم وفضل زہد وتقویٰ، تدریس وتبلیغ اور اتباع شریعت کی لگن نے آپ کو مینار نور بنا دیا تھا۔ آپ صاحب نسبت عالم دین تھے۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

آپ بڑے شفیق ومہربان استاد تھے۔ بقول علامہ اقبال

بندہ عشق از خدا گیرد طریق
می شود بر کافرو مومن شفیق

آپ علم وعمل اور اخلاق کے پیکر تھے۔ اور یہ بلندی اخلاق کا درجہ ہے۔ آپ بے شمار خوبیوں کے اعتبار سے ایک ادارہ اور انجمن تھے۔ آپ ایک عبادت گزار اور شب بیدار بزرگ تھے۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو کہ غزالی
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

ان صفات کے لوگ وصال کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔

حضرت باھو فرماتے ہیں۔

ظاہر و باطن عین حیاتی ھُو ھو پیا سنیوے ھو
نام فقیر جنہاں دا باھو قبر اونہاں دی جیوے ھو

Marfat.com

آپ نے شرعی قدروں کے فروغ، علم دین کی ترویج و اشاعت میں زندگی گزار دی۔ اصلاح معاشرہ، تحریک پاکستان، تحریک آزادی کشمیر و جہاد کشمیر کے لئے محاذ پر آپ نے بلند کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ سیرت و کردار، اتحاد بین المسلمین، صاف گوئی کے ان مٹ نقوش ثبت فرمائے ہیں۔

آپ بیک وقت شریعت و طریقت و پاکیزہ سیاست و سماجی خدمات کے کوہ گراں تھے۔

خصوصی حیثیت آپ انفاق فی سبیل اللہ، مجاہدین کی خدمت قومی و مذہبی تقریبات میں دریا دلی، سخاوت و داد و جیسی کریمانہ صفات میں حاتم طائی تھے۔ آپ کی اولاد بھی ان مخصوص صفات کی حامل ہے۔ آپ کی زندگی کا خلاصہ کتاب اللہ سے تعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و محبت اہل بیت کرام، اصحاب عظام و بندگان دین سے غایت درجہ کی محبت ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
شیخ مکتب ہے ایک عمارت گر
صنعت اس کی ہے روح انسانی
اے شیخ الحدیث تیرے دل کی وسعت پر لاکھوں سلام

....

فخر السادات علامہ ابوسعید سید محمد حبیب الرحمٰن صاحب النقوی النجاری

قاضی محکمہ قضاء آزاد جموں و کشمیر

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول استاذ الاساتذہ حضرت شیخ الحدیث

Marfat.com

والتفسیر الحاج الحافظ علامہ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز پندرھویں صدی ہجری ملک وملت کی جن ممتاز شخصیت پر فخر کر سکتی ہے ان میں سے ایک مایہ ناز شخصیت تھے۔ آپ نے ملک وملت اور دنیائے اہل سنت پر اتنے ان گنت احسانات کیے ہیں کہ سرزمین پاکستان اور آزاد کشمیر ان کی شکر گزاری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ آپ کو علم وعمل عزم واستقلال اور مذہب حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت وھمدردیٔ خلائق کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل وہ تابناک جوہر عطا فرمائے تھے جو صدیوں بعد کسی اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقبول مرد مومن کو عطا ہوتے ہیں۔ حضرت موصوف کی زندگی کا مرقع آج بھی ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ نصف صدی سے زیادہ علم وارشاد کی مسند رفیع پر جلوہ افروز ہو کر کس طرح ہزاروں تشنگان دین کو فیض و برکات علم وعرفان سے نوازا اور اپنی ظاہری اصلاح و باطنی سعادت کے لئے جو افراد بہرہ ور ہوئے وہ اس وقت دنیا کے گوشے گوشے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ علم وعمل زہد وتقویٰ اور ایثار وقربانی اور حسن اخلاق کے بلند وبالا مظہر اور سلف صالحین کی زندہ وتابندہ یادگار تھے۔ ان کی کتاب زندگی کے اوراق ہمیں بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کلیتاً اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وتابعداری اور خوشنودی میں اس طرح بسر کیا کہ زمانہ میں سرکار دو عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق کہلائے انہوں نے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو ذکر اللہ تعالیٰ اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بسر کیا۔ آپ کے شب وروز عشق حبیب کبریا الذی من کان نبیاً وآدم بین الطین والماء علیہ التحیۃ والثنا کی سرشاری میں گزرتے۔ آپ کا مطمعٔ نظر پوری زندگی یہ تھا کہ تمام مسلمان محبوب رب العالمین سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی کیف ومستی میں ڈوب جائیں تا کہ صحیح معنوں میں

Marfat.com

مسلمان بن سکیں اور انہیں راہ شریعت پر استقامت نصیب ہو اور وہ کفر و شرک بدعت و ضلالت کی گھٹاؤں سے کلیتاً دور ہو جائیں۔

راقم الحروف کا حضرت شیخ الحدیث والتفسیر سے فائدہ واستفادہ کے لحاظ سے تعلق کا زمانہ ایک مدت مدید پر محیط ہے وہ اس طرح کہ۔

راقم کی زمانہ طالب علمی 1953ء کی مرزائیوں کے خلاف تحریک سے لیکر جمعیت العلماء پاکستان کی اشاعت ثانیہ حضرت سلطان المناظرین امام المحقیقن ابوالحقائق حضرت علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی قدس اللہ سرہ العزیز کی جمعیت العلماء پاکستان کی صدارت اور پھر غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ احمد سید صاحب کاظمی قدس اللہ سرہ العزیز کے تنظیم المدارس کی صدارت کے عہد ہائے مبارکہ میں حضرت کے ساتھ ان ہر دو تنظیم ہا میں بحیثیت مرکزی رکن آزاد کشمیر کی طرف سے آپ کے ساتھ شریک کار رہا۔ اور پھر فخر العلماء والمشائخ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب فیض پوری مدظلہ العالی صدر جمعیت العلماء جموں و کشمیر اور امیر سنی جہاد کونسل و رکن سپریم کونسل جماعت اہل سنت پاکستان کی معیت میں حضرت موصوف قدس اللہ سرہ العزیز کے ساتھ رہتے ہوئے آپ کے شانہ بشانہ آپ کے وصال تک آپ کے زیر سایہ رہ کر آپ کے ساتھ مذہب حق اہل سنت و جماعت کی مقدور بھر خدمت کی سعادت آپ کے جنازہ مبارکہ کی پرنور تقریب تک حاصل رہی۔ وللہ الحمد

المختصر اس محولا بالا زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف موضوعات پر مختلف اوقات میں حضرت موصوف قدس اللہ سرہ العزیز سے علمی روحانی و تحقیقی استفادہ کرنے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل رہی۔ جس کا ذکر ایک ضخیم کتاب پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ صرف ایک دو باتیں برکتاً ذکر کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

ایک دفعہ راقم الحروف کو آپ کے ساتھ حضرت مولانا قاضی غلام مصطفیٰ صاحب حال ضلع قاضی کوٹلی کی دعوت پر حضرت کے خاندانی پیر پیر طریقیت رہبر شریعت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھوڈہ شریف ضلع گجرات کی صحبت بمقام کاکڑہ ضلع میرپور نصیب ہوئی حضرت نے اپنی عرفانی و روحانی تقریر میں بزرگان دین کے فیوض و برکات پر سیر حاصل خطاب فرمایا راقم الحروف نے بھی اپنی بساط کے مطابق بیان کیا۔ پھر مجلس میں اختتام تقریب پر راقم الحروف نے آپ سے کہا کہ آپ نے تو آج بڑا ہی پیارا خطاب فرمایا اس پر آپ نے برجستہ تبسم فرماتے ہوئے راقم الحروف سے کہا کہ شاہ صاحب میں تو بزرگوں کی دعا ہی کا ثمرہ ہوں آپ نے کہا کہ ایک بار میرے دادا جی مرحوم و مغفور اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض گزار ہوئے کہ حضرت قبلہ عالم میرے یکے بعد دیگرے تین پوتے انتقال کر گئے ہیں حضرت آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زندگی والی اولاد نصیب فرمائے اس پر آپ نے دعا فرمائی اور کہا اے اللہ کریم (گورا نہ سہی سانولا ہی سہی) دعا کے بعد میرے دادا جی کے پیرومرشد نے ارشاد فرمایا بابا جی اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا اسے حافظ قرآن کریم بنانا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور آپ کی دعا و برکت سے میری ولادت ہوئی۔ اور میرے دادا جی مرحوم و مغفور نے آپ کے ارشاد کے مطابق مجھے حافظ قرآن کریم بنایا۔ اور پھر اس پر تفسیر عرائس البیان کا بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب تفسیر عرائس البیان میں ہے یعنی میں نے بعض اولیاء اللہ سے یہ بھی سنا ہے کہ انہوں نے مافی الرحم کی خبر دی کہ اس کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی (میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ انہوں نے جیسے خبر دی تھی ویسے پایا) اسی طرح ایک دفعہ راقم الحروف نے آپ کی ہمرکابی میں داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار کی حاضری میں مزارات

Marfat.com

مبارکہ کے چومنے اور بوسہ دینے کہ سلسلہ میں آپ سے دریافت کیا تو اس پر آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب مزارات مبارکہ کو چومنا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنت ہے۔ اس پر راقم الحروف نے حوالہ طلب کیا تو آپ نے مستدرک للحاکم وعمدۃ القاری شرح بخاری و مسند امام احمد کے حوالے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قبر انوار کو آنکھوں سے مس فرمائے رہتے تھے اس پر مروان علیہ ما علیہ نے آپ سے کہا کیا کر رہے ہیں تو اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جئت رسول اللہ تعالیٰ وسلم و لم آت الحجر اس حدیث مبارکہ کا حوالہ دکھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مزار بوسی محبت و پیار سے کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت پیر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب فیض پوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف صدر جمعیت العلماء جموں وکشمیر کی ہمرکابی میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں دوران گفتگو حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر قدس سرہ العزیز نے راقم سے فرمایا کہ شاہ صاحب کیا آپ نے سرکاری سروس میں ہوتے ہوئے بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے کہ نہیں اس پر میں نے کہا کہ جی ہاں محکمہ قضاء میں بحیثیت قاضی اپنی مفوضہ ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد فارغ اوقات میں کچھ نہ کچھ سلسلہ شغف رکھتا ہوں اس پر آپ نے فرمایا شاہ صاحب بہت اچھا ہے بہر حال درس حدیث کا مشغلہ کچھ نہ کچھ ضرور رکھیں یہ حصول فیوض و برکات باطنیہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

المختصر راقم الحروف کی ظاہر بین نگاہ تو صاحب موصوف کے اسی طرح کے کمالات کا مشاہدہ کر سکتی تھی۔ جن میں سے بعض کا ذکر کر کے میں نے ان کی بارگاہ میں حاضری کی کوشش کرتے ہوئے اظہار حقیقت سے کام لیا ہے۔ آپ کے ظاہری اور باطنی

Marfat.com

کمالات کا سمجھنا تو صاحب کمال اور اہل باطن کا کام ہے میں اس کوچہ سے نابلد ہوں مجھے اس کا ادراک کیونکر نصیب ہو سکتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔

احب الصالحین و لست منھم

لعل اللہ یرزقنی صلاحا

اللہ تبارک وتعالیٰ سرور انبیاء حبیب کبریا شفیع ہر دوسرا علیہ التحیہ والثنا کے طفیل حضرت قبلہ شیخ الحدیث کے درجات بلند فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے طفیل نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت اور اتباع نصیب فرمائے۔ آمین

فخر السادات علامہ صاحبزادہ سید غلام یٰسین شاہ صاحب گولڑوی

جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء جموں وکشمیر (آزاد کشمیر)

شیخ الحدیث والتفسیر' استاذ الاساتذہ حضرت علامہ حافظ الحاج مولانا محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت کے ان ممتاز اکابرین میں سے تھے جن کے کارہائے نمایاں اور دینی' مذہبی' مسلکی تعلیمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ ایک عابد' زاہد' حق گو' تدریسی وتبلیغی تحقیقی' سیاسی' سماجی شخصیت تھے۔ جہاں تحریک پاکستان میں آپ کی نمایاں خدمات ہیں وہاں تحریک آزادی کشمیر میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور سالار قافلہ رہے۔ مذہب حق اہل سنت میں آپ عمر بھر سرگرم کردار ادا کرتے رہے۔ 1970ء میں آپ نے سیالکوٹ میں الیکشن میں حصہ لیکر 60 ہزار ووٹ حاصل کیے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کے اکابرین میں سے تھے۔ جمعیت کے مختلف حصوں کو آپ نے یکجا کیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سنی کانفرنس میں آپ نے ایک

Marfat.com

عظیم قافلہ کی قیادت فرمائی' سنی کانفرنس ملتان میلاد مصطفی علیہ کانفرنس راۓ ونڈ' سنی کانفرنس میر پور آزاد کشمیر میں آپ کا کردار نمایاں رہا۔

آپ آزاد کشمیر کی سیاست میں بحثیت سیاستدان نمایاں کردار ادا کرتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے حافظ محمد رضا صاحب سیاست میں بڑا کردار رہا ہے شیخ الحدیث جناب مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان کے بڑے مداح اور معاون رہے۔ جناب مجاہد اول کی آزاد کشمیر میں اسلامی نظام کے نفاذ' قاضیوں کے عدلیہ میں تقرری' محکمہ امور دینیہ کے قیام اور محکمہ افتاء کے احیاء جیسی گراں قدر اقدام کو سراہتے رہے ہیں۔ آپ نے بارہا اس بات کو بھی خراج تحسین پیش کیا کہ مجاہد اول نے آزاد کشمیر میں قضاۃ میں اور امور دینیہ میں حضرت علامہ پیر سید محمد اشرف شاہ کاظمی کو ضلع قاضی پھر ڈائریکٹر امور دینیہ پر متعین کر کے آزاد کشمیر کی فضاء کو اتحاد و اتفاق اور امن و سلامتی کا ماحول دیا اور محکمہ عدلیہ میں حضرت علامہ سید حبیب الرحمان شاہ بخاری رجسٹرار شریعت کورٹ' ضلع قاضی' حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز عباسی ضلع قاضی' حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالقیوم ضلع قاضی' حضرت علامہ نظام الدین شاہ ایڈیشنل قاضی' حضرت علامہ سید احمد شاہ قاضی اور حضرت علامہ نذیر احمد قادری ضلع مفتی' حضرت علامہ محمد اعظم ضلع مفتی جیسے عظیم صاحب علم وفضل سنی علماء ممتاز عہدوں پر مقرر فرمائے۔ آپ ایک سچے عاشق رسول علیہ اہل بیت اور صحابہ کرام سے والہانہ محبت رکھنے والے بزرگان دین پر فدا ہونے والے ایک دلیر سخی غریب پرور' مجاہدین کی مدد کرنے والی شخصیت تھے۔

مولائے کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

Marfat.com

خطیب پاکستان علامہ الٰہی بخش صاحب قادری ضیائی

لاہور

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب بہترین اور قابل مخلص ترین اساتذہ میں سے تھے ہمہ صفت موصوف تھے دینی' اصلاح تعمیری' تعلیمی' تبلیغی' سیاسی امور میں مثالی صلاحیت کے مالک تھے' سیالکوٹ کی نسبت سے حضرت علامۃ الدھر کمال الدین صاحب' حضرت علامۃ العصر ملا عبدالحکیم سیالکوٹی' کی علمی وراثت کے صحیح جانشین اور امام ربانی مجدد الف ثانی کی درسگاہ کی گزرگاہوں کے صحیح فیض یافتہ تھے علامہ اقبال کی خوابوں کی صحیح تعبیر اور مستقبل کی امید گاہوں کے میر کارواں تھے۔

آپ کی نماز جنازہ میں اہل سیالکوٹ نے بھرپور شرکت کر کے ثابت کر دیا کہ آپ سیالکوٹ کے بے تاج بادشاہ تھے۔ جامع مسجد دو دروازہ میں اس بطل جلیل کو دفن کر کے قیامت تک دعاؤں کی قبولیت کا مرکز بنا دیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے صحیح اہل سنت کی خدمت اور اس باغ کی آبیاری کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ (آمین)

استاذ العلماء علامہ محمد الیاس صاحب ہزاروی

جڑانوالہ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے۔ ان کی تبلیغی تدریسی اور ملی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ وہ صرف محدث سیالکوٹ ہی نہ تھے۔ بلکہ ان کی یہ حیثیت بیرون ملک بھی تسلیم کی جاتی تھی۔ اور وہاں بھی ان کی دینی خدمات کو سراہا جا رہا تھا۔

Marfat.com

حلیم الطبع ایسے تھے کہ مسائل پوچھنے والوں کو تیز وتند سوالات بھی خندہ پیشانی سے سنتے اور بڑے ہی دھیمے انداز میں ان کی تسلی اور تشفی کے لئے مدلل گفتگو فرماتے لیکن ان کی زبان کی سادگی مسائل پوچھنے والوں کے لئے اتنی ممد ومعاون ثابت ہوتی کہ وہ مشکل سے مشکل مسئلے کو آسانی سے سمجھ جاتے۔

آج اگرچہ محدث سیالکوٹ رحمتہ اللہ علیہ حضرت علامہ محمد عالم ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی یاد سے ہمارے دل نہ صرف معمور ہیں بلکہ ان کی یاد ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے۔ان کا انداز گفتگو ہمارے کانوں میں آج بھی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رس گھول رہا ہے۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف القادری

مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

حضرت استاذ الاساتذہ' استاذ العلماء مولانا محمد حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ موجودہ دور کے اکابر علما واہل سنت و جماعت میں سے تھے۔انہوں نے تمام زندگی دین متین کی تعلیم وتبلیغ میں صرف فرمائی شہر اقبال سیالکوٹ میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو مرکز بنا کر تعلیم اسلام میں ساری زندگی صرف کر دی' ابتداء پاک و ہند کے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف' لاہور میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے' ان کے تلامذہ میں جہاں اکابر علماء نظر آتے ہیں وہاں انکے شاگرد نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی خدمت اسلام انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

ان کا عوامی سطح پر رابطہ بہت مضبوط تھا۔ سیالکوٹ کے کسی محلے میں نکاح کی تقریب ہو یا کوئی فوت ہو جاتا وہاں پر پہنچ جاتے اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے' محفل میلاد ہو یا گیارہویں شریف کی تقریب اس میں شامل ہوتے یہی وجہ تھی کہ ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جہاں دوسرے شہروں سے علماء اور عوام شامل ہوئے وہاں یوں معلوم ہوتا تھا کہ پورا سیالکوٹ امنڈ پڑا ہے شہر کی وسیع ترین عیدگاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی' بلکہ آس پاس کے گلی کوچے بھرے ہوئے تھے' عورتوں کا بے انداز ہجوم اس کے علاوہ تھا۔

غالباً ۱۹۷۰ء کا واقعہ ہے کہ راقم حضرت صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن رحمہ اللہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور کے ساتھ ہری پور سے حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمہ اللہ صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کو دعوت دینے کے لئے سانگلہ ہل ایک کانفرنس میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت مولانا محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر آپ نے اتنی شفقت اور محبت سے استقبال کیا کہ راقم آج تک اسے نہیں بھلا سکا' وجہ شفقت یہ تھی کہ راقم کی کوشش سے جمعیۃ العلماء سرحد پاکستان نے مسلک اہل سنت کے چند رسائل ہری پور سے شائع کئے تھے جو حضرت نے ملاخطہ فرمائے تھے۔ اس کے بعد بھی جب ملاقات ہوئی انہوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان کو توفیق عطا فرمائے کہ ان کے قائم کردہ ادارے کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ اسے ترقی دیں اور اپنے عظیم والد کے مشن کو جاری رکھیں۔

Marfat.com

استاذ العلماء علامہ محمد صدیق صاحب سالک ہزاروی

مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نام نیک رفتگاں ضائع مکن

تا بماند نام نیکت برقرار

بندہ نیاز مند سراپا عجز و نیاز فقیر بارگاہ رب بے نیاز محمد صدیق سالک ہزاروی صرمد کی جامعہ حنفیہ دو دروازہ شہر سیالکوٹ کو صدر الافضل فخر الاماثل بحر قمقام سند المدرسین مرجع المعلمین حامی سنت ماحی بدعت مخدوم ملت جامع معقول ومنقول منبع سنت رسول مقبول حضرت العلامہ الحاج مولانا علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ شہر سیالکوٹ کی زیر سایہ عاطفت اور شفقت زندگی کے چالیس سال بحیثیت صدر مدرس جامعہ حنفیہ گزارنے کا اتفاق ہوا اس عرصہ میں حضرت والا کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق جمیلہ اور آپ کی زندگی کے نشیب وفراز دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا اس عرصہ کے اندر میں نے آپ کو نہایت معاملہ فہم اور زیرک پایا۔ آپ جس حسن اخلاق کے پیکر تھے آپ اعلیٰ قسم کے مہمان نواز تھے علماء اور مشائخ کے نہایت قدردان تھے ایک قرآنی روزادہ بسطۃ فی العلم والجسم کا مظہر تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمی سرمایا و وقار کے ساتھ جسمانی جاہ وجلال بھی عطا کیا تھا۔ طلباء پر نہایت شفیق اور مدرسین کے ساتھ نہایت اچھے ملنسار تھے۔ حدیث رسول مقبول (اطلبوا العلم من المھد الی اللحد) کا مظہر تھے آپ نے تمام عمر علم دین پڑھنے پڑھانے میں گزار دی۔ طالبعلمی کے دور میں علم حاصل کیا تو پورے جذبہ اور ذوق کے ساتھ دن رات محنت کی حتی کہ حصول علم کا شوق ان کو وقت کے جید اور اکابرین علمائے کرام کی خدمت میں لے گیا تو آپ کے اساتذہ نے ان کے جذبہ اور شوق حصول علم کو دیکھ کر آپ کے تحصیل علم پر پوری توجہ

Marfat.com

دی۔ علم اس لگن سے حاصل کیا کہ قدرت نے نہ صرف آپ کو یہ کہ بہترین مدرس بنایا بلکہ مسند حدیث پر بیٹھ کر قدرت نے حدیث رسول مقبول پڑھانے کا بھی شرف عطا کیا حتی کہ پورے چالیس سال تک مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ میں آپ نے دورہ حدیث شریف پڑھایا۔ بندہ نیاز مند پر آپ کی یہ شفقت تھی کہ نہ صرف یہ کہ درس نظامی کی مشکل ترین کتابیں پڑھانے کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی بلکہ شہادت عالمیہ (دورہ حدیث کتابوں کی (بخاری مسلم کے سوا) تیاری کا فریضہ مجھ نیاز مند پر ڈالا یہ سب آپ کی شفقت و مہربانی تھی۔ انتہائی مصروفیت کے باوجود شہادت عالمیہ کے امتحانی سبق (بخاری اور مسلم) آپ خود پڑھاتے تھے ایک وقت ایسا آیا کہ اپنے نور نظر لخت جگر صاحبزادہ حامد رضا صاحب کی ایک بیماری کی وجہ سے فکر مند رہنے لگے حتی کہ ایک دو بار اس نیاز مند کے سامنے ذکر کیا لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ آپ کی دعاؤں سے آپکے نور نظر صاحبزادہ حامد رضا صاحب کو اللہ تعالی نے مکمل صحت یاب کر دیا بفضلہ تعالی اب اس مرض کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اسطرح آپ اس بات میں فکر مند تھے کہ میرے بچوں میں کوئی ایسا بچہ ہونہار ہو کہ جو مسئلہ جانشینی میں مجھے مطمئن کر دے اور میری اس فکر مندی کو سکون واطمینان قلبی میں تبدیل کر دے تو اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل آپ کی دعاؤں کی وجہ سے صاحبزادہ حامد رضا کے قلب کو تبلیغ دین کی طرف پھیر دیا حتی کہ وفات سے ایک سال قبل اس معاملہ میں مطمئن ہو گئے اور صاحبزادہ حامد رضا نے آپ کی زندگی میں اس فریضہ کو احسن طریقہ سے سنبھال لیا تقوی طہارت کا یہ عالم تھا کہ آخری سالوں میں کمزوری کے باوجود اپنے آپ کو حتی الوسع باوضو رکھتے تھے الغرض حضرت کے اخلاق جلیلہ اور اوصاف حمیدہ کا احاطہ کرنا مشکل ہے دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت علامہ رحمتہ اللہ علیہ مرحوم و مغفور کی ذات والا صفات کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم

Marfat.com

مولانا محمد منشا تابش صاحب قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پاکستان میں اسلامی شخصیات کی جب تاریخ سیالکوٹ کے حوالے سے لکھی جائے گی تو استاذ العلماء والحفاظ حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ محمد عالم نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام نہایت ممتاز نظر آئے گا۔ اس سرزمین نے ملت اسلامیہ کو علمی، ملی مذہبی، سیاسی اور دینی ادبی نامور شخصیات سے نوازا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حصول علم کے لئے سیالکوٹ ہی منتخب فرمایا۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کا نام کسے یاد نہیں۔ ان کی تاریخی مسجد آج بھی ان کی عظمت کے گیت گا رہی ہے۔ حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم کے اقبال کا ستارہ یہیں سے چمکا۔ اکناف و اطراف سیالکوٹ کی روحانی شخصیات نے انہیں سعادت کی بلندیوں سے نوازا یہی وجہ ہے کہ مفکر ملت فیضان اولیاء کا اعتراف کرتے ہوئے پکار اٹھے۔

عقل افزود مرا درس حکیماں فرنگ
سینہ افرخت مرا صحبت صاحب نظراں

انگریزی اساتذہ نے علم و عقل میں تو اضافہ کر دیا تھا مگر میرا سینہ تو اس وقت روشن ہوا جب نظر والوں کی صحبت نصیب ہوئی۔ اور جب اولیاء کرام کی نگاہ کرامت سے سینہ منور ہوا تو مزید اعلان کرتے ہیں کہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

خطۂ پنجاب کا یہی وہ خوش نصیب ضلع ہے جس میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ برپا ہوئی اور افواج پاکستان کے شیر دل نوجوان نے اپنے سے کئی گنا بڑی فوج کو گاجر

Marfat.com

مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ چونڈہ کا نام سن کر بھارتی جرنیل حواس باختہ ہو جاتے تھے۔

ممدوح اکابر حضرت علامہ الحاج الحافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ کو اگر گزشتہ صدی کا سیالکوٹ میں سب سے بڑا انسان کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کیونکہ انہیں عام آدمی کو انسان بنانے کا بڑا عمدہ سلیقہ تھا۔ ان کے پاس جاہل آتا عالم بن کر جاتا۔ ان پڑھ آتا' حافظ بن جاتا' آزاد آتا صوفی بن جاتا' بد آتا نیک بن جاتا' بد معاش آتا شریف بن کر جاتا۔ وہ تو سبھی کو کچھ نہ کچھ بنانے کے لئے ہی آئے تھے دو دروازہ کے نام سے آپ کا مدرسہ شہرہ آفاق ہوا۔ دو دروازہ کی کوئی کچھ تاویل و تعبیر کرے۔ مگر میری عقل کی رسائی یہاں تک کام کر رہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا اہم اوقات میں کسی مقام پر جانا ہو تو ایک راستہ سے جاؤ اور دوسرے راستہ سے واپس پلٹو' اس حدیث شریف میں جہاں رش کو کنٹرول کرنے کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔ وہاں ''ون وے ٹریفک'' کی طرف بھی مشیر ہے۔ اسی سے مستفاد ہے کہ حافظ صاحب علیہ الرحمتہ کے طالبان علوم دینیہ کا ایسا اجتماع ہوگا ان کے لئے ایک دروازہ اکتفا نہیں کرے گا لہذا دو دروازوں سے کام چلائیں اور پھر دین کا ایسا کام چلایا کہ دو دروازوں کو شہرت دوام حاصل ہوگئی اللہ والوں کی نسبت بڑا کام دکھاتی ہے۔

حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علم و عمل کے پیکر' اخلاق حسنہ کی حسین تفسیر رحم و کرم کے مجسمہ علم و فضل کے بحر بے کنار' تقویٰ و ورع کی جان' مہمانان گرامی کے لئے عدیم المثال مہربان' جن کے اوصاف کمالیہ کے نہ صرف یگانے معترف بلکہ بیگانے بھی رطب اللسان سیالکوٹ کے گلی' کوچے' محلے' بازار کتنے بابرکت تھے جن کو آپ اپنے قدوم میمنت لزوم سے اکثر نوازا کرتے' شہر میں خوشی و غمی کی تقریب آپ کی منتظر رہتی۔

امراء' غرباء سبھی آپ کی دعوت فخر سے کرتے' آپ ہر ایک کے ہاں تشریف لے جاتے نکاح ہو یا جنازہ وہ تو آپ کے ساتھ مخصوص ہو کر رہ گئے تھے' گویا کہ تمام

Marfat.com

سیالکوٹ آپ کا ممنون احسان تھا اور اس بات کا اندازہ اس وقت ہوا۔ جب آپ کے وصال پر سارا سیالکوٹ مغموم تھا' ہر گلی ہر بازار سونے نظر آ رہے تھے' جن جن محلوں اور گلیوں میں آپ کا گزر ہوا کرتا تھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا وہ رو رہے اور زبان حال سے پکار رہی تھیں۔

بگزار تا بگریم چوں ابر نوبہاراں
از سنگ گریہ خیزد وقت وداع یاراں

دو در وازوں کو نوازنے والی شخصیت کے جنازے کا منظر دیدنی تھا' مرا وجدان یہ کہتا ہے کہ سیالکوٹ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ دیکھنے کو نہیں آیا ہوگا۔ آپ کے جنازہ میں ہزاروں علماء و مشائخ' حفاظ' اصفیاء' طلباء' مجاہدین' سیاسی زعما' اور عوام و خواص کا شمار ممکن نہیں تھا۔

راقم السطور کو آپ کی صدارت میں متعدد بار تقریر کا موقع نصیب ہوا ایک بار جامع مسجد ملاں کمال رحمۃ اللہ علیہ میں اور ایک بار حضرت مونگا شاہ کی جامع مسجد میں حضرت مولانا حافظ نذیر احمد شہید مرحوم محرم الحرام کے موضوع پر راقم السطور نے ''صبر حسین منزل بہ منزل'' کا موضوع اپنایا اور اس پر ایک جامع تقریر کی بعد میں آپ نے صدارتی خطبہ میں مشہور رباعی

شاہ است حسین بادشاہ است حسین.

پر اتنا خوبصورت علمی' روح پرور' ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا کہ جو صرف آپ ہی کا خاصہ تھا اور دوران خطبہ میری تقریر کی تحسین فرماتے رہے نیز راقم السطور کی مرتب کردہ کتاب ''دعوت فکر'' پر سیر حاصل تبصرہ فرما کر خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ یہ بڑوں کا کام ہے جو چھوٹوں کی اس رنگ میں حوصلہ افزائی فرماتے ہیں کہ چھوٹے بھی بڑے نظر آتے ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ آپ کی سوانح حیات پر ولادت سے وصال تک بالترتیب

Marfat.com

کچھ لکھا جائے مگر اسے کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاءاللہ العزیز اپنی عقیدت ومحبت کو صفحہ قرطاس پر لانے کی سعی کی جائے گی۔

دعا ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت کے پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کی ورثاء کو توفیق انیق مرحمت فرمائے اور آپ کے روحانی فیضان سے عالم اسلام مستفیض ہوتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحبہ وبارک وسلم۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ صاحب

چیئرمین مسلم ہینڈز انٹرنیشنل (برطانیہ)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک وہند میں اسلام کا نوران صوفیائے کرام کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ہے جنہوں نے زمانے اور حالات کی مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حال میں رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے پیش نظر رکھا یہ داعیان اسلام اپنے سیرت وکردار کے اعتبار سے اس مقام پر فائز تھے کہ ان کے ارشادات زمانے کی نظر میں مستند ٹھہرے۔ ان کا پیغام دکھی انسانیت کیلئے امن وراحت کا پیغام بن گیا اور جسے ان کی محبت نصیب ہوئی وہ رشد وہدایت پا گیا۔ ملت اسلامیہ کے ان خدام میں ایک نام شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ کا بھی ہے آپ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے ساری زندگی مخلوق خدا کی خدمت کیلئے وقف کیے رکھی۔

بچپن میں مجھے اپنے والد گرامی حضرت پیر سید بشیر احمد صاحب علیہ الرحمہ اور

Marfat.com

ان کے وصال کے بعد اپنے بڑے بھائی پیر محمد صفی اعظم المعروف پیر سید چن پیر شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سوہدرہ شریف کے ہمراہ متعدد بار آپ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا۔ جب بھی ہم سیالکوٹ میں کسی بھی اہم تقریب میں شرکت کیلئے گئے قبلہ شیخ الحدیث صاحب کو اکثر موجود پایا۔

تحریک پاکستان ہو یا تحریک کشمیر ہر موقع پر آپ نے عوام کی قیادت اور راہنمائی کا اہم فریضہ سرانجام دیا علمی میدان میں آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے قائم کردہ دارالعلوم دو دروازہ سے فارغ التحصیل حفاظ کرام اور علمائے کرام اندرون ملک اور بیرون ملک خدمت دین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں بھی آپ کے فیض یافتہ علماء کثیر تعداد میں موجود ہیں جو دعوت حق کی اشاعت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ اپنی حیات مبارکہ میں آپ نجی محافل میں بھی شرکت فرماتے۔ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی تقریبات میں خطاب فرماتے اور عوام کی تعلیم کیلئے قرآن و حدیث مبارکہ کی روشنی میں نکاح کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو علمی انداز میں اجاگر کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ شادی کی تقریبات میں پائی جانیوالی غیر اسلامی رسومات اور ان کی قباحت پر کھل کر تنقید فرماتے۔

ہمارے قبلہ والد صاحب علیہ الرحمۃ کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث صاحب کا ایک مخصوص تعلق تھا جس کو انہوں نے زندگی بھر قائم رکھا قبلہ والد صاحب کے وصال کے بعد آپ ہر عرس کے موقع پر پابندی سے تشریف لاتے آپ کا خصوصی خطاب مواعظ حسنہ سے لبریز ہوتا اور عرس شریف کی تقریبات کی آخری دعا آپ ہی فرمایا کرتے تھے اس خاندانی تعلق کے حوالے سے آپ مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے اور مجھے اپنا بھتیجا تصور کرتے۔ جب 1999ء میں آپ برطانیہ میں تشریف لائے تو مسلم ہینڈز نے کریمیہ اسلامک سنٹر میں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا اور نہایت سادہ مگر دلنشین علمی

Marfat.com

انداز میں مسلک اہل سنت کی اہمیت کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ یہ آپ کی زندگی کا آخری خطاب ثابت ہوا۔آپ مسلم ہینڈز کے آفس میں تشریف لائے۔ ہمارے کام کے طریق کار کو دیکھ کر مسرت کا اظہار فرمایا اور بہت سی دعاؤں سے نوازا۔

مختصر علالت کے بعد ڈربی (برطانیہ) میں آپ کا وصال ہوا۔ برطانیہ بھر کے علماء نے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور آپ کی دینی علمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔آپ کے نورانی چہرہ کا آخری دیدار کرنیوالوں نے بے اختیار خاصان خدااور مردان حق کی اس صفت کا اعتراف کیا کہ چوں مرگ آید تبسم برلب اوست۔

آپ کی خدمات کا فیضان اور روحانی برکات انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہیں گی لیکن جب بھی اللہ کا کوئی نیک بندہ اور دین وملت کا مخلص خادم اس دنیا سے رحلت کر جاتا ہے تو اس کے وجود مسعود سے حاصل ہونیوالی برکات بھی ظاہری شکل میں منقطع ہو جاتیں ہیں اس اعتبار سے آپ کا وصال آپ کے متعلقین کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

دعا ہے کہ رب تعالیٰ حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو فردوس بریں کی ارفع بہاریں نصیب فرمائے۔آمین

پیر طریقت صاحبزادہ سید منیر حسین شاہ صاحب

سجادہ نشین جنڈانوالہ شریف (کھاریاں)

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم قدس سرہ مہتمم جامعہ حنفیہ سیالکوٹ کا وجود مسعود مجسمہ علم وفضل تھا۔ مسند تدریس آپ پر ناز کرتی رہی محراب ومنبر کی زینت آپ کے دم قدم سے قائم رہی۔ اخلاف کے لئے بہترین نمونہ اور یادگار اسلاف تھے۔۔آپ کا شماران برگزیدہ حضرات میں ہوتا ہے جو معیار علم وعمل

Marfat.com

ہیں۔ آپ کی حق گوئی اور بے باکی کا شہرہ صاحبان اقتدار کو راہ راست پر لانے میں ممد و معاون رہا۔ بڑے بڑے کجکلاہ آپ کے علمی وعملی طنطنہ کے سامنے دم بخود رہے۔ ارباب ثروت کی خوشامد آپ کے نزدیک مذموم رہی احباب خیر' علماء' فقراء اور طلباء کے درمیان آپ فرحت محسوس فرماتے۔ یہی حضرات آپ کی مجلس کا اکثر حصہ ہوتے۔ ارباب ثروت اور صاحبان اقتدار آپ کے دروازے پر نیاز مندانہ حاضری دیتے۔

تعلیمی وتدریسی میدان کا فرد کم ہی تحریکی میدان میں دیکھا جاتا ہے لیکن آپ کی تدریسی مصروفیات قوم وملک کی آزمائش کی ساعت میں کبھی حائل نہ ہوئیں۔ آپ نے ملک وملت کے مشکل وقت میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ قید وبند کی پرواہ کئے بغیر آپ مردانہ وار میدان عمل میں کود پڑے اور اسلاف کی یاد تازہ کردی۔ قیام پاکستان کے بعد متعدد مذہبی وسیاسی تحریکات میں بصیرت افروز کردار ادا کیا۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ کی قربانیوں نے بوڑھوں اور جوانوں کو حوصلہ دیا۔

آپ کو تمام علوم وفنون عقلیہ ونقلیہ میں مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپ کے تلامذہ ملک اور بیرون ملک میں فضلاء متصور ہوتے ہیں۔ آپ کے وصال پر ملال سے جو خلا واقعہ ہوا وہ شائد مدتوں پورا نہ ہو۔

خطیب اسلام علامہ صاحبزادہ کوکب نورانی صاحب

کراچی

سیالکوٹ کی مردم خیز سرزمین کو اہل علم وفضل کے حوالے سے بھی جہاں میں شہرت حاصل ہے۔ گزشتہ صدی عیسوی کے آخر میں اس دار فانی سے رخصت ہونے والے شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) کا نام اس

Marfat.com

شہر (سیالکوٹ) کے صاحبان علم میں نمایاں ہے۔ وہ مسلک حق اہل سنت و جماعت (بریلوی) کے وطن عزیز میں مقتدر عالم اور مبلغ تھے۔ زندگی بھر وہ اپنی توانائیاں دین متین اور راہ حق میں خرچ کر کے اپنے لئے نیکیاں کماتے رہے اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے اپنی دینی وملی، علمی اور تدریسی خدمات کا اثاثہ یادگار بنا گئے۔

مجھے اپنے گرامی قدر والد محترم علیہ الرحمہ سے حضرت حافظ صاحب کا تعارف ہوا تھا۔ یہ برسوں پہلے کی بات ہے۔ میرے ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کو حضرت حافظ صاحب اپنے ادارے جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کے مرکزی سالانہ اجتماعات میں خصوصی خطاب کے لئے مدعو کیا کرتے تھے۔ گزشتہ ہر ماہ ربیع الاول میرا سیالکوٹ جانا ہوا تو حضرت وہاں تشریف نہیں رکھتے تھے۔ انہیں دیکھے ہوئے بھی زمانہ بہت ہو چکا تھا۔ جمادی الاول میں حضرت کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آسمان علم کے کتنے روشن ستارے ہم سے اوجھل ہو گئے۔ کتنی جگ مگ تھی۔ اب وہ بات کہاں۔۔۔ اللہ کریم جل شانہ اپنے فضل وکرم سے حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب کی مساعی جمیلہ اور خدمت جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور ان کا فیضان باقی رکھے۔ آمین۔

پیر طریقت صاحبزادہ سید محمد ظفر علی شاہ صاحب
سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف نارووال

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا الحاج حافظ محمد عالم علیہ الرحمۃ بلا شبہ پیکر علم و فضل، مخزن اخلاق و اخلاص اور مظہر فیوض وحسنات تھے۔ میرے نزدیک ان کا بلند ترین مقام میرے دادا حضور قبلہ عالم قطب العصر شیخ المشائخ گنجینۂ معارف ربانی

Marfat.com

حضرت پیر سید علی حسین شاہ المعروف نقش لاثانی قدس سرہ الصمدانی بارگاہ شاہ لاثانی و نقش لاثانی علی پور سیداں شریف ضلع نارووال سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت و اجازت بیعت کا حصول تھا جو یقیناً آپ کے لئے باعث فخر و وقار تھا اور آپ کے شایاں بھی تھا۔

منبع فیوض و برکات، پیر طریقت رہبر شریعت، الحاج، الحافظ صاحبزادہ **پیر حیدر شاہ صاحب**
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول استاذی و استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج حضرت مولانا علامہ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی قدس سرہ العزیز ان شخصیات میں سے تھے جن پہ پندرھویں صدی ہجری اور ملک و ملت ناز اور فخر کر سکتے ہیں آپ نے دنیائے اہل سنت بالخصوص اور ملک و ملت پر بالعموم ان گنت احسانات کئے ہیں میں یہ بات فخر اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ سرزمین پاکستان اور آزاد کشمیر میں بسنے والے ان کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل علم و عمل اور استقلال اور مذہب اہل سنت و جماعت کی اشاعت و ہمدردی خلائق کے وہ تابناک جوہر عطا فرمائے تھے جو صدیوں بعد کسی محبوب و مقبول بندہ خدا کو عطا ہوتے ہیں، حضرت موصوف کی زندگی کا مرقع آج بھی ہماری نگاہوں کے سامنے ہے نصف صدی سے زیادہ علم و ارشاد کی مسند رفیع پر جلوہ افروز ہو کر کس طرح ہزاروں تشنگان دین کو فیض و برکات علم و عرفان سے نوازا اور اپنی ظاہری اصلاح اور باطنی سعادت کیلئے جو افراد بہرہ ور ہوئے وہ اس وقت دنیا کے گوشے گوشے پر پھیلے ہوئے ہیں آپ علم و عمل زہد و تقویٰ ایثار و قربانی اور حسن اخلاق کے بلند و

Marfat.com

بالا مظہر اور سلف صالحین کی زندہ وتابندہ یادگار تھے ان کی کتاب زندگی کے اوراق روگرانی کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کلیتاً اللہ تبارک وتعالیٰ اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وتابعداری اور خوشنودگی میں اس طرح بسر کی کہ زمانہ میں سرکار دو عالم نور مجسم شفیع معظم محبوب رب اولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق کہلائے انہوں نے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو ذکر اللہ اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ تعالیٰ وآلہ وسلم میں بسر کیا شب وروز عشق حبیب کبریا کی سربلندی کے لئے وقف تھے آپ کا مطمع نظر پوری زندگی یہ ہی رہا کہ تمام مسلمان محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی کیف ومستی میں ڈوب جائیں تاکہ صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں اور انہیں راہ شریعت پر استقامت نصیب ہو اور وہ کفر شرک وبدعت ضلالت وگمراہی کی گھٹاؤں سے کلیتاً دور ہو جائیں آپ نے نصف صدی سے زیادہ قال اللہ و قال الرسول کا درس دیا۔ ناچیز کا حضرت شیخ الحدیث والتفسیر محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ سے استفادہ وفائدہ کے لحاظ سے تعلق کا زمانہ بہت طویل ہے جہاں میرا خاندان اپنے حسب ونسب' شرافت ونجابت' علم وفضل' عبادت' ریاضت اور زہد وتقویٰ کی بنا پر غیر معمولی عزت وتوقیر کا حامل تھا وہاں محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ کے آباؤ اجداد سادگی اور زہد وتقویٰ شرافت ونجابت' عبادت وریاضت کی وجہ سے اپنے علاقہ میں بلند مقام رکھتے تھے اس لئے میرے بزرگوں کے ساتھ ان کے گہرے مراسم تھے یہی وجہ تھی جب میں نے قرآن پاک حفظ کر لیا تو مخدوم اہل سنت منبع فیوض وبرکات عاشق صادق جناب خواجہ پیر محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز جو میرے شیخ بھی تھے محدث سیالکوٹ سے ان کے روحانی تعلقات تھے دونوں ایک دوسرے کی دل کی گہرائیوں سے عزت واحترام کرتے" ولی راولی شناس تھے مجھے لیکر دارالعلوم جامعہ حنفیہ محدث سیالکوٹی کی خدمت میں خاضر ہوئے فرمایا حضرت میں نے صاحبزادہ صاحب کو حافظ قرآن بنا کر آپ کی

Marfat.com

خدمت میں پیش کر دیا ہے عالم دین آپ بنا دیں محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ نے نہایت شفقت سے مجھے قبول فرمایا اور خاص نظر کرم فرمائی۔ عرصہ طالب علمی کے دور میں مجھے آپ کے بہت قریب رہنے کا موقع ملا ابتداء میں میرا خیال تھا کہ آپ کو درس و تدریس ہی کے اندر کمال حاصل ہے آپ کا یہ حال تھا کہ کتاب الصرف سے لیکر درس نظامی کی ابتدائی کتب سے لیکر تمام کتب اور علوم وفنون پر خوب دسترس حاصل تھی۔ تمام کتب نصاب کا ایک ایک سبق اس طرح یاد تھا کہ کوئی مثال نہیں ملتی کئی بار پڑھانے کے دوران فرماتے کہ ہمارے فلاں استاد یہ سبق اس انداز سے پڑھاتے تھے فلاں استاد نے یہ سبق پڑھاتے ہوئے یہ فرمایا تھا اپنے استاد کا جب نام لیتے کئی بار آنکھیں پرنم ہو جاتیں نہایت ادب واحترام سے اپنے اساتذہ کرام کا ذکر فرماتے۔

میرے طالب علمی کے دور میں کھانے رہنے پینے کا ہر لحاظ سے ہمیشہ خیال فرمایا میں نے کتاب الصرف سے لیکر دورہ حدیث تک تمام کتب محدث سیالکوٹی سے پڑھیں۔ قدرت الٰہی کا نظام دیکھیں پھر وہ وقت آیا کہ میرے محسن'۔۔۔۔ خواجہ پیر محمد شفیع علیہ الرحمتہ کے وصال سے قبل شیخ الحدیث والتفسیر نے فقیر کا ہاتھ پکڑا حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیا اور یوں اپنی زبان سے موتی بکھیرے حضور آپ نے ایک عرصہ قبل یہ ہاتھ پکڑاتے ہوئے جو ڈیوٹی میرے ذمہ لگائی تھی میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں حتی الوسع کوشش کی ہے الحمد للہ آپ کے معیار پر پورا اترے قبلہ عالم نے مجھے خلافت سے نوازا۔ الحمد للہ آپ کی دعاؤں اور نظر کرم سے جید عالم دین بن گئے ہیں۔ شیخ الحدیث نے کون سی گھڑی تھی' کون سی صبح' کون سی دوپہر' کون سی شام' کون سی رات جب مجھ پر اپنی نظر کرم نہ فرمائی ہوئی۔

المختصر اس محولا بالا زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف موضوعات پر مختلف اوقات میں حضرت موصوف قدس سرہٗ العزیز سے علمی وروحانی وتحقیقی استفادہ

Marfat.com

کرنے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل رہی جس کا ذکر ایک ضخیم کتاب پر مشتمل ہو سکتا ہے میں یہ سوچتا ہوں کہ آپ کی زندگی کے کس صفحہ کو کھولوں کونسے کارنامے کا ذکر کروں آپ کی زندگی کے کونسے کوچے کی قارئین کو سیر کراؤں اور کونسا دروازہ کھولنے کی جسارت کروں مجھے خوف آتا ہے کہ کہیں ناانصافی نہ کر بیٹھوں میں کئی بار سوچتا ہوں کہ محدث سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کیا تھے کیسی دعا تھی جو آپ کے وجود مسعود کے دنیا پر آنے سے پہلے ایک مرد کامل سراج سالکین حضرت پیر سید امیر علیہ رحمۃ قادری میرے والد محترم نے کی تھی۔ آج بھی کئی بار چلتے پھرتے یوں محسوس کرتا ہوں کہ محدث سیالکوٹی علیہ الرحمۃ سامنے سے آرہے ہیں میری کئی معاملات میں رہنمائی فرمارہے ہیں۔ آپ محدث معلم مقرر واعظ مفسر قرآن شیخ الحدیث فقیہ ایک زیرک سیاستدان تھے کوئی تحریک ہو آپ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت ہو تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تحریک آزادی کشمیر ہو آپ کی مصروفیات پیرانہ سالی بھی آڑے نہ آئی میرا 1960ء سے آپ کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوا۔ مجھے کوئی رات نہیں ملتی جب آپ نے رات بھر نیند کے مزے لوٹے ہوں۔ سیالکوٹ اور مضافات کے لوگوں کو آپ سے اتنی محبت اور عقیدت تھی کوئی نماز جنازہ ہو رسم نکاح ہو ایصال ثواب کی محفل یا جلسہ میلاد کانفرنس محدث سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کے بغیر مکمل نہ ہوتی تھی۔

میں نے کئی بار آپ کے ساتھ سفر کئے ہمیشہ مجھے مطالعہ کتب کا حکم فرمایا میں نے قریب سے آپ کو جوانی اور بڑھاپے کو دیکھا مگر عمر بھر آپ کے شوق مطالعہ میں کمی نہ آئی ہر روز اس میں اضافہ ہوا اس بڑھاپے میں بھی آپ کے اندر تحریک آزادی کشمیر کا جذبہ نوجوانوں سے زیادہ تھا آزاد کشمیر کے دور دراز علاقوں میں جہاں نوجوان جاتے ڈرتے ہیں ہاتھ میں چھڑی لئے جونوان سے آگے نظر آتے نہایت ہی راز سے آپ نے لاکھوں روپے جہاد کشمیر میں خرچ کیے اگر یہ کہا جائے کہ آپ سنی جہاد کونسل کی جان تھے تو

Marfat.com

غلط نہ ہوگا۔

تحریک ختم نبوت میں دوبار اسیری قبول کی مگر شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ 1977ء میں ظالموں نے آپ کے جلوس پر فائرنگ کی آپ قیادت فرمارہے تھے گولیوں کی بوچھاڑ کی آپ کچھ ساتھیوں سمیت زخمی ہوئے مگر پایہ استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ فتویٰ نویسی میں جو کمال آپ کو حاصل تھا اس زمانہ میں کم ہی لوگوں کو حاصل ہوگا۔ ہزاروں فتوے آپ نے جاری فرمائے ذہانت کا یہ حال تھا ایسے ایسے دقیق مسائل کو آسانی سے حل فرمادیتے کہ دیکھنے والا حیران و ششدر رہ جاتا۔

گزشتہ سال برطانیہ جانے سے چند روز قبل آپ دربار عالیہ ڈھوڈا شریف تشریف لائے۔ مدرسہ کی عظیم الشان عمارت دیکھ کر بے حد خوش ہوئے مدرسین اور طالب علموں کو نصیحتیں فرمائیں ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ ارشادات آپ کی زندگی کے ہمارے لئے آخری ارشادات ہیں۔ سینکڑوں ایسے واقعات مجھے یاد ہیں جو قابل تحریر ہیں مگر طوالت کے ڈر سے لکھ نہیں رہا میرے خیال میں آپ کی یہ بہت بڑی کرامت ہے کہ آپ نے اپنی زندگی مبارک ہی میں اپنے ہونہار صاحبزادہ محمد حامد رضا سلمہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ الحمدللہ صاحبزادہ صاحب آپ کے مشن کو آگے بڑھانے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ میرے لئے یہ بات قابل فخر ہے اور میں اسے اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی نماز جنازہ کی امامت میرے حصہ میں آئی۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ حافظ محمد رضا' حافظ حماد رضا' اور مولانا محمد حامد رضا صاحبان کو سدا خوش اور سلامت رکھے اور وہ محدث سیالکوٹی کے مشن کو ہمیشہ ہمیشہ آگے بڑھاتے رہیں۔ خدا تعالیٰ شیخ الحدیث کی جلائی ہوئی اس مشعل کو قیامت تک قائم رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

روحِ عصر حضرت مولانا پیر طریقت علامہ صاحبزادہ **حکیم عبدالحیٔ** صاحب مدظلہ العالی

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
پھر خاک کے پردوں سے انسان نکلتے ہیں

شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ وطاب اللہ ثراہ ایک بحر بیکراں وعلم وآگہی کی روح رواں تھے۔ ان کے خصائل حمیدہ وشمائل ستودہ کو احاطہ تحریر میں مجھ سا ہیچ مدان کب لا سکتا ہے۔ اس اقلیم حکمت کے تاجدار نے اہل شہر کو وہ تابانی بخشی کہ ہر آنکھ نے ٹھنڈک ہر دل نے تسکین ہر روح نے بالیدگی پائی۔

عقد ہائے دقیق واسرار عمیق کو اس طرح حل فرماتے کہ شیخ وشاب وطلبہ واساتذہ یکساں مطمئن ہو جاتے۔ علمائے مودت ومروت حد سے افزوں تھی غرباء کی مالی مدد فرماتے۔ شہر میں اپنے تلامذہ کا جم غفیر چھوڑا جو امتیازی حیثیت کے حامل ہیں اور علم وحکمت میں کامل ہیں۔ تین صاحبزادگانِ ذیشان چھوڑے جو نہایت متواضع، حلیم الطبع حافظ قرآن ہیں عالم فاضل ہیں ان کے وجود باجود سے لوگ ان ہی کی طرف فیض یاب وبہرہ ور ہو رہے ہیں۔

نجم عرفاں مہر دیں ماہ عمل　　فاضل کامل ادیب بے بدل
ماہر اسرار دین مصطفیٰ　　واقف تاریخ اقوام ملل
مے کند نکتہ ہائے دلنشیں　　شرح آیات خدائے عزوجل
از عقیدت بیش لے سازو حکیم
فی البدیہہ ایں چند شعر برمحل

Marfat.com

صاحبزادہ پیر سید محمد خلیل الرحمٰن شاہ صاحب چشتی آف کاموکی

سابق ممبر پنجاب اسمبلی، صدر عوامی تحریک پنجاب

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب کی شخصیت ہمہ جہت تھی۔ ایک طرف وہ ہمیں علم کا پہاڑ نظر آتے تھے تو دوسری طرف مجاہد اسلام۔ میں زندگی بھر ان کی وسعت فکر ونظر سے بڑا متاثر تھا۔ انہوں نے ہمیشہ اتحاد امت کا درس دیا اور عقائد حقہ اہل سنت و جماعت پر خود بھی عمل پیرا تھے اور دوسروں کی تربیت اور نصیحت بھی فرماتے تھے۔ اس سے کہیں بڑھ کر بطور مسلمان اسلام اور ملک کے ساتھ سچی وفاداری کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ کسی بھی مجلس میں ہو خلاف ادب اور خلاف حکمت بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے اور فوری اصلاح فرماتے۔ یہ چیز ان کے اخلاص اور مجاہدانہ طرز عمل کی آئینہ دار تھی۔ انہیں موقع کی مناسبت سے اظہار خیال کرنیکا ملکہ حاصل تھا جس سے وہ مجمع کو لوٹ لیتے تھے۔ بلاشبہ ایسی عظیم ہستیاں ملک وملت اور اسلام کی پہچان اور سرمایہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزید درجات بلند فرمائے اور ان کے فیض کو جاری رکھے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ محمد احمد صاحب

سابق ایم۔ این۔ اے ہیبت پور شریف پسرور

محسن اہل سنت پیکر علم وعرفان شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی اسلام کی تبلیغ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے اولیاء کرام صوفیائے عظام اور علمائے عظام نے بڑی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہی حزب اللہ کا گروہ ہے جو قیامت تک تبلیغ رشد وہدایت کا عظیم فریضہ سرانجام دیتا رہے گا

Marfat.com

اور قیامت تک یہ دین حق اسلام زندہ تابندہ وقائم ودائم رہے گا اگرچہ کفر وبدعت الحاد اور بے دینی کی جتنی آندھیاں چلیں ان پاکباز نفوس قدسیہ کے صدقے اسلام کا یہ نور چمکتا دمکتا رہے گا ان بزرگان دین کی روحانی بالیدگی' اخلاقی بلندی' صبر واستغناء' توکل وقناعت اور حق وصداقت تبلیغ دین' اشاعت دین' اتباع سنت اور علم وعرفان کی روشنی کو ایک دور دراز زمانہ تک پھیلانا ان ہی عظیم ہستیوں کا عظیم کارنامہ ہے یہ وہ ہستیاں ہیں جو صرف ایک ہی نظر سے دلوں کی کایا پلٹ کر ان میں ایک نئی لگن پیدا کر دیتی ہیں۔

ایسی ہی ہستیوں میں ایک ہستی علم وعرفان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حضرت علامہ حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی ہیں جن کے علم وعرفان کے اس سمندر سے صرف سیالکوٹ ہی نہیں بلکہ اندرون ملک اور بیرون ملک ہزاروں تشنگان علم وحکمت کو سیراب کیا ہے اپنے اس سمندر سے علم وحکمت رشد وہدایت تبلیغ دین کی ایسی نہریں جاری کی ہیں جن کا ایک زمانہ معترف ہے۔ اس سمندر سے سیراب ہو کر آپ کے شاگرد دنیا بھر میں تبلیغ دین کا یہ عظیم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور دین محمدی کے احیاء کیلئے دن رات کوشاں ہیں۔ آپ کے شاگردوں کا وسیع سلسلہ اندرون ملک پھیلا ہوا ہے اور بیرون ملک بھی آپ کے شاگرد یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین عظیم مبلغ اور محدث وقت تھے آپ کو قرآن وحدیث پر عبور حاصل تھا۔ آپ علم کے لحاظ سے استاذ العلماء اور عمل کے میدان میں یکتا تھے۔ علم اور پھر اس پر عمل آپ کا حسن تھا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں اپنی مثال آپ تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہر وقت سرشار رہتے تھے اور یہی حافظ صاحب کا کمال تھا کہ عشق رسول ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور یہی خصوصیت تھی کہ آپ ولی کامل بھی تھے اور صوفی باصفا بھی اس لئے اس ولی کامل اور عالم باعمل نے اسوۂ سرکار دو عالم کی تقلید کرتے ہوئے لاکھوں بندگان خدا کو تبلیغ

Marfat.com

دین اور رشد و ہدایت کیلئے تیار کیا کہ آج کے اس دور میں حافظ محمد عالم کی اذان حق دور دور تک سنی جا رہی ہے۔

حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ اپنی عظمت و بزرگی، علم و فضل، زہد و ارتقاء عبادت و ریاضت اور روحانی کمالات میں اپنی مثال آپ تھے۔ خدا و رسول اسلام سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ آپ کا ہر لمحہ اسلام کی عظمت و سر بلندی اور ترویج و اشاعت کیلئے وقف تھا۔ راقم صمیم قلب کے ساتھ اس پاکباز و برگزیدہ بندے حافظ محمد عالم کے متعلق اپنے آنکھوں دیکھے تاثرات قلم بند کر رہا ہے اس میں ذرا بھر بھی تصنع گوئی نہ ہے۔ بلاشک حافظ صاحب رحمتہ اللہ انہی اوصاف حمیدہ کے مالک تھے اور حکیم الامت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے انہی برگزیدہ بندوں کے متعلق فرمایا ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے انکے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

دوسری جگہ فرمایا

وہ سحر کہ جس سے لرز جاتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

جہاں تک آپ کی مسلکی خدمات کا تعلق ہے۔ وہ خدمات گرانقدر ہیں۔ جن کے تذکرہ کیلئے ایک علیحدہ باب چاہئے۔ ایک زمانہ اس بات کا معترف ہے کہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث کی مسلک حق اہل سنت و جماعت کیلئے گرانقدر خدمات ہیں جس کے صلہ میں لاکھوں لوگوں کے عقائد محفوظ ہو گئے ہیں اپنے مسلک کو دلائل و براہین سے منوایا۔ اور مسلک حق کی حقانیت کو اپنے حسنِ کردار اور حب مصطفیٰ ﷺ کی عطا کردہ عظیم ترین نصیحت سے منوایا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

جہاں تک آپ کی ملی خدمات کا تعلق ہے۔ آپ کے اندر خدمت خلق خدا کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جہاں بھی کسی نے بلایا اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے اکثر یہ دیکھا کہ ضلع بھر میں اگر کوئی فوتیدگی ہوتی تو ہر آدمی کی خواہش یہی ہوتی کہ جنازہ حافظ صاحب پڑھائیں۔ آپ دور دراز تک لوگوں کے اصرار پر نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے چلے جاتے لوگ اپنے لئے یہ بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ اور فخر کرتے تھے کہ حافظ محمد عالم صاحب نے جنازہ پڑھایا ہے آپ چونکہ مفتی وقت بھی تھے لہذا ہر قسم کے فتاویٰ کیلئے لوگ دور دور سے جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں تشریف لاتے اور آپ سے فتویٰ حاصل کرتے۔ آپ جماعت اہل سنت کے قائد تھے۔ اہل سنت کی آپ نے جو گرانقدر اور ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں اس کے لئے علیحدہ ایک باب چاہئے۔ سیاسی طور پر آپ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی قائدین میں سے تھے۔ آپ نے جماعت کی عظیم خدمات سرانجام دیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں الیکشن لڑنے کی کیا ضرورت ہے ہم تو صرف اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نظام یعنی نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ دیکھنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے حصول کا اصل مقصد تھا۔

آخری ایام میں آپ جمعیت علمائے پاکستان کے انتشار سے انتہائی دل برداشتہ ہوئے اور جماعت کو متحد و متفق رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ راقم بھی حافظ صاحب کے ساتھ تھا لیکن ہماری کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی حضرت شیخ الحدیث انتہائی منکسر المزاج اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے آپ نے ہمیشہ لوگوں کو محبت و اخلاق و ادب کا درس دیا اور خود عملی نمونہ پیش کر کے دکھایا' آپ نہایت جاذب شخصیت کے مالک تھے جو آپ سے پہلی دفعہ شرف ملاقات حاصل کرتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ ہر آنے والے کا استقبال نہایت دلکش اور محبت بھری مسکراہٹ سے کرتے۔ جب کوئی مسئلہ لیکر آپ کے در پر حاضر ہوتا اور جیسے ہی آپ کے چہرہ مبارک کا

Marfat.com

دیدار کرتا اپنے سارے غم اور مسائل بھول جاتا۔ آپ زیادہ تر وقت یادالٰہی اور مطالعہ میں صرف کرتے آپ انتہائی سادگی پسند تھے نمود ونام سے بھی پرہیز کرتے اور ہر جگہ ہر مقام خواہ سیاسی ہو دنیاوی ہو روحانی و دینی ہو۔ حق بات کہنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ عام اور سادہ گفتگو فرماتے کہ عام آدمی کی سمجھ میں فوراً بات آ جاتی آپ دینی مسائل اور انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل ومعجزات کے بیان سے لوگوں کے ایمان واعتقاد کو تازہ فرماتے آپ نے دن رات لنگر بھی جاری فرمایا۔ بے شمار مریدین ہونے کے باوجود قناعت اور ہر حال میں رضائے دوست کے پابند تھے۔ آپ نے بے شمار لوگوں کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت فرمایا اور ان کو ارکان اسلام اور راہ سلوک کی تعلیم سے نوازا۔

حضرت قبلہ حافظ صاحب کو خواجہ خواجگان سرتاج اولیاء واصفیاء درویش حق مولوی محمد یعقوب شہنشاہ ہیبت پوری سے خاص عقیدت تھی۔ حافظ صاحب کو ہیبت پور شریف کے تمام پروگراموں خواہ عرس ہو میلاد شریف ہو گیارھویں شریف کی محفل ذکر و فکر کی محفلوں میں دعوت خاص دی جاتی اور آپ ہر پروگرام میں شامل ہوتے اور حضرت ہیبت پوری کی خصوصی دعاؤں سے مستفید ہوتے۔ حضرت ہیبت پوری کو آپ سے خاص محبت تھی اور جلوت وخلوت میں آپ سے گفتگو فرماتے۔

پاسبان مسلک رضا علامہ ابوداؤد محمد صادق رضوی صاحب

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

خطیب اعظم سیالکوٹ مولانا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کا خوب چرچا وشہرہ تھا۔ لیکن علمی وتدریسی لحاظ

Marfat.com

سے اس حلقہ میں سنی دارالعلوم کی بڑی کمی اور تشنگی تھی۔ جسے پورا کرنے کیلئے مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم نے استاذ العلماء علامہ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب کیا۔ اور جامع مسجد عبدالحکیم میں دارالعلوم کا سلسلہ جاری وساری کیا گیا۔ الحمدللہ یہ سلسلہ بہت مبارک وکامیاب ثابت ہوا۔ اور جب استاذ العلماء کی شخصیت وتدریسی کارکردگی کے باعث طلباء کا سلسلہ فروغ پذیر ہونے لگا۔ تو دارالعلوم ہذا کو جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ اور ماشاءاللہ یہاں روزافزوں ترقی وکامیابی کا دروازہ کھل گیا۔ دارالعلوم نے مرکزی حیثیت حاصل کر لی۔ اور ہر طرف استاذ العلماء کی تعلیمی و تدریسی اور وعظ وتقاریر کا فیض عام ہو گیا۔ اور حضرت استاذ العلماء کے شاگردوں کی قابلیت وکامیابی نے آپ کی شخصیت وشہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ حضرت استاذ العلماء کی خدمات دینیہ اور مساعی جمیلہ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزاء خیر عطا کرے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

خطیب پاکستان مولانا محمد صدیق صاحب ملتانی
فیصل آباد

کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

علم پروردگار عالم کی صفت ہے جو بادشاہ ہے سارے جہاں کا اور عبادت صفت ہے بندے کی پس جو فرق بادشاہ اور غلام میں ہے وہی فرق عالم اور عابد کا ہے دیندار عالم ہونا بادشاہت ہے اور عابد ہونا غلامی ہے علم دین ایک ایسی دولت ہے جو انسان کو عزت وشرف کی بلندی پر فائز کرتی ہے اہل علم گمراہ لوگوں کے رہنما ہوتے ہیں

Marfat.com

علماء ربانی جنت میں بھی عوام الناس کے محتاج الیہ ہونگے علم دین ایک نور ہے جو صرف خوش نصیب لوگوں کو عطا ہوتا ہے حدیث میں ہے العلم افضل من العبادۃ علم عبادت سے افضل ہے العلم میراثی و میراث الانبیاء قبلی حضور علیہ السلام نے فرمایا علم میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی میراث ہے ایک اور جگہ ارشاد نبوی ہے لکل شی طریق وطریق الجنتہ العلم ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔

حضرت العلام مولانا حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ وہ متبحر عالم دین تھے جنہوں نے شب و روز خدمت دین کر کے علم کی شمع کو فروزاں رکھا اور ہزاروں شاگرد پیدا کئے جو ملک کے طول و عرض میں تدریس وتقریر کے ذریعے دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں آپ کی زندگی کا اکثر حصہ تدریس میں گزرا ہے آپ ان معدود چند اساتذہ میں سے تھے جنہوں نے فرائض تدریس کو عبادت سمجھ کر ادا کیا ہے آپ کی چند تدریسی خصوصیات ملاحظہ ہوں۔

(الف) آپ ہر کتاب باقاعدہ مطالعہ کر کے پڑھاتے ہر تدریسی کتاب کو بنظر غائر ملاحظہ فرماتے اور اس کے بعد پڑھاتے یہی وجہ ہے کہ آپ ہر دفعہ نئے مضامین انداز میں بیان فرماتے۔

(ب) طلباء سے مطالعہ کی سخت پابندی کرواتے کسی طالب کے بارے میں اگر محسوس فرماتے کہ اس نے پوری طرح مطالعہ نہیں کیا تو اسے اچھی خاصی سرزنش فرماتے تاکہ وہ محنت کا خوگر اور عادی ہو جائے۔

(ج) دوران تدریس اگر کوئی مشکل مقام آ جاتا تو اس کو اس خوش اسلوبی سے سمجھاتے کہ اس کے مشکل ہونے پر اعتبار نہ آتا انداز بیان ایسا شستہ پاکیزہ اور آسان ہوتا کہ ہر بات دل و دماغ میں اترتی چلی جاتی۔

(د) آپ کی یہ کوشش ہوتی کہ لائق اور قابل محنتی طلباء میں غرور اور تکبر پیدا نہ ہو

Marfat.com

کیونکہ تکبر علم کے لئے نہ صرف یہ نقصان دہ ہے بلکہ مزید علم کے راستے کی ایک رکاوٹ ہے۔

(ن) تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی اخلاقی اور عملی اصلاح پر بھی خاصی توجہ فرماتے اکثر کمزوریوں کی نشان دہی فرما کر اخلاق صالحہ اور اعمال حسنہ کی ہدایت فرماتے۔

(ی) دوران تدریس اختلافی مسائل کی تحقیق بیان فرمانا آپ کی امتیازی خصوصیت تھی مخالفین کے شبہات کا رد اور اہل سنت کے دلائل زوردار طریقے سے بیان فرماتے اس کے علاوہ مسئلہ نور، علم غیب اور حاضر و ناظر وغیرہ مسائل کو نہایت مدلل انداز میں بیان فرماتے یہی وجہ ہے کہ آپ کے تلامذہ نہایت راسخ الاعتقاد واقع ہوئے ہیں اور مسلک اہل سنت و جماعت کے پُرجوش مبلغ اور ترجمان ہیں۔

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسلام کے وہ بطل جلیل تھے جنکا شمار ملک کے عظیم فقہائے کرام میں کیا جاتا تھا فقہی مسائل میں نظر دقیق رکھتے تھے آپ سچی توحید و رسالت کے حقیقی علمبردار اور اسلام کی صحیح ترین تصویر یعنی مقدس حنفیت کے سرگرم مبلغ اور بے باک ترجمان تھے آپ کا فقہ میں مقام بہت بلند تھا تمام مسائل فروعیہ مع دلائل شریعہ آپ کو ہمیشہ مستحضر رہتے تھے جب کسی فقہی مسئلہ پر گفتگو فرماتے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا نور اللہ مرقدہ کا کوئی خاص تربیت یافتہ شاگرد رشید ہے جو فقہ کے مشکل ترین مسائل کو نہایت سہل انداز میں بیان فرما رہا ہے۔

زہد و تقویٰ میں بھی مولانا موصوف درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے تقویٰ آپ کی طبیعت کا مقتضیٰ بن چکا تھا آپ نے اپنی ذات ستودہ صفات کو اپنی طبعی اور جبلی خواہشات کو فنا کر کے انہیں رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا عبادت خداوندی

Marfat.com

میں قدم راسخ رکھتے تھے آپ نہ صرف فرائض وواجبات بلکہ مستحبات ونوافل وظائف و اوراد ذکر واذکار تمام شعبہ ہائے کو محیط تھے زہد وتقویٰ عبادت اور ریاضت کو اس طرح اختیار فرمالیا تھا کہ تبلیغ وتدریس کی طرح عبادت وریاضت بھی آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی اعراض دنیا رغبت آخرت دینی بصیرت عبادت پر مواظبت اور رشد وہدایت تمام اوصاف بدرجہ اتم آپ میں موجود تھے آپکے وعظ ونصیحت سے اللہ تعالیٰ نے بے شمار لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی کئی گم کردہ راہ آپ کے پند ونصائح سے صراط مستقیم اور جادہ استقامت پر آگئے عقائد واعمال کی اصلاح پر خصوصی توجہ فرماتے۔

حضرت مولانا موصوف ایک عظیم محدث تھے حدیث کے علم پر گہری نظر رکھتے تھے آپ کے درس حدیث کے دوران علامہ عسقلانی اور علامہ بدرالدین عینی کی شروح فتح الباری اور عمدۃ القاری کے اقتباسات کی خاص جھلک نظر آتی تھی حدیث پڑھاتے ہوئے کبھی کبھی مذاہب اربعہ پر بحث فرماتے اور آخر میں حنفی مسلک کے دلائل قاہرہ اور براہین قاطعہ بیان فرما کر امام اعظم کے مسلک کو ترجیح دیتے جو آپ کے حنفی المذہب ہونے کا عظیم ثبوت ہوتا درس حدیث دیتے وقت راویوں کے حالات وکردار تقویٰ اور علم بھی بیان کرتے حدیث کے نکات فوائد اور لطائف بیان کرنے میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ چونکہ مدت مدید تک دورۂ حدیث پڑھاتے رہے اس لئے درس حدیث آپ کی روحانی غذا بن چکی تھی جس کے بغیر آپ کی طبیعت بے قرار رہتی تھی علم حدیث سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا اور یہ اس بات کی غمازی کرتا تھا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق تام کی دولت حاصل ہے آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

جگر گوشہ حافظ الحدیث علامہ قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی

بھکی شریف

استاذ العلماء والفضلاء، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث علامہ الحافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت و جماعت علماء ربانیین میں ممتاز مقام رکھتے تھے انہوں نے زندگی بھر اشاعت وصلاحیتوں سے نوازا تھا انہوں نے بھی جدو جہد کو کسی ایک شعبہ میں محدود نہ رکھا بلکہ تدریس و تبلیغ' دعوت' جہاد' اصلاح خلق' عائلہ و معاشرہ کی ذمہ داریوں کو ایک حسین توازن کے ساتھ پوری حیات مبارکہ میں کامیابی سے نبھایا۔

آج دنیا کے اکثر ممالک میں انکے تلامذہ خدمت دین میں مصروف ہیں

دارالعلوم حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ اپنے تعلیمی نظم تدریس تاریخ کے پس منظر میں عزت و وقار رکھتا ہے۔ جہاد اسلام کشمیر کے حوالہ سے انکی خدمات اور سنی جہاد کونسل کی تاسیس دینی تعلیم و تربیت سے مرصع انکے جراتمند بیٹے یہ سب انکی یادگار مجھے اپنی تبلیغی و تنظیمی مصروفیات میں بیسیوں مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا ہر جہت سے وہ حسین لگے خاص طور پر عالم پیر میں انکی زندہ دلی اور نوجوان علماء کو دینی امور میں بلند حوصلگی کا درس ان کا طرہ امتیاز تھا گزشتہ سال وہ اپنی نواسی کی شادی میں شرکت کیلئے برطانیہ تشریف لے گئے تھے احقر بھی وہاں موجود تھا روحانی بھائی مولانا محمد صادق ضیاء موجود تھے چشم تصور نے عالم خیال میں دیر تک جہاد کانفرنسز میں بوڑھے جرنیل کی جوان تقریروں کی گھن گرج' اتحاد اہل سنت کی محافل میں فریقین سے پتھر پگھلا دینے والی التجائیں' مہربانیاں' ہمدردیاں' خود پروریاں' شفقتیں' دعائیں' نگاہیں' سب مناظر دکھا رہیں تھیں اور پھر آنسوؤں نے ضبط کا بندھن توڑ دیا ناکارہ راقم الحروف اپنی زندگی کے ان لمحات کو سعید شمار کرتا ہے جن میں علماء ربانین کے وارث اسلاف کی عظیم

Marfat.com

نشانی کی نماز جنازہ میں حاضری ہوئی ڈربی سٹی کی مرکزی جامع مسجد کا وسیع و عریض ماحول عاشق رسول کے دیدار کیلئے جمع ہونے والے اہل محبت کے ہجوم کے آگے اپنی تنگ دامنی پر شکایت کناں نماز جنازہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کی واللہ شرعی شہادت دیتا ہوں کہ ایسی صباحت تو زندگی میں بھی نہ تھی چہرہ چمک رہا تھا ہونٹوں پہ تبسم واضح تھا آج کی پھبن نرالی تھی۔

نشان مرد مومن باتو گویم

چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

آج کے ڈگری زدہ ماحول میں ڈاکٹر انجینئر علامہ تو بہت ملیں گے مگر سنت نبوی کی تصویریں بوریہ نشین سکے بند ثقہ علماء روکھی سوکھی کھا کر متابعت سنت کے جذبوں سے سرشار مطمئین کی جماعت کے انفاس نفسیہ سے ماحول خالی ہو رہا ہے آہ یہ بڑی محرومی ہے۔ہم پیچھے رہ جانے والوں میں یہ عزمتیں کہاں' ایسے لوگوں کے دنیا سے چلے جانے کو پیارے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کا اٹھ جانا فرمایا تھا دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت شیخ الحدیث کو اپنے جوار خاص علماء ربانیین کی مصاحبت میں جگہ عطا فرمائے اور انکے اسلاف صاحبزادہ محمد رضا و مولانا حامد رضا کو انکے عظیم والد کا حقیقی جانشین بنائے دونوں بھائی احقر کے ہمدم و دمساز بھی ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے تلامذہ کو انکا دینی مشن پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

استاذ العلماء علامہ الحاج مفتی غلام رسول صاحب ایم اے عربی اسلامیات

لالہ موسیٰ

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ میری نگاہ میں ایک عالم باعمل رسم یا مسمی ولی

Marfat.com

کامل عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مجمع البحرین تھے آپ کی تبلیغی تدریسی خدمات نصف النہار کی طرح واضح ہیں۔ میری پہلی ملاقات حضرت سے ۶۸ء میں ہوئی اس وقت میں سرگودھا میں تدریسی خدمات سرانجام دیتا تھا۔ مسئلہ وراثت پر ایک فتوی کی تصدیق کیلئے حاضر ہوا میری موجودگی میں ایک صاحب آئے اور درس کیلئے کچھ رقم پیش کی آپ نے پوچھا یہ رقم کس مد میں ہے اور کیسی ہے اس نے کہا مجھے بینک سے پرافٹ ملا ہے میں نے سوچا دینی طلبا پر خرچ کی جائے۔ آپ نے فرمایا کتے یا حنزیر کو بکرا کہہ دیا جائے تو بکرا نہیں بن جاتا فرمایا میرے بھائی یہ سود ہے اور اسلام میں حرام ہے۔ اگر یہ رقم طلبا پر خرچ کی جائے تو اس سے حق گو علماء تیار نہ ہونگے اور یہ رقم واپس لے جاؤ اور کسی گندی نالی کی تعمیر پر بغیر نیت ثواب خرچ کرو جس طرح کتا مر جائے تو گھر سے باہر پھینک دیا جاتا ہے میں اس واقعہ سے بے حد متاثر ہوا اور کئی جگہ جمعہ کے خطابات اور جلسوں میں بھی بیان کیا الغرض حضرت میں بے شمار خوبیاں تھیں جو بیان سے باہر ہیں۔ الحمدللہ آج بھی آپ کے مزار پرانوار سے فیوض و برکاۃ جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اکرم ﷺ جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

پیر طریقت عالم شریعت علامہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب جماعتی

سجادہ نشین امیر ملت علی پور سیداں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد محترم الحاج الحافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ مسجد دو دروازہ سیالکوٹ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ

Marfat.com

موصوف مجمع صفات حسنہ تھے۔ آپ عالم تبحر حافظ قرآن اور مبلغ دین اسلام ہونے کے ساتھ شیخ طریقت بھی تھے۔ آپ نے ساری زندگی درس وتدریس اور خدمت دین متین میں گزاردی آپ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کا مصداق تھے آپ ہر سال رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سناتے اور اس کے فضائل تلاوت قرآن پاک حاصل فرماتے۔ جامع مسجد دودروازہ سیالکوٹ حضرت قبلہ عالم امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیر کرائی اور محترم حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد میں درس قرآن و حدیث جاری فرمایا اور ہزاروں طلباء کو سند فراغت عطا فرما کر خدمت دین اسلام کیلئے تیار کیا۔

محترم حافظ صاحب کو علی پور شریف سے قلبی لگاؤ تھا اور وہ ہر سال عرس پر تشریف لاتے اور کمزوری کے باوجود وعظ فرماتے۔ ہماری ہر خوشی غمی میں شرکت فرماتے میرے چچا جان سید بشیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ علالت کے باعث سیالکوٹ ہسپتال میں داخل تھے۔ حافظ صاحب مرحوم انکی عیادت کیلئے باقاعدگی سے روزانہ ہسپتال آتے اور بہت دیر تک ان کے پاس بیٹھتے۔ میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف اوقات میں علمی مسائل پر گفتگو کیلئے بلاتے اور کئی کئی گھنٹے کتابوں کے حوالہ سے علمی بحث فرماتے۔ محترم حافظ صاحب مجھ سے بھی محبت فرماتے تھے۔

آسمان اسکی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ کی نگہبانی کرے

Marfat.com

پیر طریقت حضرت خواجہ محمد صادق صاحب نقشبندی مجددی
آستانہ عالیہ گلہار شریف کوٹلی شریف (آزاد کشمیر)

مولانا محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ عالم باعمل تھے۔ خدمت دین ہی آپ کی زندگی کا وظیفہ رہا' امامت' خطابت اور درس و تدریس کے پاکیزہ مشاغل سے زندگی بھر وابستہ رہے اپنے خیالات اور نظریات کے اظہار میں بڑے صاف گو اور بے باک تھے۔ اظہار حق میں تامل محسوس نہیں کرتے تھے۔ عقائد اہل سنت و جماعت کی حفاظت بھی ان کی ترجیحات میں شامل تھی۔ آپ اپنے حسن اخلاق کی بدولت ارباب اقتدار' علماء کرام اور عوام الناس میں یکساں مقبول تھے اور عزت و توقیر سے دیکھے جاتے تھے۔

اس بندہ عاجز سے بھی ان کی عقیدت و محبت تھی۔ اور یہی محبت انہیں بار ہا اس بندہ عاجز تک لائی دربار شریف سے تعلق کا اظہار انہوں نے خود اس طرح کیا کہ استاذ العلماء مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ جو میرے لئے مہر وفا کے مرکز تھے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں چھچیاں شریف حاضری دیا کرتے تھے۔ اس وقت میں طالب علم تھا اور اتنا شعور نہیں رکھتا تھا بندہ کو بھی بعد میں اس آستانہ کی عظمت کا احساس ہوا اور حاضری کو ضروری جانا۔

آپ جب حاضری کے لئے آتے تو لنگر شریف کے لئے چاول دالیں اور تیل وغیرہ جو میسر آتا ہمراہ لاتے۔

انگلینڈ جانے سے پہلے بھی تشریف لائے اور ایک سنگی سے فرمایا انگلینڈ سے واپسی پر انشاء اللہ یہاں دربار شریف میں کچھ دن قیام کروں گا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آپ نے مالک حقیقی کی دعوت پر لبیک کہا اور چل دیئے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

Marfat.com

پیر طریقت صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری
آستانہ عالیہ شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ

استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ محمد عالم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار اکابرین اہل سنت میں ہوتا ہے آپ کی دینی خدمات کے اثرات تا دیر قائم رہیں گے۔ آپ کے وصال مبارک سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ تا دیر پورا نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار مبارک پر اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا رہے۔ آمین۔

استاذ العلماء علامہ سید نذیر حسین شاہ صاحب
پرنسپل دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

گنجینۂ علم و عرفان' استاذ العلماء و شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمتہ گزشتہ سال داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ یقیناً آپ کا سانحہ ارتحال اہل سنت و جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اس پیکر خلوص و محبت کی عدم موجودگی میں گلیاں و بازار بے رونق' فضائیں اداس اور محفلیں بے کیف دکھائی دے رہی ہیں۔ آپ علوم متداولہ کے متبحر عالم دین تھے۔ آئین جواں مرداں وحق گوئی بے باکی کے مظہر کامل تھے۔ اور اسلام کے پر جلال سپاہی تھے۔ اور عرصہ دراز تک مسند تدریس پر متمکن رہے۔ آپ نے دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی بنیاد رکھی اور ہزاروں تشنگان علم کو سیراب کیا۔ بے شمار خاندان جو کئی پشتوں سے جہالت و ضلالت کے اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہے تھے' آپ نے ان

Marfat.com

کے در و دیوار کو روشن کر کے سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا۔

ان گنت افراد جو مسلمان کہلاتے تھے لیکن اسلام کے ابجد سے بھی ناواقف تھے وہی افراد آپ کی شبانہ روز محنت اور تربیت سے محراب و منبر کی زینت ٹھہرے۔ اس وقت سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح کی اکثر مساجد میں آپ کے فیض یافتہ افراد خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

آپ ذاتی طور پر باعمل عالم دین تھے۔ رمضان المبارک میں پورا مہینہ بڑے اہتمام سے اعتکاف فرماتے۔ آپ نے حضرت پیر سید فیض محمد شاہ قندھاری نقشبندی مجددی (دربار عالیہ فیض آباد شریف تاندلیانوالہ) کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد ان کے جانشین پیر سید علی حسین شاہ صاحب نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ بعد ازاں جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا تو چالیسویں کے ختم شریف پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ علی پور شریف) نے آپ کی دستار بندی بھی فرمائی اور خلافت و اجازت بیعت بھی عنایت فرمائی۔ آپ نے تادم حیات اس مقام و مرتبہ کی لاج رکھی اور اس مقام رفیع کو نمائش یا کاروبار نہیں بننے دیا۔

ملک کے اندر جب بھی کوئی مذہبی تحریک چلی، آپ نے مسجد و مدرسہ کی حدود سے نکل کر اپنے ہمعصر علمائے کرام کے شانہ بشانہ کام کیا۔ تحریک ختم نبوت سے لیکر تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر تحریک و جلسہ اور جلوس میں بھرپور کردار ادا کیا۔

علاوہ ازیں سیاسی معرکوں میں تمام تر مشکلات کے باوجود آپ اپنی دانست کے مطابق سواد اعظم اہل سنت و جماعت کی صحیح سمت راہنمائی فرماتے رہے۔ آزادی کشمیر کیلئے آپ کی سرپرستی میں شہر سیالکوٹ کے علمائے کرام نے سنی جہاد کونسل قائم کی۔ آپ جب بھی کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے ستم کی داستانیں سنتے تو بے قرار و بے

Marfat.com

چین ہو جاتے۔ مقامی اور ملکی سطح پر آپ نے اتحاد امت خصوصاً اتحاد اہل سنت کے بارے میں متعدد بار قابل ستائش کردار ادا کیا۔ اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کا ہمیشہ علم بلند رکھا۔ اور عشق رسول ﷺ کا تاحیات درس دیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی تربت پاک پر کروڑ کروڑ رحمتیں نازل فرمائے۔ اور اعلیٰ درجات عنائت فرمائے۔ (آمین)

بجاہ سیدنا طٰہٰ و یٰس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب رضوی سابق صوبائی وزیر محکمہ اوقاف پاکستان

حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹ انتہائی شفیق مہربان صاحب علم و فضل شخصیت تھے۔ آپ کا شمار دنیائے اہل سنت کے مشہور محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پڑھاتے گزاری۔ آپ سچے عاشق رسول اور محبت رسول میں سرشار اور اطاعت خداوندی کے چلتے پھرتے نمونہ تھے۔ علم کلام، علم تفسیر، صرف ونحو کے ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے تلامذہ میں شعور فہم وفراست اور علمی اعتبار سے دلائل کے انبار موجود ہے۔ حضرت شیخ الحدیث جہاں چوٹی کے مدرس تھے۔ اور دین متین کی خدمت میں ہمیشہ مصروف عمل رہتے۔ وہاں اصلاح احوال اور تحریکی شخصیت کے شہسوار بھی تھے۔ جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اہل سنت پاکستان کی آبیاری و قیام کے سلسلے میں آپ کی تاریخی خدمات قوم کا بہترین اثاثہ ہیں۔ سیاسی اعتبار سے وہ ہمیشہ جمعیت علمائے پاکستان میں رہے۔ مذہبی بنیاد پر وہ جماعت اہل سنت پاکستان کے افکار ونظریات کا پرچار کرتے

Marfat.com

رہے۔ 16-17 اکتوبر 1978ء کو جب ملتان شریف میں سنی کانفرنس کا اعلان ہوا۔ کانفرنس کے انتظام و انصرام کے سلسلہ میں مجھے اور شیخ الحدیث غلام رسول رضوی کو دارالعلوم دو دروازہ جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ضلع بھر کے اور دیگر اضلاع کے جید علمائے کرام کی کثیر تعداد موجود تھی۔ قبلہ حافظ صاحب نے یقین دلایا کہ سیالکوٹ کے عاشقان مصطفیٰ علیہ ملتان کی سنی کانفرنس میں ہر لحاظ سے شرکت کریں گے۔ کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔ یہی وجہ تھی درجنوں بسیں ویگنیں مدینۃ الاولیا ملتان کی طرف روانگی کیلئے 15 اکتوبر کی شام کو دارالعلوم دو دروازہ سے آپ کی قیادت اور استاذ العلماء حضرت مولانا محمد شریف ڈسکوی کی قیادت میں روانہ ہوئیں۔ جماعت اہل سنت پاکستان کی تنظیم سازی میں پاکستان بھر میں ایک تاریخی کردار ادا کیا۔ اس طرح حضرت غزالی دوران علامہ سعید احمد کاظمی رحمہ اللہ نے جماعت اہل سنت پاکستان کے دیگر عہدیداروں کے مشورہ سے مرکزی مجلس شوریٰ اور عاملہ کا رکن منتخب کیا۔ حضرت کو بڑے قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا' سفر وحضر اور میٹنگز' اجلاسوں' اتحادی اجلاسوں میں ایک ہی لفظ ان کی زبان پر ہوتا' سنیو متحد ہو جاؤ' متحد رہو اس میں تمہاری بقا ہے۔ اور کوئی بد مذہب آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جماعت اہل سنت کی متعدد اعلیٰ سطحی میٹنگوں میں جن غزالی زمان حضرت علامہ کاظمی' شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی صاحب۔ شیخ الفقہ علامہ غلام نور اللہ بصیر پوری' شارح بخاری علامہ محمود احمد رضوی' مفتی اعظم پاکستان' مفتی محمد حسین نعیمی' شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری' جامع منقول و معقول مفتی وقار الدین' مفتی سندھ مفتی محمد حسین سکھروی' مفتی اعظم مفتی ظفر علی نعمانی' شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی' استاذ العلماء سید حسین الدین شاہ' ضیاء الامت محسن ملت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری' ملتان کے بے تاج بادشاہ حضرت مولانا حامد علی خان' حضرت مفتی مختار احمد گجراتی' ضیغم ملت سید محمود شاہ گجراتی' عالم باعمل مولانا فخر الدین گانگوی' شیخ الحدیث

Marfat.com

مولانا محمد عبداللہ قصوری' حضرت علامہ محمد عبداللہ شاہ ملتانی' خطیب ملت مبلغ اسلام صاحبزادہ سید فیض الحسن آلومہاروی' جب جماعت اہل سنت پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ وشوریٰ میں شرکت فرماتے وہاں پر حضرت علامہ حافظ محمد عالم بھی موجود ہوتے اکابر علماء ان کا احترام کرتے۔ جو تجویز آپ پیش کرتے شرکاء اجلاس بھرپور انداز میں اس کی تائید فرماتے۔ جمعیت علماء پاکستان کے جب اجلاس ہوتے اس میں بھی آپ کو امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ یہ وہ دور تھا جب حضرت شیخ الاسلام والمسلمین پیر خواجہ قمر الدین سیالوی' قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی' مجاہد ملت علامہ عبدالستار نیازی نے ملک بھر میں جمعیت علماء پاکستان کی تنظیم سازی کیلئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اتحاد اہل سنت کیلئے آپ کے دل میں تڑپ تھی۔ ہمیشہ اتحاد کے خواہاں رہے۔ حضرت شیخ الحدیث ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خطیب اسلام مولانا صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ صاحب رضوی

دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

شیخ الحدیث والتفسیر' استاذ العلماء شیخ طریقت حضرت العلام حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی کی دینی وملی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی' آپ نے اپنی ساری زندگی علوم اسلامیہ کی تدریس' اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لئے وقف کر رکھی تھی آپ کے ہزاروں تلامذہ اندرون وبیرون ملک دینی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ جماعت اہل سنت' جمعیت علماء پاکستان اور انجمن طلباء اسلام کی سرپرستی فرماتے رہے 1984ء سے 1986ء تک جامعہ ابوحنیفہ مرے کالج روڈ سیالکوٹ میں خطابت اور جامعہ قادریہ

Marfat.com

جموں روڈ سیالکوٹ میں تدریس کی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں میرا قیام سیالکوٹ میں رہا' اس دوران مجھے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ جب بھی ملاقات ہوتی' کمال شفقت فرماتے' دلجوئی فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ بلا شبہ آپ سلف صالحین کی عظمتوں کے امین تھے۔ مسند تدریس پر رونق افروز ہوتے' تو دقیق مسائل کو آسان پیرائے میں سمجھاتے' دورہ حدیث شریف پڑھاتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ایک سچا عاشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خوشبو بکھیر رہا ہے' مجالس ومحافل' جلسوں اور کانفرنسوں سے خطاب فرماتے تو سامعین محظوظ ہوتے۔ سیاسی اور قومی امور پر گفتگو فرماتے تو بھرپور اور جاندار تبصرہ فرماتے جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا ہے سچی بات یہ ہے کہ آپ کی شخصیت اہل سنت کے لئے ابر کرم تھی' شہر اقبال میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ آپ کی علمی یادگار ہے جہاں سے ہزاروں تشنگاں علوم اسلامیہ سیراب ہوئے گویا کہ آپ نے ایسی کھیتی لگائی جو ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے گی۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے جانشین' صاحبزادہ والا تبار حضرت علامہ حامد رضا صاحب زیدہ مجدہ کو اپنے عظیم والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق رحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

مولانا محمد افضل صاحب فانی

ممبر مرکزی مجلس شوریٰ جمعیت علماء پاکستان

شہر علم کا مینار ابر گوہر بار' شجر سایہ دار' جرات اظہار' شخصیت پروقار' عالم پائیدار' بردبار' پیشانی کشادہ' مطلع انوار' آنکھیں روشن' زندہ و بیدار' ابھرے ہوئے مسکراتے رخسار'

Marfat.com

گندمی رنگ میں سرخی کے آثار' داڑھی پھیلی ہوئی باوقار سیاہی پر سپیدی ژالہ بار' پر سکون جیسے دامن کوہسار' لباس سے سادگی آشکار' کندھوں پر مستقل رومال' جسد خاکی کا حاشیہ بردار' دم گفتگو دلیل کی گفتار' جستجو فرض کی پکار' آرام سے ہر لحاظ انکار' مطمع نظر اسلامی اقدار' عوام کے حقوق کا پاسدار' ان کی حفاظت کے لئے ہر دم چوکس و تیار' تکلفات سے' اس کی نگاہ میں ہیچ دولت کے انبار' تنہا ہی لشکر جرار' استقامت کا کوہسار' فرقہ بندی کے خلاف کھلی تلوار' اتحاد کا علمبردار' تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کا سالار' اہل سنت کا تاجدار' نوید قافلہ بہار' میدان سیاست کا شہسوار' اہل دین کے لئے سرمایہ افتخار' اہل دل کے لئے وجہ قرار' اہل سنت کے گلے کا ہار' پاکستان پر سوجان سے قربان' اہل کشمیر پر اشک بار' جہاد کی للکار' وہ ایک کلمہ پائیدار' باوقار' باکردار' عابد شب زندہ دار' روایات اسلام کا نگہ دار' رحمت پروردگار۔

پروفیسر میاں غلام علی صاحب
پرنسپل علامہ اقبال کالج سیالکوٹ

آپ کا شمار پاکستان کے جید علماء میں ہوتا ہے آپ روشن مینار تھے جن کی درخشانی سے شہر بقعہ نور ہو گیا یہ وہ شخصیت تھی جن کی زبان پر قال رسول ﷺ اور دل میں حال رسول ﷺ تھا کچھ قندیلیں ایسی روشن کر گئے جو اب تک اپنی تابانی سے ایک علاقہ کو منور کر رہی ہیں۔

بقول شاعر

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

یہ بھی سچ ہے موت العالم موالعالم (یعنی عالم کی موت جہاں کی موت ہے)

Marfat.com

آپ کی وفات کی خبر سن کر اہالیان سیالکوٹ کو دلی صدمہ ہوا اور پورے شہر میں صف ماتم بچھ گئی آپ کے شاگردوں اور علماء نے ایسے محسوس کیا کہ جیسے ان کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا ہو۔ آپ نے شہر سیالکوٹ اور مضافات میں دین کی اشاعت کے لئے جو کام کیا وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش اور تاریخ سیالکوٹ کا ایک حصہ ہے۔

ایک مرکزی دینی درسگاہ کا قیام عمل میں لا کر سرزمین سیالکوٹ میں اپنا نام پیدا کیا اور مسلک اہل سنت والجماعت کی اشاعت اور ترویج میں ایک مرکزی کردار پیش کیا۔

میں اپنے پیرومرشد سلطان العارفین قدوۃ السالکین قبلہ حضرت حکیم خادم علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مرحوم ومغفور کو میرے حضرت سے والہانہ عقیدت تھی آپ اکثر حضرت کے آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے تو آپ ان کو نہایت قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے آپ اپنے نجی معاملات اور دینی امور میں قبلہ حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مشورہ لیتے اور آپ کی رائے کو سب کی آراء پر ترجیح دیتے میرے پیرومرشد کے وصال شریف کے بعد قبلہ صاحبزادہ والاشان نباض ملت اور رومی عصر سے وہی رابطہ اور راہ رسم رہا جو آپ کے والد ماجد رحمہ اللہ علیہ سے تھا اکثر دینی اور دینوی مجالس میں ان دونوں ہستیوں کا اکٹھ ہو جاتا تو خوشی کی لہر دوڑ جاتی شرکائے محفل ان دونوں شخصیتوں کا نعروں کی گونج میں استقبال کرتے اور ان کے ایمان افروز اور روح پرور خطبات سے قلبی سکون حاصل کرتے۔

قبلہ صاحبزادہ والاشان اپنے والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کی سنت اپنائے ہوئے تمام دینی ودینوی امور میں آپ سے مشورہ لیتے آپ کی وفات کی خبر سن کر موصوف پر سکتہ طاری ہو گیا اور بہت زیادہ دلی صدمہ محسوس کرتے ہوئے بار بار فرماتے اب شہر خالی ہو گیا کیونکہ گوہر کی قدر جوہری جانتا ہے۔ مرحوم ومغفور اخلاق حسنہ کے پیکر تھے ہر کس و ناکس سے خندہ پیشانی سے پیش آتے کسی امیر غریب کی تمیز نہ تھی چہرے پر ہمیشہ قدرتی نکھار اور

Marfat.com

مسکراہٹ رہتی کئی دفعہ مجھ ناچیز سے اپنی سواری روک کر ملتے اور خیر و عافیت معلوم کرتے اور قبلہ صاحبزادہ والاشان کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا حکم فرماتے آپ چلتے پھرتے مفتی تھے جب کوئی چاہے جہاں چاہے اپنے دینی اور دنیاوی مسائل کا حل معلوم کر لے کبھی نہ کسی کو جھڑکا اور نہ دل شکنی کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم کی دولت سے نوازا ہوا تھا۔ بے باکی اور حق گوئی کا یہ عالم تھا کہ ارباب بسط و کشاد کی موجودگی میں حق سچ بات کہنے میں کوئی جھجک نہ محسوس کرتے گویا اس شعر کے مصداق تھے۔

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ملکی سطح پر کوئی تحریک اٹھتی اس کا نام تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ہو اس میں ہراول دستے کا کام کرتے ہر سال جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی سرپرستی فرماتے اور علماء کے دستہ کی قیادت کا شرف حاصل کرتے سیاسی تقریبات ہوں یا معاشرتی پلیٹ فارم ہو آپ اس میں شرکت فرماتے اور جماعت اہل سنت کی نمائندگی کا پورا حق ادا کرتے۔

ملک کے تمام آستانوں پر پہنچتے اور اپنے ایمان افروز بیان سے سامعین کے قلوب منور کرتے اولیائے کاملین کے مزارات پر حاضری دیتے رہے اور وہاں زائرین سے خطاب فرما کر اپنا مشن پورا کر لیتے آپ کو کئی مرتبہ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل ہے۔

آخر میں اس بات کا خصوصی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا سفر آخرت ایک ایسا منظر پیش کر رہا تھا جس کی ترجمانی اس شعر سے کی جاتی ہے۔ جیسے حکیم سنائی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

قرنہا باید کہ یک صاحب دل پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

Marfat.com

سردار محمد چوہدری صاحب

سابق آئی جی پنجاب

شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمۃ کی علمی شخصیت کے رخصت ہو جانے پر یہ دنیا بہت زیادہ نقصان میں چلی گئی ہے۔ ان کی شخصیت ایک شمع فروزاں تھی جس کی وساطت سے بہت زیادہ علمی چراغ جلے اور ان کی ضوفشانی سے اک دنیا روشن ہوئی اور طالبان علم وعشق نے روحانی فیض حاصل کیا۔ مجھے امید ہے کہ ان کے اس جہاں سے اٹھ جانے کے بعد آپ کے مشن کو جاری رکھیں گے اور علم کے دائرے مزید پھیلاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مرتبے عنایت فرمائے اور آپ کو حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری عبدالکریم صاحب

65/D ماڈل ٹاؤن لاہور

حضرت مولانا حافظ محمد عالم مرحوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق لکھنے کو قلم حرکت میں آئی دل میں سوچا کیا لکھو۔ کیا کہوں کچھ تدبیر بن نہیں آتی۔ کچھ کہنے کو جی چاہتا ہے لیکن پھر خیال آتا ہے اتنی بڑی ہستی جو جامع صفات تھی۔ ان کی شان میں کیا کہوں بہر حال قلم کو اس کے حال پر چھوڑ کر خود لکھے داستان غم۔

حضرت قدوۃ السالکین۔ عالم اجل فاضل بے بدل روز اول سے ہی خداوند قدوس نے انسانیت کی بہتری کیلئے ان کا انتخاب فرمالیا تھا۔ کچھ لوگ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں اور کچھ دنیا میں اپنی مردم شماری کے لئے اور کچھ دوسرے کے لئے جیتے ہیں۔ جو خود کو فنا کردے اس کو جہاں ودو جہاں میں بقا مل جاتی ہے۔

Marfat.com

صاحب موصوف ریاست جموں و کشمیر کے ضلع جموں کے ایک گاؤں میں گجر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ عمر کے ابتدائی حصہ میں حفظ قرآن سے مستفیظ ہوئے۔ اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے ہی لاہور میں تشریف لے آئے۔ آپ نے حزب الاحناف سے استفادہ لیا اور مولانا نبی بخش حلوائی صاحب تفسیر نبوی' مولانا سید......احمد و برکات سے سند حدیث و قرآن حاصل کیا۔ آپ نے فقہ' ریاضی' ہندسہ' علوم اسلامیہ' قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا اور اپنے اساتذہ سے سند حاصل کر کے اکبری منڈی جامع مسجد میں خطابت کے عہدے پر فائز ہوئے۔ چند سال آپ نے وہاں گزارے لیکن ذوق علم اور شوق محبت کی وجہ سے اس نادر حیات کو یہاں بھی سکون نہ ملا۔ طبعیت میں ایک طلاطم تھا جو جوش خدمت خلق سے لبریز تھا۔ آپ نے فیصلہ فرمایا اور سیالکوٹ کے شہر اقبال میں تشریف فرما ہوئے۔

اسی شہر میں آپ کے والدین رفقاء کار اور آپ کی برادری کے دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ آپ کو اس شہر والوں نے نہایت محبت اور لگن سے اپنے لئے رحمت تصور کیا۔ اور اس شہر کی مشہور زمانہ جامع مسجد دودروازہ کا خطیب مقرر فرمایا۔ یہ مسجد علامہ اقبال عاشق رسول کی منزل کے بغل میں تھی اس طرح سے آپ کی نسبت کا اندازہ لگانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں تھی۔ آپ کے اندر قوم کی خدمت کا جذبہ موجزن تھا۔ آپ نے اسی مسجد میں درس و تدریس کا کام شروع فرمایا اور خدا پر بھروسہ کر کے بے دریم و درم یہ بیڑا اٹھایا۔ جوں جوں شاگردوں کی تعداد بڑھتی شروع ہوئی توں توں رحمت خداوندی کی بارشیں ہونی شروع ہوئیں۔

آپ ہر روز ہر وقت قرآن کا درس اور تفسیر کی تشریح فرمایا کرتے تھے۔ دن رات کی ان تھک کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ آپ کے شاگردان رشید کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ آپ کے پاس سے فارغ ہونے والے علماء کرام حفاظ حضرات ملک کے کونے کونے میں

Marfat.com

پھیل گئے اور پاکستان سے باہر انگلینڈ' عرب ممالک اور دوسرے ملکوں میں بھی شمع مصطفائی لے کر پیغام حق سنانے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ چراغ اور پندرہ صدیاں لیے روشن ہوا تھا اس روشنی کے وہ درخشاں ستارے سب ہر جگہ اپنی ضوفشانی سے گن گانے لگے۔

میرے پہلی ملاقات علامہ مرحوم سے غالباً 1960 ء میں ہوئی اس سے قبل ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے لیکن روبرو ملاقات نہ تھی۔ ملاقات میں کوئی اجنبیت نہ تھی۔ یوں خیال کرتے کہ پہلے سے ہی ہم دوست ہیں۔

سادہ وضع' سفید لباس' جھکی گردن' پیکر شرم وحیات' شیروانی میں ملبوس' سر پر سفید پگڑی پاؤں میں دیسی جوتی آپ کی شخصیت میں نمایاں تھی۔

اس کے بعد آپ میرے غمخوار رہے۔ خوشی وغمی میں ہر دور میں مجھ سے منسلک رہے۔ جب بھی لاہور تشریف لاتے دورہ فرماتے آپ مجھے خدمت کا موقع فراہم فرماتے اور اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود شرف ملاقات سے نوازتے۔ آپ کا خوبصورت چہرہ بھرپور داڑھی' شریعت کے پیکر تھے۔ علاقہ بجوات اور نزدیک و دور کے گاؤں گاؤں قریہ قریہ میں اپنے شاگردان رشید کے ساتھ دورہ فرماتے اور تبلیغ فرماتے۔ عاشقان باصفا کو وظائف عطا فرماتے۔ لوگوں سے محبت یوں فرماتے جیسے یہ ان کے ہی مخلص ہیں۔ ہر آدمی یہ سمجھتا تھا کہ حافظ صاحب مرحوم میرے معاون ہیں۔ مشائخ عظام آپ کی شاگردی کو اپنے لئے فخر محسوس کرتے تھے۔

آپ کی وضع قطع ایک سچے مومن' آپ سادگی' عاجزی' انکساری' ملنساری' آپ کی محبت نصیحت آموز کلمات آپ کا طریقہ عبادت محسن انسانیت آقائے دوجہاں کی سیرت کی تفسیر تھے۔ آپ نے شریعت مصطفیٰ ﷺ کو اجاگر ہی نہیں کیا بلکہ آپ زندہ زندہ تفسیر دین تھے۔ آپ چلتے پھرتے اسلام تھے۔ آپ کی چال گفتار ہر چیز سے محبت ٹپکتی تھی۔ حق بات کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ نظام مصطفیٰ اور آزادی کشمیر کے جہاد میں

Marfat.com

درے درمے سخنے آپ نے مکمل حمایت کی اور برملا نعرہ حق بلند کیا تبلیغی سفر پر لندن روانہ ہوئے اور وہیں اس ماہ تاب دین وملت نے اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر دی۔ خدا تعالیٰ پاکبازان اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ وتابندہ رکھے۔

مولانا علامہ سید زاہد حسین شاہ صاحب رضوی
صدر مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ

خداوند قدوس کا ارشاد گرامی ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی کما حقہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا ارشاد گرامی ہے العلماء ورثۃ الانبیاء میری امت کے علماء انبیائے کرام کے جانشین وورثاء ہیں۔ تمام مفسرین کرام اور محدثین عظام کا آیت وحدیث کی تشریح میں اتفاق ہے کہ اس سے مراد عام طبقائے علماء ہیں بلکہ اس سے وہ علمائے کرام مراد ہیں جو مجمع البحرین یعنی جامع شریعت وطریقت ہیں اور وکونوا مع الصادقین سے بھی یہی مراد ہیں اور ان ہی جانشینان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اللہ کے محبوب کے ارشادات گرامی ہیں۔ کیونکہ علم کفر کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔ مگر کفر کا ولایت کے ساتھ جمع ہونا محال ذاتیہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کفر کو دوست رکھے یہ محالات ذاتیہ اور صفات سبیلہ سے ہے۔ باطلہ کے علماء اس شرف سے محروم ہیں۔ جتنے بھی علماء کے فضائل قرآن وحدیث میں مذکور ہیں وہ صرف علمائے حق کے شایان شان مخصوص ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب بھی اللہ کے بندے جمع ہوکر خانہ خدا میں قرآن کی تعلیم حاصل کرتے اور درس وتدریس میں مصروف ہوتے ہیں۔ تو فرشتے نازل ہوکر انہیں رحمت خداوندی میں ڈھانپ لیتے اور ان پر

Marfat.com

طمانیت وسکینہ کا نزول ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے حضوری فرشتوں میں کرتا ہے۔ جو شخص علم دین کے راستہ پر گامزن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ جس شخص نے رضائے الہٰی کے لئے علم دین حاصل کیا اور اس پر کار بند رہا اور اس کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ وہ مرنے کے باوجود نہیں مرتا بایں طور کہ شب وروز اس کے نامہ اعمال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دن بہ دن اس کے درجات عروج کی منزلوں پر فائز ہوتے رہتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے کہ ایک عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسے ہی ہے جیسے کہ میری فضیلت میری امت پر جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک عالم دین عابد شب زندہ دار پر درجات کی فوقیت رکھتا ہے۔ اور اسی بات کو حضور مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت کمیل کے ایک سوال کہ جواب میں ارشاد فرمایا سوال یہ تھا کہ علم بہتر ہے یا مال آپ نے فرمایا علم مال سے اس لئے بہتر ہے کہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو اور علم تمہارا محافظ ہے۔ مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے علم جتنا خرچ کرو اتنا بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے۔ مال دار مر جاتے ہیں اور ان کا ذکر تک باقی نہیں رہتا۔ علماء دنیا سے پردہ فرما جاتے ہیں مگر ان کا علم اور ان کا فیضان اور ان کے آثار دلوں میں قیامت تک موجود رہتے ہیں۔

موت التقی حیاۃ لا انقطاع لھا قد مات قوم و ہم فی لناس احیاء

علماء کی موت حیات ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ظاہر طور پر تو مر جاتے ہیں مگر لوگوں میں زندہ رہتے ہیں۔

والعلم زین و تشریف لصاحبہ

آنت اینا ہذا لانباء و لکتب

Marfat.com

والعلم برقع اقوا ما بلاحسب

فكيف من كاما ذا علم لا حسب

فاطلب بعلمكت وجه الله محتسبا

فما سوٰی العلم فھو اللھو والعب

علم صاحب علم کو زینت اور شرف عطا کرتا ہے یہ بات ہمیں قرآن و حدیث سے معلوم ہوئی ہے۔ علم جن قوموں کو بھی بلندی عطا کرتا ہے۔ اس ہستی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے جو صاحب حسب ہو۔ علم محض اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرو۔ علم کے سوا جو کچھ ہے وہ صرف کھیل کود ہے یعنی وقت کا ضائع کرنا ہے۔ مندرجہ بالا روایات اقوال و ارشادات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ نفوس قدسیہ کتنے مسعود بخت ہیں کہ جنہیں دولت علم کے ساتھ اس کی ترویج و اشاعت کی توفیق میسر ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی میں لوگوں کے لئے مینارۂ نور بن کر زندگی بسر کرتے ہیں انہیں لوگوں کو ماضی قریب کی ایک شخصیت سر۔۔۔۔ اور معاصرین میں نمایاں حضرت قبلہ شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت تھی جنہوں نے نصف صدی تک سر پر ارائے مسند تدریسوں دعوت وارشاد ہو کہ تشنگان علوم کو دولت علم سے سیراب کیا اور راہ گم گشتا لوگوں کو نقش پائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گام زن کیا۔ گمراہی کی گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو عقیدۂ راسخہ کی راہبری فرمائی اور بد عقیدگی کی سیاہی سے جلا بخشتے ہوئے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی آب شار سے ان کے قلوب واذہان کو منور کیا۔ زندگی بھر امت محمدیہ کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر متحد ہونے کی دعوت دینے میں پیہم مصروف عمل رہے۔ آج ان کے چشمہ علم و عرفان سے سیراب ہونے والے عرب وعجم یورپ وایشاء بلکہ اقصیٰ عالم میں ان سے

Marfat.com

روشن کیے ہوئے چراغ سے دنیا کو روشنی سے ہم کنار کر رہے ہیں۔ یقیناً ان کی روشن کی ہوئی شمع تا قیام قیامت تابندہ ودرخشندہ رہے گی۔ راقم السطور نے ممدوح گرامی سے تین بار ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ہر بار عقیدت کا پیمانہ لبریز سے لبریز تر ہوتا گیا۔ آپکے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر افعال وانعصال کا عمل فزوں سے فزوں تر منازل پر فائز ہوتا گیا۔

آج تک کاغذوں کے اوراق پر جو اپنے اسلاف کے اخلاق سیرت وکردار گفتار وافتادہ نشت وبرخاست مشاغل شب وروز پڑھتے آئے ہیں ایکساتھ سب کا سنگم دیکھنا نصیب نہیں ہوا مگر جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب کی محبت کے چند لمحات نصیب ہوئے تو وہ کتابوں کے لکھے ہوئے کمالات آپ کی سیرت میں بول رہے تھے کیوں نہ ہو جسکی زندگی قرآن وحدیث کی تعلیمات سے تعبیر ہو جس کا اٹھنا' بیٹھنا' اوڑھنا بچھونا' اسلام کی سیرت کا آئینہ دار ہو تو پھر قرآن وحدیث کے نقوش یقیناً ان کے چہروں پر منعکس ہوتے ہیں اس بات کا زندگی بھر افسوس رہے گا کاش کہ ملاقات کے لمحات اور طویل میسر آتے تو حضرت سے استفادہ کا مزید موقع حاصل ہوتا مگر یہ بات یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ قلیل لمحوں کا کیف زندگی بھر رہے گا۔ حضرت کی وفا پر تلسی داس کا شعر بالکل صادق آتا ہے۔

تلسی ہاتھ اصل کے بھولے سے چھو جائے
خود نبھائے عمر بھر بیٹوں سے کہہ جائے

مگر وائے محرومی کہ دستور خداوند کی مطابقت وہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آفتاب دنیا کو علم وعرفان سے منور کرتے ہوئے اس ناپائیدار دنیا سے غروب ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کے علمی فیضان کو آپ کی اولاد کی صورت میں تا قیام قیامت جاری اور ساری رکھے آمین۔

Marfat.com

مبلغ اسلام علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری ایم۔اے مانچسٹر۔ برطانیہ

آہ! شیخ الحدیث حافظ محمد عالم نقشبندی آپ کی وفات حسرت آیات نے ہم اہل سنت کو بہت بڑی خلا سے دو چار کر دیا ہے علم وحکمت کے چراغ اگر یوں ہی بجھتے رہے اور نئی شمعیں اس افتاد سے روشن نہ ہوئیں تو بہت جلد گھمبیر اندھیرا چھا جائے گا۔ اس کا اندازہ اپنے وقت پر ہی ہوگا۔ یہ دور آپ کی عشق رسول میں ڈوبی ہوئی شہد سے میٹھی میٹھی تقریروں سے دیر تک سرشار رہے گا۔ ابر باران سے زیادہ شفیق' باد صبا سے زیادہ مسحور کن' جسے ایک بار شرف زیارت اور گفتگو کی سماعت کی سعادت حاصل ہوئی ساری زندگی اس کے اثر سے آزاد نہ ہو سکے گا۔ آنکھوں میں حب نبی کا خمار رخساروں پر نور مصطفیٰ کا اجالا' زرق برق سفید ریش مبارک جسم پر ریشم کے تار ماتھے پر مسلک وعقیدے کی غیرت کے بل' حیا سے لبریز مسکان' اس عمر میں بھی سرو کی طرح سیدھا قد اور اس تقویٰ پرہیز گاری کا سفید سفید اجلا اجلا لباس' سر پر شوکت علمی کا مظہر عمامہ شریف۔۔۔ اس عظمت ووجاہت کے ساتھ جب خطاب فرمائیں تو یوں لگے جیسے موتی بکھیر رہے ہیں۔ قرآن مجید سے استدلال کریں تو ایک کے بعد ایک آیت یوں پڑھتے جائیں جیسے پھولوں کا ہار بنائے جا رہے ہیں اگر حدیث نبوی کی طرف آئیں تو اصل متن اس طرح روانی سے پڑھیں جیسے پہلے خطبہ پڑھ چکے ہیں اور کئی دفعہ تو طویل متن والی احادیث کا حوالہ دیں۔ حدیث شریف بھی پڑھتے جائیں ساتھ ساتھ ترجمہ اور تشریح بھی کرتے جائین مگر کیا مجال جو کہیں دم لیں ہم دم بخود ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہوتے اور سوچ رہے ہوتے کہ ابھی اٹکے ابھی بھولے لیکن آپ تھے کہ پورا متن بیان کر کے حیرت زدہ کر دیتے۔ ایک وعظ میں تسلسل سے درجن نصف درجن احادیث مبارکہ یوں پڑھ دینا اور وہ

Marfat.com

بھی اس عمر کے اس حصے میں کسی کرامت سے کم نہیں ہوسکتا کرامت کی بات آئی تو آپ کی زندہ کرامت کا صرف میں ہی نہیں سینکڑوں افراد گواہ ہیں 1998ء میں آپ جامع مسجد غوثیہ لندن میں عرس غوث اعظم کے موقع پر تقریر فرمارہے تھے تو اچانک کہنے لگے اس اجتماع میں یہاں اکثر و بیشتر حضرت مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر جیلانی کے مرید اور عقیدتمند شریک ہیں انکے ساتھ میں بھی حضرت مفکر اسلام کی عدم موجودگی کو شدت سے محسوس کرر ہا ہوں پھر حضرت مفکر اسلام کے چند اوصاف وکمالات بیان فرمائے اور پھر اپنی ایک خواب کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان فرمایا۔ کہ میں آج آپ سب کو خوشخبری سنائے دیتا ہوں وہ یہ کہ انشاء اللہ آئندہ سال جب میں یہاں آؤں گا تو مجھ سے پہلے آپ کے پیرو مرشد حضرت مفکر اسلام انشاء اللہ یہاں پہنچ چکے ہونگے اور میں ان کی موجودگی میں تقریر کروں گا۔ بس آپ کا اتنا کہنا تھا کہ پوری مسجد نعرہ ہائے تکبیرورسالت سے گونج اٹھی۔ پھر فرمانے لگے اسے کسی مجذوب کی بڑ نہ سمجھئے نہ یہ کہ میں کوئی کرامت دکھارہا ہوں میں تو ایک گنہگار عاجز فقیر ہوں۔ مگر جو کہہ رہا ہوں سوچ سمجھ کر پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہون انشاء اللہ حضرت اگلے سال یہاں ہونگے اور انشاء اللہ مین بھی ہوں گا۔۔۔ اب اسے کوئی کرامت نہ کہے تو کیا کہے کہ ایک سال گزرنے کے بعد حرف بہ حرف لفظ بہ لفظ وہی ہوا۔ جو حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے آٹھ سالوں میں بہت کوششیں کی جاچکی تھیں لیکن بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے حضرت کا دوبارہ انگلینڈ تشریف لانا ممکن نہ ہورہا تھا نیز یہ بھی کہ وہ اپنی زندگی کے بارے میں بھی پیشگوئی کر گئے تھے جبکہ موت کا فرشتہ تو ہروقت سر پر کھڑا رہتا ہے اور کسی کو کل کی بھی خبر نہیں ہوتی ادھر پورے سال کی خبر وہ بھی صحت وتندرستی کے ساتھ۔ سبحان اللہ اسے کرامت نہ کہیں تو کیا کہیں اور کیوں نہ ہو کرامت ایک ولی اللہ کی شان ہوتی ہے تو یہ

Marfat.com

ولی اللہ کیوں نہ تھے۔ سلف صالحین کی حسین یادگار اپنے مشائخ اپنے اساتذہ اپنے اکابر کی مقدس تعلیمات کے عظیم علمبردار جن کی بچپن اور لڑکپن کی کھیل کود اللہ تعالیٰ کا مقدس دین سیکھنے کی نذر ہو گئے جوانی اور شباب کے عیش ونشاط دین وملت کیلئے جدوجہد پر قربان ہو گئے۔ لڑکپن کے نہ جوانی کے مزے لوٹ پائے بلکہ بچپن سے سیدھے بڑھاپے میں داخل ہو گئے۔ دنیوی زندگی سے لطف اندوز ہونا تو درکنار اس کیلئے سوچنے کی بھی فرصت نہ ملی۔ لڑکپن میں قرآن مجید کی صبح وشام تلاوت حفظ کرانے کی خاطر رات کو تلاوت۔

علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب

کاروف برطانیہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحب قدس سرہ العزیز سرزمین پنجاب' سیالکوٹ کی ان برگزیدہ ہستیوں اور عصر حاضر کے ان علماء راسخین میں تھے جن کی جبین پر علم وعمل کا سہرا پوری تابانی کے ساتھ چمکتا' دمکتا اور سجتا تھا' آپ نے قرآن مقدس کیساتھ جس محبت اور دل بستگی کا مظاہرہ فرمایا۔ اس کا عملی ثبوت حفظ قرآنکی شکل میں پیش کیا' سنت رسول کے احیاء کے لئے تحصیل علم میں جن کاوشوں' محنتوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے گزر کر پرچم اسلام کو آپ نے بلند فرمایا اور شب وروز قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل بہار صداؤں میں حیات مستعار کو گزارا یہ سب کچھ جہاد فی سبیل اللہ سے کم نہیں۔ بلکہ یہ سارے لمحات ایک عالم ربانی کی زندگی کی سب سے قیمتی اور انتہائی انمول ہیرے جواہر ہوتے ہیں۔

موصوف کی ساری زندگی متلاشیان علم اور تشنگان احادیث رسول صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی خدمت میں گزری اور مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی وضیافت' اوران کی روحانی' علمی' فکری تربیت آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا ہے اور منصب شیخ الحدیث والقرآن پر فائز ہوکر آپ نے کتاب وسنت کے اسرار وغوامض سے ایک دنیا کو سیراب کیا' پنجاب' کشمیر اور برطانیہ میں آپ کے فیضان کی زندہ مثالیں موجود ہیں۔

یہ خاص اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور اسکی دین ہے' خداوند تعالیٰ جس کو خدمت کے لئے چن لے۔آپ کی طویل دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا اور سیالکوٹ کی سرزمین' آپ کی باغ وبہار طبیعت اور علمی وعملی یادگاروں اور سنہری کارگردگیوں کو قدر ومنزل' اور عزت ووقار کی نگاہوں سے ہمیشہ خراج عقیدت پیش کرتی رہے گی اور دوسری طرف آپ کے تلامذہ اور مشاہیں شاگردوں کے ذریعے علم کی یہ شمع ہمیشہ کے لئے فروزاں رہے گی اور وثوق ہے کہ آپ کی علمی یادگار ''دارالعلوم'' سے رہتی دنیا سیراب ہوتی رہے گی۔

جو کچھ احقر نے دیکھا ہے وہ یہ کہ آپ اسلاف کی زندہ یادگار تھے موصوف میں سادگی' فروتنی' عاجزی اور علمی متانت' شائستگی اور ادب الصالحین کے اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی بلا استثناء آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا آپ کا ہنس مکھ' مسکراتا نورانی چہرہ' سفید پگڑی میں چاندی بکھیرتا اور آپ کے دلربا کلمات وملفوظات دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جاتے حکمت وموعظمت اور رشد وہدایت سے مملو جواہر ریزے سامعین کے قلب ونظر کی دنیا کو بدل دیتے' اتنی بے ساختگی' روانی اور بے تکلفی سے مسائل فقہیہ کی گتھیاں سلجھاتے کہ عام سطح کا آدمی بھی برابر محظوظ ہوتا۔

عزت نفس' خودداری' حق گوئی اور حق پرستی کا جو اصول ہمارے اکابرین علماء اور اسلاف کا دستور اور وطیرہ رہا ہے آپ میں یہ وصف بدرجہ احسن واتم موجود تھا۔

آپ نے اپنے برطانیہ کے مختصر قیام کے دوان سلف صالحین کی یادوں کو تازہ فرمایا اور متعدد مقامات پر علماء کو ہمیشہ خلوص وللّٰہیت کے ساتھ مسلک حقہ اہل سنت و

Marfat.com

جماعت کی خدمت واشاعت کی تلقین فرماتے رہے مجال ہے کسی کی ذات پر اشارۃً یا کنایۃً بھی رکیک حملہ فرمائیں یا طعن وتشنیع سے کسی کی دل آزاری کا باعث بنیں۔

بلا ریب' آپ ان سرخیل علماء اور سر برآوردہ اکابرین میں سے تھے جن کے متعلق امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم الدین میں فرمایا' فالنظر الی وجوہ العلماء والصلحاء عبادۃ علماء وصلحاء کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

اور یقیناً اللہ کے فرشتے بھی معلم خیر پر درود وسلام نچھاور کرتے ہیں اور کائنات کی ہر چیز ان کی ذات سے مستفید ہوتی ہے۔

الغرض محترم حافظ صاحب مرحوم کی پرکشش شخصیت اور سوز وگداز سے پر وعظ نصیحت کا اثر ہر آدمی محسوس کرتا تھا کیا علماء اور کیا عامۃ الناس سب کے ساتھ آپ نے بے پناہ شفقت ومودت کا اظہار فرمایا آج ہر آنکھ آپ کی جدائی پر اشکبار ہے اور جن حضرات نے ایک مرتبہ بھی ان سے ملاقات کی وہ آپ کی ہمہ گیر اور محسوس کن شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اہل علم آپ کی خداداد صلاحیتوں اور علمی قابلیت کے نہ صرف مداح بلکہ دل وجان سے معترف حقیقت ہیں کہ آپ اپنی نجی محافل میں علمی ظرافت کے ساتھ سادہ گفتگو میں بھی موتی پروتے تھے اور جب قرآن واحادیث کے اقتباسات پیش کرتے تو سامعین محو حیرت ہو کر فوش بر آواز ہو جاتے۔ غرضیکہ آپ کے باغ وبہار اور پرکشش شخصیت سے ہر آدمی کے ذہن پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور یہ اہل اللہ کی ولایت کی نشانی ہے۔ اور آپ کی لازوال مقبولیت کی یہ دلیل ہے کہ علم وفضل کا یہ درخشندہ ستارہ جب غروب ہوا تو سب حضار مجلس آبدیدہ تھے۔ لیکن آپ ہنستے مسکراتے ہوئے واصل باللہ ہو گئے۔

چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

اللہ رب العزت آپ کی تربت ومرقد پر انوار کی بار برسائے آمین۔

Marfat.com

محسن اہل سنت مولانا محمد شاہد رضا نعیمی صاحب

جنرل سیکرٹری ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ

استاذ الاساتذہ' رئیس العلماء' شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمتہ کا غائبانہ تذکرہ سیالکوٹ سے آئے ہوئے احباب کی زبانی تقریباً گزشتہ بیس سال سے برطانیہ میں سنتا رہا ہوں۔ ماضی قریب میں جب حضرت موصوف کی برطانیہ تشریف آوری کا سلسلہ شروع ہوا تو محب گرامی مرتبت فاضل جلیل حضرت مولانا فضل احمد قادری زید مجدہ کے توسط سے حضرت علیہ الرحمتہ سے ملاقاتوں کا شرف بھی حاصل ہوا لسیٹر کی مرکزی جامع مسجد جہاں فقیر خطیب کے فرائض انجام دیتا ہے کے منتظمین کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث دو بار لیسٹر تشریف بھی لائے۔ اس حوالے سے حضرت کے فرمودات بھی سننے کا موقع ملا اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان سے ان کے ملفوظات سے استفادہ کی سعادت بھی میسر آئی۔

وہ اپنے اخلاق و کردار' اپنی وضع قطع اور اپنے حسن سلوک میں اپنے اسلاف کی مکمل اور سچی تصویر تھے۔ چھوٹوں پر شفقت' سادگی وفقر' تواضع و عاجزی میں وہ بزرگوں کی مسند کے صدر نشین تھے۔ نصف صدی تک درس حدیث کی شمع فروزاں بن کر وہ شریعت وطریقت کے اسرار ورموز کو انتہائی آسان اور موثر پیرایہ میں بیان کرنیکی فاصلانہ صلاحیت کے حامل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی ایک تقریر میں' میں نے محسوس کیا کہ دوران خطاب اپنے ہر دعوی کے ثبوت میں وہ بلا تکلف احادیث کے حوالے بیان فرماتے تھے۔ حالات زمانہ کے نبض پر بھی ان کا ہاتھ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں اصلاح معاشرہ کیلئے بڑے درمندی اور جگر سوزی کے ساتھ قوم کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کسی کا دل نہ دکھانا' ان کا مشرب تھا۔

Marfat.com

ایسی مجموعہ صفات شخصیت کا اٹھ جانا۔ حقیقی اور مجازی دونوں اعتبار سے ''عالم'' کی موت ہے۔ غالباً اب زمانہ ایسی شخصیات کو ماتھے کی آنکھوں سے نہ دیکھ سکے گا۔ رب کریم ان کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے۔ اور انہوں نے علم وعمل کی جو انجمن آباد فرمائی ہے اسے برقرار رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

علامہ پیر مفتی محمد اسلم صاحب نقشبندی قادری صدیقی
بانی دارالعلوم جامعہ اسلامیہ رضویہ بریڈفورڈ (برطانیہ)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کے ادوار حالات اور خدمات پر ویسے تو ایک مفصل کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ ان کی شخصیت بسطہ فی العلم تھی۔

بندہ ناچیز صرف چند سطور رقم کر رہا ہے حضرت موصوف نے ایک معزز پروقار خاندان قوم گجر میں آنکھ کھولی انہوں نے دینی تعلیم اکابرین امت سے عظیم دینی درسگاہ حزب الاحناف لاہور سے مکمل حاصل کی۔

رب محمد جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں بڑی خوبیاں ودیعت کی تھیں ان خوبیوں کا جامع لفظ یہ ہے کہ وہ عالم ربانی تھے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا مصداق تھے نڈر بے باک حق گو اسقدر تھے کہ مصلحت کا شکار ہوئے بغیر ہر ایک کے سامنے ہر مقام پر حق بات کہہ دیتے تھے۔

شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ تدریسی میدان میں کامل استاد تھے جیسے الولد سرلابیہ شاگرد استاذ کا مظہر ہوتا ہے بطور نمونہ تلامذہ میں سے مناظر اسلام علامہ ضیاء اللہ قادری پیر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن، صاحبزادہ علامہ عطاء المصطفیٰ جمیل، علامہ

Marfat.com

حافظ فضل احمد پیش کر سکتے ہیں یوں کثیر تعداد میں اس آفتاب علم وفضل سے منور ہو کر آسمان علم چمکنے والے جو ستارے رشد و ہدایت کی روشنی لیکر جگمگ جگمگ کر رہے ہیں جو ایشیاء یورپ، عجم وعرب میں حضرت کا لازوال فیض تقسیم کر رہے ہیں مجاہد اسلام تھے ہر مذہب اور سیاسی تحریک میں صف اول کے قائدین میں رہے اور دینی خدمات اور تحریک آزادی کشمیر میں کردار کو سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

یہ علم وفضل کا آفتاب آخری دم تک تبلیغ اسلام اور تحریک آزادی کشمیر کی جدو جہد میں چمکتا رہا اور آخر کار برطانیہ کے شہر ڈربی کے ہاسپٹل میں پوری چمک دمک کے ساتھ غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تربت پہ تیری رحمت حق کا نزول ہو
حامی تیرا خدا اور اس کا رسول ہو

استاذ العلماء مفتی عبدالرسول صاحب

مرکزی رہنما جماعت اہلسنت برطانیہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد عالی مرتبت شیخ امام معظم شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد عالم نقشبندی اللہ عزوجل انہیں اپنی مغفرت میں ڈھانپ کر جنت الفردوس میں بلند ترین مقامات پر فائز کرے بڑی شان سے جئے اور ایمان پر وصال فرما ہوئے وہ ایسی زبان کے حامل تھے جو حق کی ترجمان تھی اور ایسی سیرت کے مالک تھے جس سے خلق خدا نے راہ ہدایت پائی ان کا قول ان کے عمل کے مطابق تھا ان کی صحبت انکی سیرت کے موافق تھی انہوں نے زندگی قرآنی اسرار کے بیان کرنے میں فنا کر دی اور روح کو معارف اسلام کی اشاعت کے لئے وقف رکھا آئندہ نسلوں میں آپ کا ذکر خیر قائم رہے گا

Marfat.com

صالحین اور اہل نظر کے حضور انہیں بلند رتبہ حاصل تھا علماء حق نے ان کے علمی افکار کے درست ہونے کی شہادت دی اور ان کے شرعی فتوؤں کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کی ان کے نور ایمان سے اللہ کی زمین چمک اٹھی ان کے بیان کی روشنی سے اہل علم کے قلوب بقعہ نور بنے وہ حق کو اجاگر کرنے میں رب وہاب کا فیض شک وشبہ میں مبتلا کج فہموں کے لئے ہدایت کا روشن مینار تھے ان کا سایہ ابر کرم اور ان کا جلال رہنمائی کا سر چشمہ تھا اور ان کی آنکھوں کے آنسوان کے خالق کی جلالت وخشیت کے عکاس تھے ان کی زندگی کی سانسیں اطاعت الٰہی اور خوف خدا کی امین تھیں الغرض حضرت موصوف کا شمار ان مردان خدا میں ہوتا تھا جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صادق آتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم کن لوگوں سے مجلس رکھا کریں آپ نے فرمایا جو تم میں زیادہ خیر وبرکت کے حامل ہیں یا رسول اللہ وہ کون اور کن علامات کے مالک ہیں آپ نے فرمایا جس کے دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کے قول وبیان سے تمہارے عمل میں اضافہ ہو جائے اور جس کا عمل تمہارے اندر دنیا کی بجائے آخرت کی فکر کو دوبالا کر دے۔

اللہ عزوجل آپ کی گرانقدر مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر آپ کو جنت النعیم میں بلند ترین مقامات پر فائز رکھے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

فخر السادات حضرت صاحبزادہ سید اشتیاق حسین شاہ صاحب قادری

لندن

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

جسطرح ہر پھول کا اپنا ایک جداگانہ رنگ اور منفرد خوشبو ہوتی ہے

ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است

اسی طرح صالحین اور علمائے ربانین کے پاکیزہ اور مقدس گروہ کے ہر فرد کا

Marfat.com

اپنا اپنا مقام اور اپنی اپنی منفرد شان ہے اور ان میں کچھ پاکیزہ نفوس اپنے علم وفضل، تقویٰ وطہارت اور خداداد فضائل وکمالات کی وجہ سے ممتاز ومنفرد مقام کے حامل اور جداگانہ حیثیت کے مالک ہوتے ہیں اور ان کے چشمہ فیض سے ہزار ہا پیاسے اپنی تشنگی بجھاتے ہیں۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی علماء ربانین کی اسی مقدس اور پاکیزہ جماعت سے تعلق رکھنے والی موجودہ دور کی ایک عظیم شخصیت تھے۔

میرے بچپن کا زمانہ تھا کہ آپ سے تعلق خاطر ہوا۔ جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ شیخ الحدیث والتفسیر کے خاندان کے اکثر وبیشتر افراد ہمارے نانا حضور قبلہ پیر سید فتح علی شاہ صاحب قادری رضوی علیہ الرحمتہ کے مرید تھے۔ خصوصاً شیخ الحدیث کے سسر محترم جناب میاں فضل دین صاحب قادری ہمارے نانا جان علیہ الرحمتہ کے مرید خاص تھے۔

نیز میرے ماموں جان جناب قبلہ پیر سید احمد حسن شاہ صاحب قادری رضوی علیہ الرحمتہ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر کے تلامذہ میں سے تھے چنانچہ میں جب میٹرک کا امتحان پاس کر چکا تو قبلہ ماموں جان علیہ الرحمتہ مجھے لیکر جامعہ حنفیہ دو دروازہ پہنچے اور حصول علم دین کی غرض سے باقاعدہ طور پر جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں داخل کروادیا۔ کیوں کہ مادر علمی جامعہ حنفیہ میں رہ کر شب و روز شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے علمی فیضان سے استفادہ کا موقع ملا۔ آپ کی شخصیت انتہائی بارعب، پروقار مگر سادگی کا پیکر تھی اور صحیح معنوں میں اسلاف کی یادگار تھی۔

جملہ علوم دینیہ میں بے پناہ دسترس کے ساتھ ساتھ حیرت انگیز قوت حافظہ آپ کی شخصیت کے نمایاں اوصاف تھے۔

فقیر نے 85ء میں آپ سے سند حدیث حاصل کی۔ آپ کا درس حدیث قدیم

Marfat.com

محدثین کے طرز سے ملتا جلتا تھا اور معتقدین محدثین احناف کے درس کا نمونہ تھا۔ علاوہ ازیں آپ کی نظر زمانہ رسالت صحابہ وتابعین سے گزر کر آئمہ مجتہدین و اکابر محدثین سے ہوتی ہوئی اپنے زمانہ تک کے تمام اکابر محققین کے فیصلوں پر ہوتی تھی۔

جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا کرتے ان درسوں میں شمولیت اور حاضری کا موقع بھی ملا۔ آپ کے یہ درس علم وعرفان کے موتیوں سے لبریز ہوتے تھے اور اس سادہ اور عام فہم انداز میں بیان فرماتے کہ ہر کوئی اپنے دامن کو علم وعرفان کے موتیوں سے بھر کے واپس جاتا۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نے سیالکوٹ میں مسلک حق اہل سنت و جماعت کی جس احسن انداز سے تبلیغ واشاعت فرمائی' ہر کوئی اسکا معترف ہے آپ کا انداز تبلیغ انتہائی سادہ' آسان اور عام فہم تھا۔

نماز جنازہ' رسم قل' چہلم' وغیرہ محافل ایصال ثواب کو آپ نے مجالس وعظ وتبلیغ میں بدل دیا اوزان مواقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے مسلک حقہ کی خوب خوب نشرواشاعت اور تبلیغ فرمائی اور مخالفین کے اعتراضات کا بطریق احسن رد فرمایا۔

جامعہ حنفیہ دو دروازہ سے سینکڑوں علماء وحفاظ فارغ التحصیل ہوئے اور اس عظیم دینی درس گاہ اور پھر اس سے فیضیاب سینکڑوں علماء وحفاظ کی صورت میں اس کا فیضان جاری ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

آپ کے سانحہ ارتحال سے اہل سنت و جماعت اپنے ایک عظیم قائد مشفق اور بے مثل ناصح سے محروم ہو گئے ہیں۔

دعا ہے کہ مولا کریم شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کے درجات ومراتب میں مزید ترقی اور بلندی عطا فرمائے۔ اور آپ کا علمی فیضان تا قیام قیامت جاری وساری رہے اور آپ کے صاحبزادہ جناب حامد رضا صاحب (جو میرے کلاس فیلو بھی ہیں) کو آپ کا سچا

Marfat.com

اور صحیح جانشین بنائے۔

آمین ثم آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مولانا حافظ محمد صادق ضیاء صاحب
سنی حریت کونسل برطانیہ

اقلیم علم وحکمت کے تاجور' بحر شریعت وطریقت کے شناور' آسمان صدق و وفا کے آفتاب و ماہتاب' کاروان عشق ومحبت کے سالار' وادی سیاست کے شہسوار سسکتی بلکتی بھڑکتی انسانیت کے سچے غمخوار' معدن جود وسخا' مخزن اخلاق حسنہ' پیکر مجاہد ومحاسن' نگاہ بلند عمل پیہم محبت فاتح عالم کے حامل' جماعت اہل سنت کے عظیم راہنما' جہاد کشمیر کے قابل تقلید قائد' نمونہ سلف' صد افتخار خلف' بے نظیر مدبر ومفکر' بے مثل محقق ومدقق' غزالی دوراں رازی زماں' فخر انسانیت' محسن ملت' سرمایہ اہل سنت' میرے مشفق ومربی' قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلا حضرت علامہ الحافظ المفتی محمد عالم رحمت اللہ علیہ ان چیدہ چیدہ سر برآوردہ شخصیات میں سے ایک تھے جن کے بارے میں بجا طور پر کہا گیا ہے

سالہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات
تاز بزم ناز یک دانائے راز آید بروں

آپ کی پوری زندگی دین متین کی ترویج' مسلک حق اہل سنت وجماعت کی بالا دستی' مظلوم ومحکوم کشمیری مسلمانوں کی آزادی کی جدوجہد میں گزری' آزادی کشمیر سے ان کے قلبی لگاؤ کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ پیرانہ سالی کے باوجود کشمیر کے دور دراز پہاڑی علاقوں میں بنفس نفیس دورہ فرماتے حتیٰ کہ راقم جب سنی حریت کونسل کے

Marfat.com

ساتھیوں کے ہمراہ ڈربی ہسپتال میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے عالم نزع میں بھی کشمیریوں کے احوال سنانے کو کہا آپ کی زندگی کے آخری الفاظ کشمیر وکلمہ طیبہ ہیں آپ کا دل مظلوم وکمزور مسلمانوں کے لئے مچلتا اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپتا تھا بے شک آپ ان علماء ربانیین میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

خدا رحمت کند ایں پاک طینت را

لا ریب حضرت صاحبزادہ حامد رضا اپنے جلیل القدر والد کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں ہماری تمام قلبی دعائیں روحانی وابستگیاں انکے ساتھ ہیں خدا ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مولانا محمد بوستان صاحب قادری

مشیر مذہبی امور حکومت آزاد ریاست جموں وکشمیر (برطانیہ)

مجاہد اسلام ولی کامل مرشد کشمیر عالم بے بدل محافظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی حافظ محمد عالم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا انتقال برطانیہ کے شہر ڈربی اگست 1999ء بمطابق جمادی الاول 1420ھ میں ہوا۔ علم وقار کا یہ مجسمہ صبر ورضا کا یہ پیکر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دار الفناء سے دار بقا کی طرف رحلت فرما ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون فقیہہ دوراں جنید وقت حضرت حافظ جی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے راقم الحروف کی برطانیہ میں ہی ملاقات ہوئی پہلے زیارت وملاقات میں ہی حضرت جی نے بہت سارے قومی ملی اور مسلکی مسائل پر اس قدر خوبصورت اور وقت کی ضرورت کے مطابق سیر حاصل اور عام فہم تبصرہ فرمایا کہ سلف صالحین کی وہ تصویر اور چمکتا ہوا نور آنکھوں کے سامنے دوڑنے لگا جس کے لئے ارشاد ہوتا ہے جن کو دیکھنے سے تمہیں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ یاد آجائے۔

حافظ جی رحمہ اللہ تعالیٰ ان بزرگ علماء وصوفیاء میں نمایاں تھے جنہوں نے دین حق کی سربلندی اور تحریک آزادی کشمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور زندگی کا وافر حصہ ایسی تحریکوں میں صرف کیا۔ وہ تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک کشمیر ہو وہ تحریک پاکستان ہو یا آل انڈیا سنی بنارس کانفرنس۔ مسلم لیگ ہو یا دو قومی نظریہ کی جنگ آزادی ہر محاذ پر عقیدہ اور نظریہ کی ڈٹ کر جنگ جیتی۔

حافظ جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریک آزادی کشمیر اور اس کے پائیدار حل کیلئے ہمیشہ ایک ٹھوس قابل عمل اور مضبوط حل پیش کرتے ہوئے فرماتے مادر وطن کی آزادی کا صرف ایک ہی حل ہے وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور یہ جنگ آزادی صرف اور صرف کشمیر کو اپنے زور بازو' ایمانی طاقت اور جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر جیتنی ہے اور اس کیلئے نونہالان اسلام کو تیار کرنا ہوگا اس کیلئے مدارس اسلامیہ کو جدید خطوط اور وقت کی ضرورت کے مطابق مختلف شعبہ ہائے زندگی کیلئے تیار کرنا ہوگا جب کبھی ملاقات کا موقع ملتا نیک مشوروں سے نوازتے اور تنظیمی امور پر گفتگو فرماتے۔

اس امر کی تائید وتصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جموں کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ جو بلاشبہ سنی علماء ومشائخ کی ایک نمائندہ اور ترجمان تنظیم ہے جس کو اندرون ملک اور بیرون ملک عامتہ الناس مسلمانوں اور ناظمین مساجد کی حمائت حاصل ہے سنی حریت کونسل برطانیہ کو ٹھوس اور مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا چاہئے آپ اس امر کو واضح اور دو ٹوک الفاظ میں زور دے کر فرماتے ہیں قیادت خالصتاً اہلیت علمی ہو یا تنظیمی میرٹ کے معیار اور کارکردگی پر ہونی چاہئے بردباری برداشت حوصلہ اور دوراندیشی ایک قائد کے رہنما اصول ہونے چاہئے ذاتی انا اثر ورسوخ اور شخصیت پرستی اس دور میں تنظیمی امور کے لئے زہر قاتل ہیں۔

Marfat.com

جموں کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ کے حوالے سے کہا اس تنظیم کو موجودہ دور کی الائشوں سے صاف ستھرا اور پاک رکھنے کیلئے رہنماؤں کو سخت جدوجہد کرنی پڑے گی اور پھر انشاء اللہ حال اور مستقبل میں جموں کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ ہی سنی مسلمانوں کا قابل اعتماد ایک ادارہ تسلیم ہوگا۔

یادوں میں سے ایک حسین ترین یادگاری ملاقات ونشست حضور حافظ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ کشمیری تنظیموں کے رہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس کل جماعتی بین الاقوامی کشمیر رابطہ کمیٹی یو کے نے برمنگھم میں طلب کیا کشمیر رابطہ کمیٹی جس کا قیام 1986ء میں ہوا ملک کی قابل ذکر تمام کشمیری تنظیمیں رابطہ کمیٹی کی رکن ہیں بیرون ملک کشمیر تنظیموں کا سب سے بڑا اتحادی پلیٹ فارم ہے جس میں الحاق پاکستان اور خود مختار کشمیر کی حامی تنظیمیں بھی شامل ہیں رابطہ کمیٹی کے اغراض ومقاصد میں یہ امر سرفہرست ہے کہ بیرون ملک تحریک آزادی کشمیر اور آزادی پسند اقوام ممبران نے پارلیمنٹ کے سامنے مسئلہ کشمیر کا پرامن حل اور مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنا مطلوب ومقصود ہے۔

الحمدللہ راقم الحروف کو اس کمیٹی کا بانی صدر اور سیکرٹری جنرل جیسے اہم عہدوں پر فائز رہنے کا اعزاز حاصل رہا مطلوبہ اجلاس میں حضرت حافظ جی رحمہ اللہ مہمان خصوصی اور حکومت آزاد کشمیر کے سینئر وزیر صاحبزادہ محمد اسحاق ظفر خصوصی مقرر تھے جبکہ مسلم کانفرنس۔ پیپلز پارٹی، جموں وکشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ، تحریک علماء ومشائخ جموں کشمیر برطانیہ جماعت اسلامی آزاد کشمیر، جموں کشمیر لبریشن لیگ، جموں کشمیر لبریشن فرنٹ، جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر، جمعیت اہلحدیث تحریک آزادی کشمیر کے موضوع سے حضرت حافظ جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ایسا تاریخی خطبہ دیا جس میں برصغیر کے مسلمانوں کی جانی مالی ایثار وقربانی اور اہداف ونظریات کو کھل کر پیش کیا اور کہا برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان حاصل اس لئے کیا تھا کہ وہ ایک ضابطہ اسلام نظام مصطفیٰ کے

Marfat.com

تحت اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔اور اب بھی کشمیری تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں اس جاندار خطبہ سے پورا اجتماع جھوم اٹھا نعرہ تکبیر ونعرہ رسالت کے فلک شگاف نعروں سے ہال گونج اٹھا۔

حضرت حافظ جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ جہت اور ہمہ صفت شخصیت کے مالک تھے جہاں قرآن حدیث فقہ تفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ پر آپ کی گہری نظر تھی وہاں تاریخ اولیاء کشمیر' تاریخ اسلام تقابلی ادیان اور تاریخ عالم کا گہرا مطالعہ بھی شامل تھا۔اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بیماری اور عمر کے اس حصہ میں جب بھی ملاقات ہوئی مسئلہ کشمیر اور اس کی پیش رفت اور تحریک آزادی کشمیر جیسا اہم اور عالمی مسئلہ حضرت کی گفتگو کا ایک اہم حصہ رہا۔ مادر وطن کی آزادی کا غم لئے داغ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

جس روز حضرت کا انتقال ہوا اس سے چند گھنٹے قبل جموں کشمیر سنی حریت کونسل کا برطانیہ کا ایک نمائندہ وفد سیکرٹری جنرل علامہ حافظ محمد صادق ضیاء' قاری محمد انور قمر ناظم مالیات اور راقم الحروف کی معیت میں حضرت حافظ جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت اور بیمار پرسی کیلئے ڈربی ہسپتال میں پہنچا تو حضرت جی کو یوں محسوس ہوا کہ ایک خزاں رسید بوستان میں بہار آ گئی علامہ حافظ فضل احمد قادری اپنے نور نظر کو جو خدمت پر مامور تھے اشارہ کیا بیٹھو۔خود بھی اٹھ بیٹھے اور باتیں کرتے رہے اور دعا خیر کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔

چند گھنٹے بعد اطلاع ملی کہ حضرت حافظ جی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون یہ ہماری آخیر اور یادگار ملاقات تھی جس کے احساسات زندگی بھر نمایاں رہیں گے۔نماز جنازہ میں شرکت کا موقعہ ملا ہر آنکھ نمناک اور ہر دل بے چین و بے قرار نظر آ رہا تھا جب راقم الحروف کو حضرت جی کی دینی زندگی اور ملی خدمات کا تذکرہ کرنے کو

Marfat.com

دعوت خطاب دی گئی تو بس اتنا ہی کہہ سکا۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جان پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

اللہ تعالیٰ حضور حافظ جی رحمہ اللہ تعالیٰ کے درجات بلند اور مقام علیسین عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے پاکیزہ مشن کی آبیاری کیلئے حضرت صاحبزادگان کو بہترین خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا علامہ قاری غلام سرور سلطانی صاحب مدظلہ العالی
خطیب مرکزی جامعہ مسجد پیٹر و برو

اللہ تعالیٰ کا فضل و نعیم ہوا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہوا۔ مشائخ عظام کی نگاہ کا فائدہ ہوا۔ اساتذہ اور والدین کی تعلیم و تربیت کا یہ اثر ہوا کہ ہر عالم اور شیخ کا شوق قلب میں پیدا ہوا۔

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق
کہ ہو راضی تری رضا یارب

جذبہ شوق ملاقات دل میں رکھ کر نہایت ہی ادب و احترام سے میرے گنہگار پاؤں ایک عظیم انسان کی زیارت کیلئے چلے۔ جب ملاقات کا شرف ہوا تو آپ نے ایک عظیم درس ارشاد فرمایا۔ جس کی ترجمانی ایک ولی اللہ نے یوں فرمائی۔

سچ حقیقی تحقیق غایت راہ پاک رسول امین دا ای
جس چھوڑیا راہ رسول والا تابع نفس شیطان دا ای
بھائیں لکھ رہا فشاں کشف اسدے راہ ماریا اس بے دین دا ای
عالم سڑک مطلوب پچھان والی سنت احمد راہ یقین دا ای

Marfat.com

اس عظیم انسان سے میری مراد شیخ الحدیث والتفسیر منبع رشد و ہدایت پیکر علم و فضل محسن اہل سنت استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

مسجد شریف میں پروگرام رکھا گیا جناب کو مدعو کیا گیا۔ جناب کے ارشادات گرامی سنکر سامعین کے قلوب میں ایک انقلاب پایا گیا اور اس قدر اثر انداز ہوئے کہ اکثر سامعین کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور سننے کے بعد لوگ جناب کے ارشادات پر عمل کرتے پائے گئے۔ ایسے عالم باعمل اور صوفی باصفا اور مرد کامل کا دنیا سے انتقال کر جانا ایسا ہے کہ ایک عالم محروم نظر آتا ہے۔ اور یقیناً نظر آ رہا ہے۔ حضرت کی مجلس اور معیت سے ایسے دروس سیکھے جو کتابوں سے نہیں ملتے۔ طوالت کے خوف سے میں مختصر عرض کر رہا ہوں۔ ورنہ وہ تمام باتیں اور پیارے پیارے ملفوظات تحریر کرتا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں حضرت کی نماز جنازہ میں بھی شریک ہوا۔ بعد از نماز جنازہ چہرہ انور کی زیارت کی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ انوار کی برسات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات مزید بلند فرمائے۔ آمین

حضرت نے اپنی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول میں گزاری تلامذہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بہترین تربیت فرمائی اور عالم باعمل بنائے جو اس وقت برطانیہ کے گندے ماحول میں بھی اپنے بزرگوں کی نشانیاں نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و فضل اور عمر و ایمان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت میں جو باتیں دیکھی ہیں ان مین سے کچھ یہ ہیں۔

بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل تھے۔

زیارت سے اسلاف کا نقشہ سامنے آ جاتا۔

زبان کی تبلیغ سے عمل کی تبلیغ زیادہ تھی۔

زبان میں اس قدر اثر تھا کہ دل کی دنیا بدل جاتی۔

Marfat.com

باجرأت اور بارعب تھے۔ بلند حوصلہ تھے۔

اخلاص کے پیکر تھے اور اخلاق اچھا تھا۔

رسول اکرم کے اسوۂ حسنہ کی بہترین تصویر تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مولانا حافظ محمد فاروق صاحب جہلمی

حال پیٹر برا (انگلینڈ)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات منبع فیوض و برکات تھی۔ آپ اسلاف کی علمی اور روحانی روایات کے امین تھے۔ ایک طرف آپ نے علمی فیوضات سے ایک کثیر حلقہ کو بہرہ یاب کیا تو دوسری طرف مختلف سیاسی تحریکوں میں جاندار کردار ادا فرما کر ہر موقع پر بہترین راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ آپ کا شمار بلا مبالغہ ان علماء میں ہوتا ہے جن کے بارے میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی متقی اور پرہیز گار امام کی اقتداء کی گویا اس نے میری اقتداء کی'' آپ کا انداز تبلیغ عہد حاضر کے جملہ مبلغین اسلام اور واعظین کرام کے لئے قابل تقلید اور مشعل راہ ہے علم و حکمت کا بحر بیکراں ہونے کے باوجود آپ ایسے انداز میں گفتگو فرماتے کہ مجمع میں موجود ہر سطح کے لوگ (علماء کرام اور عوام الناس) سبھی علم و حکمت کے موتیوں سے اپنا دامن بھر لیتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لاتعداد اور ان گنت صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ کی شخصیت میں ایمان کا نور' علم کا نور' عمل کا نور' تقویٰ' اخلاص' شریعت' طریقت اور روحانیت کا نور جھلکتا دکھائی دیتا تھا آپ ملت اسلامیہ کا درد رکھنے والی شخصیت تھے۔ آپ نے جہاں علم و حکمت کی شمعیں روشن کیں وہاں ملت

Marfat.com

اسلامیہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ٹھوس اقدام کیے۔ بلاشبہ آپ فضائل حمیدہ کا پیکر تھے۔

آپ ہردلعزیز شخصیت تھے۔ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کی دعوت پر پہلی بار جب آپ برطانیہ تشریف لائے تو برطانیہ میں قیام کے دوران پیٹر برا تشریف لائے۔ فقیر نے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمانے کی دعوت دی جسے آپ نے بڑی شفقت‘ محبت اور خلوص سے قبول فرمایا۔ چنانچہ حضور قبلہ عالم غریب خانہ پر تشریف لائے‘ ماحضرت تناول فرمایا‘ بچوں کے سر پر دست شفقت ومحبت پھیرا‘ دعاؤں سے نوازا‘ چند نصیحتیں فرمائیں اور تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ جو چند لمحات گزارے ان کی یاد سے آج بھی دل کی دنیا آباد ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین پاک کے تصدق سے آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ نے علم وحکمت کی جو شمعیں روشن کیں انکی برکات میں مزید اضافہ فرمائے آمین۔

مولانا قاری محمد ہدایت اللہ صاحب نقشبندی جماعتی

پیٹر برو (برطانیہ)

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ یا دوسرے علمائے حق کی شان میں اللہ کریم کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص قران پڑھے اور قرآن پڑھائے وہ سب سے افضل ہے حضرت نے اس حدیث پاک پر عمل کیا ہے حضرت کو بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے کیونکہ قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے ساری زندگی قرآن وحدیث

Marfat.com

پڑھا اور پڑھایا ہے میرے پاس تو کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں جو حضرت کی شان میں تحریر کر سکوں حضرت کو اللہ کریم نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ اللہ کریم آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان کو آپ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا صاحبزادہ محمد دلشاد حسین القادری صاحب

پرنسپل جامعۃ البتول مراۃ الاسلام لیڈز انگلینڈ

شمس ملت، مخدوم اہل سنت حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عالم صاحب کی شخصیت دنیائے سنیت میں محتاج تعارف نہیں ان کی دینی، مذہبی، علمی، تدریسی، اصلاحی اور اخلاقی ایسی خدمات ہیں جو کہ ناقابل فراموش اور یادگاری حیثیت کی مصداق ہیں۔

حضرت قبلہ حافظ صاحب بے باک مصلح، نڈر شریعت اسلامیہ کے مبلغ، انتھک مدرس، بلند پایہ کے ظاہری و باطنی مجاہد، ترویج و اشاعت دین میں بے لوث و مخلص، شریعت وطریقت کے رہبر نام ونہود سے بے نیاز اور بے شمار صفات حسنہ سے متصف ایک عظیم عالم باعمل تھے۔ حضرت اپنی مخلصانہ خدمات مذہبیہ و اسلامیہ کی وجہ سے ہمیشہ زندہ و جاوید رہیں گے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ پر انہیں جوار رحمت و قرب مصطفیٰ ﷺ کی دولت عظیمہ سے نوازے اور پسماندگان، متوسلین اور اہل سنت وطریقت کو ایسی شخصیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین بجاہ نبی الامین ﷺ۔

Marfat.com

مبلغ اسلام مولانا حافظ نور الدین صاحب جمیل قادری

(بیڈفورڈ لندن)

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

مخدوم اہل سنت استاذ العلماء والمشائخ رہبر طریقت و شریعت' مخزن علم و حکمت ماہر علوم اسلامیہ سیدی حضور قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ الحاج حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد حیات سرکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو لوگوں کے سینوں میں بسانا تھا اور علم کی شمع کو فروزاں کرنا تھا۔

علم کی اشاعت کے لئے آپ نے دن رات ایک کر دیے تھے دار الحدیث میں تشریف فرما ہوں یا سفر و حضر میں ہمہ وقت علم کی باتیں ہوتیں۔ بقول علامہ محمد یعقوب سیالکوٹی سیالکوٹ کی سرزمین پر اگر کسی نے علم کا کام کیا ہے تو وہ ذات شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم کی تھی۔

ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام مشائخ عظام نے آپ سے علم کی دولت حاصل کی شہر سیالکوٹ سے لیکر امریکہ' افریقہ' یورپ اور عرب میں آپ کے فیض یافتہ علماء کرام عشق و محبت رسول کا درس دے رہے ہیں۔ بقول حکیم محمد حنیف القادری سلطانی سیالکوٹ کی مساجد کے منبر و محراب کی زینت آپ کے قدم مبارک سے تھی۔ آپ ایک عظیم مدرس' عظیم فقیہہ' عظیم محدث' عظیم خطیب اور مفسر قرآن تھے۔ آپ ہر امیر و غریب کو شفقت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ علماء کی قدر مشائخ عظام کا احترام آپکا طرہ امتیاز تھا طلبہ سے شفقت حقیقی اولاد کی طرح تھی۔ دینی دولت کے ساتھ ساتھ دنیاوی دولت بھی عطا فرماتے تھے۔ اہل سنت کے لئے دل میں درد رکھتے تھے بقول علامہ

Marfat.com

عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ شہر اقبال میں اہل سنت کی پہچان قبلہ شیخ الحدیث کی ذات سے ہے۔

مسند تدریس سے لیکر محراب و منبر ہو یا خوشی غمی ہو حکیمانہ انداز میں سرکار مدینہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ آپ کا وعظ دلائل سے پر محققانہ اور عام فہم ہوتا تھا۔

سرزمین برطانیہ آپ دو مرتبہ تشریف لائے آپ کی محفلیں یادگار تھیں آپ سے بڑی بہاریں تھیں۔ ایسی شخصیتیں برسوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کے وصال سے صرف آپ کے صاحبزادگان ہی نہیں بلکہ شہر اقبال یتیم ہو گیا ہے۔ اللہ کریم آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آپ نے جو مرکز دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ روشنی کی صورت میں چھوڑا ہے اللہ کریم اس کو مزید روشن فرمائے آپ کے علمی اور روحانی جانشین حضرت علامہ صاحبزادہ حامد رضا مدظلہ العالی کے توسل سے آپ کا علمی اور روحانی فیض جاری و ساری رکھے آمین۔

مولانا قاری ذوالکفل حسین صابر چشتی صاحب

پرنسپل جامعہ نظامیہ ڈربی (برطانیہ)

انبیاء کے علم کے وارث علماء ہیں۔ (حدیث) استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ نہایت خوش اخلاق باوقار اور ملنسار شخصیت تھے۔ علم و فضل، تقوی و پرہیزگاری، خطابت و تدریس میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے ملکہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کرہ

Marfat.com

ارض پر دین متین کی خدمت کیلئے جن حضرات وشخصیات پر اپنا انعام واکرام فرمایا ان میں حضرت شیخ الحدیث کا بھی شمار ہوتا ہے۔ انسان کی رشد و ہدایت کا جو سلسلہ انبیاء کے ذریعہ تھا اس کے آخری مبلغ روح دو عالم خاتم الانبیاء المرسلین ہیں مگر رشد و ہدایت کا آفتاب قیامت تک روشن رہے گا ان حق پرست علماء ربانین میں ایک عالم ربانی شیخ الحدیث رحمہ اللہ علیہ تھے۔ یہ خالق کی کرشمہ سازی کہئے یا حسن اتفاق کہ آپ کا نام محمد عالم اسم بامسمیٰ نظر آتا ہے۔ حافظ محمد عالم نے عالم ہونے کا حق ادا کر دیا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (حدیث) کے مصداق ٹھہرے اس منصب پر فائز اس صدی کی عظیم ہستیوں میں آپ کا شمار ہوتا رہے گا۔ علمی حلقوں میں آپ ایک قد آور شخصیت تھے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر زندگی کو دین مصطفیٰ ﷺ کیلئے وقف کرتے ہوئے سیالکوٹ کی سرزمین پر جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی صورت میں عظیم درس گاہ دنیائے اہل سنت کی خدمت کیلئے قائم فرمائے۔ اس سے آپ کا مشن بھی پائندہ ہو گیا۔ جید علمائے اہل سنت کی قابل ذکر تعداد اندرون و بیرون ملک آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتی ہے۔ شومیٔ قسمت کہ میں دوران طالب علمی آپ سے مستفیض نہ ہو سکا۔ آپ کا علمی شہرہ دور تک سنائی دیتا تھا۔ مگر مجھے ان کی زیارت کا شرف یہاں انگلینڈ میں ہوا۔ میرے برادرم مخلصی فی اللہ علامہ مولانا حافظ فضل احمد قادری صاحب کو ان کی نسبت فرزندی حاصل ہے اس حوالہ سے قبلہ شیخ الحدیث پہلی بار جب انگلینڈ ڈربی میں تشریف لائے تو زیارت اور صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک سچے عاشق رسول تھے جوان کے چہرے کی مسکراہٹ سے عیاں رہا تھی۔ میری ان سے عقیدت کے دو پہلو تھے۔ ایک تو آپ قرون اولیٰ کی یادگار تھے۔ دوسرا ان کی ظاہری وضع قطع میرے والد گرامی مربی نعمت مولوی میاں علی محمد زید مجدہٗ کے مشابہ تھے۔ ایک دن آپ نے شفقت فرمائی میری عرض پر میرے غریب خانہ (ڈربی) تشریف لائے تو یہی بات قبلہ اباجی کے ساتھ مشابہت والی میں نے عرض

Marfat.com

کی تو آپ بڑے خوش ہوئے۔ ہر سنی عام وخاص کے ساتھ بڑے مشفق تھے۔ کچھ عرصہ ڈربی میں رہے اکثر ملاقاتوں کی وجہ سے آپ محبت فرماتے۔ یہاں کی مرکزی مسجد میں ایک دن آپ نے میلاد کے موقع پر خطاب فرمایا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم ایک قرات میں انفسکم مفتوح پڑھی جاتی ہے انفس بمعنی نفیس ترین۔ یہ بات فرما کر مجھے مخاطب ہوئے اور فرمایا قاری صاحب یہ قرات بھی کتنے مزے کی ہے۔ آپ نے حروف کے مخارج اور صفات لازمہ وعارضہ بیان کرنا شروع کر دیں فی البدیع قرات پر آپ کی تقریر سن کر بڑا مزا آیا کہنے لگے صحابہ کرام کس کمال کے لوگ تھے کہ حضورؐ کے دھن مبارک کے اندر نظریں جما کر یہ بھی نوٹ کر لیا کہ فلاں فلاں حروف کی ادائیگی کے وقت سرکار کی نطق مبارک دھن شریف کے کس کس حصے کا کس طرح بوسہ لیتی ہے۔ آپ کا خطاب محبت رسول سے لبریز ہوتا۔ سرکار کی محبت میں اکثر اوقات آپ پرنم ہو جاتے اور بے ساختہ فرماتے۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے

آپ دوبارہ نواسی کی تقریب عروسی کیلئے تشریف لائے مجھ سمیت چند دیگر احباب کو ایئرپورٹ استقبال کیلئے جانا ہوا۔ مسکراتا چہرہ خوش طبعی انداز میں تشریف لائے صاحبزادہ حامد رضا صاحب ہمراہ تھے۔ نقاہت کے باوجود برطانیہ آتے ہی تبلیغی محافل میں مصروف ہو گئے۔ کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ سلف کی یادگار علم کا مجسمہ حافظ محمد عالم داغ مفارقت دے جائیں گے۔ اچانک علیل ہونے کی اطلاع ملی تو یقین نہیں آ رہا تھا رابطہ کرنے سے علامہ فضل احمد صاحب نے علالت کی تصدیق فرمائی۔

چند دنوں بعد اس ڈربی شہر میں علم کا آفتاب غروب ہو گیا۔ جنازہ کا منظر دیدنی تھا برطانیہ بھر سے علماء و مشائخ اپنے مسلک کے عظیم سپوت کو خراج تحسین کے گلدستے پیش کرتے

Marfat.com

ہوئے الوداع کرنے اور زیارت کرنے کیلئے حاضر تھے۔ آپ کے چہرے کی مسکراہٹ وصال کے بعد بھی اسی طرح قائم تھی۔ جیسے فرشتوں نے خوشخبری سنا دی ہو کہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (القرآن) مصطفی ﷺ کے دین کے عالم روح کائنات ﷺ تری منتظر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم رحمہ اللہ کے درجے بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ رسولہ الکریم۔

علامہ مفتی شیخ فرید صاحب

تحصیل مفتی مظفر آباد آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر

حضرت مولانا شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب نور اللہ مرقدہ جید عالم دین خوش اخلاق، متواضع شخصیت تھے۔ تصنع و تکبر سے انہیں کوئی واسطہ نہ تھا۔ سادگی کا پیکر مجسم تھے۔ سلف صالحین کی طرح نام ونمود سے کوئی تعلق نہ رکھتے۔ آپ کی شخصیت عالمانہ عظمت و وقار کی مظہر تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق گوئی، مروت، حسن اخلاق، اکرام حنیف جیسی صفاتِ حمیدہ سے نوازا تھا۔ راقم کو 1987ء میں چند ایام حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ کو قریب سے دیکھنے اور ان کی محبت سے مستفید ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ 1987ء کو تنظیم المدارس پاکستان کے تحت منعقدہ سالانہ امتحانات کے موقع پر راقم کو جامعہ حنفیہ سیالکوٹ پاکستان کے سنٹر کی نگرانی پر مامور کیا گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ میرے قیام وطعام کا بہترین بندوبست فرمایا اور اپنے ایک خادم کو بلا کر خصوصی طور پر ہدایت فرمائی کہ جب تک یہ یہاں رہیں گے ان کا ہر طرح سے خیال رکھنا' اس عرصہ میں میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیث نماز فجر کے بعد

Marfat.com

روزانہ درسِ قرآن کریم دیتے نمازی حضرات ہمہ تن گوش بن کر بڑی عقیدت ومحبت سے آپ کا درس سنتے درس کا انداز علمی ہوتا مگر اتنے سہل اور عام فہم انداز سے بیان کرتے کہ کم علم لوگ بھی مستفید ہوتے۔ مسلک اہل سنت کی حقانیت کو بڑے مدلل انداز سے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اور روز مرہ پیش آنے والے مسائل بھی بیان فرماتے۔ آپ نے اس دوران فرمایا تھا میں نے اس مسجد میں کئی مرتبہ اول تا آخر قرآن پاک کا درس دیا ہے۔ آپ نے تعداد بھی بیان فرمائی تھی۔ لیکن مجھے اس وقت تعداد یاد نہیں ہے۔ اس دوران راقم کو ایک پریشانی لاحق ہوئی کہ تنظیم المدارس کی جانب سے بھیجے گئے پیپرز کو جب چیک کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے روز کا پیپر ہی مجھے بھیجے جانے والے پیکٹ میں شامل نہیں صبح سات بجے امتحان شروع ہونیوالا ہے۔ اور ابھی رات کا وقت ہے اسی وقت تنظیم المدارس کے امتحانی مرکز کے ناظم حضرت مولانا غلام محمد سیالوی صاحب سے کراچی رابطہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا تھوڑی دیر بعد کوئی حل تلاش کر کے آپ کو اطلاع دیدونگا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت مولانا سیالوی نے فرمایا کہ رات ایک بجے کی فلائٹ سے مولانا احمد علی قصوری لاہور آرہے ہیں لہذا آپ کسی طرح لاہور ائرپورٹ پہنچ کر ان سے پیپرز وصول کرلیں میں اس پریشانی کی حالت میں حضرت شیخ الحدیث کے گھر گیا۔ اور انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ تو آپ نے کمال شفقت ومہربانی سے فرمایا۔ پریشان ہونیکی کوئی ضرورت نہیں میری گاڑی موجود ہے آپ اس کو لے جائیں اور لاہور ائرپورٹ سے پیپرز وصول کرلیں۔ چنانچہ راقم اسی وقت لاہور روانہ ہو گیا۔ اور لاہور ائرپورٹ سے پیپرز وصول کر کے صبح سات بجے تک امتحانی سنٹر میں پہنچ گیا۔ مجھے آپ کی اس شفقت نے بہت متاثر کیا۔ اس عرصہ میں آپ جب بھی مدرسے میں تشریف لاتے خیروعافیت دریافت فرماتے اور بڑی محبت وشفقت سے ملتے۔ امتحانی ہال میں کبھی داخل نہیں ہوئے اور نہ ہی عام اداروں کے منتظمین کی طرح نگرانی پر اثر انداز ہونے کی کوشش فرمائی بلکہ ہماری سخت نگرانی کو دیکھ کر

Marfat.com

خوش ہوتے اور حوصلہ افزائی فرماتے۔

حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ بڑے حق گو نڈر اور بے باک عالم دین تھے آپ محکمہ اوقاف کی جانب سے خطیب بھی تھے ایک مرتبہ آپ کے پاس محکمہ اوقاف کی جانب سے ایک مراسلہ آیا ہوا تھا کہ جس میں آپ کو تنبیہ کی گئی تھی۔ شاید آپ نے کہیں جمعہ کے خطاب کے دوران حکومت وقت پر کوئی تنقید فرمائی تھی آپ نے وہ مراسلہ پڑھ کر ہمیں سنایا اور مسکرا کر فرمانے لگے میں ڈرنے والا نہیں ہوں حق بات بانگ دہل بیان کروں گا ایسے مراسلے ہمیں حق بیان کرنے سے باز نہیں رکھ سکتے بندہ جب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں زیر تعلیم تھا اس عرصہ میں اکثر علماء اہل سنت کی زیارت سے مشرف ہوا تنظیم المدارس کی سالانہ میٹنگ اکثر و بیشتر جامعہ نظامیہ میں ہی ہوا کرتی تھی جس میں ملک بھر کے اکابر و مقتدر علماء کرام تشریف لاتے کئی مرتبہ حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب کی تقریر سننے کا بھی موقع ملا۔ تنظیمی معاملات پر اگر کبھی علماء کرام کے درمیان کوئی نوک جھونک ہوتی یا کسی امر میں اختلاف ہو جاتا تو حضرت شیخ الحدیث فوراً اپنی نشست سے کھڑے ہو کر معاملے کو سلجھانے کی کوشش فرماتے اور ایسی پُر اثر گفتگو فرماتے کہ اختلاف کرنے والوں پر سکوت طاری ہو جاتا ایک میٹنگ کہ دوران مخدوم ملت محسن اہل سنت حضرت استاذی المکرم مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب مدظلہ العالی اور دیگر منتظمین تنظیم المدارس اور استاذ العلماء حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی رحمتہ اللہ تعالیٰ کہ درمیان کسی تنظیمی امور پر اختلاف پیدا ہو گیا تو حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ فوراً اپنی نشست سے کھڑے ہو کر حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی قدس سرہ العزیز سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے حضرت صاحبزادہ صاحب میں آپ کے پاؤں پکڑ کر گزارش کرتا ہوں آپ ناراضگی معاف فرما دیں اور اس تنظیم کو مزید موثر اور فعال بنانے کیلئے اپنا کردار ادا فرمائیں اور ان منتظمین حضرات کی حوصلہ افزائی فرمائیں میں مفتی عبدالقیوم

Marfat.com

ہزاروی صاحب اور ان کے تمام رفقاء کار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مسلک اہل سنت کی اشاعت و ترویج اور دینی مدارس کو باہم مربوط کرنے کیلئے جو خدمات انجام دیں ہیں وہ ان حضرات کا سنہری تاریخی کارنامہ ہے حالانکہ یہ حضرات ہمارے بچوں کی مانند ہیں۔ جو کام ان حضرات نے اتنے مختصر عرصہ میں انجام دیا ہے وہ کام ہم سے آج تک نہیں ہو سکا یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے آپ کی یہ گفتگو سن کر حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی نور اللہ مرقدہ خاموش ہو گئے ایک مرتبہ راقم حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر تھا اسی اثناء میں حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب اور حضرت مولانا محمد حسین حقانی صاحب دربار میں حاضری کیلئے تشریف لائے اچانک دونوں کا آمنا سامنا ہوا تو باہمی محبت و الفت سے بغلگیر ہوئے سلام اور ایک دوسرے کی خیریت دریافت فرمانے کے بعد ایک دوسرے سے دعا فرمانے کا کہنے لگے حضرت حقانی صاحب کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث نے حضرت ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ کی مرقد منور کے سامنے کھڑے ہو کر بڑی عاجزی و انکساری سے دعا فرمائی اور اس کے بعد حضرت حقانی صاحب مدظلہ العالی سے فرمایا اب آپ میرے لئے دعا فرمائیں حضرت حقانی صاحب نے بھی بڑی رقت انگیز دعا فرمائی اور دعا میں کہنے لگے اے اللہ حضرت حافظ صاحب ایسے اکابر علماء کا سایہ ہم اہل سنت پر تادیر قائم رکھ بندہ ان بزرگ ہستیوں کے باہمی ادب و احترام اور عزت و تکریم کا منظر دیکھ کر بڑا متاثر ہوا راقم کو مظفر آباد سے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ کے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کا ایک جم غفیر تھا جس میں عوام علاقہ کے علاوہ ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام و مشائخ طریقت و سیاسی و سماجی عمائدین کی ایک کثیر تعداد بھی موجود تھی جنازہ پڑھانے کے لئے سیالکوٹ کی مرکزی عیدگاہ کا انتخاب کیا گیا تھا نماز جنازہ میں

Marfat.com

شرکت کیلئے آنیوالوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ عید گاہ بھر گئی تو لوگوں نے عید گاہ کے باہر قبرستان اور گلیوں میں صفیں بنا کر نماز جنازہ ادا کی نماز جناہ سے قبل کسی صاحب نے دوران تقریر یہ فرمایا کہ آج ہم اس شخصیت کی نماز جنازہ ادا کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں جس شخصیت نے عمر بھر امیر و غریب کی تفریق کئے بغیر ہزاروں مسلمانوں کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی تو میں نے اپنے قریب صفوں میں کھڑے کئی لوگوں کو دیکھا کہ ان کی آنکھیں اشکبار تھیں اس روز حضرت حافظ صاحب کہ سوگ اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی خاطر سیالکوٹ کے اکثر بازار بند تھے یوں محسوس ہوتا تھا پورا سیالکوٹ شہر حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کی جدائی پر سوگوار ہے یہ بات سیالکوٹ کے باسیوں کی حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و عقیدیت کی واضح دلیل تھی حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب سنی جہاد کونسل آزاد کشمیر کے بانیوں میں سے تھے اس سلسلے میں کئی مرتبہ آزاد کشمیر تشریف لائے اور یہاں کی مذہبی تنظیموں دینی حلقوں اور علماء اہل سنت سے ملاقات فرماتے اور انہیں جہاد کشمیر میں فعال کردار ادا کرنے کی تاکید کرتے اور علماء کرام کو باہمی اتحاد و اتفاق کی تلقین فرماتے آپ واقعی اسلام اور اہل اسلام کے لئے ایک دردمند دل رکھنے والی شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادگان اور دیگر عزیز و اقارب کو آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا صاحبزادہ محمد حمید الدین صاحب برکتی

مہتمم جامعہ اسلامیہ برکاتیہ مظفر آباد

حضرت شیخ الحدیث استاذ العلماء حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی حیات

Marfat.com

پر تبصرہ احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ مجھے یاد آتا ہے وہ وقت جب تحریک نظام مصطفیٰ کیلئے حزب الاحناف سے آغاز ہوا تو حضرت مجاہد اہل سنت مولانا عبدالستار خان نیازی قائد اہل سنت مولانا الشاہ احمد نورانی حضرت پیر سید ابوالبرکات شاہ' مولانا عمر اچھروی' مفتی محمد حسین نعیمی اور شیخ الحدیث حافظ محمد عالم سیالکوٹی نے جس بھرپور انداز سے تحریک کی قیادت کی وہ ناقابل فراموش ہے تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا تحریک ختم نبوت ہو تحریک آزادی کشمیر ہو ہر موقع پر اور ہر محاذ پر حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات سنہری حروف میں ہوں تو بھی حق ادا نہ ہوگا۔ حضرت شیخ الحدیث جہاں ایک استاد تھے۔ تو علم الحدیث سے لے کر منطق و فلسفہ صرف و نحو میں مکمل جامعیت رکھتے تھے۔ عسکری محاذ پر نہ صرف قائد بلکہ عظیم مجاہد تھے آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک ختم نبوت کی سنہری داستان کو اپنے غازیانہ خون سے رقم کر کے اہل سنت کا سر ہمیشہ کیلئے بلند کیا اگرچہ آپ کی تاریخی زندگی کا ہر دن ایک سنہری داستان ہے مگر میں ان چند ہی الفاظ کے ساتھ آپ کی روح کو خراج عقیدت و تحسین پیش کرتے ہوئے قلندر لاہوری کے اس شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

مولانا محمد عبدالرزاق چشتی صاحب

وائس چیئرمین علماء و مشائخ کونسل و ممبر اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد

جب جہالت کی گھٹائیں چھانے لگتی ہیں تو قدرت اجالوں کے سامان مہیا کر دیتی ہے جب بھی مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہونے لگتا ہے تو پروردگار عالم کی طرف

Marfat.com

سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے اسباب وجود میں آنے لگتے ہیں کفر و اسلام کی یہ آویزش ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے مگر چونکہ قدرت کو اسلام کی حقانیت اور اسکی سربلندی مقصود ہے اس لئے مختلف ادوار میں صاحبان علم و فضل عشق مصطفیٰ کی دولت سے بہرہ ور ہو کر کفر کی تگ و تاز کا مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت و ترویج کا باعث بنتے ہیں یہ مدت ایک مدت سے قحط الرجال کا شکار ہے جو صاحب کمال بزم ہستی کو الوداع کہتے ہوئے عالم جاودانی کا رخ کرتے ہیں اپنی جگہ خالی چھوڑ جاتا ہے تو اس کا خلا مدتوں پر نہیں ہوتا۔ خصوصا جب کوئی ہستی داغ مفارقت دے جاتی ہے جو علم و عرفان محبت و خلوص عبادت و ریاضت اور ولایت کا حسین منبع ہو قول اور عمل کی برکات سے بیک وقت مزین ہو جس کا دل امت محمدیہ کے غم میں ہر وقت اشک فشاں ہو اور جس کا ذہن کسی جادہ مستقیم کا سراغ لگانے کیلئے ہر وقت فکر تدبر میں مشغول ہو جسکی سیرت کی تابانی اور جس کی روح کی پاکیزگی مردہ دلوں اور افسردہ روحوں کو حیات نو کا پیغام دے رہی ہو جب کوئی ایسی ہستی اٹھ جاتی ہے تو غم واندوہ کے گھپ اندھیرے فضا پر محیط ہو جاتے ہیں کیونکہ اصول فطرت ہے کہ جن قدسی نفوس کو رشد و ہدایت کا منصب جلیلہ تفویض کرنا مقصود ہوتا ہے ان کی پرورش و تربیت کے مراحل بھی ایک خاص نہج اور مخصوص ڈھب پر ہوتے ہیں پیدائش تا وفات تک کا لمحہ لمحہ فیضان خداوندی افکار شریک اور نگہبان ہوتا ہے ابتداہی سے ان کی عادات واطوار اعمال و کردار میں تقویٰ و پرہیزگاری کی خوشبو آ رہی ہوتی ہے وہ ہر آن اپنے خالق کے لطف و کرم سے سرفراز دائمی سعادتوں کی جانب بڑھتے چلے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی پاکیزہ زندگی کا ہر دور اپنے عہد کے سماجی پس منظر میں منفرد و ممتاز دکھائی دیتا ہے میرے ان تمہیدی کلمات سے میری مراد شیخ الحدیث جامع علوم معقول و منقول علامہ حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمتہ کی حیات مبارکہ اور ذات ہے جنہوں نے شب و روز محنت کر کے ان عظیم اساتذہ سے فنی علوم کو حاصل کیا اور آگے

Marfat.com

اس کی تقسیم ترویج واشاعت میں کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ حافظ صاحب علیہ الرحمتہ جودوسخا' عفوودرگزر علم وحوصلہ تحمل وبردباری زہدوتقویٰ' عبادت وریاضت' شجاعت وبساطت' حق گوئی وبے باکی' استقلال واستقامت تسلیم ورضا توکل وقناعت اور مہمان نوازی آپ کی مثالی خصوصیات ہوتی تھیں آپ عملی طور پر بذیل شعر کے مصداق تھے۔

موت کے بادل میں ہائے ماہ کامل چھپ گیا

رات کی تاریکیوں میں جارہا تھا قافلہ لٹ گیا

جہاں آپ دوراندیش ومسند ارشاد پر جلوہ فگن تھے وہاں پر آپ تحریک آزادی کشمیر پر بھی باریک بین نگاہوں سے توجہ فرمارہے تھے۔۔۔۔وہ مرد قلندر جس نے مسلمانان کشمیر وپاکستان کے قلوب میں خودی اور خداشناسی کی روح پھونکی جس نے اہل کشمیر ڈوگرہ سے نجات حاصل کرنے کی راہ بنائی۔ اور جس نے جہاد کشمیر میں عملی طور پر شریک ہوکر ایک نیا نمونہ پیش کیا جس کی بدولت مسلمانان کشمیر وپاکستان میں جذبہ جہاد کی دولت سے بہرور ہوئے اور آج ہزاروں مسلمان جام شہادت جہاں نوش کرچکے ہیں وہاں ہزاروں ہی سنی جہاد کونسل کے قائدین کے حکم کے منتظر ہیں کہ بھارت کے ظلم وجبر کے خلاف اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرسکیں۔ وہ مرد درویش جس کے سینہ میں عشق رسول کا دریا موجزن تھا۔ جس کے دل میں اپنے شیخ طریقت کی محبت کا طوفان برپا تھا۔ اور باطل کے اندھیروں میں کئی برس تک جن کی شمع کو روشن کرنیوالا گلشن علم وفضل کا خوشبودار پھول محافظ شریعت اسلام تصویر اخلاق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر اس دارفانی سے داربقاء کی جانب رحلت فرماگئے۔

صورت از بے صورت آمد بیروں

بازشتہ انا الیہ راجعون

میں اپنی طرف سے وابستگان شیخ الحدیث کی طرف سے دست بدعا ہوں کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اس پاک سیرت ہستی کو اپنی رحمت کی شان کے مطابق مقام ارفع عطا فرمائے اور ان کی برکتوں سے ان کے سارے خاندان اور مریدین اور جملہ متوسلین کو ہمیشہ بار آور رکھے بالخصوص صاحبزادہ علامہ حامد رضا صاحب سلمہ کو اپنے والد گرامی کی جلائی ہوئی شمع کو مزید روشن وتابندہ رکھنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد فضل الدین صاحب چشتی نظامی
نائب خطیب دربار عالیہ سہیلی سرکار (آزاد کشمیر)

مرد صاحب دل رساند فیض در موت و حیات
شاخ گل چوں خشک گرد د وقت سرما آتش است

ترجمہ ومفہوم۔ کہ مرد حق آگاہ زندگی اور موت میں برابر فیض رساں ہوتا ہے جس طرح ہری شاخ جب خشک ہو جائے تو سردیوں میں آگ جلانے کے کام آتی ہے اور اسکی آگ سے سردیوں کی ٹھنڈک سے بندہ محفوظ ہو جاتا ہے گویا سردی اور گرمی ہر دو موسموں میں لکڑی باعث راحت ہے بعینہ مرد حق آگاہ جب دنیا پر زندہ رہتا ہے علم وفضل رشد وہدایت سے گم گشتگان کو جادہ مستقیم کی طرف راہنمائی فرماتا ہے مرد کامل کی اس فیوض وبرکات کی فیض رسانی کے متعلق حضرت مرزا عبدالقادر دہلوی کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے۔

قدر تو کس چہ داند بر تو جاں افشانند
اے آفتاب تابان گنجی و گنج مفتی

میری قدر وقیمت کی اگر کوئی شخص پہچان کر لے تو اپنی جان تجھ پر نچھاور کرے تو وہ چمکتا ہوا سورج ہے کہ فیوض وبرکات کے خزانے تقسیم کر رہا ہے اور خزانے بھی مفت

Marfat.com

تقسیم کر رہا ہے۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ بندہ مومن جب دنیا سے انتقال کر جاتا ہے تو اس کے درجات ستر گنا زیادہ ہو جاتے ہیں۔

شیخ الحدیث والتفسیر جتنا عرصہ اس عالم ناپائیدار مین رونق افروز رہے قال اللہ وقال الرسول میں مصروف رہے۔

چونکہ حضرت شیخ الحدیث نے درسیات کی تکمیل عالم کے عظیم روحانی پیشوا وارث علوم مولائے علی حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری کے فرزند ارجمند و جانشین، محدث اعظم، رازی عصر مفخر عرفائے اعصار مرجع فضلائے امصار نباض فطرت انسانی خطیب منبر سحر بیانی علامہ سید ابولبرکات شاہ صاحب قدس مہتمم حزب الاحناف کے حضور زانوئے تلمیذ طے کیا اور یہ حضرت سید ابوالبرکات شاہ صاحب کی بلند نگاہ سخن دلنواز کا اعجاز تھا کہ حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد علامہ ایک کامیاب مدرس، محدث، مفکر، مصنف، مجاہد، کشتہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ادب یافتہ اہل بیت اطہار فیض یافتہ صحابہ کبار، تربیت یافتہ اولیا کاملین ہونے کا شرف حاصل ہوا اب اس قد و قامت کے انسان خال خال نظر آئیں گے آہستہ آہستہ یہ دوکانیں بند ہو رہی ہیں خدا کرے جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں علم و فضل اور اخلاص و محبت کا یہ فیض جاری و ساری رہے۔

مولانا محمد عابد حسین صاحب نورانی

مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ نظامیہ رضویہ (آزاد کشمیر)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پہلی مرتبہ مظفر آباد میں حضرت مبلغ اسلام علامہ مولانا قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہ العالیہ کے ساتھ زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

Marfat.com

حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ ستر سال کی عمر میں بھی جہاد کشمیر کے حوالے سے جوانوں سے زیادہ پر جوش تھے یوں تو آپ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کی تحریکوں میں قائدین کے شانہ بشانہ رہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی تدریسی، دینی، مذہبی، مسلکی اور سیاسی خدمات کے حوالے سے احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے اور حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات کو عالم اسلام ہمیشہ یاد رکھے گا۔ ان ہی الفاظ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔

لحد میں عشق نبی کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب قادری
دربار عالیہ ارتالہ شریف نزد کلووال سیالکوٹ

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء الحاج پیر حافظ محمد عالم نور اللہ مرقدہ یہ وہ نام ہے جو محتاج تعارف نہیں بلکہ آپ کا اسم گرامی سامنے آئے تو یہ بات اظہر من الشمس واضح ہو جاتی کہ اس خطہ سیالکوٹ میں علمی، ادبی، سیاسی حلقوں میں آپ کا کیا مقام تھا اور جہاں بھی علمی اور روحانی محافل اور بزرگان دین کے فیوض و برکات کا ذکر ہوگا وہاں حضرت شیخ الحدیث کے مقام اور فیوض و برکات کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جائیگا۔ کہ جس شخصیت کے شاگرد پاکستان اور یورپین ممالک میں تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ میدان علم و فضل کے عظیم شہسوار تھے۔ آپ کا بیان علمی اور تحقیقی ہر لحاظ سے منفرد اور عشق مصطفیٰ ﷺ میں پر کیف ہوتا تھا۔

محرام الحرام میں آپ کئی دفعہ ارتالہ شریف لائے اور آپ سے ذکر

Marfat.com

اہل بیت سننے کا موقع ملا جس میں عشق رسول ﷺ اور محبت اہل بیت میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث کی شخصیت رنگی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور آج جبکہ آپ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے تو زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلتے ہیں۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عابد حسین چوہدری صاحب

پرائیویٹ سیکرٹری وزیر مال آزاد کشمیر

استاد العلماء شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا نام نہیں بلکہ ایک جماعت اور ایک تحریک کا نام ہے۔ آپ کی موت بھی ایک شخص کی موت نہیں بلکہ ''موت العالم موت العالم'' کے مطابق ایک جہاں کی موت ہے۔

آپ کی تبلیغ کا انداز انتہائی سادہ اور عام فہم تھا۔ آپ کے وعظ کا مقصد لوگوں کو شریعت محمدی کی بات سمجھانا ہوتا تھا۔ یہ آپ کے اخلاص کی برکت تھی کہ ان پڑھ دیہاتی لوگ بھی آپ کی بات آسانی سے سمجھ لیتے تھے۔ آپ ایک عالم ہی نہیں بلکہ عالم باعمل تھے۔

آپ نے دین، قوم اور ملک کی جس انداز میں خدمت کی ہے اس کی برکت سے رہتی دنیا تک آپ کا نام زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)۔

محترم میاں محمد بشیر صاحب نقشبندی

مہتمم دار العلوم نقشبندیہ نظامیہ رضویہ مظفر آباد آزاد کشمیر

جامع منقولات و معقولات استاذ العلماء مجاہد جہاد کشمیر غازی تحریک ختم النبوت

Marfat.com

وتحریک نظام مصطفیٰ آفتاب اہل سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیکر حسن و جمال وعلم منبع اخلاص وعمل تھے۔میری آپ سے پہلی ملاقات 1985ء میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں ہوئی بعد میں سنی جہاد کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا تو بارہا حاضری کا شرف نصیب ہوا۔

سنی جہاد کونسل کے حوالے سے ہدایت جاری فرماتے ہوئے فرمایا کرتے تھے اخلاص وثابت قدمی سے کام کرو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

ایک دفعہ سنی جہاد کونسل کے عسکری ونگ حزب المصطفیٰ جموں وکشمیر کے مرکزی دفتر میں اپنا موقف بذیل اشعار بیان فرمایا۔

غدار وطن غدار قوم اس پاک وطن میں کیونکر ہیں
میں پوچھتا ہوں یاران وطن یہ کانٹے چمن میں کیونکر ہیں
ناموس محمد عربی پر ہم جان بھی نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خون مانگا تو ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

میں دارالعلوم نقشبندیہ نظامیہ رضویہ قاضی آباد تحصیل وضلع مظفر آباد کے سلسلے میں حاضر ہوا تو خوب حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ آرام سے بیٹھ کر اخلاص سے کام کریں اللہ تعالیٰ خود امداد فرمائے گا کچھ عرصہ کے بعد جب پھر ملاقات کا شرف نصیب ہوا تو آپ نے سختی سے فرمایا استقامت سے بیٹھ کر کام کرو اللہ مدد فرمائے گا۔اس ارشاد گرامی پر راقم توکل علی اللہ کرکے بیٹھ گیا تو یہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت ہے کہ آج الحمد للہ ادارہ اپنی دینی خدمات بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت شخصیت کی ناقابل بیان یادگاروں کو ضبط تحریر میں لانا مجھ جیسے نابکار کیلئے مشکل ہے آخر میں آپ کی روح کو خراج تحسین و

Marfat.com

عقیدت پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو بلندی نصیب فرمائے۔آمین۔

سید طفیل حسین کاظمی صاحب

مرکزی صدر انجمن اساتذہ جموں وکشمیر

موت العالم موت العالم

حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات دنیائے عالم وفضل میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔آسمان علم کے وہ نیر تاباں تھے جنکی ضیاپاشی سے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔سیالکوٹ میں آپ جامعہ حنفیہ میں مسند تدریس پر فائز تھے راقم نے کئی ایک جلسوں اور اجلاسوں میں آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور آپ کے درد مند دل سے نکلنے والے کلمات سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔بڑی پرسوز اور دل میں اترنے والی گفتگو فرماتے۔بلاشبہ ملت ومسلک کا درد آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ نے کبھی مصلحت سے کام نہیں لیا۔مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کی پاسداری آپ کا طرہ امتیاز تھی۔تدریس میں آپ کو طولیٰ حاصل تھا۔زہد وتقویٰ کا آپ مرقع تھے۔اور اسلاف کی تصویر تھے۔آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے آپ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔اس پیرانہ سالی میں بھی آپ کئی بار سیالکوٹ سے آزاد کشمیر کے مختلف اضلاع میں تشریف لاتے رہے۔اور مجاہدین' مہاجرین اور متاثرین کی ہر ممکن خدمت فرماتے رہے۔یقیناً آپ کی ذات نمونہ عمل تھی۔راقم ذاتی طور پر یہ محسوس کرتا ہے کہ آپ کی وفات حسرت آیات سے دنیائے عالم وعمل میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا۔جو پُر ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ایسے مجاہد ملت صدیوں میں کہیں

Marfat.com

پیدا ہوتے ہیں۔آپ کے اس دنیا سے چلے جانے سے اہل سنت کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔آپ نے اپنی محنت سے جو چراغ روشن کئے ان کے ذریعے آپ کا نام نامی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑ کروڑ لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔(آمین)

محمد ارشد سلیم قادری صاحب

مدیر اعلیٰ مجلہ علم وقلم سیالکوٹ

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ اپنے ہزاروں پرستاروں کو اشکبار اور سوگوار چھوڑ کر ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعتہ المبارک ۵ بجے صبح برطانیہ کے وقت کے مطابق اور پاکستان کے حوالے سے ایک بجے شب' ڈربی برطانیہ کے ہسپتال میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مالک ارض وسما کے پاس پہنچ گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ ۱۱ جولائی ۱۹۹۹ء کو ڈربی کی جامع مسجد برطانیہ کے خطیب اور اپنے داماد مولانا حافظ فضل احمد قادری کی صاحبزادی اپنی نواسی کا نکاح پڑھانے کے لئے برطانیہ تشریف لے گئے تھے۔ان کے ساتھ ان کے صاحبزادہ علامہ حافظ محمد حامد رضا ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ بھی تھے۔آپ کا ارادہ تھا کہ یہاں سے فراغت پا لینے کے بعد حرمین شریفین تشریف لے جائیں گے اور وہاں عمرہ ادا کر کے واپس سیالکوٹ لوٹ آئیں گے۔لیکن سعودی عرب کے سفارت خانے نے ویزا جاری نہیں کیا۔بعد میں آپ نے اپنے صاحبزادہ علامہ حافظ محمد حامد رضا کی خواہش کے مطابق رمضان المبارک میں دوبارہ سیالکوٹ سے آکر عمرہ ادا کرنے اور مسجد نبوی میں اعتکاف

Marfat.com

پذیر ہونے کا پروگرام بنالیا تھا۔ لیکن قدرت کو یہ منظور نہیں تھا۔ آپ نے پاکستان واپس آنے کے لئے ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء کو ہوائی جہاز کی نشست مخصوص کرالی تھی۔ اور بہت خوش تھے' سفر کی تیاریاں شروع ہی تھیں کہ اچانک ۵ اگست کو آپ کی طبیعت علیل ہوگئی۔ اور ۸ اگست کو ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ڈربی برطانیہ کے ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہوگئے۔ ڈاکٹروں کی دن رات کوشش کے باوجود آج جان بر نہ ہو سکے۔ اور آخر ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء کو برطانیہ کے وقت کے مطابق صبح پانچ بجے آپ انتقال فرما گئے۔ اور اس طرح وہ آفتاب علم وعرفان غروب ہوگیا جس نے برسوں تک رشد وہدایت کے چراغ کو اپنے خون جگر سے روشن رکھا اور اس کی شعاعیں پاکستان سے نکل کر بیرونی دنیا تک پھیل گئیں تھیں۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں تھا کہ یوں اچانک اپنے ہزاروں پرستاروں کو اکیلے اور تنہا چھوڑ جائیں گے۔ انتقال کے وقت آپ کے صاحبزادہ علامہ محمد حامد رضا کے علاوہ آپ کے داماد حافظ فضل احمد اور رشتہ دار موجود تھے۔ وہ جسمانی طور پر تو ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن ان کی یادیں ہمیشہ دلوں میں رشد وہدایت کے چراغ روشن کرتی رہیں گی۔ وہ نہ صرف ایک بے مثال عالم دین تھے بلکہ ان کی گرفت ہمیشہ زندگی کے تمام مکتب فکر پر مضبوط رہی۔ وہ اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے جو کوششیں کیں۔ وہ بارآور ثابت ہوئیں۔ اور آج ان ثمرات سے اہل ذوق استفادہ کر رہے ہیں۔

آپ کے انتقال کی پر ملال خبر چند لمحوں میں پورے برطانیہ میں پھیل گئی اور ان کے رشتہ داروں کے علاوہ ہزاروں سوگوار دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پہنچ گئے تھے۔ آپ کو غسل دینے کی سعادت ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری' آپ کے داماد قاری علی محمد قادری' مولانا فضل محمد' محمد فیضان' محمد عمر اور افتخار احمد کو حاصل ہوئی۔ وصال کے بعد آپ کا چہرہ نورانی اور لبوں پر تبسم تھا۔ جو مرد مومن کی نشانی ہے۔ بقول اقبال''

Marfat.com

نشان مرد مومن باتو گویم
چو مرگ آئید تبسم برلب اوست

برطانیہ میں آپ کی نماز جنازہ میں آپ کے لاتعداد شاگردوں' ارادت مندوں' عقیدت مندوں' علمائے کرام' مشائخ عظام اور مسلمانوں نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ برطانیہ کی تاریخ میں اس سے بڑا جنازہ پہلے کم ہی دیکھا گیا تھا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے شاگرد رشید پیر طریقت علامہ الحاج صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن نے پڑھائی۔ جن کا تعلق آزاد کشمیر کے قصبہ ڈھانگری شریف سے تھا۔ نماز جنازہ کے وقت رقعت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ کوئی آنکھ ایسی نہیں تھی۔ جو آپ کی یاد میں اشکبار نہ ہو چہروں پر حزن و ملال نمایاں تھا۔ جو صاف بتا رہا تھا کہ انہیں شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ سے بچھڑنے کا غم بہت ہی زیادہ تھا۔ ہر طرف سے سسکیوں اور ہچکیوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ آج کا دن جنازہ میں شریک افراد کے لئے قیامت سے کسی بھی طرح کم نہ تھا۔ ایک تاریخ ساز عہد دم توڑ گیا تھا۔ اور اس طرح ۵۱ سال تک علم و عرفان' رشد و ہدایت کا اجالا کرنے والا چراغ بجھ تو گیا' لیکن اپنے پیچھے روشنیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سفر اور سلسلہ چھوڑتا گیا۔ جو ہمیشہ ان کی یادوں کو تر و تازہ رکھے گا۔

برطانیہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے فوراً بعد آپ کے جسد مبارک کو پاکستان روانہ کر دیا گیا تھا جہاں ان کی وفات کی المناک خبر پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ لاہور کے ہوائی اڈے پر آنا شروع ہو گئے تھے جہاں ان کی آمد متوقع تھی۔ مقررہ وقت پر آپ کا جسد مبارک جو ایک تابوت میں بند تھا پہنچ گیا۔ اور ہر طرف آہ و بکا کی آوازیں بلند تھیں۔ سوگواروں نے ہاتھوں ہاتھ تابوت کو وصول کیا۔ اور پھر ایک جلوس کی شکل میں آپ کا تابوت سیالکوٹ لایا گیا۔ جہاں پورا شہر سیالکوٹ اور ملک

Marfat.com

پاکستان سے لوگوں کا ہجوم آپ کا آخری دیدار کرنے کے لئے جمع ہو گیا تھا۔ یہاں پر لوگوں کی تعداد شمار کرنے سے بھی شمار میں نہیں آ رہی تھی' زندگی کے تمام مکاتب فکر کے لوگ موجود تھے جن میں علماء کرام' مشائخ عظام کے علاوہ صنعت کار' تاجر' مزدور' محنت کش' دانشور' سیاستدان' اہل علم وقلم اور اہل ذکر وفکر غرضیکہ سب شامل اور موجود تھے۔ ہر طرف انسانوں کا ایک سیلاب رواں دواں موجزن تھا جو اپنے ایک مربی' محسن' صاحب علم وعرفان' حافظ قرآن اور ممتاز عالم دین کو خراج عقیدت پیش کر رہا تھا۔ بڑا ہی درد انگیز منظر تھا۔ ہر طرف سے ذکر وفکر' تسبیح وتہلیل' کلمہ وکلام' درود وسلام اور اللہ کی صداؤں کی گونج میں یہ صدا بلند ہو رہی تھی کہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

یہاں پر آپ کی دوسری نماز جنازہ' دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف گجرات کے سجادہ نشین پیر طریقت الحاج صاحبزادہ پیر حیدر شاہ صاحب قادری مدظلہ' جو آپ کے شاگرد رشید بھی ہیں انہوں نے پڑھائی۔ تاریخ کا یہ ایک بے مثال جنازہ تھا جس میں لوگوں کا شمار میں لانا اور آنا مشکل تھا۔ نماز جنازہ میں شمولیت یقیناً بخشش کا سامان تھا۔ مرکزی عیدہ گاہ بجلی گھر کے وسیع میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آخر آپ کو جامع مسجد دودروازہ سیالکوٹ میں انتہائی عقیدت واحترام کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ جہاں آپ نے ظاہری زندگی کا کافی حصہ گزارا تھا۔ اور ہمیشہ پھلنے پھولنے والا باغ لگایا تھا۔ آج یہاں عقیدت مندوں کا ایک نہ ختم ہونے والا ہجوم ہر وقت موجود دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے قال اللہ وقال الرسول کا جو حق ادا کر دیا ہے لوگ اسے برسوں تک یاد رکھیں گے۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی علم وعرفان سے روشن کی ہوئیں شمعیں ہمیشہ لوگوں کو رشد وہدایت کا راستہ دکھاتی رہیں گی۔

Marfat.com

خطیب اہل سنت ابوالحسن سید شبیر احمد صاحب خوارزمی سیالوی۔
کھیوڑہ ضلع جہلم

فقیر غائبانہ طور پر تو کافی عرصہ سے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء علامہ الحافظ مولانا محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ سے واقف تھا۔ اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ کے شاگرد مولانا سید حاکم شاہ صاحب کھیوڑہ بنگلہ پہاڑی میں خطیب تھے مگر زیارت کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب میں سیالکوٹ حافظ محمد ریاض صاحب کے جلسہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا آپ کی صدارت تھی آپ سفید لباس میں ملبوس تھے سفید عمامہ شریف اور عینک لگائے ہوئے تھے جب جلسہ گاہ میں میری حاضری ہوئی تو آپ کرسی سے اٹھے اور مجھ سے اس طرح بغل گیر ہوئے جیسے مدتوں کی آشنائی ہو ۔میں اس پدرانہ شفقت سے بے حد متاثر ہوا۔ دوران تقریر آپ کے آنسو جاری ہو گئے ۔اور بار بار عینک اتار کر اپنے آنسوؤں کو ایک سبز رنگ کے لکیر دار رومال میں جذب فرماتے آپ کی اس کیفیت کو دیکھ کر مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بے پایاں خزانہ حاصل ہے۔ اور آپ بڑی فیاضی سے اسے اپنے تلامذہ میں تقسیم فرما رہے ہیں۔ ایک دو مرتبہ لاہور میں بھی آپ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ سے نیاز حاصل رہا۔

جہاں تک آپ کی دینی اور سیاسی خدمات کا تعلق ہے۔ تو آپ نے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی فرمائی اور اہل سنت و جماعت کی کوئی ایسی تحریک نہیں جس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔ آپ نے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کیلئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دن رات ان تھک محنت کی۔ کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کیلئے جو کام آپ نے سرانجام دیا

Marfat.com

اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے اپنی ساری زندگی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ درسگاہ کے معاملات سے ملکی وملی معاملات تک ہر میدان میں جو اپنی یادوں کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں وہ رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے اور اس حوالے سے آپ کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے علم وعمل کے جو چراغ روشن کئے ہیں راہ حق کے متلاشی ان سے ہمیشہ روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔ علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی زبانی آپ کی وفات حسرت آیات کا سن کر دل حزیں کو از حد صدمہ ہوا اور بے ساختہ زباں سے نکلا۔ موت العالم موت العالم اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کے فیضان کو جاری وساری رکھے۔ آمین بجاہ طہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

صاحبزادہ سید ریاض الحسن شاہ صاحب
مہتمم جامعہ اسلامیہ غوثیہ گلستان زبیر چکوال

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ سے پہلی ملاقات علامہ مناظر اسلام قاطع نجدیت جناب مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری کی وساطت سے ان کی منعقد کردہ سالانہ محفل میلاد شریف میں ہوئی۔ تو جیسا حضرت صاحب کے بارے علامہ ضیاء اللہ صاحب کی زبان سے سن رکھا تھا۔ ویسا ہی انہیں پایا اور سونے پہ سہاگہ کا کام ان کے خطاب نے کیا کہ ایسا عالمانہ، محققانہ وعظ صرف ایسی شخصیت کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا وعظ سننے

Marfat.com

والے پر فوری طور پر اثر کر سکتا تھا۔ اور آپ کو اپنے خطاب پر مکمل عبور ہوتا تھا۔ کلام ایسی بلیغ اور فصیح اور مقتضی حال کے مطابق کرتے تھے کہ محفل میں موجود ہر شخص آپ کے مدعا کو پالیتا تھا اور آپ کی زیارت کرنے والا آدمی یہ کہہ اٹھتا تھا کہ یہی وہ ہستیاں ہیں کہ جنکے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے بہترین شخص (اولیاء اللہ) وہ ہیں کہ جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جائے اوکما قال علیہ السلام

حضرت صاحب بہت بڑے محدث، مفسر محقق اور عالم باعمل تھے آپ کی اہل سنت و جماعت کیلئے بہت بڑی بڑی خدمات ہیں جن کا شمار کرنا بھی مشکل ہے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی مسلمانوں کی خدمت میں گزاری۔ علمی معاشی ہو۔ معاشرتی میدان اور سیاسی میدان میں آپ کی سوچ انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہوا کرتی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک ہی اصول بنا رکھا تھا کہ

ان کے جو غلام ہو گئے

ہمارے وہ امام ہو گئے

آپ ایک سچے عاشق رسول تھے اپنی ساری زندگی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بسر کی۔

آپ نے اپنی زندگی میں جو علمی، تدریسی، دینی اور ملی کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ مدتوں یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کا اس دنیا سے پردہ فرما جانا اہل سنت کا بہت بڑا نقصان ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ کے مزار پُر انوار کو روشن و منور فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

استاذ العلماء مولانا قاری خالد محمود صاحب
ناظم اعلیٰ دار العلوم نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ

سیالکوٹ کی سرزمین کو ہمیشہ سے یہ شرف حاصل رہا ہے کہ اس کے افق پر عالم اسلام کی مایہ ناز اور یگانہ روزگار ہستیاں ہمیشہ علم وفضل کا آفتاب بن کر چمکتی رہیں حضرت امام علی الحق رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مقدس خون سے اس سرزمین پر اگر شجر اسلام کی آبیاری کی تو کبھی دنیائے علم وفضل کے نیر تاباں حضرت علامہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے نور سے اس سرزمین کو منور کیا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کا شرف بھی سیالکوٹ کی سرزمین کو حاصل ہوا۔ حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت نے بھی سیالکوٹ کو پوری دنیا میں متعارف کرایا۔ ایک عظیم شخصیت جس نے برس ہا برس تک اپنی ضیاء پاش کرنوں سے سیالکوٹ کی سرزمین کو مستنیر کیا وہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہے آپ کا وجود اس علاقہ کے مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت تھا خوش اخلاقی اور مہمان نوازی آپ کو ورثہ میں ملی تھیں آپ کا سدا بہار مسکراتا نورانی چہرہ آج بھی ذہنوں کی یادگار ہے عوام کے ساتھ آپکے قریبی رابطہ کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ کے عوام کی غمی اور خوشی میں شامل ہو کر آپ قلبی راحت محسوس کرتے تھے مسجد دو دروازہ میں آپ کے درس قرآن کے شہرہ کا یہ عالم تھا کہ دور دراز سے لوگ آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوتے تھے اسی مسجد میں آپ نے علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے ایک دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے نام سے قائم فرمایا جس سے فارغ التحصیل علماء کرام وحفاظ کرام آج پوری دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں آپ کی ذات علم وعرفان کا مرکز تھی دور دراز سے لوگ آپکی خدمت میں اپنے مسائل کا شرعی حل پوچھنے کے لئے آتے تھے تو حضرت کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے مسائل کا جواب ارشاد فرماتے تھے ملک کی سلامتی اور

Marfat.com

وطن عزیز میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے چلائی گئی ہر تحریک میں آپ نے ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کیا اور ہر دینی اور ملی تحریک کی قیادت فرمائی 1977 کی تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ کا کردار روشنی کا مینار بن کر ہمیشہ ملت اسلامیہ کی راہنمائی کرتا رہے گا مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے اپنے دل میں بڑی تڑپ رکھتے تھے آزادی کشمیر کے لئے جیسے نمایاں کام کیا اور اس مقصد کے لئے اپنی علالت اور بڑھاپے کی پروا کئے بغیر جوانوں کے عزم کے ساتھ دن رات انتھک محنت کی وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے آپ نے اہل سنت و جماعت کی نمائندہ سیاسی جماعت جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے کام کیا جبکہ عقائد حقہ اہل سنت و جماعت کی نمائندہ دینی تنظیم جماعت اہل سنت کی قیادت فرمائی حضرت قبلہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا تھا کہ وہ ہر وقت ملکی ملی دینی سماجی علمی اور سیاسی محاذ پر خدمت کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتے تھے ان کی ان خدمات کی وجہ سے سیالکوٹ کے عوام ان سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور دل و جان سے ان کا ادب و احترام کرتے تھے جس کا ثبوت آپ کے سفر آخرت میں ہر آنکھ نے مشاہدہ کیا یوں معلوم ہوتا تھا کہ سیالکوٹ کا ہر راستہ جنازگاہ کی طرف جا رہا ہے یوں حضرت کا جنازہ سیالکوٹ کی تاریخ میں سب سے بڑا جنازہ تھا جامعہ حنفیہ دودروازہ جو حضرت کی زندگی میں آپ کی خدمات عالیہ کا مرکز رہا اس مسجد دودروازہ میں آپ کی آخری آرام گاہ آپ کا مزار پر انوار آج بھی مرجع خلائق ہے حضرت آج اگرچہ بظاہر ہم میں نہیں ہیں مگر آپ سے فیض حاصل کرنے والے ہزاروں علماء آپکے تلامذہ آپ کی روشن کی ہوئی شمع کو دنیا بھر میں روشن کئے ہیں اس طرح آپ کا فیض آج بھی جاری وساری ہے اور آپ کی قبر انور پر ہر لحظہ انوار ربانی کی بارش ہو رہی ہے

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Marfat.com

استاذ العلماء علامہ محمد رفیق صاحب رضوی

مدرس دار العلوم نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ

استاذ الاساتذہ فخر المدرسین جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر مولانا علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ آپ دنیا اہل سنت میں ایک آفتاب بن کر چمکے اور علم وفضل کی نورانی کرنوں سے ایک عالم کو جگمگایا بدعقیدگی اور بے عملی کی ظلمتوں اور اندھیریوں میں علم وعمل کا نور چمکایا تشنگان علم کی پیاس کو بجھایا مسلک اہل سنت کا پیغام ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچایا سید المرسلین کے دین متین کی خدمت کو اپنا شعار بنایا آپ کے سینہ میں دین کا درد اور اہل سنت کی خدمت کا جذبہ تھا جب بھی کسی نے دینی' مذہبی پروگرام میں شرکت کے لئے بلایا آپ نے بغیر کسی ٹال مٹول کے بخوشی قبول فرمایا اور بروقت پہنچتے اور نورانی ایمانی علمی بیان فرماتے بغیر کسی لالچ وطمع کے پروگراموں میں شرکت فرماتے آپ علم ومعرفت کے آفتاب کا حسن صورت وسیرت کے ماہتاب زہد وتقویٰ آپ کا شعار سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں پر پابندی آپ کا کردار' خوش اخلاق' نیک سیرت' مہمان نواز ملنسار صدق وصفا کے پیکر' شریعت وطریقت کے راہبر' عظیم مفکر اور اہل سنت کے مایہ ناز راہنما تھے' میرے اس کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ ایسے زمانہ میں یکتا اور یگانہ تھے اور وہ فضیلت کے اونچے درجے پر فائز تھے آپ نے اعلاء کلمتہ الحق اور دین متین کی حمایت اور بدرسموں اور غلط مذہبوں کے مٹانے میں اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی انکی سلاست روی دینداری اور ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ چند لمحات کے لئے بھی اپنا کوئی وقت بیکار جانے نہیں دینا چاہتے تھے آپکی محفل مجلس میں دینی مشغولیت ہوتی کبھی پڑھا رہے ہیں الغرض ہر وقت اور ہر لمحہ نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی بات ہوتی اور مذہب حق اہل سنت وجماعت کی اشاعت وترویج میں

Marfat.com

کوشاں ہوتے انکی سوچ اہل سنت کا بھلا اور خیر خواہی الدین النصیحۃ کے مطابق زندگی گزاری۔ آپ کے علم وفضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن و درخشاں عالم کو منور کر رہا تھا آپ کے فیوض و برکات سے عالم فیضیاب تھا ایک سال کا عرصہ ہو رہا ہے کہ آپ ہم سے رخصت ہو گئے اور ہم کو داغ مفارقت دے گئے آپ کے وفات حسرت آیات نے شہر سونے کر دیئے بستیاں سنسان کر دیں علم وفضل کا یہ آفتاب کیا غروب ہوا دنیائے اسلام میں صف ماتم بچھ گئی آج تک ان کا نعم البدل نہ ملا (بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا' خوف الٰہی' خشیت ربانی' زہد وتقویٰ' اتباع سنت آپ کی طبیعت ثانیہ تھی ہر قول وفعل تمام حرکات وسکنات سے' اتباع سنت ملحوظ رکھتے کہ آپ کے لیل ونہار' خلوت وجلوت کے تمام حالات سنت کریمہ کے مطابق تھے۔

بلاشبہ حضرت موصوف مجمع البحرین تھے جامع معقول ومنقول تھے علم وعمل کے جامع کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ تھے بزرگان دین سلف صالحین کے نمونہ تھے خداوند قدوس آپ پر پیہم رحمتیں برکتیں نچھاور فرمائے اور آپ کی مساعی جلیلہ و جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے فیوض و برکات سے ہم کو مستفید فرمائے آپ کے صاحبزادگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق خیر رفیق نصیب فرمائے آپ کے لگائے ہوئے پودے جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو سدا بہار اور رونق بخشے۔ آمین

مولانا محمد منظور نعیمی صاحب ایم۔اے
پرنسپل قرآن اکیڈیمی بونکن سیالکوٹ

پیر طریقت' واقف رموز شریعت' نابغہ روزگار' دنیائے ادب کا مہر تاباں گلزار تذہبت کا گل خنداں' افق معانی کا نیر تاباں' شیخ الحدیث والتفسیر

Marfat.com

نام

محمد عالم رحمۃ اللہ‘ عاشق نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم‘ سر پر عمامہ افتخار‘ جبیں حسین وچمکدار‘ آنکھیں محبت رسول ﷺ میں اشکبار سینہ علوم وفنون کا گنجینہ‘ شریعت وطریقت کا بوستان‘ یقین وعزم کا کوہ گراں‘ شیریں سخن بیان‘ جنکا درس زم زم کی موج رواں‘ کوثر کا آب زرخشاں طرز گفتگو مصدر قرآنی آیات‘ مغزن حدیث کے جواہرات‘ فصاحت وبلاغت کا نور‘ لذت شراب طہور‘ خیالات بلند

نگاہ بلند سخن دلنواز جان پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کاروان کیلئے

کام

سٹیج پر آتے تو جرات سے بولتے‘ شعلے برساتے‘ موج میں آتے تو پھول برساتے بلکہ موتی‘ تنقید فرماتے تو تعمیری رنگ دکھاتے۔ جب کسی محفل میں جلوہ افروز ہوتے تو آپ کی علمی اور عملی خوشبو سے سارا ماحول مہک اٹھتا۔ مسند تدریس پر رونق افروز ہوتے تو فن کے ساتھ عشق کا سبق بھی پڑھاتے۔ زبان اور نظر ایک ساتھ چلتے۔ فرماتے کہ خوف خدا اور عشق مصطفی ﷺ سب سے بڑی قوت ہے۔ عشق کی بدولت انسان کا ایمان کامل ہے ورنہ ناقص‘ آپ کی ذات خورشید عالمتاب تھی جس کی تابش سے سارا ملک جگمگا رہا تھا۔ یہ آپ ہی کی علمی تجلیات ہیں کہ ملک پاکستان کے علاوہ دنیا کا ہر کونہ آپ کے شاگردان عزیز کی علمی روشنی سے منور ہو رہا ہے۔

تعمیر وطن از تطہیر بدن

عالم اور مفتی تو بہت ہیں لیکن اس مرد قلندر کی طرح تمام اوصاف سے متصف ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے کہ بیک وقت عالم بھی‘ مفتی بھی‘ ناظم بھی اور مدرس بھی اور

Marfat.com

اعلیٰ ترین سیاستدان بھی' خطابت کا شہسوار بھی' ہم نے تو دیکھا ہے کہ اگر کوئی عالم اور مفتی ہے تو بہترین ناظم نہیں اور اگر بہترین ناظم ہے تو بہترین مدرس نہیں اور اگر بہترین مدرس ہے تو بہترین مقرر نہیں مگر یہ عظیم ترین انسان ہر میدان کا غازی تھے آپ کی زندگی کے درج ذیل پہلو انفرادی حیثیت کے حامل ہیں۔

متوکل علے اللہ' پیکر عشق و وفا' تحمل و بردباری' سادگی' دیانت داری' خلوص' تواضع' زہد و تقویٰ' حسن سلوک عظیم دانشور' عظیم معلم' عظیم باپ' انقلابی شخصیت' بانی سنی جہاد کونسل' مجاہد اور غازی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ۔

آپ کی شخصیت اس ہیرے کی مانند ہے جو شش جہت ہے جس طرف سے دیکھو عجیب رنگ اور عجیب نظارہ ہے۔ جس کسی نے آپ کو دیکھا اس نے ہی سمجھا کہ آپ کا پیار مجھے دوسروں کی نسبت زیادہ ملا ہے آپ کے چہرے کی ایک جھلک یقیناً گناہوں کا کفارہ تھی۔ آپ کا دماغ عالمانہ دل صوفیانہ اور قلم ادیبانہ تھا۔ آپ کی صورت سے تصوف جھلکتا تھا۔ قلم سے ادب برستا۔ آپ کی تصنیف محققانہ' طرز زندگی قلندرانہ اور انداز نگارش ساحرانہ تھا۔

زمانہ عقل کو سمجھے ہوئے ہے مشعل راہ
کسے خبر کہ جنوں بھی صاحب ادارک

آپ سے شرف ملاقات کا متمنی ایک قدم بڑھاتا تو آپ اس کے استقبال کے لئے چار قدم بڑھاتے کیونکہ یہی طریق قلندرانہ اور طریق عارفانہ ہے۔ بقول شاعر

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

Marfat.com

ولادت باسعادت وخاندانی پس منظر

ذکر خدا اور عشق مصطفی ﷺ کا سرمست' شناور خلوت وجلوت مینارہ سطوت و عظمت پیکر شجاعت' افق ولائت کا تابندہ ستارہ اور سرزمین سیالکوٹ کا بے تاج بادشاہ 1924ء میں رانجن کے مقام سکا (Sukka) تحصیل وضلع جموں مقبوضہ کشمیر جموں و کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں سجادگان ڈھوڈہ شریف ضلع گجرات کی دعاؤں کا مظہر ہوں آپ کے آباؤ اجداد مذہبی اقدار سے شناسا زمیندارہ کرتے تھے۔ خاندانی روایت کے مطابق آپ نے پہلے اپنے پھوپھا حافظ احمد دین رحمتہ اللہ سے قرآن پاک حفظ کیا اور پھر علم کی مزید تشنگی کو مٹانے اس بحر ذخار میں غوطہ زن ہونے کیلئے داتا کی نگری لاہور کا رخ کیا۔

تعلیمی دور اور لاہور

لاہور میں آپ نے مفسر قرآن علامہ مولانا نبی بخش صاحب حلوائی رحمتہ اللہ اور دار العلوم حزب الاحناف کے شیخ الجامعہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قادری مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی اور علامہ مہر دین سے مختلف علوم پر دسترس حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ نے محنت اور دلسوزی کی انوکھی اور روشن ترین روایات قائم کیں۔ ساری ساری رات مطالعہ کتب میں گزر جاتیں اور فرماتے شمع سے مخاطب ہوتے ہوئے۔

اے شمع تجھ پہ یہ رات بھاری ہے جس طرح
میں نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

خداداد صلاحیات اور اساتذہ کرام کے فیوض و برکات کا یہ ثمرہ مرتب ہوا کہ جس ادارہ سے آپ نے سفر تعلیم لاہور شروع کیا اسی ادارہ میں تدریس کے فرائض

Marfat.com

سونپ دیئے گئے دوران تدریس آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کرلیا جو اس دور میں بی اے کے مساوی ہوتا تھا پھر آپ کی تقرری باضابطہ طور پر مسلم ماڈل سکول لوئر مال میں ہوئی۔ مفتی پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی جو آپ کے شفیق اور رفیق استاد تھے ان سے مل کر ایک دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی جو آج ایک اسلامی یونیورسٹی بن چکی ہے آپ اس کے بانیوں میں سے ہیں اور سابقہ مدرس بھی ہیں۔

سیالکوٹ تشریف آوری

سیالکوٹ ایک مردم خیز خطہ ہے۔ جیسے حضرت امام علی الحق رحمتہ اللہ' علامہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ ملاں کمال اور علامہ محمد اقبال رحمہا اللہ جیسی ہستیاں ورثہ میں ملی ہیں۔اہل سیالکوٹ نے عموماً اور پھر سجادگان ڈھوڈہ شریف گجرات نے خصوصاً آپ کو سیالکوٹ آنے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے شہریان سیالکوٹ اور خصوصاً مولانا علامہ محمد یوسف رحمتہ اللہ صاحب خطیب اعظم جامع مسجد مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کی حوصلہ افزائی فرمائی اور یوں شہر اقبال کو ایک اور اقبال نصیب ہوا۔

آپ کی تشریف آوری سے شہر میں علم کا نور پھیلنے لگا۔ آپ نے علامہ مولانا محمد یوسف صاحب سے ملکر مسجد عبدالحکیم میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔ چار پانچ سال کی شبانہ روز محنت نے چار چار چاند لگا دیئے لہذا طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد جگہ کی کمی اور حالات کے تقاضوں کے مطابق شہر کے وسط میں دسمبر 1960ء کو دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کا سنگ بنیاد رکھا اور آپ کو اس درسگاہ کے بانی کے علاوہ شیخ الجامعہ بھی مقرر کیا گیا آپ نے خودی کا علم بلند رکھتے ہوئے اہالیان سیالکوٹ کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں وقف کر دیں جو آپ کا احسان قیامت تک رہے گا۔

فوری ہو علم سے محکم تو غیرت جبریل
اگر ہو عشق سے محکم تو صور اسرافیل

Marfat.com

تصوف

تصوف پر آپ کو خاصی دسترس حاصل تھی۔صوفیاء کرام علماء باعمل آپ کی محفل میں تادیر بیٹھے رہتے۔آپ کو شیخ المشائخ قبلہ عالم پیر علی حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علی پور شریف سیالکوٹ سے اجازت خلافت بھی تھی۔ علاوہ ازیں آپ کو خواجگان ڈھوڈہ شریف ضلع گجرات' ڈھانگری شریف آزاد کشمیر' اگہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر سے بھی قلبی' روحانی فیض تھا۔

سیاسی سماجی اور جہادی سرگرمیاں

دینی اقدار کے ساتھ ساتھ آپ کا سیاسی کردار بھی مثالی رہا ہے آپ نے 1971ء میں نیشنل اسمبلی کا الیکشن لڑا اور ساٹھ ہزار ووٹ حاصل کیے قوم وملک کے مفاد میں جو بھی تحریک اٹھی آپ نے ہراول دستے کا کام کیا تحریک قیام پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت' تحریک بحالی جمہوریت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ آپ نے سب میں حصہ لیا اور اپنی خداداد صلاحیات کا لوہا منوایا۔

تحریک قیام پاکستان میں آپ نے اپنی قائدانہ صلاحیات سے محرکین کے حوصلے بلند فرمائے۔

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں پروانہ وار جان نثار کرتے ہوئے جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

1966ء کی تحریک بحالی جمہوریت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

1977ء کی تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں اترے علامہ اقبال چوک میں شرکاء جلوس پر فائرنگ ہوئی۔آپ کا ایک بازو گولیوں نے چھلنی کر دیا۔مگر آپ کے پایہ استقلال میں کمی نہ آئی۔آپ کا زخمی بازو وقت وصال بھی گواہی دے رہا تھا کہ یہ کسی مجاہد اور غازی کا بازو ہے۔

Marfat.com

جہاد کشمیر

تحریک آزادی جموں و کشمیر کیلئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی پیرانہ سال ہونے کے باوجود چکوٹھی تک مجاہدین کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ لاکھوں روپے اور لاکھوں روپوں سے مال جہاد خرید کر مجاہدین کی خدمت کرتے۔ مہاجرین جموں و کشمیر کے کیمپوں میں تشریف لے جاتے اور اپنے دست انور سے کمبل' خیمے اور کھانے پینے کا سامان خود تقسیم فرماتے جو سیالکوٹ گجرات' گوجرانوالہ اور لاہور سے ساتھ لے جاتے۔

عسکری تنظیم

آپ تمام جہادی تنظیموں کی سرپرستی فرماتے خصوصاً البرق' ہیومن رائیٹس آپ نے باضابطہ سنی جہاد کونسل کی تشکیل فرمائی اور سیالکوٹ کے معروف چوک علامہ اقبال میں یوم تاسیس سنی جہاد کونسل کے موقعہ پر مرکزی امیر صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمان فیض پوری کو ایک نئی گاڑی کی چابی عطا کی جو گاڑی مجاہدین کے حوالے کر دی گئی۔

آپ کے حکم سے ہی یورپ میں بھی سنی جہاد کونسل تشکیل پائی جو آج اپنے مجاہد بھائیوں کے تعاون میں پیش پیش ہے۔

عادات کریمہ

آپ ہر کس و ناکس کیلئے ہمدرد' ملنسار' غمگسار' زیرک' نرم خو' نرم گو' خوش گفتار' خوش لباس' خوش خوراک' پیکر جرات و بہادری' نڈر' بے باک' حق گو' حق شناس' مردم شناس تھے۔

معاملات

آپ انتہائی خدا ترس' غریب نواز' غریب پرور' مدبرانہ صلاحیات' تحمل و

Marfat.com

بردباری، عظیم مجاہد، جذبہ خدمت سے سرشار، خدمت خلق آپ نے اپنا مشغلہ بنا رکھا تھا۔

فقہی بصیرت

آپ علمی، دینی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، تمدنی زندگی کے ساتھ ساتھ فقہی بصیرت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ کا ہر فتویٰ آپ کی عقل علمی استعداد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کا فتویٰ پاکستان کی تمام کورٹس میں بھی قبول کیا جاتا تھا۔ آپ نے اکیاون برس علمی، روحانی فیض تقسیم فرمایا۔

سرکاری اعزازات

آپ نے زندگی بھر کوئی عہدہ طلب نہیں کیا۔ کئی پیشکشیں ٹھکرا دیں۔ حکومت وقت کو کوئی دینی یا ملی خدمت کی ضرورت محسوس ہوتی تو رضائے الٰہی کی خاطر فی سبیل اللہ خدمت سرانجام دی۔ خداداد صلاحیت کے پیش نظر محکمہ اوقاف میں ڈسٹرک خطیب رہے کئی امن کمیٹیوں کے چیئرمین رہے۔

آپ کی حسن کارکردگی اور اتحاد بین المسلمین میں خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پنجاب پاکستان نے 1990ء میں آپ کو علماء میں حسن کارکردگی کا بہترین ایوارڈ دیا جو یقیناً ایک اعزاز ہے۔

وصال پرملال

وہ شخصیت جس نے ہمیں اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا۔ میرا مستقبل سنوارہ۔ جس کی نگاہ ناز سے آج قلم اٹھاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ میں نے تقریباً چالیس سفر آپ کے ساتھ کئے ہیں ایک غریب ترین آدمی کے کٹیے سے لے کر اور پرائم منسٹر ہاؤس تک جانے کا شرف آپ کی معیت میں نصیب ہوا ہے۔ جس ذات نے اپنی تمام

Marfat.com

خوشیاں ہم پر قربان کر دیں آج ان کے لئے مرحوم و مغفور لکھتے ہوئے قلم لرز رہا ہے۔ ہاتھ ڈگمگا رہا ہے۔ دل ڈوب رہا ہے۔ آنکھیں پرنم ہیں۔ آخر موت برحق ہے۔ موت العالم موت العالم ہوا کرتی ہے۔ ہم آپ یا کوئی اور اس اٹل لمحے سے کیسے بچ سکتا ہے۔ آپ اگر آج جسمانی طور پر ہمارے درمیان موجود نہیں تو آپ کی روح تو موجود ہے۔ روح امر ربی ہے۔ جو غیر فانی ہے۔ آپ آج بھی

زندہ اور انشاء اللہ زندہ رہیں گے۔

خستہ تنوں کے درد کا درمان کون ہے
جو شیخ بچھڑ گیا وہ یار مہربان کون ہے
میرے لئے تو محبت اسلام تھا وہ شیخ
میرا ایمان میرا ایقان کون ہے
اے شیخ پردہ پوش میرا ہاتھ تھام لے
بندہ نواز اور میری پہچان کون ہے

محترم محمد ارشد طہرانی صاحب (ایل۔ایل۔بی)

نیشنل سنٹر

بازاروں اور شاہراہوں پر انسانی چہروں اور جسموں کے بے پایاں ہجوم میں سے ایک پیکر خاکی نکل جائے تو بظاہر مجموعی منظر نہیں بدلتا۔ مگر کبھی یوں بھی ہو جاتا ہے کہ ایک بوریا نشین اپنی جگہ خالی کر دے تو اس کا کوئی متبادل نہیں ملتا اور سارا شہر خالی خالی نظر آنے لگتا ہے۔ صرف ایک آواز خاموش ہو جاتی ہے تو آوازوں کا سارا شور و غوغا کھوکھلا محسوس ہونے لگتا ہے۔ صرف ایک چراغ کے بجھ جانے سے ساری بستی بے

Marfat.com

چراغ دکھائی دینے لگتی ہے۔

ایک مختصر سے پیکر خاکی کو یہ وقعت و توقیر کیسے نصیب ہو جاتی ہے؟ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ یہ منصب اکثر و بیشتر ان کے حصے میں آتا ہے جو اس کا تعاقب کرنے سے بھی گریزاں رہتے ہیں۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ کا شمار بھی بلا شبہ انہیں شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ علم کے نور سے اپنوں کو روشنی اور اپنے مخاطبین کو کھرے وکھوٹے کی پہچان دے کر خود خاک نشیں رہے۔ آپ نے سماجی و علمی دینی اور مذہبی حلقوں میں ایک فرد اور شخصیت ہونے کے باوجود انسانوں کی تجارت کرنے کی بجائے بندہ نوازی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

انسان بھی عجب مخلوق ہے کہ سرکشی پہ آئے تو بڑی سے بڑی طاقت کو بھی خاطر میں نہ لائے اور نثار ہونے لگے تو ایک میٹھے بول پہ دیدہ دل فرش راہ کر دے۔ قبلہ حافظ صاحب کے حلقہ ادب سے تعلق رکھنے والے احباب یقیناً اس بات کی گواہی دیں گے کہ میٹھے بول پہ نثار ہو جانا محترم حافظ

صاحب رحمتہ اللہ کے مزاج کا ایک حصہ تھا۔ کیسا میٹھا بول؟ میٹھا بول بھی ایسا جس کی مٹھاس فقط آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے حاصل کی گئی ہو۔

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین تھے۔ ان کی علمی شخصیت کے گرد ایک روشنی کا ھالہ تھا۔ انہی حوالے سے اپنے افکار پر سمجھوتہ کرنا انہیں آتا ہی نہیں تھا۔ جہاں بھی۔ جس مقام پر بھی۔ جس فورم پر بھی کوئی ذرا سی بات دین کے بنیادی عقائد اور ایمانی اصولوں کے برعکس محسوس کی فوراً خم ٹھونک کر مقابل آ جاتے اور نتائج کی پروا کیے بغیر اپنا علمی فکری احتجاج ریکارڈ پر لاتے۔

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

Marfat.com

علمیت بلاشبہ ناز کرنے کی چیز ہے' مگر یہ خدشہ ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ کہیں غرور علم و زہد انسانوں سے رشتے منقطع نہ کردے عالم اور زاہد خود کو اتنا بلندی پہ نہ لے جائے کہ انسانوں سے کٹ کر رہ جائے قبلہ حافظ جی صاحب رحمتہ اللہ اس آزمائش میں بھی پورے اترے۔ علمی فکری دینی مجالس میں داعی کو کبھی مایوس نہ کرتے کسی کی ظاہری ٹھاٹ باٹھ' امارت اور زیب و زینت کو اپنے دینی اور قومی تشخص پر کبھی بھی غالب نہ ہونے دیتے یہی وجہ ہے کہ ان کے عقیدت مندوں اور حلقہ ارادت میں ہر نوع کے احباب موجود ہوتے مگر قبلہ حافظ صاحب اپنا دینی تشخص برقرار رکھنے میں کبھی بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے۔ تمام مکاتب فکر سے متعلق جید علماء کرام' عوام و خواص آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں تقریباً نصف صدی سے بطور مہتمم اور صدر معلم آپ کی خدمات شہر اقبال کی علمی تاریخ کا وہ حصہ ہے۔ جسے آنے والا مورخ کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکے گا۔ اس وقت بھی آپ کے ہزاروں تلامذہ اندرون اور بیرون ملک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ مقام شکر ہے کہ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے خاندان نے قبلہ حافظ صاحب کی جلائی ہو شمع علم کو اپنے خون جگر سے روشن رکھنے کا عزم مصمم کیا۔ اور شیخ الحدیث کی وہ مسند علم اور تعلم جس کے گرد ایک مدت تک علماء و مشائخ تلامذہ بن کر علمی اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ اس مسند پر آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد حامد رضا۔ جلوہ افروز ہیں۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

Marfat.com

مولانا حکیم محمد حنیف القادری صاحب
فتح گڑھ سیالکوٹ

مردم خیز خطہ سیالکوٹ میں ملا کمال الدین رحمتہ اللہ علیہ جیسے آفتاب علم وتقویٰ جس کی کرنیں سیالکوٹ ہی نہیں اقصائے عالم میں ضوریز ہیں۔

پاسبان سرمایۂ دین وملت حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ جن کے علم وتقویٰ کی للکار نے باطل کے ایوانوں کو لرزہ براندام کر دیا۔

آفتاب ہند حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمتہ کی علمی وجاہت اور فقہی منطقی جلالت جس کے ڈنکے آج بھی دنیائے اسلام کے گوشے گوشے سے سنائی دے رہے ہیں۔

گو سرزمین سیالکوٹ علمی وعملی لحاظ سے بانجھ نہیں رہی مولانا محمد یوسف سیالکوٹی نباض ملت حضرت خادم علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ' مجاہد ملت علامہ محمد یعقوب خان صاحب' حضرت مولانا عبدالغنی صاحب' بیرون شہر علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی جیسی قد آور علمی وعملی شخصیات نے اس خطہ زمین کو اپنے علمی عملی تشخص سے ہمیشہ نوازا۔

دور قریب میں سیالکوٹ کی مذہبی اور دینی وجاہت وافادیت کو برقرار رکھنے کیلئے قدرت نے جس قدر وافر مواقع حضرت علامہ الحافظ استاد العلماء شیخ الحدیث جناب حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو عطا کئے وہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئے تقریباً نصف صدی تک تعلیم وتعلم اور علم وعمل کا یہ کوہ گراں اپنے اسلاف کی روایات کو قائم رکھے ہوئے خاک سیالکوٹ پر اپنے دیرپا نقوش قدم ثبت کر گیا۔ سچ فرمایا کسی نے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

Marfat.com

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

استاذ العلماء کو جس دور میں قدرت نے اس کار عظیم کیلئے منتخب کیا فرمایا اس انحطاط پذیر دور میں شیخ الحدیث والتفسیر کی خدمات کا اس آبلہ پا کا تصور پیش کرتی ہیں جو وادی پُر خار میں کانٹوں کی سوکھی زبانوں کی پیاس بجھانے کیلئے تشریف لئے آئے۔

کیوں نہ ہو کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی

سیالکوٹ کے باسیوں نے دیکھا کہ اس مرد درویش نے اپنی مستقل مزاجی اور اپنے مشن سے پوری لگن کے ساتھ اس چراغ کی روشنی گھر گھر پہنچائی جو عشق رسول کی صورت میں ان کے سینے میں جگمگا رہا تھا۔ ورنہ شرار بولہبی کی ستیزہ کاریاں ایک ہولناک منظر پیش کر رہی تھیں، حضرت شیخ الحدیث نے اپنی تدریسی کوششوں سے ہزارہا علماء کی ایک ایسی کھیپ تیار کی جو نہ صرف عقلی و نقلی علوم کی حامل تھی بلکہ عشق و سوز و محبت کی بھی وہ شمعیں روشن کیں جو تکمیل انسانیت اور تبلیغ دین و اخلاق کیلئے نہایت ضروری ہوتی ہیں۔

تحریک آزادی کی جدوجہد اور دو قومی نظریہ کی ترویج و اشاعت میں سیالکوٹ کا یہ بطل جلیل اپنے اسلاف کا صحیح معنوں میں امین ثابت ہوا۔ سماجی ملی اور سیاسی سطح پر بھی آپ کبھی سماج اور ملت سے کٹ کر نہیں رہے۔ ملی اور قومی سطح پر ہونے والی ہر تحریک میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں آپ نے اپنے تلامذہ کے خون سے ہراول دستے کو رنگین بنایا۔

تحریک ختم نبوت، تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت اور تحریک شوکت اسلام میں آپ نے ہر مقام پر رہبرانہ کردار ادا کیا۔

مختلف مسالک کے درمیان رواداری، تحمل، برداشت اور افہام و تفہیم برقرار رکھنے کا حوصلہ تھا کہ آپ ہر مکتب فکر میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ بیک وقت

Marfat.com

ایک قابل و ہمدرد استاد ایک مدقق نکتہ سنج ایک ماہر محقق و معاملہ فہم‘ ایک بلند نگاہ دانشور اور ایک دلنواز سخنور کی حیثیت سے ایک میر کارواں کی شان لئے ہوئے نصف صدی تک براجمان رہے۔ مختلف بلند پایہ آستانوں سے گہری وابستگی کے ساتھ ساتھ روائتی خانقاہی سسٹم جو خانقاہی نظام کی اصل روح کو مجروح کیے ہوئے ہے۔ شیخ الحدیث نے اپنی پوری علمی وجاہت اور عملی طرز فکر کے ذریعے فکر اقبال کا عملی شاہکار بن کر بانگ دہل اپنی روش اور عمل سے سراپا اعلان بنے رہے کہ

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے اندوہ دلگیری

اسی طرح طرز مجددی کو اپناتے ہوئے جبہ و دستار کا وہ روائتی سحر جو سادہ لوح لوگوں کی طلب کے سامنے رکاوٹ بنا رہتا ہے شیخ الحدیث نے اپنی سادگی و وضع داری اور کردار عمل کی یکسانیت اور عمل وعلم کی ہم آہنگی سے توڑ پھوڑ دیا۔

وہ ایک بلند پایہ صوفی ایک محقق نکتہ داں ایک عالم باعمل ایک معلم ذیشان‘ سادہ و عام لباس میں ایک پیکر خاکی جسے اللہ پاک نے عرفان و حقائق کی دولت وافر مقدار میں عطا فرمائی تھی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے فرزندار جمند صاحبزادہ حامد رضا سلمہ اللہ تعالیٰ ان کی مسند علم وعمل و تدریس و تعلم کا حقیقی وارث بنائے تاکہ وہ ان روایات و اطوار کو زندہ و پائندہ رکھیں جنہیں محدث سیالکوٹی نے سرزمین سیالکوٹ میں فروغ دیا اور دور جدید کے تقاضوں اور اکیسویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو علمی وفکری قدروں کو نہ صرف قائم بلکہ آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

مولانا محمد اشرف صاحب مانگوی

ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت نارووال

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی گرانقدر دینی' ملی' سیاسی' سماجی خدمات بالیقین ناقابل فراموش ہیں۔ وہ ایک عظیم شخصیت ہی نہیں تھے بلکہ ایک تحریک بھی تھے جس کام کا ذمہ اٹھاتے اسے منزل مقصود تک پہنچ کر دم لیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ وہ اسلاف کی نشانی تھے۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ

انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں ہراول دستہ کی طرح کام کرتے ہوئے گولیوں کی بوچھاڑ میں بھی مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا نعرہ بلند کیا یوں انہیں اس وقت کے جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا گیا اس کے باوجود حضرت صاحب کو عزم بالجزم پایا گیا انہوں نے سیالکوٹ میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کی قیادت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلاف کی تاریخ کو نئے سرے سے سنہری حروف میں رقم کیا ہے۔

دینی مدارس کے حقوق کا تحفظ

آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت جہاں بے شمار دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہاں آپ نے دینی مدارس کے حقوق کا تحفظ بھی فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم جب سیالکوٹ میں سیرت کانفرنس میں حاضر ہوئے تو قبلہ شیخ الحدیث نے ان سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے دینی مدارس کی افادیت کا بھی ذکر کیا۔

Marfat.com

تنظیم المدارس

تنظیم المدارس کے نصاب میں جب تبدیلی کی گئی تو قبلہ شیخ الحدیث صاحب نے تنظیم المدارس کی مرکزی میٹنگ میں راہنمائی فرمائی۔ موجودہ نصاب جو تنظیم المدارس کا دینی مدارس میں پڑھایا جاتا ہے اس کی ترتیب وتدوین میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔

سابق فاضلین کا امتحان

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1986ء میں تنظیم المدارس کے فیصلہ کے مطابق جب سابق فاضلین کے امتحانات دلوانے کا فیصلہ ہوا تو قبلہ شیخ الحدیث محسن اہل سنت نے ضلع سیالکوٹ اور ضلع نارووال جبکہ اس وقت نارووال بھی سیالکوٹ ضلع کی تحصیل تھی کہ رہنے والے علماء اور فضلاء کے امتحان دلوانے کیلئے دورہ حدیث شریف کی کلاس کا خصوصی اہتمام کیا جامعہ حنفیہ کے مدرسین کو اس کلاس کو پڑھانے اور نوٹس وغیرہ لکھوانے کا پابند کیا بندہ احقر ان دنوں قصبہ جسڑ کی جامع مسجد مدینہ کا خطیب تھا اس سے قبل مجھے مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا جن میں جامعہ نعمانیہ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور قابل ذکر ہیں مجھے مولانا شمس الاسلام شمس جو ان دنوں نارووال میں خطیب تھے کی وساطت سے دورہ حدیث شریف کی کلاس میں داخلہ حاصل ہوا اس طرح بندہ احقر کو قبلہ شیخ الحدیث سے فیض حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا ان دنوں جامعہ حنفیہ میں شائقین علوم دینیہ کیلئے موسم بہار تھا ایک عرصہ تک آپ نے سابق فاضلین کی کلاس کو حدیث کی بہاروں سے مالا مال کیا الحمدللہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کا نتیجہ پنجاب کے تمام مدارس سے اچھا رہا یہ قبلہ شیخ الحدیث استاذی المکرم اور جامعہ کے اساتذہ کی انتھک محنت کا منہ بولتا ثبوت تھا اس طرح آپ کی مساعی جمیلہ سے بڑی بڑی جامع مسجد کے خطیبوں کو باقاعدہ تنظیم المدارس کے امتحان میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

Marfat.com

جماعت اہل سنت میں خدمات

آپ نے غیر سیاسی سواد اعظم کی نمائندہ جماعت' جماعت اہل سنت پاکستان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں متعدد مرتبہ ضلعی اجلاسوں کا انعقاد کیا غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کے دور سے لیکر تادم آخری آپ نے جماعت کے پیغام کو ہر سنی تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا آپ نے ملتان میں منعقد ہونیوالی سنی کانفرنس جس کی صدارت علامہ احمد سعید کاظمی نے فرمائی اس میں اور لاہور داتا کی نگری میں منعقد ہونیوالی حجاز کانفرنس میں اور دیگر ملک میں منعقد ہونیوالی سنی کانفرنسوں میں عدیم المثال کام کیا۔

سنی جہاد کونسل

کشمیر کی آزادی کے حصول کیلئے آپ نے کشمیریوں سے ہر آڑھے وقت میں ان کا بھرپور ساتھ دیا اور آزادی کشمیر کیلئے سنی جہاد کونسل کے قیام میں آپ نے مرکزی کردار سرانجام دیا۔ لاکھوں روپے فنڈ آپ نے مجاہدین اور مہاجرین کو فراہم کیا جبکہ خورد ونوش کی اشیاء اور بستر وغیرہ اس کے علاوہ ہیں ضلع نارووال سے بندہ ناچیز نے استاذی المکرم کے حکم پر اس پلیٹ فارم کو زندہ کیا جس کا کام اب بھی جاری ہے۔ آپ نے جہاد کشمیر کیلئے ایک بہت بڑی کانفرنس سیالکوٹ میں منعقد کروائی جس میں ڈویژن گوجرانوالہ کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

آپ کی شخصیت

آپ حلیم الطبع سفید ریش قد آور شخصیت کے مالک تھے اعلیٰ اخلاق' مہمان

Marfat.com

نوازی' ہمدردی مونس وغم خواری آپ کو ورثہ میں ملی تھی آپ کے پاس آنیوالا آپ سے ایک بار ملاقات کرتا پھر زندگی بھر آپ کا ہی ہو کر رہ جاتا۔ آپ لاکھوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکن بن چکے تھے آپ غریبوں کی مدد فرماتے امراء کی حوصلہ افزائی اوران کی راہنمائی فرماتے اس کے علاوہ آپ سنی خطباء اور بالخصوص شاگردوں سے کمال محبت فرماتے ہر کوئی یوں محسوس کرتا کہ آپ سب سے زیادہ میرے ساتھ محبت فرماتے ہیں۔

آپ بیک وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاؤں کے صدقے بے شمار صلاحیتوں کے مالک تھے آپ حافظ قرآن' عالم باعمل' مقرر بیباک' بہترین مذہبی سیاسی بصیرت کے حامل عظیم رہنما اور لیڈر تھے جبکہ آپ بہترین مدرس' جامعہ کے مہتمم' سیاستدانوں کے استاد ہونے کے علاوہ بے شمار صفتوں سے متصف تھے آپ ہردل عزیز انسان تھے بلاشک وشبہ آپ مقام ولایت پر فائز تھے مگر اس حقیقت سے ہر کوئی واقف نہ تھا یہ راز صرف نماز جنازہ کے روح پرور موقع پر ہر خاص وعام کو معلوم ہوا نماز جنازہ کے فقید المثال اجتماع نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ صرف ایک انسان ہی نہ تھے بلکہ ایک تحریک تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو سامعین پر رعب طاری ہو جاتا تھا آپ کا دستر خوان وسیع تھا آپ جہاں جاتے لوگ آپ کی راہوں میں منتظر کھڑے نظر آتے اور چشم براہ رہتے وطن عزیز اور دیار غیر میں جلسے جلوسوں اور کانفرنسوں میں آپ کا شاندار اور مثالی استقبال ہوا کیونکہ آپ اہل سنت کے بے تاج بادشاہ تھے اہل محبت کی محفلیں آپ کے دم قدم سے آباد اور شاد تھیں آپ کا چہرہ مبارک ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا جس کی رونق میں انتقال کرنے کے بعد بھی مزید اضافہ ہوا خطاب کرنے کیلئے لب کشائی فرماتے تو متبسم رہتے یوں لگتا جیسے منہ سے پھول جھڑ رہے ہوں اللہ اللہ یہ نشانیاں ایک مرد کامل میں ہی ہو سکتی ہیں۔

Marfat.com

آپ کے جانشین

استاذی المکرم قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے عشق و محبت کے جو چراغ روشن کئے وہ ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے مگر آپ نے جو پودے لگائے جو گلشن مہکائے ان کی آبیاری کیلئے ایک جانشین کی ضرورت تھی الحمد للہ صاحبزادہ علامہ محمد حامد رضا صاحب آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کیلئے ہمہ تن مصروف عمل ہیں قدرت نے ان کو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اپنے والد گرامی کی ڈیوٹیاں نبھانے کی صلاحتیں دے رکھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو زندگی کے ہر موڑ پر کامیابیاں عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

صاحبزادہ ڈاکٹر مفتی نجیب احمد ہاشمی صاحب

صدر جمعیت علماء پاکستان سیالکوٹ

شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم کی ذات والا صفات اہل سیالکوٹ کیلئے قطعاً محتاج تعارف نہیں۔ آپ عظیم استاذ، عمیق نظر محقق اور علوم دینیہ کے بحر ذخار تھے۔ حضرت موصوف میرے والد مرحوم حضرت علامہ مفتی حبیب احمد ہاشمی کے ہم مکتب تھے۔ دونوں نے ایک طویل عرصہ امام اہل سنت محدث پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے درس حدیث کی سند حاصل کی اور ظاہر ہے کہ ایسی مقاربت اور مجالست طبائع میں یگانگت اور صفات میں ہم آہنگی پیدا کر کے موانست کے اس موڑ پر لا کھڑا کرتی ہے جہاں (جبلت القلوب علی حب من احب اللہ) کا حکم صادق آتا ہے اور محبت ویگانگت کے ایسے علائق کے بارے میں ہی کہا گیا ہے۔

تزول جبال راشدات و قلبھم
عن الحب لا یخلو ولا تزلزل

Marfat.com

اور غالباً یہی وجہ ہے کہ دونوں ساتھیوں سے جدائی زیادہ دیر برداشت نہ ہوئی اور دو سال کے بعد یار سے یار جاملا۔

حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول کا ترانہ الاپتے ہوئے گزاری اور سینکڑوں نہیں ہزاروں علماء پیدا کیے جو اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک دین حقہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔

بلاشبہ آپ کی وفات حسرت آیات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو ایک طویل عرصہ تک پر نہ ہو سکے گا۔ الحمد للہ کہ ان کے صاحبزادے حضرت علامہ حامد رضا صاحب نے ان کی جانشینی کا جرات مندانہ فیصلہ کر کے ایک گونہ اہل سیالکوٹ کے دل کو مرہم عطا فرمائی دعا ہے جانشین شیخ الحدیث اپنے والد ماجد کے صحیح جانشین ثابت ہوں اور اللہ بطفیل سرور کائنات مرحوم ومغفور کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نور سدا اس گھر کی نگہبانی کرے

استاذ القراء قاری فقیر محمد صاحب مسعودی
سیالکوٹ

سینے میں ان کے محبت رسول معمور تھی
آہ شخصیت شیخ الحدیث مشہور تھی

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ اس تیزی سے گزر جانے والی زندگی میں ہر انسان کو اپنے آس پاس بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ مگر کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں۔ جو انسان کے کردار، افعال، عادات واطوار پر گہرے نقوش ثبت کر جاتی

Marfat.com

ہیں۔ان کی غیر معمولی سیرت اور جاذبیت مد مقابل انسان کو اپنی طرف' مائل کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس عظیم ہستی کے رخصت ہو جانے کے بعد بھی انسان زندگی کے بہت سے مواقع پر بے ساختہ ان کو یاد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

فرید الدھر' وحید العصر' مکارم اخلاق' شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم دور حاضر کی عظیم شخصیت تھے۔ آپ علم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر استاذ ہی نہیں ایک بے مثال بالغ نظر رہبر کے علاوہ دور حاضر میں حدیث رسول علیہ السلام کے امام کی حیثیت رکھتے تھے۔

آپ کی زندگی کے کونسے گوشے عیاں کیے جائیں ان کی زندگی کا ہر روپ انوکھا اور نرالا تھا۔ آپ ایک باوفا دوست تھے باوقار شہری تھے۔ شفیق باپ تھے' مہربان استاد تھے' مربی ومحسن بزرگ تھے' بالغ نظر سیاستدان تھے' غیرت مند مسلمان تھے' خدا کا خوف رکھنے والے اللہ کے بندے تھے۔ اور بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام کے فدائی اور عاشق صادق تھے۔ آپ کی زندگی کا پس منظر اور پیش منظر کی نقاب کشائی مجھ جیسے بے علم اور گنوار جاہل کے بس میں کہاں یہ تو میرے من کے احساسات ہیں جو قرطاس ابیض کو ضائع کرنے کے درپے ہیں۔

شیخ الحدیث بلاشبہ شخصیت کے اعتبار سے باوقار اور پاکیزہ انسان تھے۔ چہرہ پر کشش اور وجیہہ' حلیم الطبع' سادہ مزاج' عجز وانکساری کا مجسمہ' تصنع اور بناوٹ سے ماوریٰ' لیکن ہزاروں اور لاکھوں کے مجمع میں منفرد شخصیت کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ ہونٹوں پر دلآویز مسکراہٹ حاضر ہونے والے کو آپ کا فدائی کر دیتی آپ اعلیٰ ظرف اتنے تھے کہ بدترین مخالف سے بھی آپ محبت سے پیش آتے اور اس کے اعمال کی سیاہی کا اس کو احساس تک نہ ہونے دیتے اور وہ اپنے ہی من میں ڈوب کر اندر ہی اندر شرمسار ہو جاتا۔ الغرض آپ علم وعمل' اخلاص تقویٰ کا پیکر تھے۔ دنیا کے علم ودانش میں آپ کی حیثیت ایک یونیورسٹی کی تھی۔ آپ کی طبیعت میں ٹھہراؤ' ایک تسلسل تھا

Marfat.com

مزاج میں تناؤ‘ گھر ہو یا مدرسہ میں ہر ملاقاتی سے وقت ملاقات چہرے پر عجیب مسکراہٹ ہوتی ہر ملنے والے کے گھریلو حالات‘ کاروباری معمالات پوچھتے اور دل جوئی فرماتے۔

اوقات تدریس میں آپ کے انداز تدریس میں عجیب کشش تھی ہر طالب علم پر انفرادی توجہ دیتے اور ہمدردی اور اخلاص سے تعلیم اور تربیت پر توجہ دیتے۔ آپ کے حلقہ تدریس میں تھوڑے ہی عرصہ بیٹھنے والے خوبصورت حافظ‘ بے مثال عالم اور خطیب بے بدل بن جاتے۔ آپ فیض رساں اور شجر ثمر آور تھے۔ آپ کے حلقہ میں بیٹھنے والے جاہل بھی کم عرصہ میں واعظ شیریں بیان اور مبلغ بن جاتے۔ آپ نظم ونسق کے بے مثال ماہر تھے چنانچہ آپ کا قائم کردہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ ملک بھر کے دینی مدارس میں ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ جن کے تلامذہ پاکستان کے علاوہ مڈل ایسٹ‘ ساؤتھ افریقہ اور یورپ کے مختلف ممالک کے علاوہ امریکہ کے دور دراز علاقوں میں باقیات الصالحات کی علمی تصویر بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آج آپ ہم سے جدا ہیں مگر آپ کی خدمات قرآن ہر لحہ ہمیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ آپ ہمارے پاس ہیں۔

مولانا محمد عبدالغفور صاحب نوری

ڈسٹرکٹ خطیب سیالکوٹ

شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مگر چند حروف جو لکھوں گا عین ممکن ہے میرے لئے آخرت کا سامان بن جائیں۔ ایک منظر جو آنکھ نے دیکھا آج سے تقریباً 18 سال قبل بصیر پور شریف میں عظیم اجتماع اور ہر آنکھ پرنم حضرت مفتی اعظم پاکستان فقیہ اعظم شیخ الحدیث مرشدی و مولائی قبلہ ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی بانی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے جنازے کے موقع پر دیکھا۔ اس کے بعد شہر امام

Marfat.com

علی الحق شہید کی عظیم شخصیت شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج الحافظ القاری استاذ العلماء حضرت حافظ محمد عالم صاحب بانی مدرسہ دو دروازہ کے تاریخی جنازے پر دیکھا گیا ناچیز قدرے تاخیر سے جنازے میں پہنچا یہ منظر دیکھ کر پتہ چلا کہ شیخ الحدیث نے دلوں پر بادشاہی فرمائی یوں محسوس ہو رہا تھا کہ پورا پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا جنازے میں شرکت کے لئے آئی۔ کوئی ایسی گلی نہ تھی جہاں جنازے میں شرکت کرنے والوں کی موجودگی نہ ہو۔ ایسے کیوں نہ ہو وہ ایک عالم باعمل تھے وہ شفیق انسان تھے وہ ایک عظیم اخلاق کے مالک تھے جن کی زندگی درس و تدریس میں قال قال رسول اللہ ﷺ فرماتے گزری۔ ناچیز کو ان کی رفاقت بہت کم نصیب ہوئی کیونکہ ناچیز 5-11-98 کو سیالکوٹ میں بطور ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف تعینات ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد حضور والا کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد چند ایک بار سرکاری امور میں دشواری کا سامنا ہوا حضرت والا ذی شان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ان کی نگاہ کمال سے آسانی پیدا ہو جاتی تھی۔

پھر ایک بار ماہ رمضان المبارک میں دفتری امور کے لئے ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور کے حکم کے مطابق افطاری نماز و عشاء تراویح حضور کی اقتدا میں ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب آرام کرنے کا وقت آیا تو آپ کے خادم آپ کے لئے چارپائی کا انتظام اور میرے لئے زمین پر بستر لگایا حضرت کو جیسا پتہ چلا تو آپ نے ناپسند فرمایا کہ میں چارپائی استعمال کروں اور مہمان زمین پر سوئے حالانکہ ناچیز نے بار بار عرض کیا حضور میرے لئے آپ کے قدموں میں لیٹنا سعادت ہے۔ اس کے بعد حضرت والا ناچیز کو خصوصی ہدایات ارشاد فرماتے رہے۔ کیونکہ میں سیالکوٹ میں نوارد تھا جو کہ آج بھی اس ناچیز کے کام آ رہی ہیں۔ ناچیز کی دعا ہے خدا تعالیٰ ان کو اپنے پیارے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسلیہ جلیلہ سے جنت فردوس میں

Marfat.com

اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کا باطنی فیض ہم سب پر جاری وساری رہے کیونکہ وہ اس کے مظہر اتم ہیں۔

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

استاذ القراء مولانا قاری محمد علی صاحب قادری

خطیب دربار عالیہ ڈھوڈہ شریف گجرات

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دھر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

اللہ تعالی نے زمین و آسمان بنائے پھر زمین و آسمان میں بیشمار مخلوقات پیدا فرمائی کچھ مخلوقات الہی ہیں۔ جنکا ہمیں بھی علم ہے اور کچھ مخلوقات الہی ایسی بھی ہیں جنکا ہمیں علم نہیں اللہ اعلم ورسولہ۔ پھر اللہ تعالی نے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف عطا فرما کر ولقد کرمنا کا تاج پہنایا کیونکہ انسانی مخلوقات کو ادراک یعنی سمجھ وشعور عقل وفہم و حلال وحرام کی تمیز عطا فرمائی۔ اسلئے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ پھر اللہ تعالی نے اس اشرف المخلوقات کی ھدایت و اصلاح کے لئے بیشمار انبیاء و مرسلین علیہم السلام مبعوث فرمائے جو ہر دور میں بھٹکی ہوئی انسانیت کی اصلاح فرماتے رہے پھر اللہ تعالی نے سب سے آخر میں مقصود کائنات رحمت دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو انسانیت کی ھدایت و اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا ہادی دو عالم ﷺ نے اعلان رسالت سے لیکر وصال مبارک تک بھٹکی ہوئی انسانیت کی انتہائی

Marfat.com

مشفقانہ طریقہ سے تزکیہ نفس فرمایا یعنی ہر لحاظ سے اصلاح فرمائی ان میں سب سے پہلے لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جنہوں نے ہادی دو عالم ﷺ سے اکتساب فیض کیا جس عظیم نصب العین کیلئے اللہ تعالیٰ نے رحمت دو عالم ﷺ کو معبوث فرمایا تھا۔ رحمت دو عالم ﷺ کی ایک ہی نظر عنایت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مبلغ و مصلح بن گئے صرف اتنا عرض کرتا ہوں طوالت سے گریز کرتے ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک انگریز مورخ لکھتا ہے کہ اگر مسلمانوں میں ایک اور عمرؓ ہوتے تو ساری دنیا سے عیسائیت ختم ہو جاتی۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شفیق دو عالم ﷺ کی نگاہ نبوت نے خالق سے منقطع مخلوق کی اصلاح فرما کر ان کو ساری دنیا کا امام بنا دیا ہادی دو عالم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد رحمت کائنات ﷺ کے اس عظیم مشن قرآن حکیم وحدیث رسول عربی ﷺ کی اشاعت کا فریضہ خلفاء راشدین و صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین و اولیاء رحمٰن و علماء ربانین ہر دور میں بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے علمائے حق بھٹکے ہوئے انسانوں کی اصلاح فرماتے رہے ان بیشمار علماء حق میں سے ایک جلیل القدر ہستی عالم باعمل پیکر علم و حکمت عالم ربانی شیخ الحدیث و التفسیر استاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج پیر حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی بھی ہے۔ جنہوں نے ساری زندگی قرآن حکیم و حدیث رسول عربی ﷺ کی اشاعت کیلئے وقف کر رکھی تھی۔

کامل و شفیق استاد

حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کا تدریسی انداز بھی انوکھا تھا کہ پہلے سبق کو خود احسن طریقہ سے تقریر فرماتے اور طلبا سے وہ تقریر سنتے اور غبی سے غبی طالب علم کو سمجھانے کی بھرپور کوشش فرماتے یہاں تک کہ وہ طالبعلم بھی اصل کتاب کی روح کو سمجھ

Marfat.com

لے آپ کا تدریسی عالم میں طریقہ امتیاز یہ بھی تھا کہ کتاب کو ابتدا سے سبق تک طلباء کو ذہن نشین کرا دیتے اور سرزنش میں آپ کا تکیہ کلام زیادہ تر یہ ہوتا (کچھ تو بولو) چاہے غلط ہی بولو۔ جب دوران تدریس طبیعت میں جلال آتا تو سزا دیتے اور یہ سختی زیادہ تر ذکی طلبا پر ہوتی اور سبق ختم ہونے کے بعد کمال درجے کی شفقت فرماتے۔ اگر کسی طالبعلم کو غصہ کی حالت میں زیادہ سزا مل جاتی تو شفقت کے ساتھ ساتھ دودھ بھی پلا دیا کرتے تھے

قیام لاہور کے چند واقعات

۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت ﷺ چلی جسکی قیادت سید العلماء حضرت مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد شاہ صاحب سابق صدر جمعیت العلماء پاکستان نے فرمائی تھی شیخ الحدیث صاحبؒ کہ بہت گہرے دوست حضرت مولانا علامہ سید یوسف شاہ صاحبؒ خطیب جامع مسجد بیرونی موچی گیٹ سرکلر روڈ لاہور فرماتے تھے مولانا علامہ حافظ محمد عالم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علمی کمالات کے ساتھ ساتھ جرأت دلیری و بہادری سے بھی نوازا تھا اس کا ثبوت یہ ہے کہ تحریک ختم نبوت ﷺ کے دوران آپؒ نے تحریک کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں شاہ صاحبؒ فرماتے کہ آپ شاہی قلعہ لاہور میں قید تھے میں آپ کے دولت خانہ سے کھانا لے کر جاتا آپ دوران گفتگو فرماتے کہ شاہ صاحب عظمت مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جان بھی حاضر ہے یہ چند روزہ قید معمولی بات ہے خدا کرے ہماری ناقص کوشش بارگاہ رسالت ﷺ میں قبول ہو جائے واپسی پر آ کر آپ کی طرف سے آپ کے اہل خانہ کو اطلاع دیتا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ سب طرح کی خیریت ہے کوئی فکر نہ کریں۔

لال حویلی

جہاں آپ کی رہائش تھی اس وقت کے طالب علم اب وقت کے شیخ الحدیث

Marfat.com

حضرت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی مہتم دارالعلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس جماعت اہل سنت پاکستان۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علی صاحب گجراتی مہتم جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور نماز عصر کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ سے منتہی کتب کے اسباق پڑھا کرتے۔

جماعت احیاء دین

حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نے دین متین کی تبلیغ و اشاعت کیلئے جماعت احیاء دین کے نام سے بنائی تھی جسکے مندرجہ ذیل اراکین تھے۔

خطیب پاکستان مولانا علامہ الٰہی بخش صاحب قادری ضیائی لاہور

زینت القراء و استاذی واستاذ القراء حضرت مولانا علامہ قاری غلام رسول صاحب مدظلہ لاہور

حضرت مولانا علامہ محمد یوسف صاحب لاہور

حضرت مولانا غلام حسین صاحب آزاد کشمیر والے

دیگر حضرات جنکے اسماء گرامی اسوقت یاد نہیں جماعت احیاء دین کا تبلیغی پروگرام ہفتہ وار ہوتا تھا مختلف مساجد و محلوں میں جا کر رسول عربی ﷺ کے دین متین کی باتیں اسباق کی طرح پڑھاتے اور سکھاتے تھے یہ پروگرام بہت ہی اعلیٰ ہوتا عوام اس پروگرام کو بہت ہی سراہتے تھے ناچیز نے سب سے پہلے شیخ الحدیث کی زیارت جامعہ قادریہ سلطانیہ ہربنس پورہ لاہور میں کی تھی وہاں آپ کے محترم استاد و پھوپھڑ جناب قبلہ حافظ احمد دینؒ پڑھاتے تھے آپؒ ان کی ملاقات کیلئے گاہے بگاہے بگاہ تشریف

Marfat.com

لیجاتے۔ ناچیز نے جب اللہ کے فضل و کرم سے قرآن حکیم حفظ کر لیا تو استاد محترم جناب قبلہ حافظ احمد دینؒ نے مجھے آپ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ محمد علی کو آپ جس مدرسہ میں مناسب سمجھیں داخل کرادیں آپؒ نے مجھے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ چوک دانگراں میں مفتی اعظم پاکستان استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمیؒ کی خدمت میں پیش کیا حضرت قبلہ مفتی صاحبؒ نے بڑی خندہ پیشانی سے فرمایا ٹھیک ہے آپؒ تقریباً روزانہ ہی دارلعلوم جامعہ نعیمیہ میں تشریف لاتے اور چند منتہی کتب کے اسباق پڑھا کر تشریف لیجاتے اور اکثر مجھے بلا کر فرماتے دل لگ گیا ہے۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتلانا اسی طرح حضرت مولانا علامہ قاری نذیر احمد عزیزی کو فرماتے یہ آپ کی ہم پر انتہائی شفقت و مہربانی تھی مشائخ عظام آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف بھی آپ پر انتہائی محبت و شفقت فرماتے سیدی و سندی مرشدی حضور قبلہ عالم حضرت پیر محمد شفیع صاحبؒ قادری رحمتہ علیہ فرمایا کرتے ہم نے اپنے عزیز و اقارب سب کی خدمت کی ہے مگر صحیح معنوں میں شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحبؒ کی خدمت نہ کر سکے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے قارئین کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ شیخ الحدیث صاحبؒ پر کتنی شفقت فرماتے حضور قبلہ عالمؒ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب قادری مدظلہ تعالی اپنے احباب کی مجالس میں فرمایا کرتے ہیں کہ دربار شریف کی توسیع و ترقی میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کا مکمل حصہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ الحدیث صاحبؒ سے والہانہ عقیدت و محبت سے ذکر کرتے ہوئے آپکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں برطانیہ تشریف لے جانے سے قبل شیخ الحدیث صاحبؒ آستانہ عالیہ دربار ڈھوڈا شریف حاضری کے لئے تشریف لے گئے حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی نے دور سے آتے ہوئے شیخ الحدیث کو دیکھ لیا اور دربار سے نیچے آکر کافی آگے چل کر آپ کا استقبال کیا تو شیخ الحدیث صاحبؒ فرماتے کہ جناب آپ نے آگے آنے

Marfat.com

کی کیوں تکلیف فرمائی آپ وہاں ہی تشریف رکھتے اس عقیدت اور محبت و پیار کی دو وجہ ہیں کہ آپ کا وجود مبارک کاظہور اللہ تعالی کے فضل کرم سے اور ہمارے بزرگوں کی دعا برکت سے ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ شیخ الحدیث صاحبؒ آپ کے استاد ہیں درس نظامی مکمل اور دورہ حدیث شریف کی تمام کتب آپ سے پڑھیں۔ دربار شریف حاضری دے کر دارالعلوم جامعہ قادریہ قاسمیہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ کو اپنے خصوصی ارشادات سے نوازا اساتذہ اور طلبہ کو نصیحتیں ارشاد فرمائیں پھر اساتذہ کرام اور طلبہ کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی پھر واپسی پر حضور قبلہ عالم دارالعلوم جامعہ قادریہ قاسمیہ ڈھوڈہ شریف کی جوئی عمارت حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس میں تشریف لے گئے وہاں دارالعلوم کی ترقی و کامیابی کیلئے اور حضرت صاحب مدظلہ العالی کی صحت و عمر درازی کیلئے آپ نے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

فیض مشائخ عظام آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف اور آپکی ولادت

ریاست جموں وکشمیر موجودہ مقبوضہ کشمیر میں آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف کے مشائخ عظام دین اسلام کی اشاعت وتبلیغی دورے فرمایا کرتے تھے ریاست جموں وکشمیر کے خدام وعوام میں بزرگان دین ڈھوڈا شریف کی تبلیغی سعیوں اور روحانیت سے ہی اسلامی جذبہ موجود ہے آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف کے بطل حدیث سراج السالکین حضرت حافظ پیر صاحب قادری سید امیر صاحب قادری رحمتہ اللہ علیہ موضع گاور نزد دریائے چناب قیام فرماتے تھے حضرت قبلہ شیخ الحدیثؒ صاحب کے دادا جان حضرت صاحبؒ کی زیارت ودعا کے لئے حاضر ہوئے تو شیخ کامل کی خدمت عالیہ میں عرض کیا حضور میرے تین پوتے یکے بعد دیگرے انتقال کر گئے ہیں دعا فرمائیں اللہ تعالی زندگی

Marfat.com

والا بچہ عطا فرمائے شیخ کامل نے دعا کی یا اللہ کریم گورا نہ سہی سانولے رنگ والا ہی سہی اللہ تعالی کے فضل وکرم سے شیخ کامل کی دعا برکت سے آپکی ولادت وسعادت ہوئی حضرت پیر سید امیر صاحب قادریؒ دوسرے سال تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو آپکے دادا جان حضرت شیخ الحدیث صاحب کو اپنے ساتھ لیکر آئے حضرت پیر صاحبؒ نے آپکی درازی عمر کیلئے دعا فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا اس بچہ کے جسم سے علم کی خوشبو آرہی ہے نیز فرمایا یہ بچہ حافظ قرآن اور عالم دین ہوگا

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اور شیخ کامل کی دعا برکت سے حافظ کامل کی دعا برکت سے حافظ قرآن اور عالم دین بھی ہوئے بلکہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوکر اسلام کی تعلیمات اور اپنے فیض برکات سے ملت اسلامیہ کو تادم آخر نوازتے رہے حضرت شیخ الحدیث صاحب کو آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف کے مشائخ عظام سے والہانہ محبت تھی آپ اکثر وعظ ونصیحت اور عرس ہائے مبارک کی مجالس میں فرمایا کرتے جس شخص نے ڈھوڈا شریف کے مشائخ عظام کی کرامت دیکھنی ہو وہ ہمارا وجود دیکھ لے ہر ایک کام اعلی ہے فرمایا کہ دارالعلوم کی دربار شریف میں اشد ضرورت تھی ماشاءاللہ جو حضرت قبلہ نے پوری کردی ہے خوش طبعی کے طور پر فرمایا کہ ایسا لگتا ہے جیسے حضرت صاحب قبلہ نے اتنی جلدی جنوں سے تیار کروالیا ہے آپ کے صاحبزادگان محترم جناب صاحبزادہ حافظ محمد رضا صاحب فاضل جلیل عالم نبیل صاحبزادہ حضرت مولانا علامہ محمد حامد رضا صاحب صاحبزادہ حافظ محمد حماد رضا صاحب عامر کو بھی اپنے والد ماجد شیخ الحدیث صاحب کی طرح آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوڈا شریف کے مشائخ عظام سے پوری عقیدت ومحبت ہے۔

ناچیز کا لاہور سے سیالکوٹ آنے کا باعث بھی آپکی ذات گرامی ہے دارالعلوم

Marfat.com

جامعہ حنفیہ دو دروازہ شعبہ تحفیظ القرآن میں دو اساتذہ کی ضرورت تھی شیخ الحدیث صاحب حضرت قبلہ قاری عبدالعزیز صاحب کے پاس لاہور شریف لے گئے تو فرمانے لگے جامعہ حنفیہ میں آپکی ضرورت ہے اسلئے آپ بھی تشریف لے چلیں اور محمد علی کو بھی ساتھ لے چلیں دوسرے روز قبلہ قاری صاحب ناچیز کے پاس جامعہ مسجد تاجے شاہ تشریف لائے فرمانے لگے کل شیخ الحدیث صاحب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مجھے بھی فرمایا ہے اور تمہارے لئے بھی کہا ہے کہ سیالکوٹ چلنا ہے میں نے بڑی سوچ و بچار کے بعد قاری صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ ابھی کسی دوسری جگہ جانے کا خیال نہیں پھر دوبارہ قبلہ شیخ الحدیث صاحب قاری صاحب قبلہ کے پاس تشریف لے گئے حکم فرمایا کہ سیالکوٹ چلنا ہے اور محمد علی کو بھی فرمادیں کہ سیالکوٹ چلنا ہے ان دنوں میں ناچیز چونکہ فاضل اجل حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالنبی صاحب کوکب کے پاس رہتا تھا تو میں نے قبلہ قاری صاحب سے عرض کیا کہ شیخ الحدیث صاحب اور آپ کا فرمان سر آنکھوں پر مگر قاضی صاحب کو اطلاع کرلوں قاری صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے جب حضرت قاضی صاحب سے شیخ الحدیث صاحب کا ذکر کیا سیالکوٹ کے بارے میں تو قاضی صاحب نے فرمایا دل تو نہیں چاہتا کہ آپ یہاں سے جائیں مگر آپ کو دو بزرگ ہستیاں فرما رہی ہیں اس لئے ہم آپ کو سیالکوٹ جانے کی بخوشی اجازت دیتے ہیں قاضی صاحب کے فرمان کے بعد حضرت قاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو قاری صاحب نے فرمایا کہ حضرت قاضی صاحب نے کیا فرمایا میں نے کہا کہ بخوشی اجازت ہوگئی ہے مگر سیالکوٹ پھر جاؤں گا اگر آپ نے بھی سیالکوٹ تشریف لے جانا ہے مذکورہ بات میں نے اس لئے حضرت قاری صاحب کی خدمت میں عرض کی جس شعبہ میں آدمی کام کرے جب تک دوسرے صاحب سے ہم خیالی نہ ہو تو آدمی اس شعبہ میں صحیح کام نہیں کر

Marfat.com

سکتا بہر حال حسب ارشاد شیخ الحدیث قبلہ قاری صاحب اور ناچیز سیالکوٹ آ گئے اور دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں حاضری دینی شروع کر دی اس وقت سے لیکر اکتیس سال کے عرصہ کے دوران حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خصوصی توجہ و مہربانی و شفقت سے نہایت ہی اعلیٰ وقت گزارا اتنے طویل عرصہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا الحمد للہ ثم الحمد للہ

آپ کے اوصاف حمیدہ

آپ انتہائی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ہر امیر و غریب کے ساتھ انتہائی شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے آپ کے اخلاق کریمانہ کو جو آدمی دیکھ لیتا وہ ہمیشہ کیلئے آپ کا گرویدہ ہو جاتا میرے ایک دوست جناب علاؤ الدین بٹ صاحب لاہور سے ناچیز کو ملنے کیلئے دارالعلوم جامعہ دو دروازہ میں تشریف لائے تو میں نے بٹ صاحب کو غائبانہ تعارف کرایا بعد میں بٹ صاحب کو لیکر حاضر خدمت ہوا تو آپ نہایت شفقت و محبت سے ملے اس کے بعد بٹ صاحب ہمیشہ کیلئے آپ کے گرویدہ ہو گئے آپ اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ جس مجلس مین بھی تشریف لے جاتے چاہے وہ مجلس خوشی کی ہو یا غمی کی اس مجلس کے مطابق دینی احکام کا تذکرہ فرماتے آپ کا یہ بھی معمول تھا پیرانہ سالی کی حالت میں بھی ہر سال رمضان المبارک میں خود قرآن حکیم سنایا کرتے تھے اور فجر کی نماز خود آ کر پڑھاتے اور بعد میں قرآن حکیم کا درس دیا کرتے تھے آپ کے وصال مبارک کا ناقابل بیان صدمہ ہے اسکے ساتھ خوشی کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب کی شکل میں آپ کا روحانی ' جسمانی فیض جاری و ساری ہے۔ صاحبزادہ حافظ محمد رضا صاحب بھی قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی طرح نہایت ہی ملنسار ہیں۔

Marfat.com

دعا ہے کہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آپ کا جاری کردہ یہ روحانی فیض کا منبع ہمیشہ جاری وساری رہے اور تشنگان علم آ کر اپنی پیاس بجھاتے رہیں۔

بقول حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

سدا بہار دیویں اس باغ کدی خزاں نہ آوے
ہو ون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکا پھل کھاوے

استاذ العلماء علامہ حافظ نذیر حسین صاحب

مدرس جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

بحرالعلوم والفنون فخر الملت والدین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ استاد العلماء حافظ محمد عالم نے شہر اقبال کو اپنی حکمت عملی سے امن کا گہوارہ بنائے رکھا ملت اسلامیہ کیلئے ان کی خدمات طویل عرصہ تک یاد رکھی جائیں گی آپ تسلیم ورضا کے پیکر تھے حضرت کی حیات ظاہری میں ہزاروں علماء وفضلاء نے آپ کے چشمہ علم سے سیرابی حاصل کی آپ کا سانحہ ارتحال اہل سنت کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے اگرچہ حضرت بظاہر ہم سے جدا ہو گئے ہیں تاہم آپ کا روحانی فیض جاری رہے گا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

یوں تو زندگی کے مختلف شعبوں میں آپ نے اپنے عقیدت مندوں کی رہنمائی فرمائی لیکن جس شغف کا آپ کی طبیعت پر غلبہ رہا وہ تدریسی امور میں انہاک تھا۔ آپ نے تدریس میں مشغولیت کو اپنے نجی معاملات خاندانی امور حتیٰ کہ موت وفوت پر بھی

Marfat.com

ہمیشہ ترجیح دی آپ طویل تقاریر کرنے کے بجائے نفس کتاب کی تفہیم پر زور دیتے تھے خارجی سوال و جواب سے طالب علم کو پریشان نہ کرتے۔ بلکہ مختصر سہل الفہم اور انوکھا انداز اختیار کرتے اور علمی فضیلت کو احسن طریقے سے بیان کرتے کہ طالب علم میں مطالعہ کا ذوق پیدا ہو جاتا۔

کتب فنون پر دسترس کا یہ عالم تھا کہ وضو کرنے کی غرض سے مدرس کے پاس سے گزرتے تو احسن طریقے سے تدریس میں اصلاح فرماتے ایک مرتبہ بندہ ناچیز دارالعلوم میں جامی کا سبق پڑھا رہا تھا تو تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ جامی کے ہر کلمہ کے نیچے ایک شیر سویا ہوا ہے مراد آپ کی یہ تھی کہ ہر کلمہ ایک پوشیدہ اعتراض کا جواب ہے آپ فرماتے کہ مدرسین کی عبادت طالب علم کے ساتھ انصاف ہے اسے توضیع اوقات سے بچایا جائے۔ آپ کی خواہش ہوتی کہ ہر طالب علم مدرس بنے آپ کے دور تدریس ہی کا یہ فیضان ہے کہ آپ کے شاگردوں مین بڑے ثقہ مفتی مفسر اور مناظر پیدا ہوئے ام الالسنہ عربی بے شمار علوم فنون پر محیط ہے لیکن دو فن یعنی صرف اور نحو کے زینہ کے بغیر اس منارہ نور تک پہنچنا ممکن نہیں تو آپ نے طلباء کی آسانی اور وقت کو بچانے کیلئے ان دو علوم میں نادر الوجود کتب تصنیف فرمائیں جن کی بدولت آج جامعہ میں صرف ونحو کی بہار ہے اور قوم ان علمی جواہر پاروں سے مستفیض ہوتی رہے گی اور بالخصوص جس ابتدائی چیز کی کمی آپ نے محسوس کی وہ فارسی زبان سے علماء کرام کی پہلوتہی کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے جدید طریقہ سے فارسی میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے تیسیر الفارسی نام کی کتاب کو تصنیف فرمایا۔

آپ داغ مفارقت دیتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے در و دیوار پر حسرت کی نظر کرتے ہیں خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گئے آپ کے جانشین صاحبزادہ مولانا حامد رضا صاحب انتہائی کم گو شریف فطرت اور مومنانہ فراست

Marfat.com

ے حامل ہیں لیکن اس کم سنی میں قدرت نے بے پایاں گراں باریاں ڈال دی ہیں آپ نے اپنے عظیم والد کی روحانی توجہ سے شب و روز کی سعی سے جامعہ کی رونق کو دوبالا کر دیا ہے۔اہل سیالکوٹ نے آپ کی قیادت کو خراج عقیدت پیش کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے اس سے بہت سے ذہنوں میں اٹھنے والے وسواس خود بخود دم توڑ گئے ہیں۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

علامہ حافظ نذیر احمد صاحب عزیزی
سیالکوٹ

مخدوم ملت رہبر شریعت پیکر علم و عمل شیخ الحدیث والقرآن حضرت علامہ الحافظ القاری الحاج محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ و برکاتہ تا ابد الابد۔

آپ کا عزم حج 1974ء موسم سرما تھا۔الحمد للہ المستعان میں بطور خادم آپ کے ساتھ تھا۔اس مبارک سفر میں آپ پر عشق الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس قدر غلبہ تھا کہ کبھی رقت اور کبھی وجد طاری ہوتا تھا۔روتے بھی تھے اور بڑی دیر تک خاموش رہتے تھے۔آپ کا قافلہ حج سولہ افراد پر مشتمل تھا۔جن میں ضعیف عورتیں مرد تھے۔جناب صوفی تاج الدین صاحب جنہیں ظاہر کچھ نظر نہیں آتا تھا لیکن دل روشن تھا۔آپ ان کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ چلتے تھے۔پوری دیکھ بھال اور نگرانی کرتے تھے۔ آپ معذوروں اور ضعیفوں کی دستگیری فرماتے تھے۔سفر حج میں یہ بہت مشکل کام ہوتا ہے۔شہر اقبال سے کراچی تک ریل گاڑی میں تبلیغ فرماتے گئے۔حج کیمپ کراچی میں حاجیوں کی تربیت فرماتے رہے۔بحری جہاز سفینہ عابد میں مجھ کو امام بنایا خود خطیب و مفتی

Marfat.com

کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جہاز میں بستر بند جماعت کا بڑا زور تھا۔ انہوں نے عازمین حج کو ہراساں کر دیا۔ کہ تمہیں تلبیہ اور حج کی دعائیں نہیں آتیں۔ لہذا تم لوگوں کا کوئی حج نہیں۔ تم نے پیسے اور وقت ضائع کر دیا۔ تمہارا سب کچھ رائیگاں گیا۔ آپ نے پرزور مذمت فرمائی اور عازمین حج کو بتایا جو کچھ کلمہ کلام آتا ہے پڑھتے جاؤ۔ درود شریف پڑھو اور اپنی زبان میں کہتے جاؤ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں سب کچھ تیرا اور تیرے لئے ہیں۔ جب تم گھر سے چلے تھے۔ تمہارا حج قبول ہو گیا تھا۔ سب کے سب لوگ مطمئن ہو گئے۔ جدہ شریف پہنچے تو بیسیوں آپ کے عقیدت مند آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے عمرہ کرنا تھا۔ معلم صاحب نے کہا فجر کے بعد طواف اور سعی کرائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہمیں عمرہ کرنے کا طریقہ آتا ہے۔ آپ نے اسی وقت طواف اور سعی کروائی کئی لوگ جو عمرہ کی ادائیگی کے انتظار میں تھے سب نے آپ کی معیت میں عمرہ ادا کیا پھر آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں عمرے زیارتیں سحر خیزی توبہ اور دعائیں کرتے رہے۔ نیز سعادت یہ کہ حضرت مولانا علامہ محمد یعقوب رحمتہ اللہ علیہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ان کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوتے رہے نماز تہجد ادا کی جاتی تھی۔ ایک روز ہم محلہ مسفلہ کی مقدس گلیوں میں بھول گئے۔ جہاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا گھر تھا۔ آپ نے فرمایا شاید اس لئے یہاں پھیرایا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان گلیوں میں تشریف لاتے تھے۔ تائید ایزدی شامل حال ہوئی۔ مسجد صدیق اکبر جو آپ کے گھر میں بنی ہے۔ نظر آ گئی۔ وہاں ہم نے نفل ادا کیے الحمد للہ غار حراء اور غار ثور کی چوٹی تک آپ بڑے شوق و جذبے کے ساتھ پہنچے۔ جو مبارک آیات وہاں پر اتری تھیں۔ وہی تلاوت کیں۔ جہاں بھی زیارت کے لئے جاتے جو سورتیں وہاں اتری تھیں وہی تلاوت فرماتے۔ باقی مقدس مقامات کے علاوہ تاریخی غاروں میں مجھے آپ کی معیت میسر آئی۔ مجھے ادنیٰ

Marfat.com

شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ یار غار ہونے کی سعادت نصیب ہوئی الحمد للہ آپ بہت سخی فراخ دل تھے۔ مکہ اور مدینہ شریف آپ قدیم علماء صلحاء کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان سے معلومات حاصل کرتے اور خوب خدمت فرماتے۔ فرماتے تھے سب سے بہتر علماء طلباء کی خدمت کرنی چاہیے۔ آپ نماز تہجد کے بعد اور کبھی پہلے طواف فرماتے آپ کی دستار کے شملہ کو طرہ امتیازی حیثیت حاصل تھے۔ نماز فجر کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کے قریب درس قرآن وحدیث دیتے کسی نے شکایت کر دی آپ درس فرما رہے تھے پولیس آ گئی حلقہ درس منتشر ہو گیا۔ آپ بھی جائے وقوعہ سے الگ ہو گئے۔ پولیس دائیں بائیں دیکھ کر واپس چلی گئی۔ رب کعبہ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ میدان عرفات میں حج کے دن آپ نے اپنے معلم کے ڈیرے امامت وخطابت فرمائی۔ وہ آپ کا تاریخی خطاب تھا۔ ایک کثیر تعداد نے آپ کی معیت میں مناسک حج ادا کیے۔ عرب ممالک اور دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء مشائخ سے آپ دینی فقہی مسائل پر تبادلہ خیال فرماتے بسا اوقات بحث ومناظرہ بھی ہو جاتا عرب ممالک کے متبحر علماء آپس میں کہتے۔ علمہ مضبوط هذا الرجل من السلف الصالحين امام کعبہ خطیب بلکہ دفتر اوقاف میں ان کے بڑے شیوخ سے ملاقات اور گفتگو ہوئی سب آپ کے علم سے متاثر ہوئے۔ آپ کا بڑا احترام کیا خاص شاہی قہوا آپ کو پیش کیا۔

حج کے بعد مدینہ پاک کی حاضری نصیب ہوئی چھبیس روز کی سعادت میسر آئی۔ وہاں آپ پر ایک انوکھی کیفیت تھی آپ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ آپ کے علمی عملی سکے کو شیوخ عرب نے تسلیم کیا۔ آپ مدینہ شریف کی یونیورسٹی بھی تشریف لے گئے۔ یونیورسٹی کے علماء سے بھی علمی گفتگو ہوئی۔ آپ کئی محافل میلاد میں شامل ہوئے اور خطاب فرمایا بارہ ربیع الاول کو مدینہ شریف باب صدیق کے سامنے شاندار محفل میلاد آپ نے منعقد کرائی۔ تلاوت نعت خوانی ہوئی تبرک تقسیم ہوا۔ جب

Marfat.com

روضہ پاک سے رخصت ہونے لگے تو مجھے فرماتے۔ پڑھو۔

جدھ محبوب پیارے وچھڑن کون رووے پھر تھوڑا

سب روگاں دا روگ محمد جسدا ناں وچھوڑا

الوداع الوداع فرماتے زارو قطار روتے اور رلاتے رہے۔ پھر اسی کیفیت کے ساتھ کعبہ سے الوداع ہوتے۔ الودع یا کعبۃ اللہ الفراق یا بیت اللہ فرماتے ہوئے مقام مقدسہ سے رخصت ہوئے۔ آپ پورے سفر حج میں بیمار پرسی فرماتے تھے۔ بلکہ بیمار ساتھیوں کو اپنے دست شفقت سے کھلاتے پلاتے تھے۔ ہم نے طائف کی سیر بھی کی اور تاریخی مقامات کی زیارت بھی کی ہم تقریباً پونے پانچ ماہ سفر حج میں رہے واپسی پر سفینہ حجاج بحری۔ جہاز میں واپس ہوئے عدن بندرگاہ پر جہاز خراب ہو گیا۔ جہاز کے کیپٹن نے کہا انجن میں خرابی پیدا ہو گی ہے۔ اب امریکہ سے پرزے لیکر انجینئر آئیں گے۔ تو جہاز ٹھیک ہو گا۔ اگلی صبح جمعۃ المبارک تھا۔ آپ نے جہاز میں اعلان کروایا کہ نماز فجر کے بعد تمام حجاج کرام ملکر درود پاک پڑھیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہماری مشکلیں آسان فرمائے۔ کافی دیر تک درود پاک پڑھایا رو رو کر دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت فرمایا نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کیپٹن جہاز سے فرمایا۔ ہم نے نماز جمعہ عدن شہر کی جامع مسجد میں ادا کرنی ہے۔ عملہ جہاز نے ہمیں کشتیوں کے ذریعے عدن اتارا۔ ہم نے نماز جمعہ عدن کی جامع مسجد میں ادا کی۔ وہاں مزارات پر حاضری دی۔ واپس جہاز میں آئے تو عملہ جہاز نے کہا حجاج کرام کی دعاؤں اور درود پاک کی برکت سے جہاز ٹھیک ہو گیا۔ انشاءاللہ اب کراچی کے لئے چلتے ہیں۔ تو ہم پاکستان پہنچ گئے۔ الحمدللہ یہ نسبت تا ابد آلاباد قائم رہے۔

Marfat.com

پروفیسر علامہ نیک عالم صاحب اختر ایم۔اے۔ایم۔ایڈ

EX ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری سیالکوٹ

یہ صداقت کی روایت ہے ازل سے تا ابد
گلشن حق میں باد فنا آتی نہیں کبھی
پھول اگر کٹ بھی جائے مرجھا بھی جائے
نام اور کام کی خوشبو جاتی نہیں کبھی

سرزمین جموں وکشمیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی کھوکھ سے بعض ایسی نامور اور نابغہ روزگار ہستیوں نے جنم لیا جو پوری ملت اسلامیہ کے لئے فخر اور باعث صد افتخار ہیں۔جن کی علمی، ادبی، دینی، اخلاقی، مذہبی، سیاسی، روحانی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور جن کے روحانی فیض عام سے رہتی دنیا قیامت تک مستفیض ہوتی رہے گی۔ان مقتدر اور ممتاز ہستیوں میں ایک حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی علیہ الرحمتہ تھے جو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بظاہر وہ ہماری نظروں سے پردہ فرما گئے ہیں لیکن حقیقت میں وہ حیات جاودانی سے بہرور ہیں جو دنیا کی زندگی سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
اور حقیقت میں وہ کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

وہ مرتے نہیں بلکہ دار فانی سے دار بقا کی طرف انتقال فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث اقدس میں ہے ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار اللہ والے مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے پاس عشق مصطفی ﷺ کی ایک ایسی دولت

Marfat.com

تھی جن خوش نصیب انسانوں کو یہ دولت میسر آتی ہے تو وہ پھر دنیا و مافیہا سے بے نیار ہو جاتے ہیں بلکہ دنیا ان کے قدم چومتی ہے۔

ہر کہ عشق مصطفی ﷺ سامان اوست

بحر و بر و گوش و امان اوست

محدث سیالکوٹی کو عشق مصطفی ﷺ کی یہ دولت اپنے شیخ طریقت' مجدد دین ملت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا قادری بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے بطور ورثہ ملی تھی۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ جو ایک سچے عاشق رسول تھے۔ جنہوں نے اپنے کردار و عمل ا ور اہل اسلام کے سینوں کو عشق مصطفی ﷺ کا گہوارہ بنا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے اس رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے اپنے بچوں کے نام بھی رکھے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کا یہ شعر بہت ہی پسند تھا۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے چلے

تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

آپ صبر و قناعت' فقر و درویشی' شفقت و اخلاص' توکل و رضا' حسن و جمال کی صفات عالیہ کے حامل تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا کہ یہ وہی شیخ الحدیث ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

بندہ ناچیز جون 1966ء میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں تحصیل علم کیلئے آپ کی رہائش گاہ گندم منڈی میں اپنے والد گرامی کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اس وقت آپ اپنے کمرہ میں کھجور کی چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ والد گرامی مولوی امیر محمد صاحب شیخ الحدیث کے دوستوں میں سے تھے۔ فرمایا آپ کے بیٹے کا پورا خیال رکھیں گے اور اسے عالم دین بنائیں گے۔

Marfat.com

بندہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ بندہ نے پوری تعلیم صرف اور صرف جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں ہی حاصل کی۔ یہ جامعہ ہی بندہ کی مادر علمی ہے۔

بندہ پر شیخ الحدیث خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ بندہ کی پوری جماعت نے ادیب عربی کا امتحان دیا تھا۔ شیخ الحدیث کی خصوصی نظر کرم سے پوری کلاس نے فسٹ ڈویژن حاصل کی۔ آپ فرماتے تھے کہ آپ کی تمام فیس اپنی جیب خاص سے ادا کروں گا۔ ادیب عربی، فاضل عربی کے لئے خصوصی شعبے بنائے گئے تھے ان میں سے خصوصی شفقت علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی اور قاری حافظ نذیر احمد عزیزی صاحب نے فرمائی تھی۔ بندہ کے تمام ساتھی دورہ حدیث کے بعد اور او۔ ٹی کے امتحان پاس کرنے کے بعد مساجد میں امام وخطیب کے ساتھ گورنمنٹ کے مدارس میں بطور استاد کام کر رہے ہیں۔

بندہ کے والد گرامی شیخ الحدیث کے سچے محب اور دوست تھے۔ والد گرامی بیمار تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ شیخ الحدیث برطانیہ جانے سے پہلے والد گرامی کی عیادت کیلئے علاقہ بجوات بمقام پل بجواں تشریف لے گئے۔ جب آپ کی والد گرامی سے ملاقات ہوئی تو منظر قابل دید تھا۔ والد گرامی کو چارپائی سے اٹھایا اور فرمانے لگے آج کے بعد ہم نہ مل سکیں گے۔ آپ کی محبت مجھے یہاں لے آئی ہے۔ اس ملاقات کے بعد شیخ الحدیث لندن چلے گئے۔ یہ اعزاز بندہ کو حاصل ہے کہ شیخ الحدیث نے دار فانی سے کوچ کرنے سے پہلے پاکستان میں میرے والد گرامی کو لندن جاتے ہوئے دیدار کا شرف بخشا۔ میں نے جب والد گرامی کو آپ کے وصال کی خبر سنائی آپ کو بہت رنج وغم ہوا۔ والد صاحب بھی آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد 18 ستمبر 1999ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الحدیث کا یہ جاری کردہ چشمہ فیض ہنوز پوری آب وتاب سے آپ کے

Marfat.com

فرزندار جمند حضرت صاحبزادہ مولانا علامہ محمد حامد رضا دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں جاری وساری ہے۔ مولیٰ کریم اس کو تا قیامت جاری رکھے آمین۔

آپ کے بڑے صاحبزدہ حضرت مولانا حافظ محمد رضا صاحب دامت برکاتہم العالیہ بڑے دلنشین اور حسین عادات کے مالک ہیں حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ نے آپ کو سیاست میں اعلیٰ مقام دلایا۔ آپ حکومت آزاد جموں وکشمیر میں پارلیمانی سیکرٹری بھی رہے ہیں۔ اللہ نے آپ کو حسن اخلاق سے بھی مالا مال کیا ہے۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے دیارِ غیر میں دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔

شیخ الحدیث کی تحمل و بردباری، تواضع وانکساری، ایثار واخلاص، اعتدال وسعت نظری کا ہر سمت چرچا ہے۔ دوست ودشمن سب آپ کی صفات عالیہ کے معترف تھے۔ آپ کے جو بھی قریب آتا آشنائے دردومحبت ہو جاتا آپ کی محبت کیمیا اثر سے اس کی دنیا بدل جاتی تھی۔

نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتیں ہیں زنجیریں

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر کی خدمت میں نذرانہ عقیدت

سینے سے اپنے مجھ کو لگا کر چلے گئے
اک بے ہنر کو اپنا بنا کر چلے گئے
یاد خدا و یاد نبی اور یاد غوث
یادوں سے اپنے گھر کو بسا کر چلے گئے
تازہ رکھیں گے یاد کو حضرت کی عمر بھر
ایسے کرم کے پھول لٹا کر چلے گئے

Marfat.com

ہر جان سوگوار ہے، ہر آنکھ اشکبار
ہر دل کو بے قرار بنا کر چلے گئے
اختر کے دل میں زندہ ہے عظمت رسول کی
عشق نبی کے جام پلا کر چلے گئے
دل نے کہا جنازے کی وہ دھوم دیکھ کر
مقبولیت کی شان دکھا کر چلے گئے
حامد رضا کی شکل میں جاری ہے ان کا فیض
کیسے ولی ہے کہ بھلا کر چلے گئے
شیخ الحدیث حضرت کے درجات ہوں بلند
جو سنیو کو اوج پر لا کر چلے گئے
اختر ملے گی ویسی محبت کہاں مجھے
جس کی بہار مجھے دکھا کر چلے گئے

مولانا صفدر علی صاحب پسیہ

فاضل جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یرفع اللہ الذین امنو منکم والذین اوتوا العلم درجت

آپ نے تحصیل علم کا حق ادا کر دیا

شناسائے معرفت، منبع رشد و ہدایت، مخزن علم و حکمت پیکر خلق و سخا، استاذ الاساتذہ، آفتاب طریقت، ماہتاب شریعت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ الحاج

Marfat.com

الحافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ریاست جموں وکشمیر کے ایک دور افتادہ گاؤں رانجھن کے رہنے والے تھے آپ کو تحصیل علم دین کا انتہائی شوق تھا آپ کے اشتیاق کے ساتھ ساتھ آپ کے والد گرامی قدر حضرت حاجی شاہ محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کو بھی اپنے بیٹوں کو پڑھانے کا بڑا جنون تھا چنانچہ آپ لاہور تشریف لے آئے آپ شب و روز بڑی جستجو اور لگن سے اس کام میں مصروف ہو گئے پھر زمانے نے دیکھا ریاست جموں کشمیر سے آنیوالا یہ تشنہ علم آفتاب علم وحکمت اور ماہتاب فکر وعمل بن کر چمکا آپ نے جس تندہی اور جانفشانی سے صرف ونحو' فلسفہ ومنطق علم کلام' فقہ اور اصول فقہ' علم حدیث اور اصول حدیث' تفسیر اور اصول تفسیر کے علوم پڑھے ہم اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا کرتے تھے کہ دوران تدریس آپ اکثر اپنے اساتذہ کبار رحمہم اللہ کے اسماء گرامی انتہائی ادب و احترام سے لیکر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے فلاں استاد محترم اس سبق کو یوں پڑھاتے تھے برسہا برس بیت جانے کے باوجود اپنے اساتذہ کے انداز اور بیان سے خود بھی محظوظ ہوتے اور ہمیں بھی روشناس کراتے ہم آپ پر وارداں لمحات کو ملاحظہ کر کے عش عش کر اٹھتے اور نازاں ہوتے۔ ایک بڑے قریبی دوست نے بتایا کہ ایک پر رونق محفل میں استاذ الاساتذہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے علم وفضل کے مداح تھے۔

آپ بڑے قابل مدرس تھے

استاذی واستاذ العلماء قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ وہ بلند پایہ مدرس تھے جن پر بالیقین تدریس بھی ناز کرتی تھی۔ درس نظامی میں پڑھائی جانے والی مکمل کتب آپ کو ایسی ازبر تھیں کہ جس کتاب کو آپ کے سامنے کھول دیا گیا پھر صفحہ پلٹنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی یوں لگتا تھا جیسے کتاب خود ہی آپ کی زبان سے بول رہی ہو اور

Marfat.com

تدریس اس قدر موثر اور کامیاب تھی کہ گئے گزرے غبی طلباء بھی آپ سے پڑھتے ہوئے سبق کو خوب سمجھ جاتے اور معمولی تکرار سے حفظ ہو جاتا تھا اس کی ایک اور نمایاں وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کی شخصیت آواز اور چہرہ پاک کی وجاہت میں اس قدر رعب تھا کہ تلامذہ کو چست اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھنا پڑتا تھا۔

اور دوسری وجہ یہ تھی کہ کتاب کی تدریس میں فقرات کا ایک تسلسل ہوتا تھا جس سے پڑھنے والے کی توجہ کبھی نہ چوکتی تھی ورنہ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ استاد پڑھا رہا ہوتا ہے اور شاگرد اپنی بعد کی مشغولیات کی سوچوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

آپ علم کے بحرِ بے کنار تھے

زمانہ طالب علمی میں مجھے (صفدر علی پسیہ) تقریباً چار سال تک آپ کے فتاویٰ جات لکھنے کا شرف حاصل رہا اس دوران ایسے ایسے پیچیدہ مسائل کو میں نے یوں سلجھتے دیکھا جیسے کوئی مشکل بات نہیں۔ اللہ کریم جل شانہ نے آپ کو جو قوت حافظہ عطا فرما رکھی تھی وہ اس کا ایک خاص عطیہ تھا۔

ایک دفعہ ضلع گجرات سے تقریباً بیس آدمی فتویٰ کے حصول کیلئے جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں آئے یہ لوگ ہیڈ مرالہ سے پار دریائے چناب کے کنارے واقع کسی گاؤں کے رہنے والے تھے اگرچہ ان کا گاؤں ایک ہی تھا مگر صورت مسئولہ میں ایک دوسرے سے باہم لڑتے جھگڑتے اور خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہم نے اپنے طور پر سوچا کہ ان جنگجو لوگوں کو کون سمجھائے جو اپنا موقف سنانے کی بجائے تخریب کاری پر اتر آئے ہیں تھوڑی دیر بعد حضور فیض گنجور صاحب بصیرت و فراست حضور شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے آپ نے ان کو اپنے کمرہ میں ایک حلقہ کی صورت میں ہر دو فریقوں کو علیحدہ علیحدہ بٹھایا سب سے اپنا اپنا موقف سنا بعد ازاں مسئلہ کی وضاحت اور ان کے

Marfat.com

اطمینان کیلئے اکثر حضرات کے بیانات آپ نے یوں سنائے جیسے کسی کمپیوٹر میں Feed کر دیئے ہوں اور وہ بے کم وکاست دہرا دیئے آپ نے ایسی حسن تدبیر اور علمی مہارت سے مسئلہ کا حل بتایا کہ وہ سب نہ صرف مطمئن ہو گئے بلکہ ان کے چہرے پر مسرتوں اور شادابیوں کی لہر دوڑ گئی ابھی جو باہم دست وگریبان تھے اخوت ومحبت سے سرشار آپ کی لیاقتوں اور عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔ علیٰ ھذا القیاس جس موضوع پر بھی آپ سے استفسار کیا گیا آپ یوں گویا ہوئے جیسے پانی کا دھارا بہہ رہا ہو۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل کالج سیالکوٹ میں ایک مباحثہ ہوا جس کی صدارت منبع علم وعرفان حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے۔ مباحثہ کا عنوان یہ تھا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ میں (صفدر پسیہ) اور چند حضرات نے اس کی حمائت میں اظہار خیال کیا اتنے ہی مخالفت میں بول رہے تھے۔ مخالفین نے بولتے ہوئے ادب وآداب کے دامن ہاتھ سے چھوڑ دیئے تھے جس سے لامحالہ ایک تلخی کی صورت ہو سکتی تھی اس کی بے چینی پروفیسرز میں بھی دیکھی گئی مگر مسند نشین صدارت اپنے صدارتی خطبہ کیلئے جلوہ افروز ہوئے۔ تو آپ نے ایسے ایسے موتی بکھیرے کہ مذکورہ کالج کے طلباء اساتذہ اور بیرون جات سے آمدہ حضرات عش عش کر اٹھے۔

آپ مثل ابر بہاراں تھے

تبلیغ دین متین کا اسقدر شغف تھا کہ اس فرض کی ادائیگی کیلئے بلا حرص وہوس لیل ونہار مصروف کار رہے جس طرح زمین کو اپنی حیات کیلئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر وہ بے چاری اپنی اس تشنہ لبی کو بجھانے کہیں نہیں جا سکتی پھر کالی کالی گھنگھور

Marfat.com

گھٹائیں آسمانوں پر چھا جاتی ہیں۔ اور موسلا دھار بارش کی صورت میں برسنے لگتی ہیں اور پیاسی زمین کو سیراب کر جاتی ہیں۔ اسی طرح بالکل اسی طرح مبلغ اسلام حضرت شیخ الحدیث والتفسیر رحمۃ اللہ علیہ مثل ابر بہاراں تھے الحمد للہ اب تو بڑے وسائل میسر آ گئے ہیں ایک زمانہ تھا جب آپ پندرہ پندرہ بیس بیس میل پیدل یا سائیکل پر سفر کر کے متلاشیان حق اور اسیران زلف محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حق آگاہی اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شناسائی کیلئے سحاب رحمت بن کر آتے اور اپنے چشمہ فیض سے خلق خدا کو سیراب فرماتے۔

ادارہ ابنائے قدیم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے پروگراموں میں انتہائی کرم فرماتے ہوئے طوفانی سردیوں کی مسموم راتوں میں جہاں بھی پروگرام ہوتا ضرور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں جب بھی کوئی موقع میسر آتا جلسہ ہوتا یا جلوس، محفل میلاد ہوتی یا کوئی ختم شریف نکاح ہوتا یا عقیقہ آپ ہر موقع پر اس کی مناسبت سے ضرور بیان فرمایا کرتے تھے۔

تمام عقائد باطلہ کے حامل آپ کے اس انداز سے بڑے متفکر اور خائف رہتے تھے کیونکہ انہیں اپنے خبث باطن کے اظہار کیلئے ایسے مواقع کہاں میسر آتے تھے اور پھر کوئی سنے بھی تو۔ مگر میرے شیخ میرے محسن اور مربی کو عوام وخواص بڑے اشتیاق اور انہماک سے سنتے تھے الحمد للہ سب لوگ آپ کے بیان وکلام سے مستفیض ومستنیر ہوتے تھے بڑے بڑے دقیق اور اہم مسائل اتنے سادہ انداز اور الفاظ میں بیان فرماتے کہ مشکل سے مشکل اور ادق عقدے بھی عوام وخواص کے قلوب میں اتر جاتے تھے۔

مہمان نوازی اور فیاضی آپ کا خاصہ تھا

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ احمد مختار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کا فرمان

Marfat.com

عالی شان ہے من یومن باللہ والیوم لاخر فلیکرم ضیفہ جب سے میں اپنی چمکتی آنکھوں سے حضرت صاحب کو دیکھ رہا ہوں آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پاک پر عمل پیرائی کا عجب رنگ ملاحظہ کر رہا ہوں دن ہو یا رات بلا امتیاز سے جو شخص بھی آپ کے در دولت پر حاضر ہوتا اکثر آپ خود اپنے ہاتھوں سے اس کے لئے کھانا لے کر آتے اور نہایت شیریں انداز میں کھانے کے لئے فرماتے اپنے مہمان کو پوچھنے کہنے اور جواب دینے کی کبھی زحمت نہ دیتے تھے۔

اللہ کریم جل شانہ نے آپ کو بہت نواز رکھا تھا اس کے ساتھ ساتھ حوصلہ ہمت اور کریم دل بھی تھے اس لئے کسی کی خدمت کرنے میں کبھی بخل نہ فرماتے تھے۔ خالص اور نرم گرم دودھ بھی مہمانوں کو موسم سرما میں پیش کیا جاتا اس دودھ کا تذکرہ تو ایک بڑی سیاسی شخصیت اور سابق وزیر نے بھی لاکھوں کے اجتماع میں کیا۔ جب علماء حق کی آپ کے در دولت پر تشریف آوری ہوتی تو پھر عجیب گہما گہمی اور انتظامات ہوتے۔

کوئی سائل ایسا نہیں دیکھا جسے آپ نے خالی ہاتھ لوٹا دیا ہو ایسا بھی بار ہا ہوا کہ خود بھی جاتے جاتے گاڑی رکنے کا سگنل دیتے۔ سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں سے کسی کو بلانے کیلئے اشارہ فرماتے حال احوال دریافت فرماتے اور نقدی کی صورت میں کچھ دیتے اور روانہ ہو جاتے۔

آپ نے بھرپور عملی زندگی کا مظاہرہ فرمایا

آپ سادہ اور سفید لباس زیب تن فرماتے' سردیوں میں شیروانی بھی پہنتے' سر پر سفید رنگ کی پگڑی پہنا کرتے مذکورہ لباس زندگی بھر ساتھ رہا ہمیشہ باوضو رہتے سفر و حضر ہر دو حالتوں میں جب بھی وضو کی ضرورت ہوتی جلد ہی وضو فرما لیتے ادعیہ ماثورہ اتنی یاد تھیں کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی دعا زبان پر جاری رہتی۔ کہیں جا رہے ہوتے تو مزارات

Marfat.com

مقدسہ اور فوت شدگان کیلئے دعا کا اہتمام فرماتے نیز تذکرہ بھی فرماتے اگر کسی عزیز کی قبر راہ گزر سے دو چار کوس دور ہوتی تو اس طرف رخ کر کے دعا فرمایا کرتے تھے قرابت داروں کیلئے وہ کتنے ہی کریم تھے۔ واقعی ایسا ہمدرد ملنسار اور نرم خو انسان ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ لیکن جب بھی کبھی شریعت مطہرہ پر ضرب لگتی دیکھی یا دین متین سے بغاوت کی بو محسوس کی تو بڑے بڑے جابروں کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور اسلام کے سچے پاسبان بن کر اس کی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

تحریک ختم نبوت میں زبردست کردار ادا کیا اور بالخصوص تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں ہر ہر مقام پر اسلامیان پاکستان کی قیادت فرمائی اس سلسلہ میں جلوس کی قیادت فرماتے ہوئے علامہ اقبال چوک سیالکوٹ میں گولی لگنے سے آپ کا بازو زخمی ہو گیا اور آپ ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر یہ رکاوٹیں سازشیں پائے حق کو ذرا بھی متزلزل نہ کر سکیں۔

جماعت اہل سنت کے اندرونی افتراق و انتشار کی وجہ سے بے حد متفکر رہے آپ نے تادم رخصت علماء اہل سنت اور عوام اہل سنت کی شیرازہ بندی کیلئے انتہائی کوششیں کیں۔ اور کئی بار تلخ و شیریں حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ کدورتوں اور نفرتوں کا جال بننے کی جس نے بھی کوشش کی آپ نے نہ صرف برا جانا بلکہ اسے ٹھیک طرح سمجھایا بھی اور بڑی جرات و دلیری سے زبردست مخالفت کی۔ ملک اور مسلک کیلئے مخلصانہ خدمات سرانجام دینے والوں کو نوازتے۔ حوصلہ افزائی فرماتے اور انکا بھرپور ساتھ بھی دیتے۔

مقبوضہ جموں کشمیر کی آزادی کی تحریک کے زبردست حامی رہے۔ اور کشمیر کاز پر مؤثر کارکردگی کیلئے ایک جہادی تنظیم "سنی جہاد کونسل" کے نام سے قائم کی۔

جس انداز بیان کے حامل خطباء و مقررین مدعو ہوتے آپ سب کا وعظ سنتے

Marfat.com

اور پسندیدگی کا اظہار بھی فرماتے آپ بڑی شفقت اور نرمی سے اصلاح فرمادیا کرتے تھے۔

والدین کریمین سے بیکراں محبت رکھتے تھے

آپ بڑی شد و مد سے اہل اسلام کو والدین کا ادب کرنے اور ان کی خدمت بجالانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی وضاحت وتشریح کر کے سمجھایا کرتے اور ساتھ ہی ساتھ بڑی عمدہ اور نفیس مثالیں دے کر اپنے خطاب کو دل نشین اور نہایت شیریں بنادیا کرتے تھے اکثر والدین خوشی سے جھوم اٹھتے کہ ہمارے حقوق کا تحفظ کرنیوالا بھی کوئی ہے۔ آپ بذات خود مجسمہ عمل تھے آپ والدین کریمین کے انتہائی مودب اور خدمت گزار تھے شائد کوئی دن ایسا طلوع ہوا ہوگا جس صبح آپ والدہ صاحبہ کی زیارت نہ کر کے مسجد میں آئے ہوں اور شائد ہی کوئی رات ایسی ہو جس رات آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کے قدم نہ دبائے ہوں آپ کی یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ ہر رات اپنی والدہ کو دبا کر سویا کرتے تھے خواہ وہ اپنے گھر ہوں یا بھائی کے گھر' آخری عمر میں جب وہ بیمار پڑ گئیں سرتاج علماء مخدوم ملت اعلیٰ حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ خود اپنے ہاتھ سے انہیں دوائی پلاتے خدمت کرتے اگر بیٹے بیٹیاں بھتیجے بھتیجیاں آگے بڑھ کر کام کرنا چاہتے تو آپ فرماتے نہیں مجھے والدہ کی خدمت کر کے سکون ملتا ہے۔ مجھے اجر وثواب کمانے دو۔ آپ کی والدہ ایک مثالی ماں تھیں جن کے مثالی اور سعادت مند بیٹے ہر وقت خدمت پر مامور رہتے تھے۔ آپ کو والدین کے ساتھ جو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ انگلینڈ سے ہوتے ہوئے عمرہ ادا کر کے واپس وطن آئے آدھی رات گزر گئی تھی گھر میں داخل ہونے سے پہلے والدین کریمین کی قبور کی زیارت کیلئے قبرستان تشریف لے گئے بعد میں گھر تشریف لائے۔

Marfat.com

آپ سچے عاشق رسول تھے

حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ قاسم حب رسول اور مبلغ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ تقریب جونسی نوعیت کی بھی ہوتی آپ تلاوت قرآن کریم کے بعد نعت شریف ضرور پڑھاتے تھے میرے ابتدائی زمانہ طالب علمی میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ میں ایک ہونہار طالب علم قاری ظہور احمد ہوتے تھے جو نہایت مسحور کن آواز اور انداز کے حامل تھے آپ ان سے تلاوت اور نعت شریف پڑھایا کرتے تھے مذکور اکثر وہ نعت پڑھا کرتے تھے جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ دیکھو نور برستا عرب کا تاجدار آیا
ملی راحت غلاموں کو یتیموں کو قرار آیا

آپ کے ساتھ کئی قراء اور نعت خوانوں کو فروغ نعت کا موقع ملا تاہم مولانا قاری محمد یعقوب نقشبندی اور مولانا قاری محمد حنیف نقشبندی صاحبان کو زیادہ دیر تک قبلہ استاد صاحب کے زیر سایہ نعت خوانی کے مواقع میسر آئے آپ ان سے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ مشہور نعتیہ کلام سماعت فرمایا کرتے جس کا ابتدائی شعر یہ ہے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ یہ نعت سن کر بہت خوش ہوا کرتے تھے جب آپ انگلینڈ کے پہلے تبلیغی دورے کے بعد عمرہ شریف کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس تشریف لائے۔ ہم کئی احباب محترمی جناب مولانا قاری محمد علی قادری صاحب' قاری محمد یٰسین' قاری نور حسن چشتی' قاری محمد اکرم' قاری محمد یعقوب نقشبدی' قاری عبدالرشید'

Marfat.com

قاری محمد حنیف نقشبندی اور ناچیز (صفدر علی پسیہ) استقبال کے لئے لاہور گئے مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے وہاں شربت دیدار سے سیراب نہ ہو سکے فوراً واپس ہوئے سیالکوٹ آپ کے در دولت پر حاضر ہوئے پتہ چلا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں مگر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے والدین کریمین رحمتہ اللہ علیہما کی قبور کی حاضری کے لئے قبرستان تشریف لے گئے ہیں۔ اس وقت رات کا ایک بج چکا تھا۔ ہم سب کو گلے لگا کر بڑے پیار اور شفقت سے ملے پھر بیٹھ گئے تقریباً ایک گھنٹہ تک درود شریف قصیدہ بردہ شریف اور صلوٰۃ وسلام کی محفل قائم رہی۔ آپ کے چہرہ مبارک پر طویل سفر اور بیداری کے وجہ سے نقاہت کی بجائے فراق دیار رسول کے اثرات بڑے نمایاں تھے اس وقت آپ کے تاثرات اور حب رسول کا منظر دیدنی تھا الحمد للہ ہم بھی اس صحبت خاص سے بڑے مستفیض و مستیز ہوئے۔ آپ نے ہمیں اس وقت سحر گاہی میں ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

الحمد لله على هذه النعمة

آپ نے مسند شریف خالی نہیں چھوڑا

آپ کی رحلت سے جو تشنگان علم اور طالبان حق کو دھچکا پہنچا ہے اس کی کمی تو پوری نہیں ہو سکتی البتہ وہ مسند مبارک جو کہ مرکز علم و عرفان ہے اور پناہ گاہ ہر خاص و عام ہے اس کی حفاظت اور عظیم و قدیمی علمی درسگاہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ کی علمی، ملی، سیاسی، مذہبی مسلکی خدمات کو جاری و ساری رکھنے کیلئے آپ نے اپنی حیات ہی میں اپنے صاحبزادہ والا شان فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب مدظلہ کو اس مسند شریف پر متمکن فرمایا نہ صرف روائتی جانشین مقرر کیا بلکہ روحانی طور پر نظر کمال سے پوری طرح تائید و دعا بھی فرمائی ہے یہ ہونہار ذہین و فطین

Marfat.com

شخصیت کے مالک ہیں آپ نے ازمنہ ماضیہ میں انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم پر کافی خدمات سرانجام دی ہیں کاروباری دنیا سے بھی تعلق ہے۔ نہایت پختہ کام ہیں خطابات وبیان کی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں انداز گفتگو مؤثر ہے۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کی ترقی طلباء کی تعلیمی نصابی سرگرمیوں میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں مدرسین اور اساتذہ کرام سے کریمانہ حسن سلوک رکھتے ہیں۔ نہایت علمی مہارت سے بڑے احتیاط سے فتاویٰ جاری فرماتے ہیں۔ دارالعلوم کی خدمات کیلئے شب وروز کوشاں رہتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق سے متصف ہیں بڑے معاملہ فہم ہیں۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ نے ماں کی طرح اپنی آغوش میں لے کر ہزاروں انسانوں کی علمی وعملی تربیت کی ہے۔ صرف صاحبزادہ صاحب مدظلہ کا ہی یہ فرض نہیں کہ وہ مادر علمی کی خدمات کیلئے کمر بستہ رہیں بلکہ سب فیض یافتگان کا فرض اولین ہے کہ اس کار خیر کی انجام دہی کیلئے ان کے شانہ بشانہ چلیں۔

اللہ کریم آپ کو ہر گام ہر لمحہ کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین ثم آمین۔

مولانا حافظ محمود احمد صاحب قادری
فاضل جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

1911 کی ایک ٹھنڈی اور اندھیری رات تھی ایک بزرگ کچھ لوگوں کو خدا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات وارشادات سے اپنی میٹھی میٹھی گفتگو سے نواز رہے تھے کہ باریش سادہ سا بزرگ اس محفل میں السلام علیکم کہتے ہوئے داخل ہوتا ہے خاموشی سے ایک جانب دیر تک اس مرد کامل کے ارشادات سے مستفید ہوتا ہے محفل ختم ہوتی ہے آنے والا باریش سادہ بزرگ عرض گزار ہوتا ہے حضور آپ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے نیک بندے ہیں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے زندگی والا پوتا دے اس سے قبل میرے پوتے بعداز پیدائش وفات پا جاتے ہیں۔

اس مرد کامل نے ہاتھ اللہ کی بارگاہ میں اٹھائے اور ساتھیوں سے کہا دعا کرو بزرگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انداز سے عرض کرتے ہیں یا اللہ گورا نہ سہی سانولہ ہی زندگی والا پوتا بابے کو دے دے منہ پر ہاتھ پھرتے ہوئے کہا بابا جی اللہ تعالیٰ زندگی والا پوتا دے گا حافظ قرآن اور عالم دین بنانا بابا جی نے نہایت ہی ادب واحترام سے ہاں کی پھر وہ بچہ پیدا ہوا وہی بزرگ اور بابا پوتے کو لئے حاضر خدمت ہوتا ہے۔ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو درازی عمر عطائے فرما بزرگ دعا فرماتے ہیں اور ارشاد فرمایا بابا جی اس بچے کے جسم سے علم کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہ بزرگ اپنے وقت کے مرد کامل حضرت سید امیر رحمتہ اللہ علیہ آف ڈھوڈا شریف تھے۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہ بچہ جس کی پیدائش سے قبل ہی اپنے وقت کا ولی کامل دعا کر رہا ہے۔ آنے والے وقت میں کتنا بڑا مبلغ، مہتمم مدرس واعظ اور شیخ الحدیث ہوگا۔ یہی بچہ بڑا ہو کر۔ مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ جیسے جلیل القدر علماء کرام سے استفادہ کر کے سیالکوٹ میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کی بنیاد رکھتا ہے جس دارالعلوم سے بڑے بڑے علماء مشائخ نے علم دین حاصل کیا زمانہ اس بچہ کو شیخ الحدیث علامہ مولانا حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ کے نام سے قیامت تک یاد رکھے گا۔ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کی ذات مبارکہ کسی تعارف کی محتاج نہ ہے آپ اپنی ذات میں انجمن تھے اگر یہ کہا جائے کہ بعض ہستیاں اس خاکدان میں تشریف لاتی ہیں تو لوگ ان کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں ان کی بول چال ونشست و برخاست اور دیگر عادات میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا مگر وہ ہم سے کتنے بلند ہوتے ہیں ان کی پیدائش روئے زمین کیلئے ایک مژدہ جانفزا روحانی سکون اور قلبی اطمینان کا باعث ہوتی ہیں اور

Marfat.com

ان کا اس دنیا سے کوچ کر جانا گویا بہاروں کا روٹھ جانا ہوتا ہے ان ہستیوں کی حیات ابدی ہوتی ہے ان کی زندگی جاوداں کہلاتی ہے ان ہی لوگوں میں سے ایک شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کی ذات مبارک تھی۔ میں اپنی زندگی میں بڑے بڑے سیاستدانوں' قانون دانوں' جرنیلوں' اعلیٰ عہدوں پر فائز آفیسروں کے پاس بیٹھا محفلوں میں شرکت کی مگر جو عظمت دبدبہ' اعلیٰ کردار شائستگی میں نے آپ کے ہاں پائی کسی دوسرے میں نہ دیکھی آپ گفتار و کردار کے غازی تھے علم و حلم کا نمونہ تھے میں نے بڑے بڑے جلسوں کانفرسوں میں دیکھا کہ آپ سب سے بلند و بالا نظر آتے میں نے آپ کو تدریس کے دوران دیکھا کہ نصابی کتابوں کی تحریریں آپ کو زبانی یاد تھیں آپ صرف عالم دین ہی نہ تھے بلکہ اپنے وقت کے ولی کامل تھے میرے والد محترم کے ساتھ آپ کے دوستانہ تعلقات تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے 1986ء کا واقع ہے علاقہ بجوات کے گاؤں دیوان پورہ میں سالانہ تبلیغی جلسہ کے سلسلہ میں شیخ الحدیث صاحب تشریف لائے یہ جلسہ پیر صاحب آف ڈھوڈا شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا جب والد محترم شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کو ملے تو آپ نے میرے والد محترم کو فرمایا اس مرتبہ حج کر آؤ انہوں نے عرض کیا حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سبب پیدا کر دے شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہم نے دعا کر دی ہے تم تیاری کرو ادھر میری دادی نے حج پر جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ میں بڑھاپے میں اکیلی حج نہیں کر سکتی میں نے انہیں مذاق مذاق میں کہا آپ کب اکیلی جا رہی ہیں اباجی آپ کے ساتھ حج کیلئے جا رہے ہیں دادی صاحبہ نے مجھے فرمایا اگر غلام رسول میرے ساتھ حج پر جاتے ہیں تو میں تیار ہوں میں والد صاحب کو دیوان پورہ لینے کیلئے گیا والد صاحب اور شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے فرمانے لگے کیسے آئے ہو میں نے عرض کیا حضور تھوڑی دیر پہلے پروگرام بنا ہے کہ والد مکرم کو دادی محترمہ کے ساتھ حج پر جانا ہے۔ والد صاحب کو لینے آیا ہوں تاکہ تصویریں

Marfat.com

بنو اسکوں۔ میرے والد محترم چونک پڑے فرمانے لگے شیخ الحدیث صاحب نے آج ہی دعا فرمائی تھی 1985ء میں جب ہم نے روال مکان بنایا تو شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کو پیر صاحب قبلہ سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھوڈا شریف سے عرض کیا کہ آپ دعا کیلئے تشریف لائیں۔ آپ روال ہمارے غریب خانہ تشریف لائے کافی اجتماع تھا آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا مکان تو بن گیا ہے آج ہم اسلئے آئے ہیں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ غلام رسول صاحب کو اس گاؤں کے اندر اچھی زمین بھی عطا کرے خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو شرف قبولیت سے بخشا۔

شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے ہم سب بھائیوں سے ہمیشہ شفقت پیار کیا میرے پاس آپ کی شان اور کارناموں کا ذکر کرنے کیلئے الفاظ نہیں۔ یہ ہی کہوں گا۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

مولانا حافظ محمد اکرم صاحب مجددی

چہنڈ مجدد آباد سیالکوٹ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسان کی ہدایت کیلئے ایک نظام بنایا ہے جس کی وضاحت قرآن مجید میں اس طرح ہے کہ لکل قوم ھاد (ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوتا ہے) یعنی اللہ وبزرگ و برتر نے لوگوں کی ہدایت اوران کو دین .اسلام سے روشناس کرانے کیلئے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔

ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفی ﷺ کو قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کی ہدایت کیلئے نبی اور آخر الزماں رسول بنا کر بھیجا۔

Marfat.com

چونکہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آ سکتا لہذا نبی کریم ﷺ کی امت کی ہدایت و راہنمائی کیلئے علماء ربانین کو یہ منصب سونپا اور انبیاء عظام کی یہ عظیم ذمہ داری علمائے کرام کو عطا فرمادی اور انبیاء کرام کی وراثت علماء ربانین کے سپرد کردی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے العلماء ورثة الانبیاء (علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں) اس عظیم منصب کے عطا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یرفع اللہ الذین امنوا منکم و الذین اوتوا العلم درجت (جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خدا ان کے درجے بلند رکھے گا۔)

پھر حدیث پاک میں فرمایا کہ من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین (جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے) یعنی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ اور فقاہت عطا فرمائی ہے وہ اللہ جل وعلا کے نیک صالح اور برگزیدہ بندے ہیں۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی فقاہت بھی عطا فرمائی اور ساتھ ساتھ یہ توفیق بھی بخشی ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن پاک' حدیث شریف' تفسیر' فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی تعلیم بھی دیتے ہیں ان کا مقام کتنا بلند و بالا ہوگا۔

جن جن حضرات کو یہ لوگ علم دین پڑھاتے رہے اور وہ پڑھ کر دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہیں جتنی دیر ایسے لوگ یہ کام کرتے رہیں گے اللہ بزرگ و برتر پڑھانے والے حضرات کو بھی ان کے برابر ثواب عطا فرماتے رہیں گے۔

حضرت استاذی المکرم شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم مرحوم و مغفور بھی ان جلیل القدر علماء میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ساری عمر قرآن و حدیث اور تفسیر و فقہ وغیرہ کی تدریس میں گزار دی اور سینکڑوں علماء پیدا کئے جو دینی خدمات سرانجام دے رہے

Marfat.com

ہیں اور دیتے رہیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث کی تدریسی زندگی

حضرت شیخ الحدیث درس نظامی اور دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوتے ہیں جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک اعلیٰ مدرس کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دینے لگے۔

حضرت شیخ الحدیث کے والدین کریمین سیالکوٹ میں رہائش پذیر تھے' آپ کے دادا جان نے فرمایا کہ سیالکوٹ میں آ کر کام کرو چنانچہ آپ سیالکوٹ تشریف لائے اور یہاں آ کر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نقشبندی سے ملاقات کی اور ان سے مشورہ کرنے کے بعد جامع مسجد ملا عبدالحکیم میں اعلیٰ قسم کا دینی مدرسہ شروع کیا اور مدرسے کا پہلا اشتہار آپ کے والد جان نے اپنے قربانی کے جانور کی کھال بیچ کر شائع کروایا اور اللہ کا نام لیکر ایک عظیم ادارہ قائم کر دیا۔ اس طرح حضرت شیخ الحدیث نے اہل سنت و جماعت کے قدیم علمی مرکز میں درس نظامی کی تعلیم دینے کا آغاز کیا اور بحیثیت صدر مدرس کام کرنے لگے۔ حفظ قرآن اور تجوید و قرات کی تدریس کی خدمات کیلئے قاری محمد حسین الرفاعی صاحب کو مقرر فرمایا رفائی صاحب قبلہ بھی بندہ کے استاذ گرامی ہیں۔ کچھ دیر مولانا محمد یوسف (مرحوم) کی زیر نگرانی یہ کام چلتا رہا۔ انیس سو انسٹھ میں جامع مسجد دو دروازہ میں تشریف لے آئے اور جامعہ حنفیہ کے نام سے ایک اعلیٰ قسم کے معیاری تعلیمی ادارے کا آغاز کیا۔ جس میں درس نظامی' حفظ قرآن اور تجوید و قرات کی تعلیم دینا شروع کر دی اور تمام کلاسوں کو خود ہی تمام اسباق پڑھاتے تھے۔

جوں جوں مدرسہ ترقی کی منازل طے کرتا گیا طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ قبلہ استاذی المکرم کیلئے تمام طلبہ کو پڑھانا مشکل ہو گیا اور مدرسہ کے حالات بھی ایسے نہ تھے کہ دوسرا مدرس رکھا جا سکے لہذا سب سے پہلے حضرت مولانا خواجہ الطاف

Marfat.com

محی الدین صاحب اور حافظ علام حیدر خادمی صاحب کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ کچھ اسباق پڑھانے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ یہ دونوں حضرات خود بھی پڑھتے تھے اور ابتدائی اسباق پڑھاتے بھی تھے۔

ان دنوں بندہ کے برادر بزرگوار حافظ محمد اشرف مجددی صاحب یہاں پڑھتے بھی تھے اور مدرسہ کا حساب وکتاب بھی لکھتے تھے پھر ان کو پڑھانے کیلئے کچھ اسباق دیئے گئے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے تک کے اسباق تو یہ حضرات پڑھا دیتے لیکن بڑے اسباق یعنی حدیث تفسیر' فقہ' اصول فقہ' حرف ونحو منطق فلسفہ اور دیگر علم کی بڑی بڑی کتب خود پڑھاتے تھے۔

الحمد للہ شیخ الحدیث صاحب نے کئی سال تک علوم وفنون کی تمام کتب پڑھائیں۔ پھر جب طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی اور بڑے طلبہ دورہ حدیث تک پہنچ گئے تو شیخ الحدیث صاحب نے خود ہی دورہ حدیث پڑھانا شروع کر دیا اور بڑی مہارت اور تن دہی کے ساتھ دورہ حدیث پڑھاتے رہے۔ فقہ اور اصول فقہ خصوصی طور پر آپ کی دلچسپی کے مضمون تھے۔ آپ نے عمر کے آخری دنوں تک تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضرت شیخ الحدیث ایک مشفق، محنتی اور ماہر استاد

۱۹۷۴ء کی بات ہے کہ بندہ فاضل عربی اور میٹرک پاس کرنے کے بعد حضرت قبلہ استاذ العلماء کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ حقیر حدیث پاک کی کچھ کتب اور اصول فقہ میں نور الانوار آپ سے پڑھنا چاہتا ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ مدرسہ کے ٹائم سے پہلے یا بعد میں کسی وقت پڑھ سکتا ہوں کیونکہ اپنے گاؤں کے مدرسہ دارالعلوم مجددیہ مجدد آباد چرنڈ میں کچھ کتب کے اسباق پڑھاتا ہوں اور ان کا ٹائم صبح سے بارہ بجے تک ہے۔ لہذا مہربانی فرما کر اس کے علاوہ کوئی ٹائم بندہ کو عطا فرما دیں

Marfat.com

تا کہ حاضر خدمت ہو کر پڑھ لیا کرو' قبلہ شیخ الحدیث نے ارشاد فرمایا فجر کی نماز کے بعد مسجد میں درس دیتا ہوں اس وقت آ جایا کرو۔

بندہ درس قرآن کے ختم ہونے کے بعد حاضر ہو جاتا اور حضرت مجھے بخاری شریف' مسلم شریف اور نور الانوار کا سبق پڑھا دیتے اور نہایت ہی محنت اور لگن سے پڑھاتے۔ مدرسہ ٹائم میں پڑھانے کے علاوہ استاذی المکرم کی کافی مصروفیات تھیں اس کے باوجود ان اسباق کا پڑھانا خصوصی شفقت اور تدریسی لگن کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے ورنہ مصروفیت کا عذر فرما کر ٹال بھی سکتے تھے۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ بات کہ اگر صبح کے وقت سبق نہ ہو سکتا تو حضرت قبلہ عصر کے بعد سبق پڑھانے کیلئے تشریف لاتے۔ یہ نہایت ہی شفقت اور محبت کی بات تھی کہ صرف ایک طالب علم کو پڑھانے کیلئے سائیکل پر چل کر اتنی دور سے آنا۔

حدیث پاک پڑھانے کا اصول

حضرت قبلہ شیخ الحدیث اکثر طور پر خوب مطالعہ کر کے سبق پڑھایا کرتے تھے لیکن کبھی وقت نہ ملتا تو پھر بھی بہت اچھے طریقے سے سبق پڑھا دیتے لیکن ساتھ ہی فرماتے کہ مصروفیت بہت ہوتی ہے ورنہ جی تو یہ چاہتا ہے کہ سارا دن حدیث پاک کی کتب کی شرحیں اچھی طرح دیکھی جائیں اور صرف دو تین گھنٹے پڑھا دیا جائے۔

حدیث پاک پڑھانے کا طریقہ یہ تھا کہ بندہ عبارت پڑھتا پہلے آپ اسماء الرجال کے بارے میں کچھ وضاحت فرماتے' ترجمہ کرتے اور پھر مذکورہ حدیث سے جو فقہی مسائل ثابت ہوتے وہ بیان کرتے خصوصی طور پر جن احادیث مبارکہ سے اپنے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی تائید ہوتی تو ان کی خوب تشریح فرماتے اور اپنے مسلک کے مطابق خوب دلائل بیان فرماتے۔

کبھی کبھی دوران سبق یہ بھی فرماتے کہ آج کل ایسا دور آ گیا ہے کہ بعض واعظ

Marfat.com

قرآن کریم کی آیت یا حدیث پاک کا ترجمہ کرتے ہیں اور ساتھ ہی وضاحت بھی کرتے جاتے ہیں نہ پتہ چلتا ہے کہ آیت یا حدیث کا ترجمہ کونسا ہے اور تشریح کون سی ہے' حالانکہ قرآن کریم یا آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے یہ احتیاط چاہئے کہ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا کلام نہ مل جائے تا کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے کلام کا تقدس بحال رہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث مغفور و مرحوم کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کا یہ صدقہ جاریہ قیامت تک جاری و ساری فرمائے اور ان کے جانشین صاحبزادہ حامد رضا صاحب کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

قاری ابوالحسن علامہ حسین صاحب بن چراغ دین

خطیب جامع مسجد مدینہ نارووال شہر

الحمد لله رب العلمين

والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ثم اورثنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالخيرات باذن الله ذلك هوالفضل الكبير. (فاطر-۳۲)

پھر ہم نے وارث بنایا اس کتاب کا ان کو جنہیں ہم نے چن لیا تھا اپنے بندوں سے پس بعض ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض درمیانہ رو ہیں اور بعض

Marfat.com

سبقت لے جانے والے ہیں نیکیوں میں اللہ کی توفیق سے یہی (اللہ تعالیٰ کا) بہت بڑا فضل وکرم ہے۔(ضیاء القرآن)

رب کریم جل جلالہ نے جن نفوس قدسیہ پر اپنا انعام واکرام کیا اور جنہیں اپنے فضل سے نوازا ان کا ذکر قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ جد الانبیا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ذکر پاک اس فرمان الٰہی میں کیا گیا ہم نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر خاص کرم فرمایا۔

فقد اتینا ال ابراہیم الکتب و الحکمۃ

تو ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائے۔ اسی طرح اپنے پیارے نبی کریم روف الرحیم امام الانبیا خاتم الانبیا سید المرسلین رحمتہ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ویزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ

اورانہیں پاک کرتے ہیں اورانہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔اوپر درج کیے گئے ارشادات رب کریم سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ جن پر اپنا فضل اور انعام فرماتا ہے انہیں کتاب کا علم اور حکمت عطا فرماتا ہے۔

خود رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لئے جو دعا فرمائی وہ علم اور حکمت ہی کی تھی۔

و عن ابن عباس قال ضمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ الحکمۃ و فی روایۃ علمہ الکتب رواہ البخاری

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور پھر فرمایا الٰہی انہیں حکمت سکھا اور روایت میں ہے کہ انہیں قرآن سکھایا۔

Marfat.com

یقیناً قبلہ شیخ الحدیث پر بھی رب تعالیٰ کا خاص کرم تھا کہ اس ذات وحدہ' لا شریک نے اپنے پیارے حبیب علیہ التحیۃ والثناء اور نفوس قدسیہ کے فیض و توسل سے انہیں قرآن و حدیث کے علم سے نوازا۔

الکتب

کتاب کے حوالے سے دیکھا جائے تو قبلہ شیخ الحدیث کے شاگرد علماء' خطباء' مدرسین اور مقررین ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی خدمت دین اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ اور تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے مصروف عمل خیر ہیں۔

الحکمۃ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے موصوف کو علوم اسلامیہ اور قرآن و حدیث پر مہارت و دسترس عطا فرمائی اسی طرح حکمت و دانائی میں بھی آپ ممتاز مقام و مرتبہ پر فائز تھے۔ اکثر جماعت اہل سنت' جمعیت علماء پاکستان اور تنظیم المدارس کے اجلاسوں میں راقم کو آپ کی ہمراہی اور معیت کا شرف حاصل ہوتا رہتا تھا۔ یہ بات اکثر دیکھنے میں آتی کہ کئی ایک مسائل زیر بحث آتے' ارکان کی جانب سے مختلف آراء کا اظہار کیا جاتا لیکن شیخ الحدیث عطائی حکمت و دانائی کے ساتھ جب اپنا موقف بیان کرتے تو حاضرین اجلاس ان کی بات کو تسلیم کرتے۔ فہم و فراست کے لحاظ سے طبقہ علمائے کرام اہل سنت میں آپ کو خصوصی امتیاز حاصل تھا اور آپ کے فیصلے کو حتمی تصور کیا جاتا تھا۔

اعلاء کلمہ حق

ان ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم افضل الجهاد من قال کلمة حق عند سلطان جابر (رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں علماء کرام نے سختیوں اور سزاؤں سے بے نیاز ہو کر حق بات کا پرچار کیا' کوئی مشکل اور رکاوٹ علمائے حق کو اس فریضے سے باز نہ رکھ سکی۔ اولیائے کرام' صلحائے امت اور علمائے حق نے رضائے الٰہی اور دین متین کی سربلندی کی خاطر ایذائیں برداشت کیں۔ ہند میں مجدد الف ثانی' امام احمد رضا خان بریلوی اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہم نے اعلائے کلمتہ الحق کی پاداش میں ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کیں۔

اعلائے کلمتہ الحق کی یہ وراثت جو سلف صالحین سے ہر دور میں منتقل ہوتی چلی آئی ہے اس سے شیخ الحدیث کو وافر حصہ ملا ہوا تھا۔ آپ حق بات بے خوف وخطر کہہ دیتے۔ تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں باطل نظریات کا مقابلہ کرتے ہوئے حکمرانوں کی فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہوئے اور آپ کا بازو متاثر ہوا ہسپتال میں زیر علاج رہے' ہسپتال میں سیالکوٹ کے علاوہ پورے ملک سے علماء کرام' مشائخ عظام اور عوام اہل سنت آپ کی تیمارداری کے لئے تشریف لاتے رہے۔

موصوف ہر چھوٹی بڑی محفل میں سچی بات کہہ دیتے تھے۔

ہر دور میں ہے دار و رسن ان کا مقدر
جو بات چھپانے کی ہے چھپا کر نہیں کہتے

کسی محفل میں اگر کوئی مقرر جذباتی ہو کر غیر اخلاقی یا غیر شرعی جملہ کہہ دیتا تو اسی وقت اس کی اصلاح فرما دیتے۔

Marfat.com

ایک مائی صاحبہ مرحومہ کے چہلم کی محفل میں اس مسکین کو بھی حاضری کو موقع ملا' حضرت والا ذیشان سید پیر علی حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس محفل کی صدارت فرما رہے تھے۔

مرحومہ کے شوہر قبلہ حافظ محمد اسماعیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مقدس جامعہ صدیقہ حسینہ نارووال میں ہے۔ حافظ قرآن تھے۔ اور صاحبزادے بھی حافظ قرآن تھے۔ایک مقرر نے جوش میں آ کر کہہ دیا'' واہ سبحان اللہ! مرحومہ کا شوہر بھی حافظ' بیٹا بھی حافظ' اب تو ان کے لئے دعا کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ ماشاء اللہ بخشے ہوئے ہیں۔''

شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت زور دے کر فرمایا''نہیں دعائے مغفرت کا ہر مرحوم محتاج ہے۔ ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سقونا بالایمان

بڑے سے بڑے حکومتی عہدے دار کے رعب میں نہیں آتے تھے۔

سید انوار حسین صاحب سابق متعلم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ حال خطیب جامعہ مسجد آستانہ عالیہ شمسیہ خورشیدیہ کلی شریف' نارووال بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جامعہ میں دورۂ حدیث کا سبق ہو رہا تھا' دوران تدریس ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر سے ٹیلی فون موصول ہوا کہ ایک سرکاری میٹنگ کے سلسلے میں بہت جلد ڈی سی آفس میں تشریف لائیں۔

آپ نے فرمایا''میں اس وقت حدیث شریف کا سبق پڑھا رہا ہوں'' جواب ملا''سبق چھوڑ دیں اور فوراً میٹنگ کے لئے آئیں'' آپ نے بڑے سخت انداز میں فرمایا ''ڈی سی سے کہہ دو کہ حدیث کا سبق چھوڑ کر ہرگز میٹنگ میں نہیں آ سکتا۔''

بعد ازاں ڈی سی نے آپ سے معذرت کی۔ یہ ہے وہ حق بات اور خوف خدا جس کا ذکر قرآن حکیم میں انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (فاطر۔

Marfat.com

۴۸) میں فرمایا گیا ہے۔

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

ذکر استاذ المکرّم

ایک بار میں کسی کام کی غرض سے رات کو شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ پر گیا۔ آپ بڑے اخلاص ومحبت اور شفقت کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ دور حاضر کے مدرسین کا ذکر ہوا تو فرمایا جب میرے استادوں نے مجھے یہاں بھیجا تھا تو جو لوگ مجھے لینے گئے تھے ان سے فرمایا کہ یہ عالم دین اور حافظ قرآن ہے وہاں ان سے مسجد کی صفائی کا کام نہ لینا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھے فرمایا جو بات میں نے ان سے کہی ہے اس کا خیال نہ کرنا بلکہ مسجد اور اس کی صفائی کا خیال کرنا۔

بلاشبہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ مومن مخلص، متقی اور صاحب علم وفضل تھے۔ موجودہ دور میں وہ علمائے سلف کی تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار اقدس پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ نبیہ الکریم ﷺ۔

مولانا محمد سرور صاحب سلہریا

ریٹائرڈ خطیب اعلیٰ پاک آرمی

شیخ الحدیث والتفسیر، صدر المدرسین، استاذ العلماء والفضلاء، پیر طریقت علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ بانی ومہتمم دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

Marfat.com

آپ نے دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ جہاں سے اب تک بے شمار تشنگان علوم ظاہری اور باطنی اپنی پیاس بجھا چکے ہیں۔ سینکڑوں غیر مسلم تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے۔

مرکزی جامعہ مسجد حنفیہ دو دروازہ میں ہی خطابت کا سلسلہ شروع کیا۔ اور تازیست جاری رکھا۔ مسجد دو دروازہ عشق و محبت کا منبع ہی رہی۔ یہاں علم و عرفان کا فیض جاری ہوا۔ اور لوگ اپنے اپنے دامن میں حب مصطفیٰ ﷺ کے سرمایہ سے بھرتے رہے۔

علم و ادب اور فضل و کمال کا یہ آفتاب ریاست جموں سے طلوع ہوا اور اطراف عالم کو منور کر گیا۔ جس طنطنہ اور شوکت و جلال سے آپ نے اپنے منصب کو نبھایا اس کی مثال ملک بھر میں نہیں ملتی۔

قدرت نے آپ میں حسن اخلاق' انکسار' مروت' تواضع اور ہمدردی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ آپ کی حیات مبارکہ مذہبی' علمی اور سیاسی خدمات سے عبارت ہے آپ نے ہر تحریک میں مجاہدانہ اور قائدانہ کردار ادا کیا۔

وہ جدھر سے گزرے روشنی ہوتی گئی

آپ بیک وقت عالم' فاضل' خطیب' صوفی' پیر طریقت اور شیخ الحدیث تھے۔ دین کی اشاعت میں زندگی کے شب و روز گزارے۔ قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر رحمتہ اللہ علیہ انتہائی فعال' بلند اخلاق' مدبر اور دانشمند اور علمی شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے علمیت روحانیت اور سیاست کے میدان میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

آپ نے اپنی عمر عزیز قرآن و حدیث کیلئے وقف کر دی تھی۔ جلد ہی ان کی علمی اور روحانی قابلیت و عظمت کا شہرہ دور دراز تک پھیل گیا۔ آپ اپنے شاگردوں اور چاہنے والوں سے بے انتہا محبت کرتے۔ آپ کی مسکراہٹ مردہ دلوں کو حیات جاوید بخشتی۔ آپ کا شمار علماء کبار میں ہوتا تھا۔ آپ کی زندگی کا آخری دور ذکر و فکر۔ اور تسبیح و تہلیل'

Marfat.com

درس وتدریس اور معتکف حالت میں گزرتا تھا۔

مجاہدانہ سرگرمیاں

یوں تو آپ کی ساری زندگی لسانی اور دعوتی فکری جہاد میں گزری۔ مگر آپ نے مسلح جہاد میں بھی حصہ لیا سنی جہاد کونسل کے نائب امیر منتخب ہوئے۔ جہادی کیمپوں کا دورہ کیا۔ مجاہدین کی مالی معاونت اور ان کو فعال کیا۔ آج تک مجاہدین سنی جہاد کونسل دشمن سے برسرپیکار ہیں۔

آپ نے اوائل زندگی سے ہی دینی، علمی اور سیاسی کاموں میں بھرپور دلچسپی لی۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت 1953ء ۔ 1974ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ 1977ء میں آپ کی خدمات رہتی دنیا تک نژادنو کیلئے مشعل راہ رہیں گی۔ دیگر علماء اہل سنت اور مشائخ اہل سنت کے شانہ بشانہ قائدانہ حیثیت سے کام کیا۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے وقت جابر اور ظالم حکمران کو للکارا اور حکومتی غنڈوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ مگر آپ کے پائے استقلال کو جنبش تک نہ ہوئی۔ اور حکمرانوں کی اکڑی ہوئی گردنیں جھک گئیں۔ مگر آپ نے ان تمام مشکلات ومصائب کا بڑی جرات وشجاعت سے مقابلہ کیا۔

آپ نہایت متقی اور پرہیزگار اور شب زندہ دار شیخ تھے۔ اس نابالغہ روزگار کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی ایک لاکھ سے زائد عقیدت مندوں اور شاگردوں کی آہوں اور سسکیوں کے جھرمٹ میں نماز جنازہ ہوئی۔ اور دارالعلوم کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اور چاہنے والوں پر کوہ رنج والم ٹوٹ گئی۔

آپ کے نامور فرزند، جانشین اور مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ حضرت

Marfat.com

علامہ صاحبزادہ حامد رضا دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ کو جدید بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ان کواللہ تعالیٰ عمر حضر عطافرمائے۔تاکہ گلشن میں سدابہار رہے۔آمین

مولانا قاری نور حسن صاحب چشتی

فاضل جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ الحاج الحافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ میرے نہایت شفیق مہربان استاذ تھے۔وہ علم وعرفان کی کان تھے وہ زہد وعمل کے اعتبار سے ایک مینار تھے۔وہ اعتماد اور یقین کے کوہ فاراں تھے۔قابل ناز وتقلید عقائد و عادات کے مالک تھے۔دوستانہ اور محبوبانہ اداؤں سے دل موہ لیتے تھے۔شریفانہ خصائل کی بناء پر ایک عالم آپ کا گرویدہ تھا۔قدرت نے استغناء کی دولت سے بہرہ یاب کیا تھا۔

محفل کا وہ رنگ ہوتا تھا کہ ہر فن علم ادب اور نوادرات پر اظہار خیال ہوتا۔ جب آپ محو گفتگو ہوتے تو کوئی بھی جانے کیلئے آمادہ نہ ہوتا رعب ایسا تھا کہ نہ بولتے تو سناٹا چھایا رہتا اپ بولتے تو رونقوں کا بسیرا ہو جاتا۔میں (قاری نور حسن چشتی) اس اعتبار سے نہایت خوش قسمت ہوں کہ میرا غریب خانہ قریب ہونے کے باعث بسا اوقات مجھ بلاتے اور مجھے خدمت کے مواقع میسر آتے۔دورونزدیک کئی جلسوں میں آپ کی رفاقت میں حاضری اور بیان کا شرف حاصل ہوااور تربیت بھی ہوتی رہی۔آپ کے بیانات وخطابات سن کر عقائد میں پختگی اور ارادوں میں مضبوطی پیدا ہوتی۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں مرحوم کے عہد وزارت میں الحمرا سنٹر

Marfat.com

لاہور میں مشائخ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں شرکت کیلئے آپ کے ہمراہ ناچیز اور مولانا علامہ محمد صفدر علی پسیہ بھی تھے اتنا خوشگوار اور یادگار سفر تھا کہ یہ سفر لمحہ بہ لمحہ آج بھی ذہن میں جوں کا توں محفوظ ہے۔ الحمراء سنٹر لاہور پہنچے پنجاب کے طول و عرض سے آمدہ سجاد گان و مشائخ سے سٹیج سجا ہوا تھا آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ کی شخصیت میں عجب نکھار تھا بہت سی تقاریر ہوئیں مرحوم اختر سدیدی سٹیج سیکرٹری تھے میرے شیخ کا جب نام گرامی پکارا گیا آپ ڈائس پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے کسی کی حلقہ گیری اور چاپلوسی کی بجائے اتحاد اہل سنت پر زور دیتے ہوئے بڑا مدلل اور بسیط خطاب فرمایا بالخصوص مشائخ عظام آستانوں اور درگاہوں کے وارثوں کو تاکیداً مخاطب کر کے فرمایا آپ خود اور آپ کے عقیدت مندان کو چاہے کہ عقائد حق اور مسلک اہل سنت کا کام کریں۔ کانفرنس میں وائیں نے بھی تقریر کی۔ دوران سفر نماز باجماعت کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔

پیر خانے سے محبت اور عقیدت سیکھنا ہو تو میرے شیخ محترم استاذ گرامی رحمتہ اللہ علیہ سے سیکھو آپ اپنے پیر خانہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عالم ربانی عارف حقانی آفتاب طریقت شناسائے حقیقت حضرت پیر سید فیض محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پاک میں شرکت کیلئے تاندلیانوالہ تشریف لے گئے اس سفر میں بھی مجھ کمتر کو ہمراہی کا شرف حاصل رہا تاندلیانوالہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے وضو فرمایا اور بڑی نیاز مندی سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے درگاہ شریف سے متعلقین تمام سجادگان کے پاس حاضر ہوئے اور نذرانے بھی پیش کیے۔ رات کو محفل پاک ہوئی جس میں نقابت کے فرائض آپ نے سرانجام دیئے اس محفل میں دیگر علماء کے علاوہ ناچیز اور مولانا محمد صادق قادری نے بھی خطاب کیا۔

آپ نے دارالعلوم کے فارغ التحصیل علماء پر مشتمل ادارہ ابنائے قدیم بنانے کا حکم دیا جو آپ کی نظر شفقت سے معرض وجود میں آ گیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ شہر اور

Marfat.com

مضافات شہر کی مساجد میں تبلیغی اجتماعات کیے جائیں جس میں تلاوت و نعت کے بعد دو خطابات ہوا کریں ایک بیان اصلاحی ہو اور دوسرا فضائل پر مبنی ہو۔

آپ نے میرے سر پر دست شفقت رکھا۔ دعائیں دیا کرتے تھے۔ میرے بچوں تک انتہائی پیار فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا پشت پناہی فرماتے۔ جس طرح ایک شفیق باپ اولاد کی بھلائی اور بہت اچھے مستقبل کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر آپ مجھے دعاؤں سے نوازا کرتے ہاں ہاں اچھی تربیت کیلئے کبھی کبھار آپ جھڑکیوں سے بھی خاطر فرمایا کرتے تھے لیکن بعد میں اتنی زیادہ شفقت فرماتے کہ ان جھڑکیوں سے بھی پیار آنے لگتا۔ الحمد للہ یہ سب متاع دنیا سے عزیز تر تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے خلوص نیت سے دین کا کام کرو تمہارے پیچھے پیچھے آئے گی۔ جانشین کی صورت میں فاضل اجل عالم بے بدل خطیب دلنواز حضرت علامہ صاجزادہ محمد حامد رضا صاحب' زید مجدہ کو ہمارا قائد مقرر فرما گئے ہیں انشاء اللہ ہم دل و جان سے آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے بلکہ ہر وقت ایک خادم کی حیثیت سے اپنے پاس حاضر پائیں گے۔

اللهم بارك فى علمه و عمله و عمره

مولانا محمد سلیم نقشبندی صاحب شکر گڑھی

فاضل جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ان گنت انسان اس دنیا فانی میں آئے اور عالم آخرت کی طرف کوچ کر گئے۔

Marfat.com

کچھ انسانوں کا تذکرہ ان کی زندگی میں ہوا۔ اور مرنے کے بعد لوگ انہیں بھول گئے اور کچھ وہ ہیں کہ ایک مخصوص وقت تک لوگوں کی زبانوں پر ان کا ذکر ہوا۔ لیکن وہ ہستیاں جنہوں نے دنیا میں قال اللہ تعالیٰ اور قال الرسول ﷺ کا درس دیا ہوتا ہے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پیارے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر ان کی ظاہری زندگی اور وصال کے بعد بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لوگوں کے دلوں میں جاری فرما دیتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فاذکرونی اذکرکم کے مصداق بن جاتے ہیں۔ (تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا) اللہ کے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں سے اپنے پیاروں کا ذکر کراتا ہے۔

ایسی ہستیوں میں سے ایک عظیم ہستی حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی ذات ہے جسے دنیا حافظ محمد عالم کے نام سے جانتی ہے آپ کا شمار شہر اقبال کی ان عظیم اور لافانی شخصیات میں ہوتا ہے۔ جن سے شہر اقبال کی پہچان ہے۔ اور چار دانگ عالم میں جن کے علمی کارناموں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر بے پناہ خوبیاں پیدا فرمائی تھیں بالخصوص قرآن کی تفسیر حدیث اور فقہ کے علوم میں کامل مہارت تھی آپ دوران تدریس یا وعظ و تقریر میں بڑے سے بڑا مشکل مسئلہ عام فہم انداز سے بیان فرماتے جو پڑھنے اور سننے والے کے دل و دماغ میں اثر کر جاتا۔ آپ نے نصف صدی سے زائد جامعہ حزب الاحناف' جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں قرآن و حدیث' فقہ اور دیگر علم کے موتی بکھیرے' اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اور دن رات کی محنت شاقہ سے اپنے دار العلوم سے ایسے ہزاروں انسان پیدا کیے۔ جو قرآن کے حافظ' قاری' دین کے عالم و مفتی' اسلام کے مبلغ بنے۔ جو آج صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں دین اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہی

Marfat.com

آپ کی زندگی کا مشن تھا کہ۔

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

جس طرح آپ نے اپنے وقت کے نامور علماء سے دین علم حاصل کیا گیا۔ اسی طرح آگے آپ نے عظیم شاگرد پیدا کیئے۔ آج جن کے علمی کارناموں پر دنیائے سنیت کو ناز اور فخر ہے۔ یہ فہرست بڑی طویل ہے۔ بطور نمونہ کچھ یہ ہیں۔ مناظر اہل سنت مولانا ضیاء اللہ قادری سیالکوٹ' استاد العلماء مولانا خواجہ الطاف محی الدین سیالکوٹ' خطیب ذیشان مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل کوٹلی لوہاراں' عالم اسلام کے عظیم قاری زینت القرآء قاری غلام رسول لاہور' دربار عالیہ ڈھوڈا شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ ۔پیر حیدر شاہ صاحب اور پاکستان کے عظیم مفتی جامعہ نظامیہ لاہور کے مہتمم مفتی عبدالقیوم ہزاروی خطیب پاکستان علامہ الٰہی بخش قادری ضیائی لاہور وغیرہم۔

دیگر کارنامے

آپ صرف مدرسہ کے استاذ منبر کے خطیب' مسجد کے نمازی' اسلام کے مبلغ اور مسند کے سجادہ نشین ہی نہیں تھے۔ بلکہ میدان کے غازی اور ہر محاذ پر باطل کے خلاف لڑنے والے ایک عظیم مجاہد اسلام بھی تھے۔ عین عالم شباب میں تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ مرزائیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت میں مجاہدانہ کردار ادا کیا اور پاکستان کے دل لاہور میں پابند سلاسل ہوئے۔ 1970ء میں جب بھٹو نے اسلام کے مقابلہ میں سوشلزم کا نعرہ بلند کیا تو آپ نے جمعیت علمائے پاکستان کی طرف سے عملی سیاست میں قدم رکھ کر انتخاب میں حصہ لیا اور سوشلزم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ 1977ء میں جب پورے ملک میں بھٹو کے اقتدار اور اس کے نظام کے خلاف تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ چلی

Marfat.com

تو اس میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے سیالکوٹ کے معروف چوک علامہ اقبال میں ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ایک گولی آپ کے بازو سے آ رپار ہوگئی سوشلزم اور اس کو نافذ کرنے والا مر گیا۔لیکن اسلام آج بھی زندہ ہے قیامت تک زندہ رہے گا۔اور اس کو زندہ رکھنے والے ہمیشہ زندہ رہیں گے تحریک آزاد کشمیر میں آخر وقت تک آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل کے پلیٹ فارم سے جہاد جاری رکھا آپ چونکہ خود ریاست جموں و کشمیر کے مہاجر تھے۔ اس لئے آپ نے مجاہدین کشمیر اور مہاجرین کشمیر کی بڑی مالی امداد فرمائی اور سنی جہاد کونسل کا عسکری ونگ آج بھی مقبوضہ وادی میں ہندو بنیے پر تابڑ توڑ حملے کر رہا ہے۔وہ دن اب دور نہیں ہے انشاء اللہ کشمیر جلد آزاد ہوگا۔علامہ اقبال کا یہ شعر آپ پر صحیح صادق آتا ہے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ دلگیری

بندہ ناچیز کو بھی آپ کا شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے ناچیز نے میٹرک کے بعد شعبہ درس نظامی میں داخلہ لیا اور مکمل آٹھ سال تک آپ سے کتابیں پڑھیں دورہ حدیث کیا اور اعلیٰ نمبروں میں تنظیم المدارس کا امتحان پاس کیا ناچیز پر آپ کی بہت ہی زیادہ شفقت تھی اور آپ دوران تدریس اپنے تلامذہ کو فرمایا کرتے دین کا علم اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی رضا کیلئے حاصل کرو۔اور اسی مقصد کیلئے اس علم کو دوسروں تک پہنچاؤ۔دنیا کمانے کیلئے مت علم حاصل کرو۔اپنے وعظ تقریر میں اکثر دنیا کی بے ثباتی اور فکر آخرت پر زور دیتے تھے۔آپ کی بزرگی' درویشی' وعظ و نصیحت کے پیش نظر شہر اقبال اور گردونواح کے لوگوں کی خواہش ہوتی کہ مرنے والے کا جنازہ آپ پڑھائیں اور آپ فرمایا کرتے کہ جنازہ پڑھنے اور پڑھانے سے دل نرم ہوتا ہے۔آپ ایک تاریخ ساز شخصیت تھے آپ نے اپنے فیض سے ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کیا اور

Marfat.com

ہزاروں بے راہوں کو راہ راست پر گامزن کیا آپ جیسی شخصیات کو اللہ تعالیٰ روز روز پیدا نہیں کرتا۔ بقول شاعر

مدتوں روتی ہے چشم حسرت اہل چمن
سالہا رہتے ہیں گریاں دیدہ چرخ کہن
تب کہیں ہوتا ہے پیدا ایک نخل گلبدن
بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

آخر میں دعا ہے کہ استادی المکرم قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ بلند درجات عطا فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان کو اللہ تعالیٰ آپ کا فیض جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بالخصوص صاحبزادہ محمد حامد رضا صاحب کو دارالعلوم بہتر طریقے سے چلانے کی توفیق انیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ عقیدت کے چند پھول نچھاور کیے ہیں
گر قبول افتد زہے عزّو شرف

علامہ اقبال رحمتہ اللہ کا ایک دعائیہ شعر حضور کی نذر

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستان ہو تیرا

Marfat.com

مولانا محمد صادق قادری صاحب فیصل آباد

فاضل جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

آفتاب اہل سنت محسن ملک وملت استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث الحاج الحافظ محمد عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بانی ومہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ ہردل عزیز شخصیت تھے' آپ ایک بہترین مدرس عالم نہایت ہی حلیم الطبع اور نہایت مہمان نواز اور مشفق استاد اور عشق رسول سے سرشار خودی کے پیکر اور صابر تھے اگر یہ کہا جائے کہ آپ ہمہ صفات کے مالک تھے تو مبالغہ نہ ہوگا راقم الحروف نے آپ کی خدمت میں تقریبا تیس سال گزارے ہیں۔ میں جب فیصل آباد سے اپنے استاد حافظ محمد شریف قادری کی وساطت سے سیالکوٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے تقریبا ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جونہی آپ کی قدم بوسی کی اور اپنا مقصد وحید بیان کیا تو نہایت ہی اچھے انداز سے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یا اللہ یہ لڑکا اتنی دور سے آیا ہے اسکو فاضل بنادے اس سے اپنے دین کا کام لینے کے اسباب عطا فرما۔ چنانچہ سیالکوٹ سے بلیک آوٹ ہوتا تھا جنگ 1971 کے آثار نمایاں تھے جس کی وجہ سے مدرسہ میں طالب علم بہت کم تھے لیکن آپ نے مجھ پر شفقت فرماتے ہوئے دوسرے دن سے ہی سبق شروع کرادیا اور وہ میں نے عصر تک یاد کیا اور عصر کے وقت آپ نے پھر بلایا کہ صادق کو بلاؤ میں نے دیکھا کہ آپ مجھ سے ایسے اخلاق سے گفتگو فرمارہے ہیں جیسے میں یہاں ہی پیدا اور بڑا ہوا ہوں۔

مجھے نہ صرف ایک شفیق استاد ملے بلکہ جس سایہ سے میں محروم ہو چکا تھا یعنی شفقت پدری سے وہ بھی مجھے آپ کے زیر سایہ نصیب ہوگئی۔ آپ کا سبق پڑھانے کا انداز بہت ہی اعلیٰ درجے کا تھا کند سے کند ذہن آدمی بھی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ سے سبق پڑھ کر یہ محسوس کرتا تھا کہ سبق واقعی میں نے پڑھا ہے اور ہر کتاب کو آپ اکثر اوقات زبانی پڑھایا کرتے تھے میں نے آپ سے صرف‘ نحو‘ علم البیان‘ فلسفہ‘ منطق‘ علم وراثت‘ علم حدیث‘ علم القرآن پڑھا ہے اور آپ اکثر اوقات کتاب کھولنے سے پہلے ہی پڑھانا شروع کر دیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے اگر پڑھنے والا ہو تو کتاب خود بولتی ہے اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود اپنے اساتذہ اور پیر خانے کا نہایت ادب کرتے تھے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کے دل میں اپنے استاد کا ادب کتنا تھا۔

ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ لاہور حزب الاحناف گیا جو کہ قبلہ ابوالبرکات سید صاحب علیہ رحمتہ کا آستانہ بھی تھا حضور قبلہ سید صاحب علیہ الرحمتہ ان دنوں میں کچھ علیل تھے تو آپ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے میں نے خود آنکھوں سے دیکھا کہ استاد کے ہاتھوں کو کسطرح بوسے دے رہے ہیں اور کس انداز سے آپ کی قدم بوسی فرما رہے ہیں یہی طریقہ میں نے اپنی آنکھوں سے فیض آباد دربار عالیہ قندھاری شریف میں بھی دیکھا‘ دربار عالیہ غوثیہ قادریہ ڈھوڈا شریف کے بزرگوں کے ساتھ تو آپ کی والہانہ عقیدت تھی جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔

آپ علیہ الرحمتہ کا اخلاق ایسا تھا کہ کوئی دشمن بھی دیکھتا تو متاثر ہو جاتا آپ علیہ الرحمتہ کی زندگی کا مشن یہی تھا کہ قال اللہ قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند ہوتی رہے۔ اسی لئے آپ جس گھر میں تشریف لے جاتے وہاں اگرچہ دو چار آدمی ہی ہوتے تو آپ ضرور کوئی نہ کوئی حدیث بیان فرماتے اور کسی نہ کسی مسئلہ پر ضرور گفتگو فرماتے۔

شہر سیالکوٹ اس بات کا گواہ ہے کوئی مجلس اتنی دیر تک مکمل نہ ہوتی جب تک حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کی شرکت نہ ہوتی تھی آپ نے ہمیشہ اپنے مسلک کی

Marfat.com

پاسداری فرماتے ہوئے اپنا طرہ امتیاز قائم رکھا۔ آپ علیہ الرحمتہ نے سیالکوٹ میں تبلیغ و اشاعت کیلئے کئی ادارے قائم کیے ان میں ایک ادارہ دعوت فکر وعمل جسکی صدارت راقم الحروف کو سونپی گئی اور شہر کے مختلف علاقوں میں دعوت فکر وعمل کے نام سے محافل منعقد کی جاتی رہیں آپ علیہ الرحمتہ محافل کرنیکے بعد فرمایا کرتے تھے کہ میری دیرینہ خواہش اب پوری ہوئی ہے کہ اللہ کی رضا کیلئے نکلے ہیں۔

بڑے سے بڑے عالم آپ کی قدر کرتے تھے میں نے آپ علیہ الرحمتہ کے ساتھ فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ، جہلم، گجرات اور دیگر شہروں کے علماء کو نہایت ادب سے ملتے ہوئے دیکھا ہے۔

جہاں بھی کوئی مقرر غلطی کرتا تو آپ اسی وقت اس کی اصلاح فرماتے یہاں تک کہ جب آپ حج کیلئے تشریف لے گئے تو آپ علیہ الرحمتہ مدینہ شریف ایک مقرر کو سنا جو کہہ رہا تھا اللہ کے پاس تو سب کچھ ہے مگر نبی کے پاس کیا ہے تو آپ نے اسی وقت فرمایا کہ کیا آپ نے احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا ہے تو اس نہ کہا میں فلاں دارالعلوم میں حدیث کا درس دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ حدیث آپ کی نظر میں نہیں گزری جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خزانے کی کنجیاں دی گئی ہیں وہ اسی وقت بول اٹھا کہنے لگا یہ تو کہیں نہیں لکھا تو آپ نے فرمایا کیا آپ نے بخاری شریف کو پڑھا ہے یوں آپ نے مکہ اور مدینہ کے علماء سے بھی اپنا علم منوایا۔

آپ علیہ الرحمتہ کو ہمیشہ صابر پایا ہے۔

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب جلوس کے دوران آپ زخمی ہوئے تو اتنے معزوب ہونے کے باوجود آپ نے ایک لفظ بھی ایسا نہ فرمایا جو کہ بے صبری کو ظاہر کرتا ہے آپ علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر آپ نے کبھی کسی سے بھی کوئی شکوہ شکایت نہ فرمائی تھی بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تکلیف بھی

Marfat.com

قسمت میں لکھی ہوئی تھی لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ اپنے آقا کے نام پر گولیاں کھائیں اللہ کرے ملک میں نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار ہو جائے۔

آپ کا فیض آج بھی جاری ہے حضرت علامہ مولانا حامد رضا صاحب جانشین شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ دارالعلوم کو چمکانے کی دن رات سعی کر رہے ہیں میرا ایمان ہے اور یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا فیض تا قیامت جاری رہے گا حضرت کے چشمے سے پیاسے سیراب ہوتے رہیں گے۔

مولانا محمد ناصر رضا صاحب

خطیب ماڈل ٹاؤن اگوکی سیالکوٹ

اپنے عہد طالبعلمی کا وہ خوشگوار لمحہ کبھی نہیں بھولوں گا کہ جب دارالعلوم نقشبندیہ کالج روڈ ڈسکہ سے ملحقہ پلاٹ میں اپنے ہم مکتب طلباء کے ساتھ کھڑا تھا سرکلر روڈ سے گزرتی ہوئی گاڑی رکتی ہے گاڑی میں سفید پوش بزرگ تشریف فرما ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے مجھے اپنی جانب بلاتے ہیں پاس جا کر جو دیکھا کہ سفید پیشانی سے نور کی کرن پھوٹ رہی ہے سرخ وسفید رنگ وجیہہ چہرہ پوری داڑھی۔ سر پر سنت کا عمامہ جسم پر شریعت کا جامہ مسکراتے ہوئے جب دست برکت میری طرف بڑھایا تو میرے ہیبت سے لرزتے ہوئے دل کو سکون بخش دیا۔

یہ تھے علم وعرفان کے بحر بے کراں اسیر گیسوئے مصطفےٰ شہر اقبال کے محدث جلیل حضرت علامہ حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ ہاتھوں کا بوسہ لینے کا فقیر نے جب شرف حاصل کیا تو خوشی کی انتہا نہ رہی ملاقات کے بعد فرمایا کیا وجہ ہے اس مرتبہ حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب کا عرس خاموشی سے منعقد کر لیا ہے فقیر نے جواب دیا حضور

Marfat.com

دعوت نامہ لیکر حاضر ہوا تھا لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

درجہ خامسہ کا طالبعلم ہونیکے ناطے یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا کہ علم و حکمت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ایک ایسا درویش خدامست جس پر علم کو ناز تھا ہلکی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ مجھے اپنی شفقتوں سے نواز رہے تھے۔ میں اپنی خوش نصیبی پر تا ابد نازاں رہوں گا۔

آپ سے مختلف مقامات پر کبھی کبھی ملاقات کا شرف حاصل ہو جاتا تھا آپ نے اپنے حسن اخلاق سے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اس لئے موقوف الیہ کے بعد آپکی خدمت میں حاضر ہوکر دورہ حدیث شریف پڑھنیکی آرزو لیکر جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ میں حاضر ہوا۔

استاذ العلماء قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ علم کا مہکتا ہوا پھول تھے جنہوں نے مسجد دودروازہ کو علم کا سرسبز و شاداب گلشن بنا دیا پھر اس گلشن میں ہزاروں پھول کھلے جنکی خوشبو سے نہ صرف ملک پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی ملت کے اذہان معطر ہو رہے ہیں۔

راقم نے قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو بہت قریب سے دیکھا آپ بڑے فیاض، سخی، کشادہ دل، مخلص اور دیانتدار نڈر عالم دین تھے۔

آپکی دیانتداری کے متعلق استاذی حضرت علامہ شیخ الحدیث عبدالحکیم شریف قادری دام بالمجد والکرام شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور نے میرے ۳۳ ہم درس طلباء کے سامنے بخاری شریف پڑھاتے ہوئے فرمایا کہ سیالکوٹ کے شیخ الحدیث علامہ حافظ عالم صاحب کا طریقہ کار یہ ہے کہ انہوں نے طلباء کی ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے رقم جو زکوۃ وصدقات کی صورت میں جامعہ میں آتی ہے اسی تنظیم کے ذریعے آتی ہے اور اخراجات بھی اسی کے ذریعے مگر نگرانی حافظ صاحب خود فرماتے ہیں۔

Marfat.com

آپکی زندگی ہر قسم کی بناوٹ تکلف وریا کاری تکبر' خودنمائی اور ظاہری تکلفات سے خالی تھی۔

آپ اپنی ذات میں انجمن کی شان رکھتے تھے مسکین ونادار طلباء کیلئے آپکی شفقتوں کی گود ہمیشہ کھلی رہتی۔

آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ حضور علیہ السلام کی غلامی میں گزرا آپ کے شب و روز دین حقہ کی اشاعت میں گزرے بے شمار نوجوانوں کو علوم کے زیور سے آراستہ فرماتے رہے ایک شیخ کی طرح طلباء کی روحانی تربیت فرماتے رہے مگر جب کوئی طالبعلم جوش عقیدت میں عرض کرتا کہ حضور مجھے دست بیعت کرلو میرے کشور دل پر فرمانروائی کرو مجھے بے دام خرید لو اپنے کاکل ورخ کا غلام بنالو میں آپ کے ہاتھ پر متاع ہستی بیچنا چاہتا ہوں تو آپ ادب سے دوزانو بیٹھے ہوئے روحانی فیوض وبرکات کے اس امیدوار کو ڈھوڈہ شریف یا پھر علی پور شریف جانے کی تلقین فرماتے۔

جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں آپ نے جملہ علوم وفنون کی تدریس فرمائی آپ کو درسیات پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ منطق وفلسفہ کی گتھیاں سلجھاتے فقہی اسباق میں فقہاء کی موشگافیاں بیان فرماتے۔

اور راقم نے دیکھا کہ میبذی حمد اللہ' ملا حسن' جیسی مشکل ترین کتب عام فہم انداز میں سمجھاتے حدیث شریف کا درس دیتے ہوئے عشق واخلاص کی گہرائی میں اتر جاتے آپ کی ذات مینارہ نور تھی آپ کشادہ سوچ وفکر رکھنے والے وسیع الظرف اور معقول ومنقول کے جامع تھے۔

سیالکوٹ کی معروف روحانی شخصیت حضرت حکیم عبدالحئ مدظلہ سے راقم نے سنا کہ میں نے قبلہ شیخ الحدیث جیسا فقیہہ نہیں دیکھا۔

بعد از نماز فجر جب درس قرآن ارشاد فرماتے تو حاضرین کی آنکھوں سے عشق

Marfat.com

وعرفان کی شراب کے پیمانے چھلکنا شروع ہو جاتے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی کبھی اللہ کے فضل و رحمت کبھی اس کے جلال و جمال کبھی حضور علیہ السلام کی عظمت و زیبائی کبھی طہارت و تقدس جود و کرم زہد و عبادت' صبر و تحمل' فقر و ایثار' علم و حکمت اور گفتگو کا ایسا حسین انداز بڑے سخن ور تھے جب جمعۃ المبارک کا دن ہوتا تو دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقان دید کو آپ کے انتظار میں کھڑے دیکھا خطبہ جمعہ میں طلباء کو علم کی اہمیت سے آگاہ فرماتے ملت کے نوجوانوں کو اصلاح اور کردار سازی کی طرف راغب کرتے ضعیف العمر حضرات کو عشق رسالت کے سوز و گداز سے فیضیاب کرتے بالخصوص شام کے وقت آپ پیکر عجز و نیاز بن کر گنبد خضریٰ کی طرف رخ زیبا کر کے کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی درویش خدا مست دنیا و مافیہا سے بے ہو کر اپنے پیارے آقا علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں کھڑا ہے اور آنکھیں اشکبار ہوتیں۔ جمال یار کی زیبائیاں ادا نہ ہوئیں ہزار کام لیا میں نے خوش بیانی سے' سیاست کے حوالے سے بھی آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں آپ جمعیت علماء پاکستان سے وابستہ رہے آپ اس قدر بے باک تھے کہ کسی قسم کی لگی لپٹی رکھے بغیر حق بات ارشاد فرمایا کرتے تھے اور اظہار حق فرمانے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ انکساری کا پیکر تھے مگر سربلند لوگوں سے انکسار نہ تھا خاکساروں کے لئے متواضع الطبع تھے۔

لاہور کے الحمراء حال میں فلک شگاف نعروں کی گونج میں راقم نے آپ کو مائیک پر آتے دیکھا اور اپنی زبان سے فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے دیکھا کہ مجمع ہمہ تن گوش بنا کہ فصاحت و بلاغت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی جانب محو سماع ہے آپ اپنی دبدبہ و طنطنہ سے مالا مال گرجدار آواز سے جرات و ایثار کے بے تاب جذبوں کو نمایاں کرتے تو لوگوں کی نگاہیں بار بار آپ کے پر شکوہ چہرے کی طرف اٹھ جاتیں آپ

Marfat.com

زیرک بیدار مغز سیاسی بصیرت رکھنے والے تجربہ کار سیاستدان تھے آپ جہاد کشمیر میں مصروف عمل اہل سنت کی واحد نمائندہ تنظیم سنی جہاد کونسل کے مرکزی نائب امیر تھے جہاد کے سلسلہ میں آپ بہت زیادہ متحرک تھے اور اپنے ملنے والوں کو متحرک رکھتے تھے آپکی جہادی تقریریں بڑی موثر اور جاندار ہوتی تھیں آپکے شوق جہاد کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آخری عمر میں بھی سنی جہاد کونسل کے کسی اجلاس جلسے وغیرہ میں کبھی غیر حاضری نہ ہوتی وہ اجلاس میر پور ہو یا مظفر آباد لاہور میں ہو یا فیصل آباد میں آپ ہر جگہ ضرور تشریف لے جاتے تھکے ماندے رات گئے واپس تشریف لاتے اور تہجد ادا فرما کر مسجد دو دروازہ میں لوگوں کو درس قرآن سے فیضیاب کرنے کے لئے تشریف لے جاتے میدان کارزار کی جانب جانے والے قافلوں کی خورد و نوش مالی خدمت فرماتے آپکی مجاہدانہ امنگوں سے مجاہدین کی حوصلہ افزائی ہوتی آپکی شبانہ روز محنت کا نتیجہ تھا کہ سنی جہاد کونسل کا عسکری ونگ البرق مجاہدین کا لشکر کشمیر کے پہاڑوں دریاؤں صحراؤں کو روندتا ہوا امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح آگے بڑھنے لگا آپ کے علم کا فیضان آپکی تصنیف کردہ کتب کی صورت میں بھی موجود ہے آپ نے تحقیق و تدقیق میں منفرد انداز اپنایا ہے جن سے طلباء تا قیامت فیضیاب ہوتے رہیں گے۔

آپ کے فیض کا سرچشمہ جاری و ساری ہے جسکے ساقی آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مولانا حامد رضا صاحب ہیں وہ حسن و زیبائی کا ایک گل رعنا اور ہر شخص کے محبوب نظر ہیں اس وقت ان کے حسن و شباب کا خط نصف النہار پہنچا ہوا ہے اور یہ قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے رنگ و نور کے پاکیزہ ماحول کا اثر ہے کہ ان کے لخت جگر لگن اور محنت کے ساتھ آپ کے مشن میں لگے ہوئے ہیں اور جس ذوق و شوق اور یکسوئی کے ساتھ وہ کام کر رہے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر گلشن اسلام کو کبھی ان کے خون جگر کی ضرورت پڑی تو وہ بھی پیش کریں گے وہ بڑے ہی اخلاص کے ساتھ قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ کی ظاہری اور باطنی امانتوں کے امین ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

مگر دنیائے اسلام کو تیرے فیضان علم کی ضرورت ہے

خدا کی قسم آپ کا فیضان ابر کرم بن کر دنیائے اہل سنت پر برستا رہا ابر باراں کا ایک قطرہ مولانا ضیاء اللہ قادری پر برسا تو وقت کا مناظر اسلام بنا خواجہ معصوم موہروی پر برسا تو وقت کا شیخ الاسلام بنا مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل پر برسا تو وہ مبلغ اسلام بنا الغرض جس جس پر بھی آپکے ابر کا قطرہ برسا اس قطرہ نے پستیوں سے اٹھایا اور بلندیوں پر فائز کر دیا۔

دنیا نے دیکھا آپکے جنازے پر علماء و مشائخ، عوام کا ایک جم غفیر تھا بھیگی بھیگی پلکوں کے سایہ میں جب جنازہ اٹھا تو غمگساروں کے اژدھام سے گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ نہ رہی سارا شہر سوگوار اداسیوں میں ڈوبا ہوا تھا ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل غمگین و آبدیدہ تھا۔

آخر میں اپنے محسن کی ذات پر عقیدتوں کے پھول نچھاور کرتے ہوئے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

فیض تیرے علم کا جاری و ساری عام تھا
علماء مشائخ میں کیا ہی اونچا مقام تھا
تو سراپا علم تھا تو تھا عمل کا روشن چراغ
علم کی باتیں تمہارا ورد صبح و شام تھا
علم تیری شان تھا اور علم ہی تھا تیری آن
علم ہی تیرا مقدر علم ہی پیغام تھا

Marfat.com

مولانا بشیر احمد صاحب قادری

فاضل جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر استاذی واستاذ العلماء پیر حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس نے ریاست جموں کی سرزمین پر پیدا کیا اور آپ اکثر اپنے وعظ کے درمیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حضرت پیر سید امیر رحمتہ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے پیدا کیا آپ نے قرآن پاک سیالکوٹ میں حفظ کیا اور باقی علوم آپ نے لاہور سے علماء کرام سے حاصل کیے اور کچھ عرصہ آپ درس نظامی کی کتابیں لاہور میں طلباء کو پڑھاتے رہے اور پھر اپنے بزرگوں کے اصرار پر شہر سیالکوٹ جامع عبدالحکیم تحصیل بازار میں درس نظامی کا سلسلہ شروع کیا۔ چند سال کے بعد آپ نے جامع مسجد دو دروازہ میں مدرسہ شروع کیا اور دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سے سینکڑوں علماء کرام اور حفاظ کرام نے علم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے دین پاک کی اشاعت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے آپ کو یہ خاص بات حاصل تھی کہ آپ لوگوں کو اچھے طریقے سے سمجھاتے تھے کہ عوام و خاص سب کو آپ کی تقریر کی سمجھ آ جاتی تھی اور آپ کا لباس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پاک کے مطابق تھا اور جب بھی کبھی آپ کو کسی نے تقریر کے لئے بلایا۔ نزدیک ہو یا کہیں راستہ کتنا بھی دشوار گزار ہو آپ وعدہ کی پاسبانی فرماتے ہوئے وہاں تشریف لے جاتے اور کسی کو کوئی تکلیف دینا پسند نہ فرماتے تھے۔ اور لوگوں کو شریعت مطہرہ کا درس دیتے اور لوگوں کو نماز پڑھنے کا درس دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ہر ایک چیز کے متعلق پوچھا جائے گا لیکن سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ بلکہ علاقہ بجوات کے گاؤں دیوان پورہ میں ایک نوجوان کا جنازہ آپ نے پڑھایا تو جنازہ پڑھانے کے بعد آپ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص پانچ نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے وہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور وعظ میں فرماتے تھے اے لوگو اپنے والدین کی عزت کرو اور کسی ولی کامل کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے ولی کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے سب سے بہترین فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ کا اپنا عقیدہ درست رہتا ہے اور آپ فرماتے تھے نجات انسان کے اچھے عقیدے پر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی کرامت یہ ہے وہ شریعت مطہرہ کا پابند ہو۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت سن کر ایک آدمی اس لئے آیا کہ میں آپ کا مرید بن جاؤں۔ جب کافی دن ہو گئے تو اس شخص نے دیکھا کہ جب اذان ہوتی ہے تو حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ پانچ ٹائم کی نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں اس کے دل میں خیال آیا کہ میں نے اس پیر میں کوئی کرامت نہیں دیکھی لہذا اور کہیں اور چلے جاتا ہوں جب وہ آدمی واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے کیا بات ہے تو واپس جا رہا ہے۔ اس نے عرض کی حضرت صاحب میں آپ کا مرید ہونے کیلئے آیا تھا لیکن میں نے آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی تو آپ نے فرمایا شریعت پر چلنا یہ سب سے بڑی کرامت ہے ۔حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ پابندی کے ساتھ جامع حنفیہ دو دروازہ میں بعد از نماز فجر درس قرآن پاک اور درس حدیث پاک اپنی تمام زندگی پابندی کے ساتھ دیتے رہے اور درس قرآن پاک سننے کیلئے لوگ صبح کے وقت کافی دور سے آتے تھے۔ اور آپ کی خدمت میں لوگ فتویٰ حاصل کرنے کیلئے دور سے آتے اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر قرآن پاک اور حدیث پاک کے مطابق فتویٰ دیتے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ رنے کا حکم فرماتے اور لوگوں کو آپ اپنے وعظ فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام کی تابعداری کا حکم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو راضی کر لو۔ تو تمہاری آخرت بہتر ہو جائے گی اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ وعدہ کی پابندی فرماتے

Marfat.com

بندہ ناچیز کے والد گرامی میاں محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ 1969ء علاقہ بجوات موضع مروال میں وفات پا گئے تو میں نے عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ آپ والد صاحب کے چالیسواں کے ختم شریف میں دعا کیلئے تشریف لے چلیں تو آپ نے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ ضرور آؤں گا لیکن تم قاری عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بھی دعوت دے دینا اور ہمارے لئے سواری کا بندوبست کر دینا بندہ ناچیز نے اپنے گاؤں مروال سے دو گھوڑیاں دریائے توی پر بھیج دیں۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ گھوڑی والے حضرات کی قبلہ شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات نہ ہوئی آپ اور قاری عبدالعزیز صاحب دونوں تقریباً سات میل کا سفر پیدل چل کر مروال ختم شریف میں تشریف لے آئے۔ بندہ نے عرض کی حضور معذرت چاہتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اور آپ کے شاگرد صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پاکستان کے علاوہ باہر کے ممالک میں اللہ تعالیٰ کے دین پاک کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے ہاتھوں پر غیر مسلموں نے اسلام کو قبول کیا۔ اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ آپ خود بھی چند مرتبہ لندن میں تشریف لے گئے اور وہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کے دین پاک کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کے دلوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے خوب روشن کیا۔ ایک جلسہ میں پیر محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ زیب آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف نے فرمایا کہ سیالکوٹ شہر میں دو اللہ تعالیٰ کے ولی زندہ موجود ہیں۔ ایک حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب اور دوسرے حکیم خادم علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم کے ساتھ حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے مناظر اسلام مفتی' پروفیسر' آئمہ' خطباء' مدرس' مصنف' قراء حضرات کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو کہ اپنی اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کر رہے ہیں اور آپ کے صاحبزادوں میں حافظ محمد رضا صاحب' حافظ حماد رضا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی دولت سے آراستہ کیا ہے اور حضرت علامہ صاحبزادہ حامد

Marfat.com

رضا دامت برکاتہم کو اپنا جانشین زندگی میں مقرر فرما گئے تھے اور وہ دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو احسن طریقہ سے چلا رہے ہیں اور دین پاک کی خدمت کر رہے ہیں۔

صدا بہار رہے ان باغے کدیں خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکا پھل کھاویں

مولانا قاری ارشد ضیاء صاحب قادری

فاضل جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

اقلیم عشق و مستی کے تاجدار عاشق حبیب کردگار اسیر گیسوئے مدنی تاجدار حضرت سیدی و سندی قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ ان پاکباز ہستیوں میں سے تھے جن کے اعمال کا سلسلہ اس دار فانی سے کوچ کر جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اولاد سے بھی نوازا ہے جو آپ کے لئے دعائیں کرتی رہتی ہے ایک تو آپ کی حقیقی اولاد ہے دوسری وہ سینکڑوں علماء' حفاظ' قراء جو آپ کے قائم کردہ ادارہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ اس کے علاوہ صدقہ جاریہ جامعہ حنفیہ دو دروازہ ہے جس کو آپ نے قائم فرمایا اور اللہ کے فضل و کرم سے تا قیامت قائم رہے گا اور ملت کے افراد فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ نفع دینے والے علم کی صورت میں آپ کی تحریر فرمودہ کتب ہیں جن سے طلباء استفادہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی ساری زندگی دین متین کے لئے وقف تھی آپ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں گزرا۔

Marfat.com

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی اپنی ایک تالیف کردہ کتاب کا انتساب قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات کی طرف کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں اور اس میں آپ کے القابات کا ذکر بھی کرتے ہیں ان میں سے ایک لقب ہے آفتاب اہل سنت' مطلب ہے اہل سنت کا سورج اور خدا کی قسم حقیقت بھی یہی ہے کہ جس طرح آفتاب دنیائے کائنات کو اپنی روشنی سے نوازتا ہے اور بلا امتیاز نوازتا رہے گا بالکل اسی طرح قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو قرآن وسنت کی روشنی سے نوازا ہے آپ کی شخصیت اہل سنت کے لئے آفتاب تھی جو عوام اہل سنت کو عشق مصطفی ﷺ کی روشنی عطا کر رہی تھی میری زندگی کے وہ لمحات جو آپ کی صحبت میں گزرے وہ بڑے عظیم تھے اب ان گزرے ہوئے لمحات کی قدر معلوم ہو رہی ہے۔

آپ کی شفقتیں ہمیشہ ہمیں یاد رہیں گی یوں تو سینکڑوں واقعات ایسے ہیں کہ قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے ہم پر اپنی شفقتوں کی انتہا فرمادی لیکن ایک واقعہ کا ذکر اپنے سکون قلب کے لئے درج کرنا چاہتا ہوں۔ فقیر ایک مسجد میں امام تھا اور اپنے دو جاننے والوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا ان سے جو پوچھا بھائی کیوں جھگڑ رہے ہو تو ایک کہنے لگا اس نے میری رقم دینی ہے لیکن دیتا نہیں دوسرے سے پوچھا بھائی کیا وجہ ہے کیوں نہیں دیتا اس نے کہا جی فلاں دن دے سکتا ہوں۔

میں نے قرض لینے والے کی ضمانت دی کہ اگر یہ رقم مہیا نہیں کرے گا تو میں دے دونگا ہوا اس طرح کہ مقروض شہر سے باہر چلا گیا مجھے بہت فکر لاحق ہوئی کہ اب کیا بنے گا الغرض' جس دن بطور ضامن دس بجے دن میں نے رقم مقروض کی طرف سے ادا کرنی تھی اس روز صبح قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام ملا کہ فلاں فلاں جگہ ختم پاک ہے وہاں چلے جاؤ مجھے کشمیر جانا ہے لہذا تم جاؤ اور ختم پڑھ کر واپس آ جاؤ حکم کی تعمیل کرتے

Marfat.com

ہوئے بندہ ختم پڑھنے گیا تو وہاں سے مطلوبہ رقم سے ایک صد زائد روپے بطور نذرانہ مجھے پیش کیے گئے جب واپس پہنچا تو ٹھیک دس بجے قرض لینے والا دوست میرے پاس آ کر رقم کا مطالبہ کرنے لگا اور یہ قرض کی رقم مبلغ 3000 روپے تھے یہ طالب علمی کے دور کی بات ہے اس وقت یہ رقم بہت زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ بہر حال دوسرے دن جب شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو فرمایا جو رقم تجھے ملی ہے اس سے اپنی مشکل حل کر لینا میں حیران رہ گیا کہ اس واقعہ کی قبلہ استاد محترم کو کیسے خبر ہوگئی حالانکہ سوائے میرے اور اس شخص کے کسی کو خبر تک نہیں تھی الغرض تھوڑے دنوں کے بعد قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور مجھے اپنا مرید کر لو تو آپ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ ڈھوڈہ شریف ضلع گجرات چلے جاؤ اور وہاں جا کر پیر صاحب کے حلقہ ارادات میں شامل ہو جاؤ۔

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
ازم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نواز رکھا تھا لیکن ایک ہی خوبی انہیں زندہ جاوید رکھنے کو کافی ہے آپ حضور علیہ السلام کی حدیث پاک کو عشق و محبت کی گہرائی میں اتر کر پڑھاتے تھے آپ کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ عشق اور محبت تھی ان کی شفقتیں طلباء کی حوصلہ افزائی کا سبب تھیں۔ نادار غریب طلباء کا خصوصاً آپ خیال رکھتے تھے عوام الناس کو دینی حلقوں کی قربت اور علماء کی مدافعت و معاونت کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ قبلہ شیخ الحدیث کی دینی' علمی' مذہبی' سیاسی' معاشرتی خدمات کا تذکرہ چند سطروں میں ناممکن ہے پچاس سال کی بھرپور عملی زندگی کو پچاس سطروں میں کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ الغرض آپ کی سادگی' حق گوئی' و بے باکی'

Marfat.com

آپ کی شخصیت کو نکھارنے اور سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

آپ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے لیکن قرار دل و جان لوٹ کر لے گئے فقر و درویشی کے کوچے اجڑ گئے۔ اور آپ کے فراق میں ہمارا یہ حال ہے۔

شدہ است سینہ من پر از محبت شیخ
برائے کنبہ اغیار در دلم جا نیست

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو اب آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ وہ دور کتنا حسین دور تھا جب آپ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق بھی دیتے تھے اور دین متین کی خدمت سرانجام دینے کی تلقین بھی فرماتے تھے۔

کسی نے ایسے ہی لوگوں کے بارے بہت خوب کہا ہے۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اپنی جماعت کے ایوان صدر سے ایوان نظامت اور ایوان علم سے ایوان سیاست تک سے آپ کو خراج تحسین اور ہدیہ عقیدت ملا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مولانا محمد زبیر صاحب مجددی
مجدد آباد سیالکوٹ

مذکورہ جملے کے پیش نظر حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کا ایک واقعہ جس سے

Marfat.com

آپ کا مقام واضح ہوگا' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر کے حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے گداؤں میں شامل ہو رہا ہوں۔

''گر قبول افتد زہے عز و شرف''

فقیر حقیر کے ایک عابد حسین نامی دوست ہیں جو سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ جنہوں نے حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے وصال سے کچھ دن قبل ایک خواب دیکھا جس سے حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کا مقام روز روشن کے طرح ظاہر ہوتا ہے۔ عابد حسین کہتے ہیں کہ عالم خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ شہر سیالکوٹ اقبال روڈ پر اہل بازار ماہ ربیع الاول میں بازار سجائے ہوئے ہیں۔ اور جلوس کا انتظار کر رہے ہیں اور میں (عابد حسین) بھی ملک سوڈا واٹر والوں کی دکان پر کھڑا جلوس کا انتظار کر رہا ہوں۔ ہنوز جلوس کی آمد نہیں ہوئی تاہم ایک گاڑی جو انتہائی خوبصورت ہے وہ ملک سوڈا واٹر والوں کی دکان کے آگے کھڑی ہوگئی۔ جس میں 2 بزرگ بڑی شان و شوکت کے ساتھ تشریف فرما ہیں ان میں ایک حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ ہیں حسب معلوم جن کے چہرے پر تبسم کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ جبکہ دوسرے بزرگ جو ساتھ تشریف فرما ہیں۔ ان کے متعلق سوچ رہا ہوں کہ یہ بزرگ کون ہو سکتے ہیں۔ تو اچانک فضا میں بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ کی صدائیں گونج رہی ہیں اتنے میں دونوں بزرگ گاڑی سے نیچے اترے میں (عابد حسین) نے حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ سے سلام لیا تو کیا سنتا ہوں کہ کوئی کہنے والا پکار رہا ہے یہ دوسرے بزرگ تو جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی جونہی سنا تو فوراً آپ سے مصافحہ کیا اور حضور کے دونوں ہاتھوں اور پیشانی کو چوم لیا بعد ازاں حضور قبلہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور جناب قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ دونوں ملک سوڈا واٹر والوں کی دکان میں داخل ہو گئے۔ محفل شروع ہونے والی تھی تکیے وغیرہ لگے ہوئے تھے دونوں ہستیاں

Marfat.com

تشریف فرما ہوئیں بدستور بلغ العلی بکمالہ کی آوازیں جاری ہیں۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل گئی عابد حسین صاحب کہتے ہیں صبح نماز فجر کے بعد ملک صاحب سوڈا واٹر والوں سے ساری گفتگو ہوئی ملک صاحب نے گیارہوں شریف کے پروگرام کا انعقاد بھی کیا۔ بعدہٗ رات کو دیکھا ہوا سارا خواب عابد حسین صاحب نے بندے کو بتایا اور اس کی تعبیر کے متعلق پوچھا بندہ نے ذمہ داری اٹھا لی۔ اسی دن بندہ حضرت علامہ مولانا قبلہ محمد صدیق صاحب سالک ہزاروی مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا خواب من و عن بیان کیا ساتھ ہی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا اس کی تعبیر مت پوچھو بندہ نے کافی اصرار کیا لیکن تعبیر بتانے سے انکار ہی کیا جستجو مزید بڑھ گئی اس کی تعبیر کیا ہوگی۔ بقول شاعر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کا مصداق بندہ دوسرے دن پھر حضرت علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جناب اگر تعبیر بتانا مقصود نہیں تھا تو خواب کیوں سنا؟ آخر اس کی وجہ ہے کیا کہ آپ جواب دینے سے اتنا تامل فرما رہے ہیں۔ پھر حضرت قبلہ نے جواب سے آگاہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ اصل میں حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ ہمارے مہمان ہیں اب اس دار فانی سے کوچ فرمانے والے ہیں۔ اب عنقریب ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ یہ ہے اس خواب کی تعبیر۔ اب یاد رکھنا کہ یہ بات عام لوگوں کو سنانے والی نہیں۔ اس کو اپنے تک ہی محدود رکھنا۔ چنانچہ چند دن بعد حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے وصال پر ملال کی خبر پھیل گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہزاروں سال نرگس اپنی بےنوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پھر حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کے کچھ عرصہ بعد برادم عابد حسین صاحب نے محفل میلاد (برائے ایصال ثواب حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ)

Marfat.com

کا پروگرام اپنی دکان گلی پھولوں والی میں منعقد کیا۔ پروگرام ہوگیا اسی شب خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارا پروگرام جاری ہے اور اچانک ہی ایک بزرگ تشریف لے آئے جب دیکھا تو یہ حضور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ تھے اور بہت ہی مسرور ہیں سر مبارکہ پر خوبصورت دستار سجھائے ہوئے ہیں حسب معمول سفید لباس پہنے ہوئے ہیں اور آپ کا چہرہ چمک دمک کے لحاظ سے پہلے سے کافی بہتر ہے۔ اور حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا ارے جن کے ایصال ثواب کے خاطر ہم محفل سجائے بیٹھے ہیں وہ تو یہاں بنفس نفیس جلوہ افروز ہیں۔ یہاں ایک بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ حیات انبیاء پر زبان طعن دراز کرنے والوں کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا یہ حال ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی طاقت سے اچھے پروگراموں میں تشریف لاتے ہیں اور خود سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے پروگراموں میں جلوہ نمائی کا عالم کیا ہوگا۔ بقول شاعر۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

مولانا صاحبزادہ محمد ضیاء الحق صاحب
ڈسکہ

بندگان خدا میں کچھ ایسے مخصوص بندے بھی ہوتے ہیں جو اپنے ممتاز و مخصوص اور منفرد و مقبول کارناموں کے سبب اپنی مثال آپ ہوتے ہیں ان کی زندگی قابل رشک اور وجہ افتخار ہوتی ہے۔ ان کے کارنامے مشعل راہ ہدایت اور منارہ نور ہوتے ہیں وہ حضرات جن راستوں سے گزر جاتے ہیں وہ راستے ان کی علمی وفکری خوشنودی سے مہک

Marfat.com

اٹھتے ہیں ان کے علمی نقوش ان راستوں کے لئے طرہ امتیاز اور وجہ افتخار بن جاتے ہیں وہ محترم حضرات جس محلّہ، جس بستی، جس شہر میں چلے جاتے ہیں وہاں کے رہنے والے قدرتی طور پر ان کی طرف کھچے چلے آتے ہیں ان کی محفلوں میں بیٹھنا ان کا قرب حاصل کرنا ان کی دل آویز گفتگو سننا ان کے جلوؤں کی زیارت کرنا اپنی خوش بختی، سعادت مندی، سرفرازی اور بلند اقبالی تصور کرتے ہیں۔

ایسے ہی بلند پایہ بلند اقبال عالی مقام عالی کردار قابل احترام قابل عزت و اکرام صاحب فضیلت صاحب علم روشن خیال اور روشن ضمیر حضرات میں سے ایک عظیم فقیہہ ومحدث فقیہہ و عالم عاشق رسول استاذ العلماء الحاج الحافظ محمد عالم محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات بھی تھی جنہوں نے اپنی لائق فائق زندگی خدمت دین کیلئے وقف کر دی تھی جنہوں نے امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی فکر کو عام کیا۔ جن کی زندگی کا نصب العین دین اسلام کی اشاعت تھا۔ حضور قبلہ شیخ الحدیث نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے اور ملنسار ایسے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہر ملنے والا یہی سمجھتا کہ حضور جتنی شفقت مجھ پر فرما رہے ہیں اتنی کسی دوسرے پر نہیں۔ جب لوگ ان سے مسائل دریافت کرتے تو آپ کے جوابات کا انداز انتہائی سہل اور دل میں اتر جانے والا ہوتا۔ خدمت دین کیلئے جب بھی کسی نے یاد کیا تو آپ نے ضرور وہاں جلوہ فرمایا اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ آپ کی ساری زندگی رضا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی جستجو ہی میں بسر ہوئی احباب کو ساتھ رکھا ان کی حوصلہ افزائی کی ان سے مشاورت بھی کی ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا لیکن زندگی بھر کسی سے صلہ وستائش کی تمنا نہیں کی آج ہم آپ کی اعلیٰ اور گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں حضور قبلہ شیخ الحدیث کے افکار اور ان کی روشن کردہ علم وعمل اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع

Marfat.com

سے روشنی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

مولانا عبدالمالک صاحب

صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان

اخبارات اور جماعت اسلامی سیالکوٹ کے ذریعہ یہ غم انگیز اطلاع ملی کہ شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عالم صاحب انگلینڈ میں اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اوران کی میت مبارک سیالکوٹ لانے کا انتظام ہوگیا ہے۔ اور آج ان کی نماز جنازہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا کی وفات سے ملت اسلامیہ ایک عالم ربانی' مجاہد فی سبیل اللہ اور بہت بڑے مصلح اور اتحاد امت کے داعی سے محروم ہوگئی ہے۔ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی وفات موت العالم موت العالم کا مصداق ہے۔ ان کی وفات سے علماء' طلبہ' اہل دین اور اسلامی تحریک کے حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں سے ایک تھے۔ جن کا وجود اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اوران کی بدولت اللہ تعالیٰ دوسرے انسانوں پر بھی رحمت فرماتے ہیں۔ آج حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد' خاندان' شاگرد اور فیض یافتگان کی وسیع دنیا اور اسلامی تحریک غمگین اور اداس ہے۔ جناب محترم ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام خاندان کو صبر جمیل اور اجر عظیم سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی خدمات کو قبول فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں انبیاء صدیقین' شہداء اور صالحین کی معیت عطا فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں

Marfat.com

داخل کردے۔ ان کی اولاد اور شاگردوں کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور ان کے مشن کو قائم اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ امت کو اتحاد اور نظام شریعت کی نعمت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ مرحوم کے سچے جانشین ثابت ہونگے اور ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ آمین۔

حافظ مقصود احمد اعوان

سکنہ روکھانے سیالکوٹ

انسان کائنات کا بلند ترین مظہر ہے اور اپنے اسی وصف کی بناء پر اس نیابت الٰہی کے اعلیٰ منصب کا مل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس منصب تک رسائی ممکن ہے۔ جب وہ صفات الیہ کا مظہر ہے۔ اور یہ صفات تب پیدا ہوتی ہیں جب انسان معلم مقصود کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب و عشق کا تعلق جتنا گہرا ہوتا جاتا ہے اتنا ہی انسان صفات الہیہ کا زیادہ مظہر بنتا جاتا ہے۔

ان ادب عشق کے سوالوں میں بحر ولایت کے گوہر آبدار مخزن علوم الیہ استاد العلماء بانی جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ نکتہ دان مصرفت شریعت و طریقت استاد العلماء حافظ محمد عالم کا اسم گرامی منفرد وممتاز نظر آتا ہے اپنی ساری زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا میں نے چار دفعہ ان کے ساتھ اعتکاف کیساتھ بیٹھ کر بھی گزارا ہے۔ کیونکہ آپ تو پورا رہنا ن...... اعتکاف کرتے رہے اور عرصہ 7 سال زیر سایہ تعلیم حاصل کی اور آپ کے ساتھ تبلیغ کے لئے جلسوں محفلوں میں جا کر بھی دیکھا ہے کہ آپ کی تقریباً 72

Marfat.com

سال پر محیط زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا جو ادب و عشق مصطفیٰ ﷺ کی کسوٹی پر پورا نہ اترتا ہو۔ جب بھی خداوند کریم سے کچھ طلب کیا اس کے محبوب پاک ﷺ کے صدقے سے مانگا کیونکہ اسی در سے سب کچھ ملتا ہے۔

جب بھی ادب و عشق مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو انسانی زندگی میں کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں جو اس بارگاہ اقدس تک رسائی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

(1) اتباع نبی پاک

(2) تعظیم و تکرین کیساتھ کثرت ذکر حبیبؐ۔

(3) بقائے حبیبؐ کا شوق۔

(4) فخر کون و مکان کیساتھ مودت کرنے والوں سے پیار۔

(5) محبوب خدا کی پسندیدہ چیزوں سے عقیدت۔

یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ ممکن نہیں کیونکہ جس مقدس ہستی کے ساتھ دعویٰ نسبت ہے خود خالق اپنی تخلیق پر شیدا ہے غالب نے اس موقع کے لئے کیا خوب کہا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گزاشیتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

اتباع رسول کریمؐ

اللہ پاک سورۃ آل عمران میں ارشاد فرماتے ہیں اے محمد مصطفیٰ ﷺ آپ فرما دیں کہ اگر تم اللہ کے ساتھ رشتہ محبت کو جوڑنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو پھر تم سے اللہ پاک بھی پیار کرے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اس آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اللہ پاک اور اس کے حبیب کی محبت لازم و ملزوم ہیں جو بھی قابعت کی صفت سے

Marfat.com

متصف ہے وہ کامل المحبت اور عالی مرتبت ہے۔ خلیفہ آفتاب بغداد نے اپنے کلام بیان میں متعدد جگہوں پر یہ حقیقت آشکار فرمائی ہے کہ دین حضورؐ کے ادب کا نام ہے اور ایمان آپ کے ساتھ عشق کو کہتے ہیں۔ علامات عشق نبی پاکؐ علیہ السلام اسلام میں ذکر پاک کی کثرت بھی شامل ہے اس لئے کہ محبوب کا ذکر لوازم عشق سے ہے۔ یعنی جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے۔ وادی عشق میں اترنے والوں کی زبان پر احوال وصفات کا ذکر رہتا ہے۔ اسی ذکر پاک کی لذت سے ان کے دل کی دنیا آباد رہتی ہے۔ حضرت حافظ محمد عالم نے اپنی تقریر و تحریر اپنے ممدوح کو عنوان بنایا ہے۔ پنجابی اردو فارسی کیا نظم کیا نثر یہی موضوع ورد زبان ہے۔ خود تعلیمات محمد پر عمل پیرا ہو کر لاکھوں شاگردوں اور عقیدتمندوں کو اتباع رسولؐ کا درس دیا۔ اور تمام عمر یہاں ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ آپ کی زبان سے ہر وقت آستان مصطفیٰ ﷺ کی ضیاء پاشیاں اور کرم فرمائیاں جا بجا بکھیری نظر آئینگی بھلا بشر سے کیسے ممکن ہے کہ آپ کی تعریف کرے ایک ایسا ممدوح جنہیں عرش معلیٰ پر بلکہ خالق اپنا جلوہ دکھائے۔ آپ کی تمام عمر عشق مصطفیٰ ﷺ میں گزری اور تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے اور دین کی تبلیغی مساعی جمیلہ سے سینکڑوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان

علامہ اقبالؒ نے اس شعر میں مرد مومن کی صفات بیان کی ہیں وہ کہتے ہیں مومن کی شان اور آن ہر لمحے نئی ہوتی ہے۔ اور اس کا ہر روپ پہلے سے زیادہ دلکش ہوتا ہے وہ اپنے قول و فعل سے اللہ تعالیٰ کا قانون اور اس کی منشاء اور اس کا مقصود نظر ہے۔ مرد مومن اپنی سیرت و کردار میں برابر ترقی کرتا جاتا ہے اس کی ذات نیکیوں کا منبع ہوتی ہے۔ جس سے اسے فائدہ پہنچتا ہے اور خلق خدا بھی فیض یاب ہوتی ہے۔ اس کے منہ

Marfat.com

سے نکلنے والا ہر کلمہ اور اس کے وجود سے سرزد ہونیوالا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے عین مطابق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی گفتگو سن کر اور کردار دیکھ کر دنیا خدا پر ایمان لاتی ہے۔ گویا وہ اس جہاں میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہوتا ہے۔ شیخ الحدیث کے کردار سے یہ چیز نمایاں نظر آتی ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ الرحمٰن کی ۲۹ آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ کل یوم هو فی شان ۔یعنی ہر آن وہ نئی شان میں ہے کم وبیش یہی صفت مردمومن کو بھی عطا کی گئی ہے۔ حدیث نبویؐ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ یہاں صورت سے مراد جسمانی شکل صورت نہیں بلکہ مصنوعی شکل ہے۔ یعنی خدا کی صفات کا عکس انسان میں دکھائی دیتا ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ حسن اخلاق خدائے بزرگ و برتر کا خلق عظیم ہے اور اہل طریقیت نے بھی تلقین کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو چنانچہ کوئی انسان جس حد تک اخلاق خداوندی کے نسبت پیدا کرتا جائیگا اسی قدر شرف انسانیت کے مدارج طے کرتا جائے گا۔ مردمومن عبد ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومن کو یہ فضیلت بخشی ہے کہ وہ نیابت الٰہی کے بلند مقام پر فائز ہو سکے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا نائب بننے کے بعد مردمومن کی سیرت و کردار ایک آن نئی شان نئی عظمت اور نئی رفعت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ قول و فعل میں اپنے خالق کا آئینہ بن جاتا ہے۔ جو میرے استاد محترم شیخ الحدیث حافظ محمد عالم میں میں نے گنہگار آنکھوں سے نظارہ کیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے ایک اور شعر میں مردمومن کی مزید صفات کا ذکر کیا ہے۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ان عناصر میں پہلا عنصر قہاری ہے مردمومن اتنا قوی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

دشمن اسے دیکھ کر کانپ اٹھتے ہیں قہاری صفت خداوندی ہے اور قہاری کا مطلب ہے سب کو دبا کر اپنے قابو میں رکھنے والا وہ ہستی ہیں کے حکم سے کوئی باہر نہ جا سکے مرد مومن میں بھی خدا کی یہ صفت جلوہ نما ہوتی ہے اسے بھی وہی جاہ وجلال اور غلبہ حاصل ہوتا ہے جو اس کے رب ذوالجلال والاکرام کا خاصہ ہے۔ اس صفت سے مرد مومن کا کائنات کے عناصر پر غلبہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور خدا کے دشمن کے مقابلے میں اس کے رعب اور دبدبہ کا اظہار بھی ہوتا ہے دشمن اس کے نام سے کانپتے ہیں اور وہ چاہے تو زمین وآسمان کو تہ وبالا کر سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی چیز اس کے قبضے وتصرف سے باہر نہیں ہوتی دوسرا عنصر غفاری ہے غفار کے معنی ہیں معاف کرنیوالا درگزر کرنے والا گناہ بخشنے والا مرد مومن کی پہلی صفت اگرچہ مظہر جلال کی ہے تو دوسری صفت نرمی کی ہے جو رحم وکرم عفو و درگزر اور شفقت ومحبت ہے۔ قرآن مجید نے موضوں کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی وہ یہ کفار کے حق میں بہت سخت ہیں لیکن آپس میں رحم دل اور شفیق ہیں گویا مرد مومن اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس کے کردار میں جلال کیساتھ جمال اور سختی کیساتھ نرمی نہ ہو مرد مومن کا وجود خلق خدا کے لئے رحمت ہوتا ہے وہ اپنے بندوں کی غلطیوں پر غضب ناک نہیں ہوتا بلکہ ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔

تیسرا عنصر قدوسی ہے جس کے معنی ہیں پاک اور مقدس قدوس بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے مرد مومن کی سیرت بھی حد درجہ پاک ہوتی ہے اس کا قلب نفسانی خواہشات ہوس اور لالچ سے پاک ہوتا ہے۔ چوتھا عنصر جبروت ہے جس کے معنی عظمت و بزرگی کے ہیں یہ صفت بھی صفت الٰہی اور یہ عظمت بھی مرد مومن کی سیرت کا خاصہ ہے۔ یعنی اسی لئے بعض صوفیاء عظام کے نزدیک جبروت کے معنی حقیقت محمدیؐ کے ہی مرد مومن کے لئے واحد مثال پیکر ذات رسولؐ ہے۔ جب سے آپ تک رسائی ہو جاتی

Marfat.com

ہے تو وہ مقام بلند تک پہنچ جاتا ہے۔

مرد مومن بظاہر تو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ چلتی پھرتی تفسیر قرآن ہوتا ہے یعنی اس کی پوری زندگی قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلی ہوتی ہے۔ مرد مومن کا ہر قول ہر فعل اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا کے تابع ہوتا ہے وہ قرآنی احکامات سے سرمو انحراف نہیں کرتا بلکہ ان پر سختی سے عمل پیرا ہوتا ہے۔ کہ چلتا پھرتا قرآن معلوم ہوتا ہے شیخ الحدیث نے ان تمام احکامات پر چل کر اپنی زندگی گزار کر ثابت کر دیا کہ آپ میں مرد مومن کی تمام صفات ہیں اور انہیں پر تمام عمر عمل پیرا رہے استاد العلماء شیخ الحدیث نے پیدائش سے لیکر وصال تک حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھا اور سمجھایا اسی لئے ہم نے انہیں نیکی اور بدی کو پڑھنے والی کسوٹی سمجھتے تھے وہ عادل اور منصف مزاج تھے۔ اور قدرت کے قائم کردہ نظام حیات کو دنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کو اپنا اولین دینی فریضہ سمجھا اسی لئے انشاءاللہ تعالیٰ قیامت کے روز عدل کے نمونے کے طور پر مخلوق خدا کے سامنے پیش کریں گے جس طرح کہ دنیا میں شیخ الحدیثؒ ایک نمونہ تھے۔

شیخ الحدیث کی زندگی مرد مومن کی زندگی قدرت کے ازل سے ترتیب دیئے ہوئے نظام کی طرح دلکش ہے۔ آپ کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کی تابع کی جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کی قدرت شامل حال ہوتی ہے۔ وہی حال شیخ الحدیث کا ہے۔ کیونکہ شیخ الحدیث کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات پوری ہوتی تھی ان کی ایک نگاہ سے بگڑے کام سنور جاتے تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن کی محبت میں چند لمحے بیٹھنا سینکڑوں

Marfat.com

سال کی عبادت سے بہتر ہوتا ہے۔ شیخ الحدیث تمام عمر اتحاد المسلمین کے داعی تھے میں نے استاد حافظ شیخ الحدیث سے کہا کہ حضرت صاحب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھلائی فرمائے اور حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے (آمین) آپ نے فرمایا خود اور گھروں کو نماز کی پابندی کریں اور کروائیں۔ جب 1998ء میں ان کے ساتھ جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں اعتکاف بیٹھا تو پھر ہی اپیل کی مگر آپ نے فرمایا کہ نماز کی پابندی کریں اور گھر والوں کو کروائیں پھر کیا ہوا کہ گھر آ کر معلوم کیا تو لاپرواہی نظر آئی جب گھر والوں نے پابندی کی تو آپ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے ہوئے۔ کہ مجھے پروانہ حج بیت اللہ کا مل گیا۔ مجھے الوداع کرنے کے لئے استاذ العلماء شیخ الحدیث صاحب تشریف لائے اور مجھے الوداع کیا اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے پارسا لوگوں کی محبت نصیب کرے (آمین ثم آمین)

پریس سیکرٹری جناب رفیق تاڑر صاحب

صدر پاکستان

جناب صدر مملکت کو شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عالم کے انتقال کی خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صدر مملکت نے مجھے ہدایت کی ہے ان کی طرف سے حضرت کے انتقال پر آپ سے اور ان کے تمام متعلقین سے تعزیت کروں۔ صدر مرحوم کی خدمات کے معترف ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

جناب سردار محمد عبدالقیوم خان صاحب

صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ ملک کے ایک نامور عالم دین، محقق و مفکر اور استاذ الاساتذہ تھے۔ انکی دینی، تبلیغی، تدریسی اور سیاسی و سماجی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ مرحوم کا تعلق ریاست جموں و کشمیر سے تھا۔ وہ ساری زندگی کشمیر کی آزادی اور الحاق پاکستان کی تحریک اور کشمیری مسلمانوں کی سواد اعظم جماعت آل جموں و مسلم کانفرنس کے ساتھ عملی و قلبی طور پر وابستہ رہے۔

تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت ﷺ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ہو یا تحریک استحکام پاکستان، دفاع وطن کا مرحلہ ہو یا تبلیغ و اشاعت دین مبین، محترم حافظ محمد عالم ہمیشہ پیش پیش رہے اور انہوں نے بیرون ملک بھی تبلیغ و ترویج اسلام کیلئے متعدد دورے کئے۔ ان کے مریدین اور شاگرد حضرات پاکستان بھر، کشمیر کے دونوں اطراف اور یورپ، امریکہ، مشرق وسطیٰ اور افریقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید مدتوں پورا نہ ہو سکے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے فرزندان محترم حافظ محمد رضا اور محترم صاحبزادہ حامد رضا اوران کے دوسرے لواحقین کو حافظ صاحب کے مشن کی تکمیل کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سردار سکندر حیات خان صاحب

وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

مجھے گزشتہ روز اخبار کے ذریعے معلوم ہوا کہ محترم حافظ محمد عالم صاحب انتقال

Marfat.com

فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میں دکھوں اور غم کے ان لمحات میں آپ کے غم میں شریک ہوں اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ سمیت جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم ایک جید عالم دین اور ہمارے نظریاتی ساتھی تھے ان کا انتقال ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہے لیکن موت تقاضائے فطرت ہے اس سے فرار ممکن نہیں ہے میں ایک بار پھر بہ صمیم قلب مرحوم کی مغفرت اور جملہ سوگواران اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہوں۔

غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان صاحب

صدر آزاد جموں وکشمیر

مجھے یہ جان کر انتہائی دلی خوشی ہوئی کہ آپ حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ وبرکاتہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر حضرت صاحب کے افکار اور خدمات سے لوگوں کو روشناس کرا رہے ہیں۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ وبرکاتہ کی علمی، تدریسی، دینی، مذہبی، ملی اور سیاسی خدمات کے حوالے سے گرانقدر خدمات ہیں۔ اور ان کی اس خدمات کو کتابی شکل میں شائع کرنا ایک احسن قدم ہے۔ جس سے موصوف کی خدمات اور تاریخ ساز شخصیت کا پرچار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت صاحب کی خدمات کے صحیح پرچار کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

فرزند کشمیر جناب سردار عتیق احمد خان صاحب

چیف آرگنائزر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس

حضرت مولانا حافظ محمد عالم مرحوم کے ساتھ مجھے ملاقاتوں کا شرف بھی کئی مرتبہ حاصل ہوا۔ ان کے بارے میں سنا پڑھا بھی ہے۔ ہمیں بجا طور پر اس بات پر فخر ہے کہ موصوف کا تعلق ریاست جموں وکشمیر سے تھا۔ انہوں نے دینی وفقہی علوم کی تعلیم وتدریس اور اس کی ترویج وتدوین میں طویل خدمات انجام دی ہیں' جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔

مرحوم بلاشبہ ایک عظیم اور ہمہ جہت دینی' سیاسی' نظریاتی اور علمی شخصیت تھے۔ جن کی خدمات کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے دین کی خدمت کی اور سیاست بھی خوب کی اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا میدان میں ڈنکے کی چوٹ پر منوایا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جواں سال نسل کو ان کی فکری' مذہبی اور نظریاتی اساس کا وارث بنائے۔ آمین۔

صاحبزادہ محمد اسحاق ظفر صاحب

سینئر وزیر آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عالم محدث اعظم سیالکوٹی ایک عظیم شخصیت تھے۔ آپ نے تدریسی تبلیغی اور دینی مصروفیات کے باوجود تحریک پاکستان' تحریک ختم نبوت' تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک آزادی کشمیر میں بھرپور

Marfat.com

حصہ لیا۔ آپ نے جامعہ حنفیہ سیالکوٹ میں بیٹھ کر درسِ قرآن و حدیث اس انداز میں دیا کہ آج آپ کے شاگرد نہ صرف پاکستان بلکہ یورپ سمیت کئی ممالک میں دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ آپ نے عشق رسول، عظمت صحابہ، محبت اہل بیت اطہار اور اولیاء اللہ سے تعلق قائم رکھنے کا جو درس دیا ہے۔ اس پر میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ موصوف کا کردار جہاد کشمیر میں ناقابل فراموش ہے۔

میں توقع کرتا ہوں کہ آپ ان کا مشن جاری و ساری رکھیں گے۔

چوہدری عبدالعزیز صاحب ایڈووکیٹ

سابق وزیر قانون انصاف و پارلیمانی امور آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

صاحب علم کا اس جہاں سے اٹھ جانا ایسا ہی ہے جیسے سارے عالم کا فنا ہو جانا۔ اصحاب علم کا تعلق خواہ زندگی کے کسی شعبے سے بھی ہو وہ اپنی علمیت اور خداداد صلاحیتوں سے ساری دنیا کو مستفید کر سکتے ہیں۔ بالخصوص علماء دین جن کی حیثیت روشنی کے مینار کی سی ہوتی ہے اور علم کی روشنی دور دور تک پھیلا کر جہالت و گمراہی سے لوگوں کو نکالنے اور رشد و ہدایت پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم مرحوم بلاشبہ روشنی کا ایک بلند مینار تھے۔ ان کے اس جہاں سے اٹھ جانے سے اگرچہ براہ راست روشنی کی شعاعیں وقتی طور پر رک گئی ہیں لیکن انہوں نے اس روشنی کو مزید پھیلانے کی خاطر اپنے تلامذہ کی اتنی بڑی تعداد چھوڑی ہے کہ ان میں سے ہر ایک ماشاءاللہ روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے اور یوں صدقہ جاریہ کے طور پر دینی تعلیمات کو پھیلانے کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور خلق خدا اس سے دور دور تک مستفید ہو رہی ہے۔ آپ نے ہمیشہ بھرپور اور متحرک زندگی گزاری اور اپنے آپ کو صرف درس و

Marfat.com

تدریس تک محدود نہیں رکھا بلکہ دین اسلام کی صحیح روح کے مطابق زندگی کے ہر شعبہ میں خواہ وہ سماجی ہو یا سیاسی' قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور قابل تقلید کردار کا مظاہرہ کیا ہے جس کی بنا پر ان کا نام ہمیشہ زندہ وتابندہ رہے گا۔ اوران کے علم و تجربہ اور زہد و تقویٰ سے مستفید ہونے والے ان کے اس مشن کو جاری وساری رکھیں گے خداوند کریم ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر بھرپور دینی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

شیخ اعجاز احمد صاحب

سابق صوبائی وزیر محنت وافرادی قوت پنجاب

كل نفس ذائقة الموت ہر جاندار نے موت کا مزا چکھنا ہے۔

ممتاز عالم دین' مجاہد تحریک ختم نبوت' تحریک آزادی کشمیر کے راہنما' شیخ الحدیث' استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عالم اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے سانحہ ارتحال پر شہر اقبال کے عوام سراپا غم واندوہ ہیں' ان کی وفات نا قابل تلافی نقصان ہے۔ مرحوم شیخ الحدیث کی علمی' تبلیغی اور تدریسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ان کے فیضان علم ومعرفت سے جہاں ہزاروں لوگوں نے فیض حاصل کیا وہاں میں یہ بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ میرے محسن مربی بھی تھے۔ میدان سیاست کے شہسوار' میرے سیاسی پیرومرشد خواجہ محمد صفدر مرحوم نے سیاسی امور میں میری رہنمائی فرمائی' میری سیاسی تربیت کی اور مجھے عوامی زندگی کے گر سکھائے' حضرت شیخ الحدیث مرحوم نے عوامی خدمت میں میری دستگیری فرمائی۔ مجھے بازو سے پکڑ کر اس راہ عمل کی رہنمائی فرمائی جس سے میں شہریان شہر اقبال کے باسیوں کی خدمت کے قابل ہوا۔

اس موقع پر میں ان کی کون کون سی خوبیوں کا ذکر کروں۔ میرا دل ان کی جدائی

Marfat.com

سے غمگین ہے۔ الفاظ' جذبات کا ساتھ نہیں دے رہے۔ وہ ایک تاریخ ساز اور عہد ساز شخصیت تھے۔ ان کے ہزاروں شاگرد' ارادت مند اور عقیدت مند ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان کیلئے صدقۂ جاریہ ہیں۔

حضرات گرامی اس موقع پر ایک بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ موت اٹل حقیقت ہے اور اس حقیقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ سینکڑوں جنازوں کی امامت کا شرف حاصل کرنے والی شخصیت کا آج خود جنازہ پڑھا جا رہا ہے۔ زندگی بے ثبات اور عارضی ہے اور موت اصل اور مستقل ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔

غم والم اور دکھ درد سے لبریز دلوں کے اس اجتماع میں میرا آپ کے نام پیغام یہ ہے کہ ہم روزانہ اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہر آنے والے کو ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے تو کیوں نہ زندگی کو با مقصد بنایا جائے' مخلوق خدا کی خدمت' رضائے الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ عوام کے گھمبیر مسائل کیلئے جدوجہد ذریعہ نجات ہے اور دکھی انسانیت کے مصائب کا مداوا دنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کا ذریعہ ہے۔ ہم سب کا نصب العین اور مقصد حیات' اپنے خالق و مالک کے بندوں کی خدمت ہونا چاہئے۔ قبلہ شیخ الحدیث نے بھی اس عظیم مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے زندگی گزاری اور یہی سرمایۂ خدمت لیکر کامیاب و کامران اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

میں مرحوم و مغفور کے لواحقین' صاحبزادگان اور عزیز و اقارب کے غم میں شریک ہوں۔ ان سے اظہار تعزیت کے علاوہ ملک بھر کے علماء کرام مشائخ عظام سے اظہار غم کرتا ہوں۔ خصوصاً شہر اقبال کے باسیوں سے مصیبت اور غم کی اس گھڑی میں اپنے دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ سانحۂ وفات ہم سب کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ اس موقع پر اپنے جذبات غم کا اظہار اس شعر کی زبان میں کرتا ہوں۔

Marfat.com

نمایاں کردار ادا کیا جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم پر آپ نے اپنا سیاسی جدوجہد سے نفاذ اسلام کے لئے جو حصہ ڈالا اب وہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ نے شہر اقبال میں اپنے عظیم الشان مدرسہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ میں منصب تدریس سنبھال کر نہ صرف ایک اہم ملی ذمہ داری قبول کی بلکہ غبار ثقافت کی تاریکیوں میں فکرنو کے چراغ بھی ذہنوں میں روشن کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا' حافظ صاحب نے مسند ارشاد سے قلوب کی تطہیر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں عصرنو کے مسائل کے حل کی طرف بھی ارباب معمر دانش کو متوجہ کیا۔

اللہ تعالیٰ حضور ختم مرتبت کے نعلین مقدسہ کے صدقہ میں مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے مرحوم کو تاجدار کائنات کی چادر شفاعت عطا فرمائے کہ ہم غلاموں کی آبرو نقوش کف پائے مصطفیٰ کے غبار محترم سے ہمکنار ہونے ہی میں ہے۔

پروفیسر اصغر سودائی صاحب

سابق پرنسپل علامہ اقبال کالج سیالکوٹ

حافظ محمد عالم صاحب مرحوم عہد سلف کی ایک زندہ و پائندہ تصویر تھے ان کی شکل ان کا لباس ان کی گفتگو میں اتنی جامعیت ہوتی تھی کہ سننے والوں کے لئے ایک بحر بیکنار کا در کھل جاتا تھا۔ دراصل وہ اسوۂ رسول کے اس قدر والہ و شیدا تھے کہ یہ امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا تھا کہ وہ آج کی دنیا کے فرد تھے یا اس دور کی پیداوار تھے جس میں خاتم الانبیاء کے اسلوب بابرکت و باسعادت اپنے اصحاب کی بہ نفس نفیس تربیت فرمایا کرتے تھے۔ حافظ صاحب علم کی معراج تک پہنچ کر بھی نہایت سادہ قسم کے انسان تھے اگر میں یہ کہوں کہ وہ اقبال کے صحیح معنوں میں مرد قلندر تھے تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ ان

Marfat.com

ئی متاع حیات مال ومتاع نہیں بلکہ خوشنودی رسول کریم تھی۔ میں نے انہیں وعظ کرتے بھی سنا ہے اہل علم کے حلقوں میں معنی کے سمندر کھنگالتے ہوئے بھی دیکھا۔ عوام کے ساتھ رابطہ کرتے ہوئے بھی دیکھا اور خواص کے ساتھ دینی امور پر بحث کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے ان تمام حالتوں میں وہ اس ایک شعر کی مکمل تعبیر تھے۔

قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ بھی نہیں رکھتا

فقیہہ شہر قاری ہے لغت ہائے حجازی کا

حافظ صاحب کا رحلت فرمانا تقاضائے مشیت ایزدی اور ہم مسلمان صرف ایسے حوادث جانکاہ پر سوائے صبر اور شکر کچھ نہیں کر سکتے ہاں البتہ اتنا ضرور محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے محفل کا ایک ستارہ خاموش ہو گیا ایک سورج افق کی پہنائیوں میں جا بسا اور ایک چراغ اپنی روشنی بانٹتے بانٹتے راہی ملک عدم ہو گیا۔ خدا کرے کہ عامتہ المسلمین کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلنے کی توفیق ہو اور ہم دربار خداوندی میں جا کر یوں عرض گزار ہوں کہ اللہ ہم نے تیرا حکم مانا تیرے عالم افراز بندے کی پیروی کی تیری کتاب کی صداقتوں کا لوہا مانا اور اپنی زندگی ہر قدم پر تیری یاد کو سینے سے لگائے رکھا تو یقیناً ہماری انتہائی خوش نصیبی ہوگی اور اس خوش نصیبی کو بروئے کار لانے میں حافظ صاحب جیسے درویشوں کا بہت حصہ ہوگا۔ خدا ان کی مغفرت کرے آمین۔

قاری عبدالرحمان صاحب

فرنیچر پیلس رنگ پورہ روڈ سیالکوٹ

حضرت شیخ الحدیث کے بارے میں مجھ ناقص العلم کا کچھ کہنا اور تحریر کرنا سوء ادب اور بساط سے باہر ہے۔ ذرے کو آفتاب سے کیا نسبت ہو سکتی ہے اور سورج کو

Marfat.com

چراغ دکھانا حماقت کے درجے میں آتا ہے۔ مگر خریداران حضرت یوسف علیہ السلام میں ایک روایتی بڑھیا کا روپ دھار کر ''سوت کی اٹی'' لیکر حاضر خدمت ہوں کہ حضرت کے قدردانوں میں شمولیت کی سعادت حاصل کرسکوں۔

اجازت ہو تو آ کر میں بھی شامل ان میں ہو جاؤں
سنا ہے کل تیرے در پر ہجوم عاشقاں ہو گا

حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم ایک عالم باعمل اور فاضل بے بدل تھے انہوں نے اپنے عمر عزیز کا بیشتر حصہ تدریس قرآن و حدیث' تربیت تلامذہ اور اصلاح متعلقین میں بسر کیا۔ دار العلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے در و دیوار اور فرش و بام اس امر کے گواہ ہیں کہ وہ اکثر و بیشتر ''قال اللہ و قال الرسول میں مصروف رہے۔ وہ ایک بلند پایہ خطیب' قرآن و حدیث پر عبور کے مالک' بہترین مدرس اور معلم تھے۔ اندرون اور بیرون ملک ان کے ہزاروں تلامذہ اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ درس و تدریس اور خدمت دین میں ان کی مساعی مشکور و مقبول ہوئیں۔ شہر اقبال کی تاریخ گواہ ہے کہ شہر کی اکثر مساجد میں ان کے فیض یافتہ علماء اور خطباء' امامت اور خطابت کے منصب پر فائز نظر آتے ہیں۔ میں اپنے معمولی اور ناقص مشاہدہ کی بنا پر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بہت قلیل عرصہ میں حضرت حافظ صاحب تعلیم و تعلم' درس و تدریس اور تبلیغ دین میں کئی علماء سے سبقت لے گئے اور اپنی برتری کا ثبوت فراہم کیا۔

حضرت شیخ الحدیث مسلک کی رو سے بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے اور اس کو حق جانتے اور صحیح مانتے ہوئے اس کی تبلیغ و اشاعت میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے تھے۔

دین اسلام کی سربلندی کیلئے ہر تحریک میں ان کا قابل ذکر کردار نظر آتا ہے تحریک آزادی کشمیر میں صف اول کے قائدین میں شامل تھے۔ تحریک ختم نبوت میں ان کا کردار ان کے عشق رسول سے منہ بولتا ثبوت ہے اور تحریک نظام مصطفیٰ میں ان کی

Marfat.com

قربانیاں' تاریخ کا زریں باب ہیں۔ ان مقاصد جلیلہ کیلئے انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور اس راستہ کی ہر آزمائش کا جرات مندانہ مقابلہ کیا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں''

حضرت حافظ صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کی خشیت الٰہی کا علمی مظاہرہ رمضان المبارک میں نظر آتا تھا جب پورے ماہ رمضان یا آخر عشرہ میں' جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ان ایام میں وہ قرآن سنتے' قیام کرتے اور قرآن سناتے بھی تھے۔ رمضان المبارک کی پرانوار ساعات میں ان کا یہ معمول تھا جو آخر عمر تک جاری رہا۔

حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

العلماء ورثۃ الانبیاء

ختم نبوت کے قرآنی اعلان کے بعد ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے کہ رسالت مآب تمام جہانوں کے لئے تا ابد نبی رحمت و راحت ہیں۔ حضور ختم المرتبت ﷺ کی اپنے رب سے ملاقات (وفات) کے بعد کار نبوت کی ذمہ داری ہر مسلمان پر بالعموم اور علمائے دین پر بالخصوص لازم قرار پائی اور اسی بنیاد پر علماء انبیاء کرام کے وارث ٹھہرے۔ حضرت حافظ جی مرحوم بھی وارثان انبیاء علیہم السلام میں سے تھے اور یہی مقام بلند' دنیا و دین میں ان کی فلاح اور صلاح کا باعث ہے۔

ان کی دین و دنیا میں مقبولیت اور خالق حقیقی کی بارگاہ میں قبولیت کا واضح ثبوت' ان کا سفر آخرت ہے۔ سیالکوٹ کی تاریخ میں جنازہ کے عظیم اجتماعات میں ان کا جنازہ مثالی تھا۔ ملک بھر سے علماء کرام' مشائخ عظام' ان کے تلامذہ اور بلا تفریق مسلک عوام کا

Marfat.com

ایک جمِ غفیر اس امر کی واضح دلیل ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہوئے' درجہ قبولیت پر سرفراز ہوئے اور نفس مطمئنہ کے مقام عظیم کے مستحق قرار پائے۔ ان کی وفات حسرت آیات پر شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

بچھڑا وہ کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

کل من علیہا فان۔ و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

سب کہاں کچھ لالہ گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

جناب عبدالقدیر صاحب راہی

نائب امیر جماعت اسلامی ضلع سیالکوٹ

شیخ الحدیث والتفسیر' استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب مرحوم و مغفور شہر اقبال کی مایہ ناز شخصیت تھے۔ آپ کی شخصیت آپ کی دین سے محبت اور لگاؤ کی بناء پر شہر کے تمام دینی' سیاسی اور سماجی حلقوں میں یکساں احترام اور محبت سے دیکھی جاتی تھی۔ آپ کی وفات سے شہر کے علمی اور دینی حلقے میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ایک طویل عرصہ تک ان کی کمی کا احساس دلاتا رہے گا۔

میرا اسلامی جمعیت طلبہ' جماعت اسلامی حزب المجاہدین کے ذمہ دار کی حیثیت سے 1974ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت' بنگلہ دیش نامنظور تحریک' متحدہ شریعت محاذ اور جہاد کشمیر کے حوالہ سے مختلف پروگراموں میں دعوت دینے کے لئے جب بھی ان سے وقت کا تقاضا ہوا آپ نے اپنے مفید مشوروں سے ہماری رہنمائی فرمائی۔ آپ بہترین خطیب' عظیم مقرر اور جاندار مربی تھے۔ آپ کا ہر موقع پر خطاب ان تینوں خصوصیات کا

Marfat.com

بہترین مجموعہ ہوتا۔ آپ موضوع کا حق ادا کرتے' لوگوں کے جذبہ کو ابھارتے اور ذمہ داران کو بہت خوبصورت انداز میں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے۔

آپ کے سینے میں حضرت محمد ﷺ سے محبت اور عقیدت کا علمی اور عملی اظہار ملک میں نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کے لئے اٹھنے والی ہر آواز کے ساتھ عملی تعاون کی شکل میں ہوتا۔

آپ نے اپنی زندگی میں سادگی اور صفائی کے بہترین معیار کو پیش کیا۔ آپ کی طبیعت میں بھی سادگی تھی اور لباس میں بھی اور سب سے بڑھ کر آپ کا انداز خطابت بھی مشکل اور ناقابل فہم الفاظ سے پاک ہوتا تھا۔ ایک ان پڑھ آدمی بھی آپ کے وعظ سے اسی طرح مستفید ہوتا جس طرح ایک بہت پڑھا لکھا انسان۔ آپ اپنی گفتگو کو قرآن وحدیث کے حوالہ جات اور خوبصورت واقعات سے مزین کرتے اور لوگوں کے دلوں میں محبت اور امید کی شمعیں جلاتے۔ شیخ محمد یونس صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا کہ پتہ نہیں ہماری نمازیں قبول بھی ہوتی ہیں یا کہ نہیں۔ تو آپ نے ایمان فروز جواب دے کر یقین ونجات کی شمعیں روشن کر دیں کہ آج کے دور میں جس کو رب کے حضور کھڑا ہونے کی توفیق مل جاتی ہے تو یہ اس کے رب کی بارگاہ میں قبولیت کی علامت ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ مومن کے دل میں دین سے محبت میں اضافہ اور پختگی پیدا کرتی ہے اور عمل کے تقاضوں کو پورا کرنے پر ابھارتی ہے۔ آپ عقیدہ توحید و رسالت پر لوگوں کو پختگی کی دعوت اور اسی میں نجات کو تلاش کرنے کا کہتے آپ کی شخصیت علمی وقار اور مقام کی علامت تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ سیالکوٹ کا ایسے علماء سے محروم ہو جانا ایک سانحہ سے کم نہیں۔ پرانے چراغ بجھتے چلے جا رہے ہیں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نئے دیئے روشن ہوتے ہیں یا کہ نہیں اگر کوئی روشن ہوتا بھی ہے تو تاریکی کس حد تک دور ہوتی ہے مگر میں یہ ضرور

Marfat.com

کہہ سکتا ہوں کہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ مرحوم ومغفور کی خوبیاں اور دینی وعلمی خدمات ان کی شخصی عدم موجودگی میں بھی اپنی موجودگی ثابت کرتی ہیں بشرطیکہ کوئی ان سے استفادہ کرے۔ راہنمائی حاصل کرے اور امت مسلمہ کو اس بے دین خودغرض نظام سے نجات دلا کر' بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر نظام مصطفی ﷺ کے عملی نفاذ کے لئے ان کی جدوجہد کو زندہ رکھنے کا عزم کرے' ارادہ کرے اور کمر ہمت باندھے۔ مجھے امید ہے کہ ان کے جانشین ان کے روحانی اور جسمانی فرزندان کی جلائی ہوئی شمع کو روشن رکھیں گے۔ قرآن وحدیث کے علم کو گلی گلی اور کوچہ کوچہ پھیلائیں گے مذہبی رواداری کو فروغ دینے اور فرقہ وارانہ تعصبات سے معاشرہ کو بچانے کے لئے جرات مندانہ فیصلہ کریں گے۔ جاہلانہ طریقوں سے معاشرہ کو نجات دلائیں گے۔ یہی حافظ صاحب مرحوم رحمتہ اللہ کو خراج عقیدت بھی ہے اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بھی۔

محترم ڈاکٹر محمد خالد سعید شیخ صاحب

ایم۔بی۔بی۔ایس سیالکوٹ

اللہ کے مقبول بندے حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ کے پیارے امتی' ملت اسلامیہ کے نامور بطل جلیل شہر اقبال کی پہچان' انتہائی سادہ مگر پروقار' بارعب تاریخ ساز وہمہ جہت شخصیت اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد عالم سیالکوٹی سے الحمدللہ مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ پچھلے تیس سال سے ان کی صحبت بے پناہ محبت اور بھرپور شفقت حاصل رہی جس نے شفقت پدری کا احساس نہ ہونے دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس بابرکت ہستی سے بہت کچھ سیکھا اور پھر انہی کی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے کہ آج میں رب کریم کے فضل سے ایک راسخ العقیدہ سنی مسلمان ہوں۔ یقیناً یہ امر میرے لئے ایک بڑا اعزاز بھی ہے اور سعادت بھی آپ کے بارے میں اگر تفصیل سے لکھنا شروع کروں تو قرطاس ابیض کے

Marfat.com

بے شمار صفحات کے علاوہ بے شمار وقت بھی درکار ہوگا۔ چونکہ عرس مبارک قریب اور وقت بھی کم ہے اور کچھ پیشہ وارانہ مصروفیات بھی ہیں لہذا اس مختصر وقت میں کوشش ہے کہ تاثرات خواہ مختصر ہوں مگر جامع ہوں دریا کو کوزے میں بند کرنے کی اہلیت تو نہیں رکھتا۔ مگر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ نہ کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

میں نے حضرت شیخ الحدیث کو جیسا پایا' محسوس کیا اور دیکھا آپ ایک

- عظیم درد دل رکھنے والے ہمدرد انسان
- خوف خدا اور حب رسول سے سرشار سچے' پکے مسلمان
- مرد صالح
- عالم باعمل۔ شریعت مطہرہ کے پابند اور طریقت کے اصولوں سے واقف
- حافظ قرآن۔ حفاظ قرآن کے والد ماجد۔ حفاظ قرآن کے سسر محترم اور دیگر ہزاروں حفاظ قرآن کے استاد ذی شان
- متعدد دینی اور دینوی علم سے بہرہ ور اور پھر ان علوم کے بے حد قابل شفیق اور ہر دلعزیز استاد محترم
- بانی و مہتمم درسگاہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ جہاں سے ہزاروں طالب علم فارغ التحصیل ہو کر ملک کے اندر اور دیار غیر میں بطور خطیب' آئمہ حضرات' استاد اور مہتمم دارالعلوم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
- خطیب جامع مسجد و ڈسٹرکٹ خطیب ضلع سیالکوٹ۔ فصاحت اور بلاغت میں یکتا' غیر متنازعہ بیانات و تقاریر' تنقیدی بھی مثبت اور اپنے مسلک کی بھرپور وکالت اور نمائندہ کرنے والا جید عالم
- علم و حکمت کا خزانہ
- شب بیدار' تہجد گزار' مہمان نواز اور غریب پرور

Marfat.com

- قانع، شاکر، بردبار، نرم دل، صابر اور عبادت گزار
- یتیم، بیواؤں اور پڑوسیوں پر مہربانی کرنے والے
- خوش خلق، خوش مزاج، مخیرّ اور وعدہ کے پابند
- اخلاق کے پیکر (بچے، جوان، بوڑھے، خواتین) سب آپ کے گرویدہ
- خیر خواہ، نیک کردار، باوقار، کم گو، راست گو، صلح جو، متقی اور پرہیزگار۔
- محب وطن پاکستانی
- جمعیت العلمائے پاکستان اور جماعت اہل سنت کے روح وروان
- اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی
- تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت تحریک نظام مصطفیٰ کے غازی مجاہد
- اپنے اور غیروں میں یکساں معقول وہر دلعزیز
- ایک فرمانبردار بیٹے ایک مثالی خاوند
- درمند بھائی
- انتہائی شفیق باپ
- مزید برآں

اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث کی مساعی جمیلہ سے لاکھوں گم گشتگان راہ مستقیم پر گامزن ہوئے ہزاروں غیر مسلم آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے یقیناً آپ کی شخصیت سے رشد وہدایت اور علم وحکمت کے چشمے پھوٹے اور پھر ایک عالم کو سیراب کیا اور آپ سیالکوٹ کی پہچان بن گئے آپ نے تمام عمر توحید کا درس دیا۔ تمام عمر نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ کے کاموں میں بسر کی، ساری زندگی اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کی، خدا تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی خوشنودی کیلئے کوشاں رہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر خصوصی توجہ دیتے۔ جب بھی بات کرتے اچھی کرتے۔ کبھی دل میں حسد، بغض یا انتقام کو جگہ نہ دی۔

Marfat.com

اہل بیت اور صحابہ اکرام کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کا بڑا احترام کرتے تھے۔ مزارات پر حاضری کو سعادت جانتے۔ مگر وہاں غیر شرعی رسومات اور خرافات کی ادائیگی سے سخت نفرت کرتے۔ طلباء کے مسائل اچھی طرح سمجھتے اور بچوں کو بہت عزیز جانتے اور مہمانان رسولؐ کی خاطر مدارت میں فخر محسوس کرتے۔

کئی علوم پر آپ کو دسترس حاصل تھی۔ حصول علم کے بعد آپ نے دین اسلام کی وہ خدمت کی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی تمام زندگی کا ایک ایک لمحہ رسولؐ کی رضا اور خوشنودی کیلیے وقف تھا۔

آپ کی تقاریر اور سمجھانے کا انداز بالکل سادہ' آسان اور عام فہم ہوتا تھا جس کی وجہ سے پر فہم اور ادراک رکھنے والا انسان مستفید ہونے میں کوئی دقت محسوس نہ کرتا' دنیاوی مسائل اور دینی وفقہی مسائل نہایت خوبصورتی سے احکام خداوندی اور رسول اکرمؐ کے فرمان کے مطابق حل کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ اور ہر آنے والے کو مطمئن کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

اسلام کے عالمگیر پیغام کو چار دانگ عالم میں پہنچانا آپ کا مقصد حیات تھا۔ اس مقصد کے حصول کی راہ میں آپ نے اپنی زندگی بھی قربان کردی۔ بیماری' نقاہت اور جسمانی کمزوری کو اپنے مشن کی راہ میں کبھی رکاوٹ بننے نہ دیا۔

آپ کی مبارک زندگی سراپا تقویٰ کی زندگی تھی شریعت پیروی انکا شعار تھا رمضان المبارک میں پورا ماہ اعتکاف' کئی قرآن مجید نوافل اور نماز تراویح میں سنانا پڑھنا اور اور سننا ان کے معمولات کا حصہ تھا۔ سخاوت اور غریب پروری میں بھی مشہور تھے دینی خدمات کے علاوہ ملک میں قومی شعار بیداری' دوقومی نظریہ کی برتری اور غیر شرعی رسم و رواج کی مخالفت کے سلسلہ میں آپ کی گرانقدر خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔
سیاست کیلیے جمعیت العلمائے پاکستان کا پلیٹ فارم استعمال کیا۔ اس

Marfat.com

جماعت کے بانی رکن بھی تھے۔ مذہبی جماعت جماعت اہل سنت کے بانی اور فعال رکن تھے۔تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے ہراول دستے میں تھے۔زخمی بھی ہوئے اور جیل بھی گئے۔

71ء کے الیکشن میں بھٹوازم کا خوب مقابلہ کیا اور ساٹھ ہزار ووٹ لیکر کر دوسرے نمبر پر آئے۔ جب کہ اکثر کی ضمانتیں ضبط ہوگئی تھیں۔ برملا کہتے تھے میری سیاست دین کے تابع ہے۔میں صرف نظام مصطفیٰ کی بہاریں دیکھنا چاہتا ہوں۔

عاجزی انکساری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی تھے۔تمام مکتبہ فکر کے لوگ اور علماء انکو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ آپ کا جنازہ شہر اقبال کا واحد اجتماع ہے جو تاریخ سیالکوٹ میں منفرد تھا اس کا منظر بھی دیدنی تھا بلکہ یوں لگتا تھا کہ مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کے دروازے کے باہر کھڑا ہوں اور لوگ جوق در جوق نماز کیلئے خانہ کعبہ میں تشریف لانے کیلئے تیز تیز چل رہے ہیں آپ کی نماز جنازہ کے موقع پر یہی منظر دیکھنے میں آیا کہ جو گلی سڑک جنازہ گاہ کی طرف جارہی ہے انسانوں سے بھری پڑی تھیں۔شہر کی تمام سڑکیں سنسان ہوگئی تھیں۔ آخرت کا سفر بھی آپ کا مثالی تھا نماز جنازہ پڑھنے والوں میں ملک بھر سے اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے علماء عظام' اولیائے کرام' اکابرین اور ہر طبقہ فکر کے لوگ شریک تھے یہ بھی ان کے عظیم اور ولی کامل ہونے کی دلیل ہے۔

15 مارچ 1998ء کو والدہ ماجدہ کے چہلم پر آپ کا خطاب یقیناً لاجواب مذلل انتہائی جامع' متاثر کن تھا' ہر طبقہ فکر کے لوگوں کا عظیم اجتماع تھا۔ ہر ایک ان کی بصیرت' قابلیت' فصاحت' بلاغت اور وسیع الفطری سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہ سکا۔ایسا لگ رہا تھا آپ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے بول رہے ہیں اور چہرہ مبارک پر ایک خاص قسم کا نور ہی نور تھا۔زبان میں روانی اور شائستگی تھی عنوان بھی علماء حق اور علماء سوء کا تھا۔

Marfat.com

یقیناً یہ خطاب ان کے بہترین خطابوں میں منفرد تھا۔

اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث کی شفقت اور توجہ ہمیشہ مجھے میسر رہی لیکن آج ایک واقعہ جو ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد پیش آیا نہ چاہتے ہوئے بھی بیان کر رہا ہوں یہ خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

صبح معمول کے مطابق (تقریباً 10 بجے صبح) تیار ہو کر اپنی گاڑی میں اکیلا گھر سے نکلا۔ ڈرائیور بھی ساتھ نہ تھا۔ جب گاڑی مین روڈ پر آئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بالکل سامنے قبلہ شیخ الحدیث نئی سفید پگڑی اور نئی شیروانی کے ساتھ ایک تخت پر براجمان ہیں چہرہ انتہائی خوبصورت اور جاذب نظر ہے ان کے سامنے ایک بہت بڑا مجمع لوگوں کا ہے جن کا رخ آپ کی طرف ہے۔ میری طرف توجہ فرما کر حکم دیا کہ آج دعا آپ کرائیں گے۔ حیران بھی ہوا اور پشیمان بھی کیونکہ اپنی کم مائیگی کا پورا پورا احساس تھا۔ مگر حکم کی تعمیل ضروری ہوگئی آپ یقین کیجئے کہ میں نے دعا مانگنی شروع کر دی میری زبان میں اتنی روانی اور شائستگی تھی جو میں نے کبھی پہلے محسوس نہ کی تھی بے شمار دعائیں پڑھتا چلا گیا جو بظاہر مجھے اچھی طرح یاد نہ تھیں عجیب سرور تھا اور کیفیت بھی انوکھی تھی۔ جب گاڑی امام صاحب کے دروازے (قبروں والے) کے قریب پہنچی تو میں نے آنکھ جھپکی تو احساس ہوا کہ تقریباً ۲ میل کا فاصلہ میں نے طے کر لیا ہے اور گاڑی بھی چلتی رہی۔ معمول کے مطابق دروازہ پر سلام کیا اور کلینک کو روانہ ہو گیا۔ وہ کیف اور لطف آج بھی محسوس کرتا ہوں تو شیخ الحدیث کی عظمت کو سلام کرتا ہوں کہ ان کی توجہ ابھی میری طرف ہے۔

یہ واقعہ اس لئے تحریر کیا ہے کہ جو لوگ موت کے بعد کسی بات پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ کا فضل ہو اور خلوص نیت ہو تو رابطہ ضرور رہتا ہے۔ یہ صرف اللہ کے برگزیدہ بندوں کی صحبت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔

Marfat.com

اے اللہ تیرا فرمان ہے کہ جب قرآن مجید کے طالب علم (حفاظ) کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تو فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم نے تو ان کے استاد محترم کو آپ کے پاس بھیج دیا ہے تو ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرما۔ آمین اور مغفرت فرما اور ہم سب پر اپنا فضل و کرم اور زیادہ کردے آمین ثم آمین۔

آخر میں شہر اقبال کے ایک عاشق رسولؐ اور نامور شاعر علامہ اقبالؒ کا ایک شعر شیخ الحدیث جیسی شخصیات ہی کیلئے مخصوص ہے۔ تحریر کر رہا ہوں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محترم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب قریشی

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ سیالکوٹ

بہت سال پہلے کی بات ہے میں جناب حضرت مولانا محمد حسین صاحب پسروری کے صاحبزادے جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے جنازے پر حاضر تھا۔ جنازے میں بے شمار لوگ تھے نماز جنازہ سے پہلے ایک بڑی پرکشش اور بلند قامت شخصیت نے مختصر سی تقریر کی الفاظ اس قدر دل میں اتر جانے والے تھے کہ نماز کے بعد ان سے ملنے کو دل چاہا۔ میں اپنے والد محترم جناب قاضی رحمت اللہ صاحب جن کے ہمراہ میں جنازے میں شریک تھا کے ساتھ اس عالم دین سے ملاقات کی بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کا اسم گرامی ہی حافظ محمد عالم ہے۔

ملاقات گو مختصر تھی لیکن تھی یادگار تو یہ میری حافظ صاحب کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور ہر دفعہ ایمان میں تازگی پیدا ہوتی رہی۔

Marfat.com

حافظ محمد عالم صاحب اللہ ان کی ذات گرامی پر ہر وقت اپنی رحمتیں نازل فرمائے نہ صرف ایک بہت بڑے عالم دین تھے بلکہ اس سے بھی بڑے ایک عظیم انسان تھے۔ میں نے کئی بار دیکھا کہ باوجود نامساعد حالات کے انتہائی گرمی یا بارش میں اگر کسی نے آپ سے درخواست کی کہ ان کے کسی عزیز کی نماز جنازہ کی امامت آپ فرمادیں تو آپ نے اپنی صحت اور تکلیف کی پرواہ کیے بغیر لوگوں کی استدعا قبول فرمائی اور تشریف لاتے رہے۔

آپ کی تقاریر انتہائی سادہ الفاظ میں ہوتی تھیں اور عام آدمی کی سمجھ میں آسانی سے آ جاتی تھیں۔ ان کے سادہ الفاظ میں ایسا جادو ہوتا تھا کہ دل پر اثر انداز ہو جاتا۔

حافظ صاحب نہ صرف شہر اقبال میں ایک مقبول ہستی تھے۔ بلکہ سارے پاکستان اور بیرون ملک میں بھی ان کے بے شمار مداح ہیں۔ جو دل و جان سے چاہتے ہیں۔ حافظ صاحب کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد ان کے مشن کو بڑھانے میں ہمہ وقت مصروف ہے لیکن آپ کے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ شاید کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ ان کی روح کو کروٹ کروٹ سکون ہو اور ان کے درجات میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو۔ اور روز حشر ان کو رسول پاک ﷺ کی قربت نصیب ہو۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد فیض اللہ خان شیروانی صاحب

ایم۔ بی۔ ایس، ایم سی پی ایس، ڈی سی ایچ سیالکوٹ

قبلہ حافظ محمد عالم صاحب شیخ الحدیث سیالکوٹ کیلئے بالخصوص اور تمام اہل پاکستان کیلئے ایک عظیم سرمایہ تھے۔ وہ روشنی کا ایک مینار تھے۔ جن کی کرنیں ان کے ہزار

Marfat.com

ہا شاگردوں کی شکل میں تمام ملک میں اور بیرون ملک پھیلی ہوئی ہیں۔

تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پیش پیش رہے اور گولیاں بھی کھائیں یعنی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جان کی بھی پرواہ نہ تھی۔

اہل سیاست کو عوام کی خدمت کا درس دیا ارادوں میں مستقل مزاجی مگر طور طریقوں میں عاجزی اور انکساری آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ قبلہ حافظ محمد عالم صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور آپ کے صاحب زادگان کو آپ کا صحیح جانشین بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

ڈاکٹر صاحبزادہ سید مسعود السید صاحب

صوبائی ناظم اتحاد المشائخ پاکستان

حضرت محدث سیالکوٹی کا اس سے بڑا اور کیا احسان ہوگا کہ آج نہ صرف ضلع سیالکوٹ میں بلکہ پورے ملک میں آپ کے تربیت یافتگان دین وملت اور مسلک حق اہل سنت کی خدمت کر رہے ہیں اور لوگوں کو بدعقیدگی سے بچا رہے ہیں۔

۱۹۸۰ء میں انجمن خدام اولیاء کے سلسلے میں میرے حضرت محدث سیالکوٹی سے کچھ عرصہ رابطے رہے اور میں دار العلوم جامعہ حنفیہ میں بھی نیاز مندی حاصل کرتا رہا۔ اس کے علاوہ حضرت بھی دربار عالیہ میں تشریف لاتے رہے اور اپنے مواعظ حسنہ سے نوازتے رہے۔ اس کے علاوہ حضرت محدث سیالکوٹی علیہ الرحمۃ سے سول ہسپتال میں بھی ملاقات رہی اور آپ کی زیارت سے مستفید و مستفیض ہوتا رہا۔

حضرت محدث سیالکوٹی نہ صرف ہمارے محسن ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے بھی محسن ہیں جو تا قیامت آپ کے فیض اور صدقہ جاریہ سے مستفید ہوتے

Marfat.com

رہیں گے۔(انشاء اللہ)

اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور اپنے محبوبوں کے صدقے حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے مشن کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

چوہدری محترم محمد اکبر صاحب

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چپراڑ سیالکوٹ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالمؒ مقبوضہ کشمیر کے ایک چھوٹے سے گاؤں رانجھن میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے قبل قطب زمانی' قدوۃ السالکین حضرت پیر سید امیرؒ ان کے والد کو یہ بشارت دے چکے تھے کہ پیدا ہونے والا بچہ حافظ بھی ہوگا۔اور عالم بھی۔ اور نام محمد عالم ہوگا۔مرد کامل کی یہ بشارت علامہ حافظ صاحب کے تبحر علمی اور عظمت پر دال ہے۔بچپن میں ہی قرآن پاک اپنے پھوپھا جان بدر الحفاظ حافظ احمد دین صاحب علیہ الرحمتہ سے حفظ فرمایا پھر تعلیم شروع کی۔ مفسر قرآن مولوی نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسہ میں تعلیم شروع کی لڑکپن حزب الاحناف میں گزارا۔ اور معروف علمی شخصیت ابوالبرکات سید احمد صاحب کے سایہ عاطفت میں علوم نقلیہ اور عقلیہ کی تحصیل کی۔فراغت کے بعد اپنا شباب دینی خدمات کے لئے وقف کیا۔کچھ عرصہ لاہور میں تبلیغ دین میں مصروف رہے اور بعد میں سیالکوٹ کو رونق بخشی۔ یہاں جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں باقاعدہ درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔علامہ حافظؒ صاحب سے پہلے سیالکوٹ شہر میں درس نظامی کا کوئی باقاعدہ مدرسہ نہ تھا۔اور شہر کی فضا علمی اور عقائد کے اعتبار سے غبار آلود تھی۔علامہ حافظؒ نے درس وتدریس کے سلسلہ کو ثابت قدمی سے نبھایا۔اور بام

Marfat.com

عروج تک پہنچایا۔ ان کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ کہ آج شہر اقبال میں کئی معیاری مدرسے تدریس دین کی خدمت سرانجام دیتے نظر آ رہے ہیں۔ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا جائزہ آپ کسی بھی لحاظ سے لیں۔ بے مثال نظر آئے گی۔ علمی نقطہ نظر سے دیکھیں تو وہ خود ایک جید عالم دین ہیں۔ استاذ العلماء ہیں۔ اور اپنے پیچھے علماء و فضلاء ایک فوج ظفر موج چھوڑ کر گئے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ آسمان علم کے بدر ہیں۔ اور ان کے شاگرد علماء ستاروں کی طرح ان کے گرد چمک رہے ہیں۔ اور یہ چمک رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ ان کے شاگرد صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک و دیار فرنگ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں ایسے علماء بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی تصانیف و تالیفات سے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اور دنیائے اہل سنت میں نام پیدا کیا ہے۔ شعبہ حفظ کی طرف آئیں تو ہزاروں نوجوان تحفیظ القرآن کے بعد اب معاشرہ میں اصلاح احوال کا کام کر رہے ہیں۔ طریقت کے میدان میں نظر دوڑائیں تو پیران طریقت کی ایک پوری جماعت ہے۔ جس نے شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں زانوئے ادب طے کیا ہے۔ اور اب طریقت کی خیرات تقسیم کر رہے ہیں۔ علامہ حافظؒ صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر تاجدار علی پور حضرت پیر سید علی حسین نقش لاثانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور اس طرح علامہؒ کے ارادت مندوں کی بھی ایک جماعت موجود ہے۔

عوامی حلقوں کا رخ کریں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ شیخ الحدیثؒ عوام کی جان ہیں۔ ان کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ کہیں نماز جنازہ میں خطاب فرما رہے ہیں۔ کہیں رسم قل میں اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں۔ کہیں رسم نکاح میں خطبہ پڑھ رہے ہیں اور نکاح کی دینی اہمیت کو اجاگر کر رہے ہیں۔ کہیں ختم نبوت کانفرنس میں خطاب فرما رہے

Marfat.com

ہیں۔ کہیں کسی ولی کامل کے عرس کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ کہیں سالانہ تبلیغی جلسہ کا افتتاح فرمارہے ہیں۔ عوام الناس میں چھوٹے بڑے' جوان بوڑھے سب آپ کے گرویدہ ہیں۔ بیماروں کی عیادت فرمارہے ہیں۔ بیکسوں اور غم خوردہ انسانوں کی ڈھارس بندھارہے ہیں۔

بھلا رکھے سکندر تے کیہہ رکھے میرے حسن دے بادشاہ نال نسبت

گھوڑے زمیں نمانی تے اوس پھیرے انہیں دلاں دے شہر تسخیر کیتے

شیخ الحدیثؒ نے دلوں پر حکومت کی ہے۔ اور عوام الناس کے دلوں کی بنجر زمین کو اپنے نگاہ کے فیض سے سیراب کیا ہے۔ وہ انتھک انسان تھے۔ سکون و آرام انہیں میسر نہ تھا۔ خود فرمایا کرتے تھے۔ ''میں اس وقت گھر سے آتا ہوں جب اہل خانہ سور ہے ہوتے ہیں۔ اور اس وقت واپس جاتا ہوں جب اہلخانہ آرام میں ہوتے ہیں۔''

دین کی خاطر اپنے آرام وسکون کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ دن کا آغاز جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں درس قرآن سے کرتے تھے۔ جہاں شمع علم کے پروانے دور دراز سے تفہیم القرآن کی خاطر حاضر ہوتے تھے۔ دن درس و تدریس میں اور رات جلسوں کے خطاب میں گزرتی تھی۔ آپ کی تبلیغی زندگی میں شاید کوئی ایسی رات ہو جس میں آپ گہری نیند کے مزے لے سکے ہوں۔ سفر کے دوران گاڑی میں نیند پوری کرتے۔ یا جلسہ میں اپنی باری کے انتظار تک کچھ دیر آرام فرماتے۔ اکثر نصف شب یا اس کے بعد ہی خطاب فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار محدث کچھوچھویؒ کی مثال دیتے ہوئے اپنے لئے فرمایا ''آپ بڈھے کو بڈھا وقت دیتے ہیں۔'' اولیائے کاملین کا یہ طریقہ رہا ہے۔ کہ وہ نصف شب کے بعد یاد الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ شیخ الحدیثؒ کی راتیں سوز وساز رومی میں گزریں۔ آپ کی زندگی کی راتوں کا زیادہ حصہ (اول و آخر) بیداری' تبلیغ' نصیحت اور سیرت نبویؐ کے بیان میں گزارا۔ آپ کی زندگی طبقہ زہاد کے لئے ایک مثال ہے۔

Marfat.com

اب ان کی نجی زندگی کا بھی جائزہ لیتے ہیں۔آپ کی ساری اولاد حافظ قرآن اور عالم ہے۔اپنی دامادی کا شرف ان اشخاص کو بخشا جو حافظ قرآن ہیں۔قرآن سے عملی محبت کا یہ بین' واضح اور روشن ثبوت ہے۔

لباس اور عادات میں سادگی تھی۔سفید قمیض اور شلوار زیب تن کرتے۔موسم سرما میں شیروانی بھی لباس کا حصہ ہوتی۔اور اکثر گرم چادر بھی اوڑھتے۔سر پر پگڑی نمایاں رہتی۔کھانے میں بھی سادگی کا عنصر موجود رہتا۔کم کھاتے کم سوتے مگر تبلیغ زیادہ کرتے تھے۔وعظ کا انداز ناصحانہ' مدرسانہ' اور پُر اثر ہوتا تھا۔دقیق اور پیچیدہ مسائل کو اس سادگی اور صفائی سے بیان فرماتے کہ ناخواندہ لوگ بھی سمجھ جاتے۔عوام کے معیار کے مطابق گفتگو فرماتے۔علماء کی مجلس میں ایسے نکات پیش کرتے کہ سامعین انگشت بدنداں رہ جاتے۔راقم الحروف نے ایک دو بار تعارف کراتے ہوئے جلسوں میں کہا کہ علامہ حافظ محمد عالمؒ ایک ایسی شخصیت ہیں جنہیں ہر کوئی جانتا ہے۔اور کوئی بھی نہیں جانتا۔یہ بات بالکل درست ہے۔علامہ حافظؒ کی شخصیت محتاج تعارف تو نہ تھی مگر علمی نقطہ نظر سے ان کی پہچان بہت مشکل تھی۔

تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔تحریک نظام مصطفیٰ میں ایک قائد کی حیثیت سے آگے بڑھے۔تحریک میں زور اور شور پیدا کیا اسی تحریک میں آپ کا بازو بھی گولی سے زخمی ہوا۔اور کچھ دن صاحب فراش بھی رہے۔

سیاست میں دلچسپی رکھتے تھے۔یہ دلچسپی کسی عہدہ کے حصول کے لئے نہ تھی بلکہ وہ سیاست میں صحت مند دینی روایات کو رائج کرنا چاہتے تھے۔مگر سیاسی فضا کی آلودگی نے انہیں یہ کام مکمل نہ کرنے دیا۔وہ عزم صمیم کے مالک تھے۔اور اپنی زندگی میں نظام مصطفیٰ کی بہار دیکھنے کے متمنی تھے۔اس میدان میں انہیں کڑی تنقید کا سامان کرنا

Marfat.com

پڑا۔ اور جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے ابتدائی دور میں بھی انہیں کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔ ایسا وقت بھی آیا کہ اپنوں بیگانوں سب نے کردار کشی شروع کی۔ مگر آفریں صد آفریں۔ اس مرد خود آگاہ نے آندھیوں اور جھکڑوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

شیخ الحدیث کی شخصیت میں ایک انجمن پنہاں تھی۔ یوں کہیے کہ ان کی خلوت بھی جلوت کا رنگ پیش کرتی تھی۔ وہ بہار آفرین انسان تھے۔ دنیائے سیالکوٹ کے فقیہہ تھے۔ فتاویٰ کے سلسلہ میں ان کی علمی شان کھل کر سامنے آجاتی تھی۔

غریب علماء کی مالی امداد فرمایا کرتے تھے۔ گزشتہ سال انگلستان تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ جلسوں میں خطاب فرمایا۔ وہیں طبیعت علیل ہوئی اور چند دن ہسپتال میں رہ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

انگلستان میں ان کی نماز جنازہ کا حال میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ لیکن سیالکوٹ میں شیخ الحدیث کے جنازہ کا منظر دیدنی تھا۔ لوگ مرکزی عیدگاہ محلہ بجلی گھر سیالکوٹ میں جمع تھے۔ عیدگاہ کی وسعت سمٹتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ سورج تمازت سے چمک رہا تھا۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام سٹیج پر سائبان کے سایہ میں تشریف فرما رہے تھے۔ سیاست کار بھی موجود تھے۔ سورج کی شدت اور حدت لوگوں کے شوق میں قطعاً حائل نہ ہو سکی۔ آنکھیں برس رہی تھیں۔ آنسوؤں اور آہوں کا سیلاب گرمی کی تپش کا مقابلہ کر رہا تھا۔ عیدگاہ کے باہر سڑکوں اور مکانوں پر بے شمار دنیا تھی۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت احمد رضا خان

Marfat.com

بریلویؒ کے یہ اشعار صادق آرہے تھے۔

واسطہ پیارے کا ہو جب جو کوئی سنی مرے
یہ نہ کہیں شاہد تیرے کہ وہ بندۂ فاجر گیا
عرش پہ دھومیں مچیں کہ وہ بندہ صالح ملا
اور فرش پہ ماتم بچھے کہ وہ طاہر و طیب گیا

نماز جنازہ کی امامت کے فرائض پیر طریقت مبلغ یورپ صاحبزادہ حیدر شاہ صاحب زیب آستانہ عالیہ قادریہ قاسمیہ ڈھوڈا شریف نے سرانجام دیئے۔

حسن اتفاق دیکھیں کہ جس مرد کامل نے ولادت کی بشارت دی۔ انہیں کے نور نظر نے نماز جنازہ پڑھائی۔

بعد ازاں آپ کے جسد خاکی کو سوگواروں کے جلوس میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ لایا گیا اور سپرد خاک کیا گیا۔ شیخ الحدیث اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ وہ موت کا ذائقہ چکھ چکے ہیں۔ اور یہی لمحاتی ذائقہ ان کی زندگی کو دوام بخشتا ہے۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت ہے کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

موت تو تجدید مزاق زندگی کا نام ہے موت عالم معنی کا سفر ہے۔ شیخ الحدیث اب قیود لیل ونہار سے آزاد ہیں۔ ان کی زندگی مجاہدہ میں گزری۔ اور بعد از موت وہ مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ وہ برزخ میں ہیں۔ یہ بات ذہن میں ابھرتی ہے کہ عالم اسباب اور عالم برزخ میں فاصلے ہیں۔ عرض کرتا چلوں۔

فاصلے پھر ہیں سمجھنے کے
دور و نزدیک سب بہانے ہیں

Marfat.com

آنکھ بیدار ہو تو پردیسی

ہر جگہ یار کے ٹھکانے ہیں

شیخ الحدیث کے نور نظر علامہ حامد رضا مدظلہ العالی اسی ذوق وشوق کے ساتھ علمی و دینی خدمات میں مصروف ہیں۔نوجوان ہیں فاضل جلیل ہیں' جامعہ حنفیہ دودروازہ کے مہتمم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک شیخ الحدیث کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے خلف الرشید علامہ حافظ حامد رضا کو استقامت عطا فرمائے۔ان کی عمر' صحت اور عمل میں برکت فرمائے۔آمین بجا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ حافظ صاحب لحد مبارک میں ہیں۔ان کا تعلق تاجدار علی پور شریف اور گنبد خضریٰ سے ہے۔ان کے خلف الرشید بے دھڑک دینی مساعی میں منہمک ہیں۔ قدم قدم پر انہیں تائید ایزدی حاصل ہوگی۔انشاء اللہ۔

محترم رفیق احمد صاحب اعوان

ایڈمنسٹریٹر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ

شیخ الحدیث والتفسیر محسن اہل سنت پیکر علم وفضل استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ و برکاتہ کی سیالکوٹ میں علمی' تدریسی' دینی' مذہبی' مسلکی' ملکی' جماعتی اور سیاسی خدمات اظہر من الشمس ہیں مرحوم ومغفور قبلہ حضرت شیخ الحدیث اپنی دینی اور مذہبی حیثیت کے باوجود ایک مرنجان مرنج سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے اور ان کے قرآن وحدیث کے مطابق ارشادات دل میں اثر کرتے۔اگرچہ سیالکوٹ مشفق شخصیت سے محروم ہوگیا ہے تاہم ہمیں یقین واثق ہے کہ

Marfat.com

ان کے جانشین نے ان سے کسب فیض کیا ہے اور ان کی دینی اور تدریسی خدمات کا چشمہ جاری و ساری رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمائیں گے۔

رب العزت ان کی مساعی جمیلہ میں برکت عطاء فرمائے اور شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب مرحوم محدث سیالکوٹی کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

سید عابد حسین صاحب (تمغہ شجاعت)

واٹرورکس کچہری روڈ سیالکوٹ

آپ شہر اقبال کو منبع رشد و ہدایت گرامی قدر قبلہ شیخ الحدیث سے بچھڑے ایک سال ہو رہا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اللہ والے ماہ و سال کی گنتی اور رفتار سے ماوراء ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت اور نور فیضان ہمیشہ روشن و جاری رہتا ہے۔ اس احقر العباد کو جس کے پاس خاکپائے ختم المرسلین صلعم ہونے کے اور کوئی سند افتخار نہیں قبلہ عالم شیخ الحدیث مرحوم و مغفور کی محافل میں حاضری کا شرف حاصل رہا ہے۔ وہ علم و دانش کا سمندر تھے۔ اور اپنی گفتگو کے دوران قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے فقہی اور سماجی مسائل کی گتھیاں سلجھا جاتے تھے کہ انسان کا دل و دماغ نہ صرف روشن ہو جاتا بلکہ ان کے مدلل خیالات جو ہادی برحق کے فرمودات سے مرصع ہوتے تھے دلوں میں گھر کر لیتے تھے۔ سیالکوٹ کے دل ''دو دروازہ'' میں جامع حنفیہ ایک ایسا ادارہ ان کی شفقت اور سرپرستی میں قائم ہوا جس سے فارغ التحصیل لاتعداد اساتذہ ملک بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس طرح آپ کو استاذ العلماء کا قابل فخر اعزاز بھی حاصل ہے۔

سیالکوٹ کی کئی شخصیات نے بھی مرحوم و مغفور حافظ صاحب قبلہ کی دینی' سماجی' ملکی' مسلکی' رفاعی' تدریسی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ

Marfat.com

آپ ان کے فرزند ارجمند ہونے کے ناطے سے بالخصوص اور ان کے علوم وفنون سے بڑے قریب سے فیضیاب ہونے کے باوصف ان کے چشمہ خدمت دین کو نہایت جگر سوزی اور پیوستگی سے ادا کرتے رہیں گے۔ رب العزت آپ کے ارادوں میں استقامت بخشے۔ صراط مستقیم میں آپ کی صحیح رہنمائی فرمائے اور حضور قبلہ عالم حافظ محمد عالم مرحوم ومغفور کے درجات میں مزید بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم محمد عبدالقیوم صاحب

ڈی۔ایس۔پی شعبہ قانون پولیس ضلع سیالکوٹ

مسلک اہل سنت و جماعت کے نہایت سادہ اور درویش نما شخصیت تھے۔

آپ خالص علمی سرمایہ تھے اور عملی زندگی میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ کے علم کی شمع آپ کی زندگی میں بلا واسطہ اور آج کل بالواسطہ روشن ہے۔ جو الفاظ دیگر چشمہ فیض عام جاری ہے۔ بہت کم اشخاص کو وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو انہیں نصیب تھا۔ اللہ پاک انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری جو کہ مشہور مناظر، خطیب اور مصنف ہیں ان کے چہیتے شاگردوں میں سے ہیں۔

خواجہ نسیم احمد صاحب

نمائندہ روزنامہ جنگ سیالکوٹ

شیخ الحدیث واستاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ نہ صرف سیالکوٹ بلکہ پورے پاکستان اور عالم اسلام کے لئے ایک سرمایہ افتخار تھے۔ آپ ایک

Marfat.com

باکردار اور باعمل عالم تھے اور آپ کی زندگی سنت نبوی کا درست ترین پرتو تھی۔ آپ کی علمی و تدریسی خدمات کا زندہ ثبوت وہ سینکڑوں علماء ہیں جو اس وقت ملک بھر میں ترسیل علم میں مصروف ہیں اور جنہوں نے آپ سے فیض پایا۔ جہاں تک آپ کی دینی' مذہبی اور مسلکی خدمات کا تعلق ہے تو اس عظیم شعبہ میں بھی آپ نے ملت اسلامیہ کی درست سمت میں راہنمائی کرتے ہوئے ہمیشہ دینی حمیت' محبت اور اخوت کی تعلیم دی اور تفرقہ بازی کی ہمیشہ نفی و تکذیب کی۔ بلاشبہ آپ نے اہل سنت کی درست سمت میں راہنمائی کرتے ہوئے علم و عمل کی وہ شمع جلائی جس کی روشنی صدیوں تک اہل سنت کو راستہ دکھاتی رہے گی۔

ہمیشہ سے غیر مستحکم اور غیر متوازن ملکی سیاسی صورت حال کے باوجود آپ نے ہمیشہ ملک کے بہترین مفاد میں حق اور سچ کا راستہ اپنایا اور سیاسی جبر و استبداد کا نہایت جرات مندی سے مقابلہ کیا اور کبھی اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔

آپ کے وصال کے نتیجے میں پیدا ہونے والا خلاء شاید کبھی پورا نہ ہو سکے لیکن آپ کی تعلیمات ہمیشہ اس خلاء کو پر کرنے کی سعی کرنے میں مسلمانوں کی راہنمائی کرتی رہیں گی۔

حامد علی خان صاحب

نمائندہ نوائے وقت سیالکوٹ

ملک عدم کے مسافروں سے آج تک کوئی لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ شاید یہ زندگی پانی کا بلبلہ بھی نہیں موت ہمارے تعاقب میں ہر ذی نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ موت جو حیات ابدی کا دروازہ ہے۔ شہر اقبال کے ممتاز عالم دین حافظ محمد عالم گزشتہ دنوں لندن

Marfat.com

میں اللہ کو پیارے ہو گئے ۔ اک چراغ اور بجھا اور بڑی تاریکی ۔ ایک عظیم الشان دور ختم ہو گیا ۔ وہ اپنے خاندان' دوستوں اور ہزاروں شاگردوں کو گہرے صدمے میں مبتلا کر گئے ۔

حافظ محمد عالم مرحوم افقی ولایت کا یہ تابندہ ستارہ سرزمین سیالکوٹ کا بے تاج بادشاہ 1924 میں رانجن کے مقام سکا تحصیل و ضلع جموں مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے ۔ شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد عالم کے آباؤ اجداد مذہبی اقدار سے شناسا زمیندارہ کرتے تھے ۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنے پھوپھا حافظ احمد دین سے قرآن کریم حفظ کیا جو اس وقت جموں سے سیالکوٹ منتقل ہو چکے تھے ۔ حافظ محمد عالم نے سیالکوٹ شہر کی قدیم درسگاہ مسجد شاہ مونگا ولی میں قرآن حفظ کیا ۔ پھر دینی تعلیم کا شوق بڑھتا گیا انہوں نے درس نظامی کی ابتدائی کتب علامہ محمد یعقوب سے پڑھیں اور پھر مرحلہ شوق بڑھتا گیا اور شیخ الحدیث علامہ محمد عالم داتا گنج بخش ہجویری کے شہر لاہور تشریف لے گئے وہاں وہ تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ۔ دوران تدریس انہوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا امتحان بہترین نمبروں میں پاس کیا ۔ کچھ عرصہ بعد وہ سیالکوٹ تشریف لائے اور جامع مسجد مولانا عبدالحکیم میں دارالعلوم جامعہ عبدالحکیم کی بنیاد رکھی ۔ چار سال شبانہ روز محنت کے بعد انہوں نے ایک مستقل درسگاہ کے قیام کا فیصلہ کیا اور سیالکوٹ شہر کے وسط میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ کا قیام دسمبر 1960 ء میں ہوا ۔ اس درسگاہ سے آج ہزاروں حفاظ کرام' علماء و فضلا' مدرسین' قاضی و مفتی اور نعت گو اور نعت خواں شعرا دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر چہار دانگ عالم کو دینی و دنیاوی علوم سے بہرور فرما رہے ہیں ۔

ولائیت' بادشاہی عالم اشیاء کی جہانگیری
یہ سب کیا ہے اک نقطہ ایمان کی تفسیر ہیں

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم مرحوم رحمتہ اللہ علیہ نے دینی اور سیاسی تحریکوں میں

Marfat.com

بھر پور حصہ لیا۔

تحریک قیام پاکستان' تحریک ختم نبوت' تحریک بحال جمہوریت اور تحریک نظام مصطفی ﷺ یا پھر تحریک آزادی کشمیر انہوں نے اپنی قائدانہ صلاحیت سے محرکین کے حواصلے بلند کئے۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفی ﷺ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں اترے۔ اس دوران چوک علامہ اقبال میں آپ اور آپ کے رفقاء پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی گولیوں سے زخمی ہو گئے۔ تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ آپ کا چولی دامن کا ساتھ رہا۔ انہوں نے یہاں جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل تشکیل دی پھر ان ہی کے حکم سے برطانیہ میں سنی جہاد کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ نے تبلیغ کے ساتھ ساتھ تحریر کو زینت بخشی۔ آپ کا خطاب نہایت سادہ مگر پر مغز ہوتا۔ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ چونکہ تبلیغی دورے پر تھے وہاں آپ کو تکلیف محسوس ہوئی تو برطانیہ کے شہر ڈربی کے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ 20 اگست 1999ء بروز جمعتہ المبارک بوقت پانچ بجکر تین منٹ پر ہسپتال میں اپنی جان آفرین کے حوالے کی۔ بوقت وصال آپ کے پاس آپ کی بڑی بیٹی' چھوٹے بیٹے حامد رضا' آپ کے نواسے حافظ فضل محمد اور آپ کے داماد علامہ فضل احمد قادری موجود تھے۔

23 اگست کو جامع مسجد اہل سنت والجماعت روز ہل ڈربی برطانیہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ حافظ محمد عالم کا جسد خاکی 24 اگست ساڑھے 4 بجے رات مانچسٹر ائرپورٹ سے بذریعہ پی آئی اے 25 اگست چھ بجے صبح لاہور ائرپورٹ پر پہنچا جہاں سے ان کے عزیز و اقارب جسد خاکی کو سیالکوٹ لائے اور یہاں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ سیالکوٹ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں ہوا۔

Marfat.com

علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں۔

بگوشم آمد از خاک مزارے

کہ زیر زمین ہم می تواں زیست

(ترجمہ) میرے کانوں میں ایک مزار کی مٹی سے یہ آواز آئی کہ زمین کے نیچے بھی زندہ رہا جا سکتا ہے۔

پروفیسر محمد عبد الجبار شیخ صاحب

ریٹائرڈ پرنسپل۔سی 18 علامہ اقبال کالونی سیالکوٹ کینٹ

استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد عالم علیہ الرحمتہ کی گونا گوں خدمات اہلیان شہر اقبال کیلئے بالخصوص اور امت مسلمہ کیلئے بالعموم ناقابل فراموش حد تک خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ پورے ملک میں شاگردان رشید کا جم عفیر جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دین متین کی خدمت میں منہمک ہے مرحوم کی عظیم کارکردگی کا زندہ و جاوداں ثبوت ہے۔

اللہ رب العزت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند درجات سے ہمکنار فرماوے اور آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق کاملہ سے نوازے آمین یا رب العالمین۔

داؤد احمد چٹھہ صاحب (ایم اے)

پریذیڈنٹ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سیالکوٹ

جاوید بھٹی الائیڈ بنک کے ایک اعلیٰ عہدیدار ہیں۔ میرے بچپن کے دوست ہیں اسکول سے کالج تک کا عرصہ ہم نے اکٹھے گزارا۔ پھر 1965ء میں بی اے کرنے کے بعد میں نے ایم اے کی تیاری کے ساتھ ساتھ ایکسپورٹ بزنس شروع کر دیا اور

Marfat.com

جاوید بھٹی نے بینک جائن کرلیا۔

جاوید بھٹی اور اس کا سارا خاندا (بھٹی خاندان) جامع مسجد دو دروازہ کے ساتھ ملحقہ علامہ محمد اقبال کے محلہ کی ایک گلی میں رہائش پذیر تھا۔ یہ خاندان عبوریت اور طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنا مخصوص مقام رکھتا تھا۔ 1965ء تک میں جاوید سے ملنے اکثر اس کے گھر جایا کرتا تھا۔ ایک روز وہ گھر پر نہ ملا تو اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں جامع مسجد دودروازہ کے اوپر کی منزل پر پہنچ گیا۔

جاوید مسجد میں بیٹھا ایک مضبوط اور قوی جسم کی باریش شخصیت کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ میرا تعارف اس شخصیت سے کرواتے ہوئے جاوید مجھے مخاطب ہوا۔ داؤد۔

"حافظ صاحب کے تعارف کی ضرورت نہیں کہ ان کو سب جانتے ہیں۔"

حافظ صاحب............؟ میرے سوالیہ انداز کو جاوید بھانپ گیا۔

"قبلہ حافظ محمد عالم صاحب"......... جاوید نے ابھی بات پوری نہیں کی تھی کہ میں نے لپک کر حافظ صاحب کا ہاتھ تھام لیا کیونکہ حافظ صاحب کی علمی ریاضت کے بارے میں نے بہت کچھ سن رکھا تھا مگر زیارت کا موقع آج پہلی بار میسر آرہا تھا۔

جاوید نے سلسلہ تعارف جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ "چٹھ کا تعلق بھی مذہبی گھرانے سے ہے۔" حافظ صاحب ہمہ تن گوش ہو گئے۔

میں نے جاوید کی بات کو خود بھی آگے بڑھاتے ہوئے عرض کی کہ ہمارا خاندان اپنی روحانی تسکین علی پور شریف سے حاصل کرتا ہے۔ اپنے نانا جان حاجی فضل الٰہی صاحب' نانا جان کے بڑے بھائی حاجی عطا محمد صاحب اور اپنے ایک بزرگ غلام جیلانی صاحب کا ذکر کیا جو حضرت قبلہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خاص مریدین میں سے تھے تو حافظ صاحب عجز وانکسار اور شفقت ومحبت کی تصویر بن گئے انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا اور فرمایا۔

Marfat.com

''میرے دل میں آپ کے ان بزرگوں کیلئے بڑا احترام ہے۔ کیونکہ ہم سب کا روحانی مرکز علی پور شریف ہے۔

پھر چشم فلک نے دیکھا کہ وقت کے دھاروں میں بہتے بہتے حافظ صاحب پیر طریقت واقف رموز شریعت' استاذ العلماء' شیخ الحدیث والتفسیر کی اعلیٰ صفات کا مجموعہ بن گئے۔ اہل سیالکوٹ کے دلوں میں رچ بس گئے۔ شہر کے تمام مذہبی علمی' سیاسی اور سماجی حلقوں میں ان کی شرکت کو کامیابی کی نشانی سمجھا جانے لگا کہنے کو وہ بریلوی مسلک کے علم بردار تھے مگر ان کے ارادت مندوں میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل تھے جو ان کے مدلل اور پر اثر دلائل سے فکری رہنمائی حاصل کرتے تھے۔

1970ء کے انتخابات میں جب انہیں قومی اسمبلی کے الیکشن کیلئے کھڑا کر دیا گیا تو یہ ان کی مقناطیسی شخصیت کا اثر تھا کہ انہیں دوسرے مسالک کے لوگوں نے بھی ووٹ دیئے مگر بدقسمتی سے ہمارے ملک کی روایت میں غیر منصفانہ الیکشن میں ''کامیاب'' ہونے والے لوگوں کا ایک علیحدہ بھی طبقہ ہے جو شرفاء کو اسمبلیوں میں جانے سے روکنے کیلئے ہر اخلاقی گراوٹ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

شہر کے اکثر گھرانوں کی خواہش ہوتی تھی کہ ان کے خاندان کی میت کا جنازہ قبلہ حافظ صاحب ہی پڑھائیں۔ موقع غنیمت جانتے ہوئے حافظ صاحب جنازہ کے شرکاء کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ دنیاوی بھاگ دوڑ میں یہ بھی یاد رکھا جائے کہ موت ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر ذی روح کو آنی ہے اس کا کوئی وقت اور مقام مقرر نہیں۔ ہم سب کو بحر مرگ میں اترنا ہے۔ .... اس لئے جو سانس آ رہی ہے اسے عطیہ خداوندی سمجھیں اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ تیاری آخرت کیلئے بھی کر لینی چاہئے۔

حضرت قبلہ حافظ صاحب کو کیا معلوم تھا کہ نواسی کا نکاح پڑھانے انگلینڈ تو جا رہے ہیں مگر فرشتہ اجل وہاں ان کا انتظار کر رہا ہے۔ 20 اگست 1999ء کو حضرت قبلہ

Marfat.com

حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے ۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

قبلہ شیخ الحدیث کی موت سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ ایک عرصہ تک پر نہیں ہو سکے گا کہ

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حافظ صاحب کے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ حامد رضا صاحب جو ہمارے دوست بھی ہیں سے توقع کیا جاتی ہے کہ وہ اپنے والد محترم کے متعین کردہ راستوں پر چل کر اہل سیالکوٹ کی رہبری میں ایک موثر کردار ادا کریں گے۔

صاحبزادہ حامد رضا صاحب سے میرا تعلق قبلہ حافظ صاحب کے علاوہ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے حوالے سے بھی ہے۔ میں ذاتی طور پر ان کی اعلیٰ ظرفی اور قائدانہ صلاحیتوں کا معترف ہوں۔ وہ علماء حضرات میں ماہ درخشاں کی حیثیت رکھتے ہیں اور لیدر گارمنٹس کے برآمد کنندہ کی حیثیت سے بھی کاروباری دنیا کے گلستان میں بہار بن کر اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔

پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب اور چوہدری انور عزیز صاحب سابق وفاقی وزیر کا علامہ محمد عالم کی وفات پر اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینٹر پروفیسر ساجد میر اور چوہدری انور عزیز نے شہر اقبال کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کی وفات پر دکھ اور افسوس

Marfat.com

کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات کو قبول کرے اور ان کی دنیاوی لغزشوں کو معاف فرمادے انہوں نے پسماندگان ولواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

شاعر اہلسنت ڈاکٹر محمد قمر تابش صاحب
رنگپورہ سیالکوٹ

اے امام صاحب دیدہ وراں
صاحب علم و عمل معجز بیاں
آپ کا شرف ولادت مستنیر
تھے دعائے حضرت سید الامیر
صورت زیبا شریعت کا ظہور
آپ کی سیرت کا ہر اک باب نور
شکوت اسلام کی تنویر آپ
اک مقدس فرض کی تصویر آپ
محسنوں کے قافلہ سالار آپ
ہر جہت میں لائق دیدار آپ
سنتوں کے اور فرائض کے امیں
صاحب عین الیقیں حق الیقیں
ملت اسلامیہ سے باوفا
ایک ایک لمحہ رہا خوف خدا
چہرہ شانِ مصطفیٰ سے پروقار

Marfat.com

آنکھ نور مصطفیٰ سے پر خمار
پھول اور کلیوں جھرمٹ گفتگو
خامشی میں بہتری کی آرزو
تھی امامت زیب دستار ولی
تھی طبیعت میں مکمل عاجزی
حسن اخلاق مجسم آپ تھے
ہر روش پہ اک مکرم آپ تھے
قریہ قریہ علم سے روشن کیا
جو بھی آیا اس کا دامن بھر دیا
خوش نظر خوش گفتگو اور خوش مزاج
سر پہ ان کے راہبری کا ایک تاج
تھے اخوت کے حسیں سالار بھی
ہر کسی کے آپ تھے غمخوار بھی
علم کے تھے اک سمندر بیکراں
اس حقیقت کی شہادت ہر زباں
ایک سرمایہ دیں تھے چل بسے
علم قرآں کے امیں تھے چل بسے
باصلاحیت و عزت باوقار
ہر جگہ شاگرد ان کے بے شمار
اہل سنت کے مراکز ہر کہیں
مسجدیں ان کی عنایت سے بنیں

Marfat.com

ان کی میں صفت و ثنا کیا کیا کروں
مختصر الفاظ میں کیا کیا لکھوں
آفتابِ عشق تھے روشن ضمیر
بادشاہِ علم تھے لیکن فقیر
نورِ رنگِ مصطفیٰ سے مستنیر
زندہ دل زندہ نظر زندہ ضمیر
عاشق سرکارِ دو عالم تھے آپ
مستند ایک حافظ و عالم تھے آپ
معترف تھے عظمت بسطام کے
مستحق صد عزت و انعام کے
آپ تھے حسن معارف کا جہاں
آپ ذوق و شوق میں تھے بیکراں
آ گہی آپ تھے اک آفتاب
مشعل قندھار سے بھی فیض یاب
درد سے معمور دل تھا آپ کا
پیکر اخلاص تھے وہ باوفا
نورِ حسن مصطفیٰ سے فیض یاب
آسمان علم کے اک آفتاب
ایک اعجازِ فقر بھی آپ تھے
ایک اندازِ نظر بھی آپ تھے
نقشبندی عظمتوں سے فیض یاب

Marfat.com

درد کے پیکر حسین بندہ نواز
اہل سنت و الجماعت کے امیر
اک مجاہد ایک غازی بے نظیر
حضرت آسی کی جانِ جان تھے
دوستی میں صاحب ایماں تھے
ایک عالم شہر علامہ میں تھے
ایک گنج فیض کاشانہ میں تھے
داعی نظم و نظام مصطفیٰ
اور محافظ ہر مقامِ مصطفیٰ
آپ کے احسان لکھے کیا قمر
معترف ہیں آپ کے شمس و قمر

بسمل صابری صاحب

کچا شہاب پورہ روڈ سیالکوٹ

رانجن کی وادیوں سے خورشید علم نکلا
اقبال کے نگر میں جوبن پہ آ کے چمکا
کیا پیچ و تاب رازی' کیا سوز و ساز جامی
علم و عمل کا پیکر دیکھا نہ کوئی ایسا
نکتہ وری میں ایسا آ کاش ڈھونڈھتا ہے

Marfat.com

چرخِ کہن نے دیکھا یہ بھی میرا گواہ ہے
اے رہبر شریعت اے واقف حقیقت
تجھ کو فناہ نہیں ہے' واللہ تو بقا ہے
سنت پہ عمل تیرا' ہے یہی بڑی کرامت
تو قبر میں ہے زندہ' ہر بشر کہہ رہا ہے
تیرے علم کا خزانہ' سارے جہاں نے مانا
نجدی کے دل پہ شاہا' تیرا رعب و دبدبہ ہے
شاگرد تیرے اٹلی جرمن فرانس لندن
تیرے علم وفن کا دریا' ہر سمت بہہ رہا ہے
یہ شہر صدیوں پہلے عبدالحکیمؒ کا تھا
ملاں کمال تھا' حاجی کلیم کا تھا
تو نے جو اس شہر میں اپنا قدم ٹکایا
دین متیں کا ڈنکا تو نے یہاں بجایا
ہر مرد و زن کے لب' پہ تیرا نام گونجتا ہے
ہر لمحہ ہر گھڑی میں' صبح شام گونجتا ہے
لاریب یہ شہر تو' شیخ الحدیث کا ہے
ہر شخص کی زبان سے' میں نے یہی سنا ہے
تیرا شیخ ہے قندھاری' کرے شیر کی سواری
تیرا نقشبندی مشرب' کرتا رہے سالاری
تیرے تینوں صاحبزادے' رہیں تاابد سلامت

Marfat.com

رہے بانکپن سلامت' خوشحال عمر ساری
حامد رضا جو تیرے' گلشن کے جانشین ہیں
حسن عمل کے پیکر' اور سخن دلنشین ہیں
شمع علم جلانے' پھرتے یہ کوبکو ہیں
تصویر بابا جانی' والد کے ہو بہو ہیں
میں گدائے صابری ہوں' بسمل میری دعا ہے
یہ در رہے سلامت' یہی میرا مدعا ہے

رحیم بخش صاحب

محلّہ دھاروال سیالکوٹ

20 اگست 1999ء میں سوچوں میں گم سم بیٹھا برسات کے موسم کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ اس کے ساتھ ہی میری چھٹی حس نے مجھے پریشان کر دیا۔ چھوٹی بچی نے فون اٹھایا۔ میرے پاس آئی اور یہ کہہ کر چلی گئی کہ حافظ محمد عالم صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ میرے جسم کا رواں رواں کانپ گیا۔ میں جیسے منتشر ہو گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون" میرے ایک مخلص دوست مجھے تنہا کر گئے۔ مجھے داغ مفارقت دے گئے میرے ذہن نا ہنجار میں بچپن سے لیکر اب تک کے تعلقات اپنی اپنی تصویر لا کر میری آنکھوں کے سامنے پیش کر رہے تھے میرا اور مرحوم حافظ محمد عالم کا تعلق بہت پرانا ہے۔ ہم ایک گاؤں اور ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ میرے نزدیکی رشتہ دار بھی تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے ایک ہی استاد اور ایک ہی مدرسہ سے تعلیم حاصل کی۔ میں

Marfat.com

اور حافظ محمد عالم صاحب ریاست جموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے تایا مولوی الہ دین صاحب ہمارے علاقے کی ایک نمایاں سماجی شخصیت تھے۔ انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر ''احسن القصص'' کا مطالعہ بھی کر رکھا تھا۔ علم کی قدر و منزلت سے آگاہ تھے۔ ان کا رابطہ ہمارے استاد مولوی نبی بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تھا۔ وہ علاقے سے بچوں کو لیکر لاہور آتے اور دینی تعلیم سے آراستہ کرتے تھے۔ میرے تایا صاحب ہی سب سے پہلے ہمارے استاد مولوی صاحب کو لیکر ہمارے گاؤں آئے۔ مولوی نبی بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے انہوں نے دشوار گزار مراحل سے گزر کر جموں کے علاقے کے لوگوں کو تعلیم سے آراستہ کیا۔ گھر گھر دین کی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا طالب علموں کی رہائش کھانا پینا اور تعلیم سب کچھ مفت تھا یہی دینی شخصیت میرے اور حافظ محمد عالم صاحب کی تعلیم کا سبب بنی۔ ہم اپنے علاقے کے بہت سے لڑکے تھے۔ جو اکٹھے مولوی نبی بخش صاحب سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان میں میاں باغ علی صاحب، حافظ محمد عالم صاحب، مولوی عبدالنبی صاحب اور میں (رحیم بخش) شامل تھے۔ گو کہ ہم سب دوست تعلیمی منزلیں طے کرتے جا رہے تھے لیکن ہمارے استاد کی جو نظر کرم محمد عالم صاحب پر تھی وہ باقی لوگوں سے زیادہ تھی۔ ان پر وہ خاص توجہ فرماتے تھے ہمارے استاد مولوی نبی بخش صاحب ولی اللہ تھے۔ ولی کی نظر تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

میں اپنے دوست حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اکثر اس بات کا تذکرہ کرتا تھا کہ استاد صاحب کی نظر خاص نے آپ کی تقدیر بدل دی ہے کہ آپ کو وقت خاص کا عالم بنا دیا ہے۔ وہ میری بات سن کر مسکراتے اور اثبات میں سر ہلا دیتے تھے۔ حافظ محمد عالم صاحب زمانہ طالب علمی میں بھی ایک نیک سیرت انسان تھے۔ لغو اور

Marfat.com

فضول باتوں سے اجتناب فرماتے۔اگر کہیں دوستوں میں لطف و مزاح کی محفل جمتی تھی تو اس سے کنارہ کشی کرتے۔اس کے برعکس نہایت ذہین و فطین تھے علمی میدان میں کمال کو پہنچے۔محنت اور کوشش میں اپنی مثال آپ تھے۔ایک سادہ لوح انسان ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام رموز سے آگاہی رکھتے تھے۔

جب معلم بنے تو اس میدان میں عروج پر پہنچے یہ بات مسلم ہے کہ کوئی بھی معلم دینی نصاب میں کوئی ایک ہی مضمون پڑھانے پر قادر ہوتا ہے۔لیکن حافظ محمد عالم صاحب تمام مضامین پر دسترس رکھتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ وہ سیالکوٹ کے شیخ الحدیث بنے۔اس رتبے پر پہنچے کے بعد بھی انہیں کوئی فخر و غرور نہ تھا۔شہر میں سے کوئی آدمی خواہ غریب ہے یا امیر سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔غریب بچیوں کے نکاح میں شامل ہوکر ہر طرح کی مدد کرتے تھے۔اگر کہیں طلاق وغیرہ کا معاملہ ہوتا تو اس طرح نبٹانے کی کوشش کرتے کہ طرفین میں پیار و محبت کی فضا قائم رہتی۔ان کا اسلوب بیان بھی اپنی مثال آپ تھا۔علم و عمل میں ایک مثال تھے۔یہی ایک عالم کی پہچان ہوتی ہے۔ان کے قول و فعل میں یکسانیت تھی یہ خاص بات حافظ صاحب میں بدرجہ اتم موجود تھی۔انہوں نے اپنے استاد کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔اپنے استاد کی روح کو خوش کیا۔دین کی خدمت کی۔میں نے انہیں بچپن سے لیکر بڑھاپے تک دیکھا ہے۔اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حافظ محمد عالم صاحب ایک سچے اور کھرے انسان تھے۔انہوں نے دینی علوم کی اشاعت کی۔اپنے استاد کے فیض کو آگے پہنچایا۔آج ان کے شاگردان کے فیض کو آگے پہنچانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔میں دعا گو ہوں کہ مولا کریم ان کے فرزند ارجمند صاحبزادہ حامد رضا کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دیگر صاحبزادگان کو تبلیغ دین متین کیلئے معاونت کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کو جنت میں خاص مقام عطا کرے۔ (آمین)۔

کرسچن ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب

سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سینٹ انتھونی ہائی سکول سیالکوٹ

دست قضا نے چن لیا اس گل کو دوستو
جس گل کی رنگ و بو پہ بہاروں کو ناز تھا
اصغر نگاہ لالہ و نرگس ہے چونچکاں
ٹوٹا وہ گل جو زینت گلشن کا راز تھا

یہ بات کسی بھی شک وشبہ کے بغیر کہی جاسکتی ہے۔ علامہ حافظ محمد عالم صاحب اپنی ذات میں بے شمار خوبیاں رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے افعال اور کردار کی بدولت جو خدمات انجام دیں آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہونگی مرحوم کے حسن تدبر کی بات ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں انہوں نے نہ صرف اپنے گھر کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کیا بلکہ پورے پاکستانی معاشرے میں بھی اصلاح احوال کے نئے منفرد کردار کو ادا کیا ان کی خدمات صدیوں تک یاد رکھی جائیں گی میں اور میرا پورا سٹاف آپ کے غم اور صدمہ میں برابر کا شریک ہے میری تمام تر دعائیں اور محبتیں آپ کے لئے ہیں میری دعا ہے کہ خدائے کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم سردار تبارک علی صاحب

مشیر صدر آزاد جموں وکشمیر

حضرت مولانا شیخ القرآن جامع معقولات ومنقولات حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ سلف صالحین کی نشانی تھے۔آپ علم وفضل ریاضت مجاہدہ اور تقوی میں یکتا تھے۔

آپ کے وعظ وارشادات کا انداز دیگر علماء اکرام سے مختلف تھا۔آپ جو وعظ کرتے تھے اسے عام آدمی بھی آسانی سے سمجھ لیتا تھا۔کشمیری قوم کا ایک عظیم سرمایہ تھے۔

آپ کو سیاسی' ملی' دینی اور جہادی خدمات پر دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

چوہدری سلطان علی صاحب

سابق وزیر قانون وانصاف پارلیمانی امور آزاد حکومت جموں وکشمیر

حافظ صاحب قبلہ کی زندگی جہد وعمل کا ایک نمونہ تھے اور ان کے کارہائے نمایاں کا شمار اتنا مختصر ہونا ممکن نہیں۔

حافظ صاحب ریاست جموں وکشمیر کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔وہ زندگی بھر درس وتدریس سے وابستہ رہے۔کچھ عرصہ لاہور رہے وقت کی اعلیٰ درسگاہوں سے تکمیل علم کی۔پھر سیالکوٹ آگئے اور جامعہ دودروازہ کی بنیاد رکھی۔اور عمر بھر یہیں رہے پاکستان بھر میں علماء کے ساتھ روابط قائم کیے۔گزشتہ سال ان ہی دنوں جب وہ بہ سلسلہ تبلیغ اسلامی برطانیہ میں گئے تھے کہ سفر آخرت پر روانہ ہوگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

وہ وسیع المطالعہ' ہزار ہا علماء استاذ' مذہبی وملی وجماعتی طور پر ایک مستعد شخصیت کے مالک تھے' پاکستان بھر میں اپنے ہم عصر علماء کے ساتھ ان کے جماعتی روابط نے ان کی شخصیت کو ملک گیر بنا دیا اور وہ کئی دینی قافلوں کے سرخیل تھے۔اپنے مسلک کے پختہ تھے اتحاد بین المسلمین کے علم بردار اور جذبہ جہاد سے سرشار تھے' سنی جہاد کونسل کے فعال رکن تھے' مصروفیات کے باوجود پیرانہ سالی میں اپنے ان فرائض کو پوری لگن سے نبھا رہے تھے جو ملت نے ان کے ذمے لگا رکھے تھے۔

Marfat.com

مخصوص طور پر ان کے کارہائے نمایاں کی تفصیل طویل ہوگی۔ مختصر یہ کہ وہ علم وعمل کے ایسے پیکر تھے جس پر ایک جامع کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ جو افادہ عام کا باعث بنے گی۔ ان کے جسمانی و روحانی جانشین اس سلسلہ کو بڑھاتے رہیں گے۔

چوہدری احسان الحق صاحب نور

سابق سیکرٹری تعلیم آزاد کشمیر

شیخ الحدیث حضرت قبلہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ضمن میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے آپ کی زندگی زہد وتقویٰ پرہیزگاری، علمی، روحانی، حسن و جمال کی مرقع تھی آپ تفسیر حدیث فقہ اور دیگر علوم شریعہ پر پورا عبور رکھتے تھے۔ آپ نے رشد و ہدایت تعلیم وعمل کا سلسلہ تواتر سے جاری رکھا آپ کی پسندیدہ دلنواز خصلت شخصیت کے زندہ جاوید نشان، یادیں ہر سطح پر محفوظ ہیں۔ ان سے فیض یافتہ شاگرد علماء کرام اسلام کے فروغ وترقی کیلئے آزاد کشمیر و پاکستان میں اور بیرون ملک مصروف عمل ہیں۔ باوجود مقبولیت وافر دنیاوی ذرائع عقیدت مندوں کی بے پناہ چاہت دنیاوی آسائشوں سے دور رہے۔ ہر لحظہ اللہ کی رضا وخوشنودی پیش نظر رہی یہ حقیقت تو سب پر عیاں ہے کہ شہر سیالکوٹ اور گردونوح میں دنیا سے رخصت ہونیوالے اس وقت تک سپرد خاک نہیں ہوتے تھے جب تک کہ حافظ صاحب قبلہ ان کی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت نہ کرتے۔

جناب حافظ صاحب محترم ومکرم قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت پر بولنا لکھنا کہنا بھی فیوض وبرکات سے خالی نہیں ہے۔ اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

محترم محمد اسحاق ظفر صاحب

صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی مظفر آباد (آزاد کشمیر)

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ فروغ دین کے سلسلہ میں ان کی سعی اور جہد مسلسل سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے دین حق کی اشاعت اور فروغ مصطفیٰ ﷺ کیلئے اپنی ساری زندگی وقف کر رکھی تھی۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے قیام کے بعد مرحوم سوسائٹی کے مرکزی دفتر تشریف لائے اور خدمت انسانیت کو عین عبادت قرار دیتے ہوئے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ نبی کریم ﷺ۔

آغا ممتاز احمد خان صاحب

آنریری جنرل سیکرٹری انجمن اسلامیہ سیالکوٹ

محترم شیخ الحدیث جناب حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کی خبر سے جہاں دینی حلقوں میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی وہاں انجمن اسلامیہ کے صدر جناب چوہدری محمد بشیر چیمہ صاحب' تمام عہدیداران اور اراکین بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ مرحوم نے ساری زندگی دین کی تبلیغ واشاعت میں صرف کر دی۔ آپ ایک باعمل عالم دین' شعلہ بیان مقرر اور خوش اخلاق انسان تھے۔ آپ کے انتقال سے دینی حلقوں میں یک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پر کرنے کے لئے کافی عرصہ درکار ہو گا۔

ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی

Marfat.com

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے' مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم چوہدری **محمد نذیر** صاحب باگڑی
ایڈیشنل سیکرٹری وزیر اعظم سیکرٹریٹ مظفر آباد (آزاد کشمیر)

ہر شخص کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اسکے لئے وقت متعین ہے۔ جس میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں ہو سکتی۔ کچھ لوگ گمنامی کی موت مرتے ہیں اور بعض نامور ہونے کے بعد خالق حقیقی کے حضور پیش ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے ایسے نقش چھوڑ جاتے ہیں جن کی وجہ سے ان کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں ہوتا ہے یہ وہ خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جن کے بچھڑنے پر محسوس ہوتا ہے کہ نبض کائنات تھم گئی ہے ان عہد آفرین شخصیات میں شیخ الحدیث حافظ محمد عالم سیالکوٹی بھی شامل ہیں۔ آپ علم و عمل کی بہت سی خوبیوں کے جامع تھے بلند پایہ خطیب' باصفا' باعمل ممتاز عالم دین تھے۔ آپ نے پوری زندگی اشاعت اسلام کیلئے وقف رکھی آپ کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ آسمان علم کا درخشاں ستارہ تھے۔ خطہ سیالکوٹ کے ماتھے کا جھومر اور اہل شہر کیلئے باعث عز و شرف تھے نیز اپنی گوجر قوم کیلئے بھی وجہ افتخار تھے۔

آپ جرات و ہمت کے پیکر تھے آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بڑی بے باکی سے اسکی قیادت کی علاوہ ازیں تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل کے قیام کے سلسلہ میں آپ نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

آپ کے وصال سے پاکستان کے دینی حلقوں میں ایسا خلا پیدا ہوا جو شاید

Marfat.com

مدتوں پر نہ ہو سکے۔ آپ کے قائم کردہ دینی ادارہ سے فارغ التحصیل بے شمار علما مختلف ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں جب تک یہ ادارہ قائم ہے آپ کی یاد دلوں سے محو نہ ہو سکے گی اور آپ کی شخصیت کی گرمی اور حرارت حلقہ ہائے اثر میں مدتوں محسوس کی جائے گی۔

تازگی ہے یہ عمل خیر کی کہ بعد از وفات
لوگ اب بھی تیرے جینے کا گمان کرتے ہیں

محترم چوہدری محمد اسلم کھٹانہ صاحب

لائبریرین محکمہ امور دینیہ اپر چھتر مظفر آباد (آزاد کشمیر)

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحب ملک کی مشہور و معروف دینی شخصیت تھے۔ پورے ملک میں ان کا شمار اعلیٰ پائے کے علماء کرام میں ہوتا تھا۔ ان کی دینی باتیں ایک عام شخص کے دل اور روح میں بھی چاندنی میٹھی میٹھی چاندنی کی طرح اتر جاتی تھیں۔ ایسی پر وقار اور پائے کی مذہبی شخصیت سے حقیر (راقم) کی ملاقات نہایت خوش قسمتی کی علامت ہے۔ مولانا کے داماد جو خود بھی پائے کے عالم اور مذہبی شخصیت ہیں اور آزاد کشمیر کے دارالحکومت ضلع مظفر آباد میں ضلع مفتی کی حیثیت سے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ حقیر بھی ان کے ساتھ دفتر نظامت امور دینیہ میں بطور لائبریرین ملازم ہے۔ مولانا موصوف کے داماد حافظ نذیر احمد قادری ضلع مفتی مظفر آباد جو کہ دفتری ناطے اور برادری کے حوالہ سے راقم کے ساتھی / بھائی ہیں کہ والد محترم جون 1993ء میں وفات پا گئے تھے راقم اپنے محکمہ کے ڈائریکٹر سید محمد اشرف شاہ کاظمی صاحب کے ہمراہ ضلع مفتی صاحب کے والد کی تعزیت کیلئے سیالکوٹ گیا تو خوش قسمتی سے شیخ الحدیث

Marfat.com

صاحب سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حقیر (راقم) محکمہ امور دینیہ میں سروس جوائن کرنے سے قبل پاکستان آرمی میں خدمات سرانجام دیتا رہا ہے اور اپنی سروس کے سلسلہ میں پورے آزاد کشمیر و پاکستان میں دینی محافل میں شرکت کرتا رہا ہے۔ لیکن شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات کر کے جو لطف و سرور آیا اسکا تصور بھی میرے لئے باعث مسرت و صد افتخار ہے۔ شیخ الحدیث صاحب کی دینی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ الحدیث صاحب نے شہر سیالکوٹ میں دارالعلوم و مدرسہ جامعہ حنفیہ جامع مسجد دو دروازہ کے نام سے جو مدرسہ قائم کیا ہے اس سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں حفاظ کرام / علماء کرام تحصیل علم حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی دینی کاوش کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور ان کی اولاد کو بھی اس نیک کام کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم چوہدری لطیف اکبر صاحب

سابق وزیر جنگلات آزاد کشمیر

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی ایک باوصف' باکردار اور صوفی منش انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو فیاض فطرت عطا فرمائی تھی۔ غرباء کی مدد کرنا اور غریب اور نادار طلباء کی مدد کرنا ان کے فرائض میں شامل تھا۔ آپ نے اپنی مختصر زندگی میں بہت دینی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی دینی اور ملی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ دینی خدمات کے علاوہ تحریک آزادی کشمیر میں بھی آپ کا اہم کردار رہا ہے۔ ایسے باوصف انسان کی کمی تا قیامت محسوس ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

چوہدری عبدالباقی نسیم صاحب

چیف ایڈیٹر ماہنامہ گوجر گونج انٹرنیشنل لاہور

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب مجموعہ کمالات تھے اور ہر لحاظ سے ایک بلند مرتبہ شخصیت تھے انہوں نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کیلئے وقف کر دی تھی۔ نہایت بلند اخلاق کے حامل تھے۔ مہمان نواز اور فیاض تھے۔ ہم نے ایسی مشفق و مہربان ہستیاں بہت کم دیکھی ہیں۔ بلکہ ان جیسا کوئی نظر نہیں آیا۔ ان کے شاگرداوران سے ملنے والے ان کے گرویدہ تھے۔ سیالکوٹ کا کوئی فرد دنیا سے رخصت ہوتا تو گھر والوں کی یہی خواہش ہوتی کہ نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث ہی پڑھائیں۔ یہ ان کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے۔

خوشی یا غمی کے اجتماعات میں بھی تبلیغ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور یہ فریضہ اس انداز میں ادا کرتے کہ ہر سامع متاثر ہوتا۔ آپ نے تدریس کے علاوہ جامع مسجد دودروازہ میں تقریباً 4 سال نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس پابندی سے دیا جس میں لوگ دور دراز کے محلوں سے شرکت کرتے۔ دقیق علمی مسائل بھی اتنے عام فہم انداز میں بیان فرماتے کہ کم علم لوگ بھی اچھی طرح سمجھ جاتے مدرسہ کے اخراجات کے معاملہ میں متوکل تھے اور نہ کوئی سفیر مقرر کیا نہ کبھی چندے کی مہم چلائی بلکہ مدرسہ کے جلسوں میں بھی چندہ کا اعلان نہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مدرسہ ہذا کو پورے پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں منور کیا۔ اور اس کی روشنی ہر جگہ پھیلی۔ علم جلی کا ایک نقطہ اور علم خفی کا ایک نکتہ زرو جواہر کی ایک کان سے زیادہ قیمتی ہے بلکہ تحصیل عمل کی چند گھڑیاں رات بھر کی عبادت سے بھی افضل ہیں پھر کیا کہنا اس انسان کے مقام و مرتبہ کا جس کا سینہ علم کا خزینہ ہو اور علم بھی وہ جو نورانی اور روحانی ہو۔ دین کا علوم تمام علوم سے

Marfat.com

افضل ہے۔ یہ خدائی اور مصطفائی علم ہے۔ یہ ربانی اور نبوی حکمت ہے۔ جس کو اللہ پسند کرتا ہے عطا فرماتا ہے۔

انسان کے دو بنیادی فرائض ہیں عبادت الٰہی اور نیابت الٰہی ہر اللہ کا بندہ بھی ہے اور خلیفہ بھی۔ عبادت بندگی اور محکومی ہے اور نیامت حکمرانی ہے بادشاہی ہے۔ دین کا علم ان دونوں قسم کے فرائض کی بجا آوری کا صحیح طریقہ بتاتا ہے۔ ایک عابد اگر علم شریعت میں بھی کامل ہو تو علیؓ جیسا ولی ہوتا ہے اور ایک حاکم اگر نیابت الٰہی کے مقام اور ذمہ داریوں کا علم رکھتا ہو تو اس کا حکم بادشاہوں کی طرح چلتا ہے اور دین کے مطابق حکومت کرنے والا قائم اللیل اور صائم الدھر نہ بھی ہو تو اللہ کا ولی ہوتا ہے۔

ایک عالم دین ہزاروں لاکھوں انسانوں میں اس طرح ہوتا ہے جیسے کوئلے کی کان میں ایک ہیرا۔ اگر مادہ پیدائش (کاربن) کے اعتبار سے کوئلہ اور ہیرا ہم نسل ہیں۔ جیسے لسی اور گھی دونوں ایک ہی دودھ کی مختلف صورتیں ہیں لیکن وصف کے اعتبار سے دونوں کی قیمتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قلت و کثرت سے بھی کسی چیز کی قدر و قیمت کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً یہی مثال لے لیں۔ کوئلہ بکثرت سے مل جاتا ہے اور ہیرا ڈھونڈے سے ملتا ہے۔

شیخ الحدیث حافظ محمد عالم مرحوم اپنے علم و فضل اخلاق و کردار اور دینی خدمات کے لحاظ سے لاکھوں میں ایک تھے۔ اہلسنت والجماعت کے بریلوی مکتب فکر میں انہیں استاذ الاساتذہ اور مرجع علمی کا مرتبہ حاصل تھا۔ اور دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام بھی ان کی جلالت علمی کے قائل تھے اور اختلاف مسلک کے باوجود ان کا احترام کرتے تھے افسوس صد افسوس کہ یہ لاکھوں میں ایک فرد اب نہیں رہا۔ ایک ہیرا گم ہوگیا ہے جو اب ڈھونڈے سے نہیں ملے گا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

مولانا مرحوم کی ذات گرامی اس بات کی مستحق ہے کہ ان کی خدمات کے اعتراف میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا جائے مگر یہ فی الفور نہ ہو سکا۔ انشاء اللہ عنقریب وس سالا خصوصی ماہنامہ گوجر گونج انٹرنیشنل میں آپ کا تفصیل سے تذکرہ شائع کیا جائے گا۔ آپ نے جہاں پوری دنیا میں علم کا نور بکھیرا وہاں انہوں نے اپنا گھر بھی دین اسلام سے منور کیا۔ اور حافظ محمد رضا۔ مولانا حافظ محمد حامد رضا جیسے بیٹے بھی اس نور سے منور ہیں۔ اور یہ علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ دین و دنیا کی تمام نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری جاوید اختر صاحب

وزیر بحالیات و امور منگلا ڈیم آزاد کشمیر

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ محدث اعظم سیالکوٹی ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ آپ نے دین اسلام کی جس طرح خدمت کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آج صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں آپ کے شاگرد دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ آپ کا وعظ عشق رسول، عظمت صحابہ، محبت اہل بیت اور مقام اولیاء پر مبنی ہوتا تھا۔

تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ہو یا تحریک آزادی کشمیر آپ کا کردار ہر تحریک میں نمایاں نظر آتا ہے۔ آپ کی دینی ملی، سیاسی اور تدریسی خدمات پر جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادے حافظ محمد رضا اور حامد رضا آپ کے مشن کو جاری رکھیں گے۔

Marfat.com

محترم محمد ایوب خان صاحب

مدیر صدائے شہر سیالکوٹ

حضرت‘ علامہ‘ مولانا‘ حافظ محمد عالمؒ کی خدمت میں اپنی عقیدت پیش کررہا ہوں ورنہ ”چہ نسبت خاک را با عالم پاک“۔ حضرت علامہ اقبال کو سیرت النبی کے جلسہ میں خطاب کی دعوت دی گئی تو زور و کے ان کی عجیب کیفیت ہوگئی کہ اقبال اس قابل ہے کہ شان رسالت ﷺ بیان کرسکے؟ یہی حال مجھ کم نصیب کا ہے۔ کہاں حضرت علامہ کی ذات مبارک جن کے طفیل ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں نے فیض پایا۔ حافظ بنے‘ قاری ہوئے‘ عالم فاضل بنے سلسلہ درس و تدریس ایسا شروع ہوا کہ قیامت تک انشاءاللہ تعالیٰ قائم و دائم رہے گا‘ دیئے سے چراغ اور چراغ سے ستارے روشن ہوتے رہیں گے۔ صرف ایک ہی پہلو صدقہ جاریہ روز جزا تک بخشش اور فیضیابی کیلئے احاطہ سے قاصر ہے اور کس پہلو پر قلم کشائی کی جائے۔

دارالعلوم دو دروازہ ہی نہیں شہر اقبال بلکہ دنیا کے کونے کونے میں حضرت علامہ کے شاگردوں کی زبان سے تبلیغ دین اور قال اللہ قال الرسول ﷺ کا ادا ہونا کیا کم اعزاز ہے کہ کسی اور کار خیر کا تذکرہ کیا جائے۔

حضرت علامہ جناب حافظ محمد عالم ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے جن کی شخصیت کا ہر پہلو ایک مکمل Thesis کا متقاضی ہے۔ جہاں تک میری طرف سے کچھ ھدیہ تبریک پیش کرنے کا تعلق ہے ”من آنم کہ من دانم“ میں اپنا ذہن جذبات کی وجہ سے ماؤف محسوس کرتا ہوں۔ میں ان کے جانشین صاحبزادہ حامد رضا صاحب سے صرف اتنا عرض گزار ہوں کہ آپ خوش نصیب اور قابل صد مبارک ہیں جنہیں حضرت علامہ کی مسند نصیب ہوئی۔ میں اس اعزاز پر آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک پیش کرتا ہوں اور

Marfat.com

سپاس گزار ہوں کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھے گا جس پر میں مشکور و ممنون ہونگا۔

خواجہ عبدالسلام بٹ صاحب ایڈووکیٹ
سیالکوٹ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ میرا مذہبی' سماجی اور سیاسی تعلق تقریباً ۳۴ سالوں پر محیط ہے اس دوران بہت سے نشیب وفراز آئے جن میں تحریک ختم نبوت' تحریک نظام مصطفیٰ' تحریک شوکت الاسلام جیسی تحریکیں قابل ذکر ہیں اس تمام عرصہ میں مجھے بھی ان تحریکوں میں عملاً خدمت کرنے کا موقع ملا۔ یہ امر میرے لئے گہرے اطمینان اور طمانیت کا باعث ہے کہ تمام تحریکوں میں محترم حافظ صاحب نے سرگرم کردار ادا کیا۔ بلکہ شہر اقبال کی علماء کی صف میں سرفہرست رہے۔

یہ اعزاز بھی میرے حصہ میں آیا کہ محترم حافظ صاحب کی پرزور تائید پر مجھے جمعیت العلماء پاکستان شہر سیالکوٹ کا متفقہ صدر منتخب کیا گیا اور اس تمام عرصہ میں محترم حافظ صاحب کی بھرپور اعانت میسر رہی۔ اسلم قریشی کے اغوا کے معاملہ میں مجلس عمل برائے بازیابی اسلم قریشی بنائی گئی تو محترم حافظ صاحب نے بطور صدر مجلس عمل میرا نام تجویز کیا میں یہ بات پوری شرح صدر سے کہنا چاہتا ہوں کہ مروجہ سیاسی آلودگی کے ماحول کو حافظ صاحب ناپسند کرتے تھے اور وہ اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ جب تک نیک اور صالح قیادت آگے نہیں آئے گی تو نفاذ نظام مصطفیٰ اور حقیقی اسلامی مملکت کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیت العلماء پاکستان اور اہالیان سیالکوٹ کے بھرپور مطالبہ پر محترم حافظ نے 1970 کے جنرل الیکشن میں شہر

Marfat.com

سیالکوٹ کی قومی اسمبلی کی سیٹ پر الیکشن میں بھرپور حصہ لیا اور پیپلز پارٹی کے بھرپور دور میں محترم حافظ صاحب کا 42000 ووٹ حاصل کرنا ان کی شخصیت اور کردار کی وجہ سے تھا جبکہ جماعت اسلامی کے بریگیڈیر نثار قریشی نے 12000 ووٹ حاصل کئے مسلم لیگ اور دوسری جماعتوں کے امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں۔ 1977ء کے الیکشن میں قومی اتحاد شہر سیالکوٹ کی صوبائی سیٹ پر مجھے امیدوار نامزد کیا گیا۔اس ساری کاوش میں محترم حافظ محمد عالم صاحب اور مولانا محمد شریف ڈسکوی کی مجھے بھرپور تائید اور حمایت حاصل رہی۔

محترم حافظ صاحب نے شروع سے ہی ایک مہربان اور شفیق استاد کی حیثیت سے اپنی عملی خدمات کا آغاز کیا اور تقریبا نصف صدی تک دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ میں بطور صدر معلم خدمات سرانجام دیں اور ان کے ہزاروں شاگرد آج بھی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں یہ امر میرے لئے باعث طمانیت قلب ہے کہ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے صاحبزادے عزیزی محمد حامد رضا اپنے والدگرامی کے مشن کو جاری وساری رکھنے کا کام بہ طریق احسن سرانجام دے رہے ہیں یہ امید کی جاتی ہے کہ ان کے علمی مشن کو مزید وسعت دینے اور انہیں جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں گے۔میں عزیزی محمد حامد رضا کی درازی عمر اور وسعت علم کے لئے دعاگو ہوں۔

Marfat.com

صاجبزادی حضرت شیخ الحدیث والتفسیر محدث سیالکوٹی

بونکن۔ سیالکوٹ

نکالی سینکڑوں نہریں کہ پانی کچھ تو کم ہو گا
مگر پھر بھی میرے دریا کی طغیانی نہیں جاتی

قبلہ عالم جناب شیخ الحدیث حافظ محمد عالمؒ ایک عہد ساز شخصیت تھے بلکہ اس صدی کے عظیم مبلغ تھے۔ جناب نہ صرف علم وادب کی حیثیت سے بلکہ معرفت وحقیقت' شریعت وطریقت' فقہ واجتہاد علوم وفنون' نثر ونظم میں' بلند پایاں مقام رکھتے تھے۔ شیخ الحدیثؒ کی ساری زندگی ''قال اللہ وقال الرسول'' کی عملی تفسیر بنی رہی دن رات کا کوئی بھی وقت ایسا نہیں گزرا جب آپ نے دین کی تبلیغ نہ کی ہو جب بھی عشق رسولؐ کی بات ہوتی تو آپ کی کیفیت وجدانی ہو جاتی اور دنیا والوں نے دیکھا کہ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کی بات چلی تو آپؒ نے ہراول دستے کا کام کیا۔ اور عشق رسولؐ کی محبت والفت میں سرسبز وشاداب گلشن اسلام کے پتے کہیں جھڑنے نہ لگ جائیں اپنے عشق رسولؐ کا جذبہ لیکر اٹھے اور ایک ایسی باڑ لگا دی کہ اس باغ کے ان پتوں کو پھر اس آندھی کے زہریلے اثرات کا خطرہ نہ رہا اور قبلہ شیخ الحدیثؒ نے اس سرکش اور باغی گردنوں کو جو توحید کی آڑ میں در مصطفیٰ سے لوگوں کو دور کر رہی تھیں اپنی والہانہ اور بے باک نڈر شخصیت اور عشق رسولؐ سے در حبیب پہ جھک جانے پہ مجبور کر دیا۔ آپ فرماتے تھے۔ دین و ایمان نام ہے عظمت مصطفیٰ ﷺ کے اقرار کا

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

میرے پیر کامل کے آستانہ پر لوگوں کا تانتا بندھا رہتا تھا ہر ایک کے ساتھ حسن

Marfat.com

سلوک سے پیش آتے کبھی بھی کسی کی دل آزاری نہیں کی ہمیشہ ہر ایک کی بات نہایت توجہ اور دلجمعی سے سنتے اور ہر مسئلے کا حل قرآن کی رو سے دیتے۔ آداب شریعت میں حد سے زیادہ محتاط تھے۔

میرے پیر کامل نے ہمیشہ حق بات کی تلقین کی اور کبھی کوئی بے دین طبقہ یا کوئی حاسد خلاف طبع بات کرتا تو فرماتے کہ اللہ کے نیک بندے ہمیشہ ایسے حاسدوں سے دکھ اٹھاتے رہے ہیں حتی کہ پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے وقت میں ایسے لوگوں سے دکھ اٹھائے ہیں۔ یہ بات اور ہے کہ ہمیشہ کم ظرف لوگ نیک بندوں کو تکلیف بھی دیتے ہیں لیکن ہم اس میں خوش ہیں کہ انبیاء علیھم السلام کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے۔

رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنۃ بالحرب

یعنی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے گا اس شخص کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔

رسول کریمؐ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب میں اپنے بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور وہ اگر مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو میں ضرور ضرور اس کو عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔

اللہ تبارک تعالیٰ تو ہاتھ پاؤں وغیرہ سے بے نیاز ہے پھر بھی اپنے بندہ مومن

Marfat.com

کے ہاتھ آنکھ وغیرہ کیسے بن جاتا ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کامل کے ہاتھ آنکھ زبان اور اعضاء میں وہ طاقت عطا فرما دیتا ہے وہ چیز کے بارے میں قسم کھالیں اللہ تعالیٰ اس کام کو ویسے ہی کر دیتا ہے۔ ولی اللہ کی نظر لوح تک پہنچتی ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

مجھے ایک جگہ کا مسئلہ تھا فرمایا وہ آدھی نہیں ساری تمہاری ہے میں نے عرض کی قبلہ یہ تو بڑی ناممکن سی بات لگتی ہے آدھی کی قیمت نہیں تو آپ ساری کی بات کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میری حیات میں نہیں بعد میں اور ایسا ہی ہوا آج بھی جب یہ بات یاد آتی ہے تو آب دیدہ ہو جاتی ہوں کہ یہ الفاظ ولی کامل کی زبان کے تھے۔ جن کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا ہے کہ

اگر مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو میں ضرور ضرور اس کو عطا کرتا ہوں

اکثر شاگرد؍ عقیدت مند مشورہ دیتے کہ آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی آپ اپنا کوئی ٹائم ٹیبل بنائیں تو فرماتے ہیں میری زندگی کا مشن دین کی خدمت کرنا ہے وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ مجاہدین کشمیر کی امداد فرماتے ان کے لئے جلسے منعقد کرتے اپنی گرتی ہوئی صحت کے باوجود نوجوانوں سے بھی زیادہ کام کرتے ان کے پاس روحانی قوت تھی بقول شاعر

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

فرماتے جب میں کسی سائل کی بات پوری کرتا ہوں تو مجھے دلی مسرت حاصل ہوتی ہے اور میں نے اپنی ساری زندگی مال و دولت میرا وقت اور میری جان سب کچھ اللہ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے وقف ہے۔

Marfat.com

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اس لئے مجاہد میں اس لئے نمازی
اس کشمکش میں گزری ہیں میری زندگی کی راتیں
کبھی پیچ و تاب رازی کبھی سوزو ساز رومی

حضورؒ کی ایک عقیدت مند عمرہ کی سعادت کے لئے مکہ مکرمہ گئی اور فرماتی ہیں میں جب روضہ رسول ﷺ کی حاضری کے لئے گئی تو میں جنت البقیع کے باہر عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی جب میں سلام کے بعد فارغ ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حافظ صاحب ایک عالیشان کرسی پہ تشریف فرما ہیں میری خیریت دریافت کی اور یہ مشاہدہ میں نے جاگتی آنکھوں سے کیا یہ مسئلہ ہے حیات بعد از الممات ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

یعنی خدا کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہدا مگر قیامت کے دن خدا کے دربار میں ان کے مراتب و درجات پہ انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں خبر دیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے کہ بغیر کسی رشتہ داری کے اور بغیر کسی مال کے لین دین سے ایک دوسرے سے دین کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہیں۔

خدا کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے جب سب لوگ ڈر رہے ہونگے اور غمگین ہوں گے اس وقت وہ بے غم ہوں گے۔

قبلہ شیخ الحدیث کی زندگی اسلامی اصولوں کے عین مطابق گزری کبھی بھی خلاف شرع بات کی نہ ہی کبھی شرع کے خلاف کسی بھی مسئلے میں کسی کی حمایت کی جو بات بھی کی دین اسلام کی روشنی میں کی۔

ایک امریکن نو مسلم عورت آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں تو فرماتی ہیں

Marfat.com

کہ آپ کی زیارت سے میرے دل کی دنیا بدل گئی میں ایک نو مسلم عورت تھی لیکن ان کی چند لمحے کی محبت سے خدا تعالیٰ نے میرے دل کو نور سے بھر دیا اور مجھے دین اسلام پر عمل کرنے کی توفیق بخشی ۔ حضرت صاحب کوئی عام انسان نہیں وہ ہستی ہیں کہ جن کے آستانے پر جانے سے دنیا و آخرت کی نعمت ملی ۔ ان کے فیض کے چشمے سے خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام کی حقانیت کو سمجھنے کی توفیق بخشی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کیا میں تمہیں نیک بندوں کی علامات بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے آپؐ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کی زیارت سے خدا یاد آ جائے اور قبلہ شیخ الحدیث کی زندگی اس کی عملی تفسیر تھی ۔ حدیث میں ہے

علماء بارش نبوت کے تالاب ہیں اسی لئے مچھلیاں ان کی زندگی کی دعائیں کرتی ہیں ۔ اب اگر کچھ لوگ ان کے لئے بد دعا کریں تو حرج نہیں ساری مخلوق دعا کرتی ہے کہ علماء کی برکت سے بارش ہوتی ہے اب جن کی برکت سے بارش ہوتی ہے جن کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہ علماء کی حیات کی دعا کرتے ہیں یہ علماء بارش نبوت کے تالاب ہیں خود بھی سیراب ہیں اور دوسروں کو بھی سیراب کر رہے ہیں ۔

خاصان خدا، خدا نباشد
لیکن زخدا اجر انباشد

الا ان اولیاء اللہ لا حوف علیهم ولا هم یحزنون۔ الذین امنو و کانویتقون لهم البشریٰ فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة۔ لا تبدیل لکلمت الله ذلک هو الفور العظیم۔

رب کائنات کا ارشاد ہے۔

میرے ولی کی شان ہے کہ انہیں کسی بھی قسم کا کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا یہ

Marfat.com

میرے محبوب بندے ہوتے ہیں وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ دنیا کی زندگی میں بشارت یہ ہوئی کہ لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت ابوزر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دربار رسالت میں عرض کی کہ حضور! بندہ تو خالص بعجہ اللہ عمل کرتا ہے پھر لوگ اس سے محبت کیوں کرنے لگتے ہیں سرکارؐ نے فرمایا یہ مومن کے لئے بشارت ہے جو اسے جلدی دنیا میں مل گئی۔

اور ایک بشارت وہ ہے جو موت کے وقت فرشتے اسے دیتے ہیں فرشتے ان پہ یہ کہتے ہوئے نازل ہونگے کہ تم ''نہ کچھ خوف کھاؤ نہ غم کرو اور جنت موعودہ کی بشارت لو'' اور آخرت میں ان کے لئے یہ بشارت ہے کہ فرشتے ان پہ سلام کہیں گے ''فرشتے ان پہ ہر دروازہ سے سلام کہتے ہوئے داخل ہونگے اور سب سے بڑھ کر آخرت میں ان کے لئے یہ بشارت ہوگی کہ حق سبحانہ تعالیٰ خود ان پر سلام بھیجے گا۔'' انہیں رب رحیم کی طرف سے سلام کیا جائے گا یہ اللہ کا سلام بلا واسطہ سفید ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی تجلیات کا ظہور فرما کر ان پر سلام فرمائے گا۔

اور قبلہ عالم نے بھی دین اسلام کی خدمت بے خوف وخطر کی اور انہیں کبھی بھی حزن وملال میں نہیں دیکھا۔ کائنات کی ہر چیز اپنے سے اوپر والے سے ڈرتی ہے رات دن کے بسیرے سے درخت لکڑیاں کاٹنے والے سے چھوٹا افسر بڑے سے۔ چھوٹا بڑے سے ہر طرف خوف اور ڈر ہی ڈر ہے مگر اسی زمین کے اوپر اور اسی آسمان کے نیچے ایسا بھی اللہ کا بندہ ہے جسے کسی بھی چیز سے کوئی خوف نہیں وہ ہوتا ہے اللہ کا ولی اور جو اللہ کا ولی بن جاتا ہے اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے۔

ایکدفعہ دوران سفر قبلہ نے گاڑی کھڑی کر کے ایک خستہ حال بندے سے ہاتھ ملایا اور اس کا حال پوچھا ہم نے کہا کہ جلدی بھی تھی پھر بھی آپ نے ایک فقیر

Marfat.com

بندے کے لئے گاڑی روک کراس کا حال پوچھنا ضروری تھا۔تو فرماتے ہیں۔ کہاتم نے نہیں سنا۔رسول پاکؐ نے فرمایا

''یعنی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال الجھے ہوئے ہوتے ہیں ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دروازوں پہ جاہیں تو لوگ انہیں حقارت سے دھکا دیکر کرنکال دیں لیکن خدا کے دربار میں ان کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگار عالم ضرور ضروراس کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔اوران کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔ جوان کی زبان سے نکل جاتا ہے وہ تقدیرِالٰہی ہوا کرتی ہے۔''

بے شک ولی کو ولی پہچانتا ہے حضرت مولانا روم فرماتے ہیں۔

''خبردار ہرگز مجذوبوں کے ساتھ بے ادبی مت کرنا یہ لوگ دریائے وحدت کے مگرمچھ ہیں جس طرح مگرمچھ دریا میں بے خوف وخطر پھرتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہر خوف وغم سے بے نیاز ہوکر دنیا میں چلتے پھرتے ہیں۔

ہمیشہ بندہ پروری کرتے کبھی کسی کو حقیر نہ جانتا اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنا زیادہ پسند فرمایا۔

واتبع سبیل من اناب الی

اوراس کی رہ چل جو میری طرف رجوع کرے

سورۂ فاتحہ میں بھی رب کائنات نے فرمایا''یا اللہ مجھے ان لوگوں کے راستے پہ چلا جن پر تو نے انعام کیا''اوروہ راہ نیک لوگوں کی ہے جو اللہ کی راہ پر مائل ہیں۔

اگر ڈاکٹر میں تو یہ صلاحیت مانتے ہو کہ وہ نبض دیکھ کر مرض کا پتہ بتادیتا ہے اور اللہ کے ولی روح کے معالج ہیں روح کے مرض کا پتہ بتادیتے ہیں۔حضورؐ نے فرمایا اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو اس لئے کہ میت کو بھی برے پڑوسی سے ایذا

Marfat.com

ہوتی ہے گویا اللہ کے ولی موت کے بعد بھی دوسروں کے لئے راحت وسکون کا باعث ہوتے ہیں۔حتی کہ انبیاء کرام نے بھی رب کریم سے نیک لوگوں کے ساتھ کی آرزو کی ایک کتا بھی جو راتوں رات اللہ کے مقبول بندوں کی معیت میں نکلا تھا اور جب اللہ والوں نے یہ خیال کیا کہ کہیں اس کتے کے بھونکنے سے دشمن کو ہماری خبر نہ ہو جائے اس کو نکالنا چاہا تھا اللہ نے اس قوت گویائی دی اور وہ بولا ''میں نہ تو بھونکوں اور نہ ہی شور مچاؤں گا میں تو صرف اس وجہ سے تمہارے ساتھ چلا جا رہا ہوں کہ شاید آپ نیک بندوں کی صحبت کی نسبت سے میں بھی بخشا جاؤں یہ تو حال ہے اصحاب کہف کے کتے کا۔

اس لئے بزرگان دین کے پاس جانا اور ان کی خدمت کرنے کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فیض پہنچتا ہے کیونکہ حضور فرماتے ہیں۔

قیامت کے دن اللہ کے مقبول بندے جب جنت کو جا رہے ہونگے تو جہنمی لوگ راستے میں صف باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے تو ایک دوزخی ایک جنتی سے اس کا نام لے کر کہے گا اے فلاں کیا تو مجھے نہیں پہچانتا کہ میں وہی ہوں جس نے تجھے ایک دفعہ پانی پلایا تھا اور ایک دوزخی اس سی یوں کہے گا میں وہی ہوں جس نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرکے اسے جنت میں لے جائے گا۔''

سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ والوں سے نسبت اور تعلق رکھنے کی ان کی سفارش سے گنہگار بھی بخشے جائیں گے۔

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملے

جو اللہ والے ہیں وہ اللہ سے ملا دیتے ہیں

اور یہ اللہ کے ولی آسمان بندگی کے تابندہ ستارے ہو گئے اور جناب شیخ الحدیث جنہوں نے ساری زندگی لوگوں کو دین حق کی طرف بلایا خدائے لم یزل کے بتائے ہوئے راستے پہ زندگی گزاری اسلام نے ایسے ہی لوگوں کو ولی اللہ کہا ہے اور

Marfat.com

میرے پیر کامل کی ساری زندگی اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ بنی رہی۔

اللہ ولی الذین امنو

اللہ ان ایمان والوں کا ولی ہے

ان کی صحبت زینت ہے دنیا میں اور نور ہے عقبیٰ میں ہاں اس محبوب پاک یعنی حضور کے صدقے میں امت کے بعض اولیاء اللہ کو اس درجہ محبوبیت سے کچھ حصہ ملا ہے جس کے سبب سے وہ تمام دلوں کے محبوب ہو گئے ہیں۔ جن پاک ہستیوں کو محبوبیت کا درجہ حاصل ہوا ہے ان میں حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کا نام بھی آتا ہے اور بلاشبہ

مسجد ے کو اندرون اولیاء ست

سجدہ گاہ جملہ است انجا خدا است

ترجمہ: وہ مسجد جو اولیاء اللہ کے باطن میں ہے وہ سب کی سجدہ گاہ ہے اور خداوند تعالیٰ وہاں ہی ملتا ہے

یہ سب حضور اقدسؐ کے انوار کمال کی ایک جھلک ہے جیسے درخت کی جڑ کی تازگی سے شاخ شاخ اور پتہ پتہ ہرا رہتا ہے اور دریا سے نہریں نکل نکل کر چاروں طرف جاری رہتی ہیں اور جو لوگ نبی کریمؐ کے فیوضات اور انوار سے بہرہ ور ہو گئے ہیں وہ دوسروں سے ممتاز ہو گئے ہیں۔

محبوبان خدا اس لئے قابل احترام کہ یہ پاک ہستیاں انوار محمدؐ سے بہرہ مند ہیں۔ اور لوگ ان کے آستانوں پر حاضری دے رہے ہیں۔ اگر کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو ان برگزیدہ ہستیوں کی محبت اپنے قلوب میں پیدا کر کے ان کے فیوضات سے بہرہ ور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے۔

"زمین و آسمان میں میری سمائی نہیں ہو سکتی لیکن بندہ مومن کے دل میں میری سمائی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

آپ جب دورہ انگلینڈ پہ تھے تو فرماتے ہیں آپ پاکستان واپس جا کر مستقل ٹھکانہ جامع مسجد دو دروازہ ہوگی۔ اور یہ ایک ولی کے منہ سے نکلی ہوئی بات تھی جو انہوں نے اپنی حیات میں کہی اور جب وطن لوٹے تو اپنی آخری آرام گاہ مسجد دو دروازہ میں مدفون ہوئے آپ کا جنازہ اس بات کا شاہد تھا کہ آپ لوگوں کے دلوں میں ایک ولی اللہ کی حیثیت سے موجود تھے اور موجود ہیں۔ اور آپ کے دربار کی رونقیں بھی اس بات کی آئینہ دار ہیں۔

نام فقیر تنہا نہ باہو
قبر جنہاں دی جیوے ہو
لجپال پریت نوں توڑ دے نیئں
جدھی بانہہ پھڑ دے پھر چھوڑ دے نیئں

جناب کا جنازہ اتنا زیادہ تھا کہ ہر طرف ایک جم غفیر نظر آتا تھا جو اس بات کا شاہد تھا۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
اس جان کا کیا ہے یہ جان تو آنی جانی ہے

میرے پیارے دادا جان آقائے نعمت قبلہ شیخ الحدیث

محمد صلاح الدین

مجھے بجا طور پر ناز ہے کہ میں شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کا سب سے بڑا پوتا ہوں۔ ہوش و شعور کی عمر میں داخل ہونے کے بعد میں نے اپنے دادا ابو کو کیسے پایا۔

Marfat.com

حقوق کی ادائیگی

زندگی ایک دوسرے سے مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ انسانی تعلقات کی بہت سے نوعیتیں ہیں کبھی وہ خالق کے سامنے دامن طلب دراز کیے ہوتا ہے اور کبھی وہ کائنات میں حاکم کی حیثیت میں آتا ہے۔ اسی طرح انسان کئی رشتوں میں پیوستہ ہوتا ہے۔
ہر ناطہ ہر رشتہ ہر تعلق انسانی کندھوں پر ذمہ داریوں کا ایک بوجھ ڈالتا ہے شریعت کی زبان میں انہی کو ''حقوق'' کہا جاتا ہے حقوق کی ادائیگی کے آئینے میں جب اپنے دادا کو دیکھتا ہوں تو مجھے میرے دادا جان دونوں قسم کے حقوق کمال درجہ کے ادا کرتے ہوئے نظر آتے ۔ میرے دادا جان کے اندر ''صلح رحمی'' والا رنگ بدرجہ اتم غالب تھا۔

خلوت جلوت میں کوئی تفاد نہیں تھا

یہ بات اگر چہ تلخ ہے لیکن اس کی حقیقت سے کوئی ذی شعور انسان انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ زمانے میں بہت کم علماء و مشائخ ملتے ہیں جنکی خلوت جلوت میں کوئی تضاد نہ ہو بعض علماء و مشائخ تضاد کا مجموعہ نظر آتے ہیں اور یہی ملت کی پستی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ میں قربان جاؤں اپنے دادا جان پر بحیثیت گھر کا فرد گواہی دیتا ہوں کہ میرے دادا جان کی خلوت جلوت میں قطعاً کوئی تضاد نہیں تھا ان کی خلوت جلوت میں ایک ہی رنگ شریعت محمد ﷺ کی پاسداری کا غالب نظر آیا۔ اگر چہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے دادا جان رحمتہ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے ان کی زندگی کی ہر جہت کا پہلو تابندہ روشن ہے لیکن دو پہلو میں نے خاص طور پر ذکر کیے ہیں جو کہ میرے دادا جان رحمتہ اللہ علیہ کے ''عالم ربانی'' ہونے کی روشن دلیل ہیں۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی محبت کی شمع کو کمال انداز میں روشن کیا۔

Marfat.com

حضور ﷺ وجہ تکوین کائنات' آپ کی محبت اور عشق سنت الٰہیہ ہے آپ کی نسبت سعادت دارین کی ضمانت ہے محبت مصطفیٰ ﷺ کے بغیر ایمان تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

مغز قرآن' روح ایمان' جان دین

است حب رحمۃ العلمین

میرے دادا جان رحمتہ اللہ علیہ نے اس پیغام کو پھیلانے کے لئے بالخصوص سیالکوٹ میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے۔ میں ان تین بنیادی وجوہ کی بناء پر اپنے دادا جان رحمتہ اللہ علیہ سے بے حد متاثر ہوں۔

باتوں میں کبھی کٹ جاتی تھی اور اب آنکھوں میں کٹتی ہے

یہ رات پہاڑ سی' اک وقت تھا جب کتنی چھوٹی ہوتی تھی

والد مکرم صاحبزادہ حافظ محمد رضا اور چچا جان صاحبزادہ حامد رضا اور صاحبزادہ حماد رضا بڑی لگن کے ساتھ قبلہ پیارے دادا جان شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ بالخصوص چچا جان جانشین شیخ الحدیث صاحبزادہ حامد رضا نے تو اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے۔

میرے نانا جان عظیم شخصیت تھے' محمد طلحہ قادری

میرے نانا ابو شیخ الحدیث رحمتہ اللہ ایک عظیم شخصیت تھے ایسے شفیق نانا خوش نصیب نواسوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ جب آپ ہمارے پاس تشریف لاتے یا ہم سیالکوٹ آپ کے پاس جاتے تو میرے نانا ابو جس طرح ہم سے پیار کرتے تھے میں اس پیار و محبت کو زندگی بھر نہ بھول پاؤں گا جو وقت میں آپ کے اس گزارتا پاس میں جو

Marfat.com

سکون ملتا تھا وہ اب شاید نہ مل سکے میں انگریزی اردو کی نظمیں اور قرآن پاک کی سورتیں وغیرہ آپ کو سناتا تھا تو آپ خوش ہو کر مجھے پیسے دیتے تھے۔

ہمارے لئے مٹھائیاں پھل وغیرہ مظفر آباد بھیجتے میں نے جب قرآن پاک ختم کیا تو نانا ابو نے مجھے دوصد روپے دیتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے ہیں کسی کو نہیں دینے مجھے آپ کی شفقتوں کا ایک واقعہ ہمیشہ یادرہے گا کہ ایک دن مظفر آباد کے ایک عالم دین حضرت مولانا ہدایت اللہ قادری خطیب جامع مسجد شریف بیلی سرکار ہمارے گھر آئے ان کے ہاتھ میں آئس کریم تھی پاپا سے کہنے لگے مفتی صاحب آپ کا بیٹا محمد طلحہ کہاں ہے۔ میں دوڑتا ہوا آیا میں نے کہا میں محمد طلحہ ہوں کیا بات ہے تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ آئس کریم آپ کے نانا ابو نے آپ کے لئے بھیجی ہے میں نے کہا میرے نانا ابو تو سیالکوٹ ہوتے ہیں کیا آپ سیالکوٹ گئے ہوئے تھے مولانا نے فرمایا نہیں میری ملاقات شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے گوجرانوالہ میں ہوئی آپ کے پوچھنے پر میں نے بتایا میں آج کل مظفر آباد ہوتا ہوں یہ سن کر شیخ الحدیث نے مجھے دوصد روپے دیئے اور فرمایا کہ مظفر آباد میں میرا ایک نواسہ ہے جس کا نام محمد طلحہ ہے اس کو آئس کریم لے کر دیں ساتھ میری طرف سے پیار کرنا اور بتانا کہ یہ آئس کریم تیرے نانا ابو نے بھیجی ہے۔

نانی اماں کے وصال کے بعد بھی آپ ہمیں مظفر آباد بہت چیزیں بھیجتے کپڑے وغیرہ روانہ فرماتے تھے حتی کہ ہمیں کبھی نانی اماں کی کمی محسوس نہ ہونے دی اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حافظ فیضان محمد قادری

نواسہ شیخ الحدیث' مقیم ڈربی

محفل یاراں نہیں اب وہ رونقیں
نہ جانے کن بادلوں میں چھپ گیا ماہتاب

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تحلیلی سائنس کے علم کیمسٹری کا آغاز قرون وسطی کے علماء علم کیمیاء کے نام سے ہوا۔ اس علم کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ عام دھات کو اصلی سونے میں کیسے تبدیل کیا جائے۔ اس کوشش بسیار کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ موجودہ سائنسی دور میں ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ کچھ نہ حاصل ہو سکا جس کی کوشش آج سے کئی صدیاں پہلے کی گئی تھی۔

اسی طرح ایک اور قسم کی کیمسٹری بھی اسی طرح کا عمل کرتی ہے۔ اور اس کا مقصد ایک مردہ انسانی دل کو علم کے نور سے منور کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ انسانی دل ایمان کے نور سے منور ہوتا ہے اور انسان کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔ اصل میں اس عمل میں بہت محنت درکار ہوتی ہے۔ لیکن یہ عمل اولیا اللہ کی ایک نظر ہی سے عمل میں آ جاتا ہے اور انسان دل کے اندر ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے اور انسان کی سوچ اور عمل میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

میرے نانا جان میرے مربی' پیرومرشد اللہ کے ایک پیارے بندے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مردہ دلوں کو زندہ کر دیتے تھے اور ان کی ایک نظر اور دعا سے وحی دل یاد الٰہی میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ جو یاد الٰہی سے غافل ہوا کرتے تھے۔ فارسی ایک مشہور مقولہ ہے کہ جو چیز دل سے نکلتی ہے وہ ہی دل پر اثر کرتی ہے' میں اگر یہ کہوں کہ یہ بات میرے پیرومرشد کے عمل پر احاطہ کرتی ہے تو غلط نہ ہوگا۔ ان کا روزانہ کا ماحول' تحریر و تقریر' مقصد و مشن دل سے نکلا ہوتا تھا اس لئے وہ دلوں پر ہی اثر کرتا تھا۔ اس لئے جو بھی شخص میرے شیخ سے ملا اس پر ان کی ملاقات کا اثر ضرور رہا۔ ان کے ہاں خلوص تھا' محبت

Marfat.com

تھی اور پیغام سچا تھا اس لئے ہر کسی کے دل پر اثر ہونا ظاہری بات ہے ان کا کردار ایک مثالی کردار تھا۔ وہ علم اور عمل کا ایک بڑا سمندر تھے۔ ان کی گفتار و کردار میں کوئی تضاد نہ تھا۔ وہ قدرتی طور پر رحم دل اور بچوں سے تو انہیں بہت ہی پیار تھا۔ حقیقت میں جب آپ کا اس فانی دنیا سے جانا ہوا تو پورا سیالکوٹ پکار اٹھا کہ ہم آج یتیم ہو گئے ہیں' آج سیالکوٹ کا ہر باسی اداس تھا کیونکہ وہ ایک علم وعرفان کے پیکر اور پیار اور شفقت بھری مسکراہٹ سے محروم ہو گیا تھا۔ علم کے اعتبار سے اصول وفروغ اور علوم ان کے ذہن میں نقش ہو چکے تھے۔ اس کے نتیجے میں مشکل سے مشکل مسائل بھی اتنی آسانی سے حل ہو جاتے جیسے کہ مسائل تھے ہی نہیں۔ وہ مشکل علوم کی کتابوں کا درس اتنے احسن اور اچھے طریقے سے دیتے تھے جیسے ان کتابوں کے مصنف وہ خود ہیں۔ جب آپ ان علوم کی تدریس کیا کرتے تھے تو آپ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ امام بخاری رحمت اللہ علیہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ اور امام بدررین عینی رحمت اللہ علیہ جیسی شخصیات کا مصداق بن کران کی یاد تازہ کر دیتے تھے بلکہ میں یہ کہوں کہ وہ اس دور حاضرہ میں اسلاف کی نشانی تھے جو حالات سلف وصالحین کے کتابوں میں پڑھتے ہیں وہ آپ کی ذات اور شخصیت میں پائے جاتے تھے ان کی زندگی کا مقصد ومشن خالص دین اور عشق رسولؐ کا درس دینا تھا۔ ایسے عالموں کے علم وعمل سے ہی دین کو تقویت ملتی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں امت مسلمہ کے حالات حاضرہ کا جائزہ لینا ہو گا۔ پہلے بات علم اور عمل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ لیکن نانا جان محدث اعظم سیالکوٹی میرے پیرومرشد کی شخصیت کا اگر آپ مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا کہ ان کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ تھا ان کا علم عمل اور عمل علم تھا۔ ان کی شخصیت ان کی ذہنیت اور ذہنیت شخصیت تھی۔ اگر ہم ان کی شخصیت کا مزید مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ گفتار و کردار میں یکساں تھے۔ ہمیں ان کے ظاہر و باطن میں کوئی تضاد نظر نہ آتا تھا۔ صرف اہل فکر ہی ایسی شخصیت کی

Marfat.com

قدردانی کر سکتے ہیں۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ اہل فکر کی کمی کی وجہ سے یہ امت کئی ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ اگر حضرت شیخ الحدیث کی زندگی کا احاطہ کیا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ وہ دین اور دنیا کو الگ الگ تصور نہیں کرتے تھے جامع زندگی کا کوئی بھی گوشہ ہو چاہے وہ طریقت، جہاد، تبلیغ، یا دنیاوی علوم ہوں ان میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا بلکہ دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

وہ لوگ جو اس سچے دین کے صحیح راستے کو بھلا چکے تھے انہیں ایک امید کی کرن ان میں نظر آتی تھی۔ وہ لوگ جو دنیا کی خود فریبی میں الجھ چکے تھے انہیں آپ کے ذریعے زندگی اور دنیا کو سمجھنے میں آسانی نظر آئی۔ جن کی زندگی میں بے ترتیبی اور ابتری تھی انہیں ان کے ہاں سکون میسر آیا۔ وہ لوگ جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے انہیں یہاں پیار و شفقت نظر آیا۔ جب عالم اسلام کا افق تاریکی میں ڈوبتا نظر آیا تو ایک امید کی کرن اور روشنی کا ستارہ ہمیں ان کی شخصیت میں نظر آتا ہے۔ جس سے ہم سب نے اس دور میں رہنمائی حاصل کی۔ ہم ایک ایسے دور میں زندگی گزار رہے ہیں جب علما کو معاشرے میں وہ مقام حاصل نہیں جس کے وہ حق دار ہیں۔ ہمارہ معاشرہ اہل علم اور اہل فکر کی قدر کھوتا جا رہا ہے۔

آپ کو اب تک حضرت صاحب کی زندگی اور دین مصطفوی کے فروغ میں آپکے کردار کا اندازہ ہو گیا ہو گا آیئے دیکھیں کہ آپ کے اس فانی دنیا سے چلے جانے سے اس عمل کو کیسے تقویت ملی اور یہ کیسے جاری وساری ہے۔

حضرت کی وفات پر اہل سیالکوٹ کی محترک زندگی اچانک رک گئی۔ وہ اچانک اس بہت بڑے حادثے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے سب لوگ پریشان اور حیران تھے۔ دنیا اور پاکستان کے کونے کونے سے ہزاروں عقیدت مند آخری دیدار کے لئے جمع ہونا شروع

Marfat.com

ہو گئے۔ سیالکوٹ اور پاکستان کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ پہلے کسی بھی شخص کا نہ ہوا تھا۔ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حضرت کے کام اور مشن جاری رکھنے کا وعدہ کیا۔ علماء ضرور اپنے دل میں اس عزم کے اظہار پر مسرت محسوس کر رہے ہوں گے کہ وہ حضرت کے نقش قدم پر چل کر ان کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دین کا کوئی بھی فرد دین کے دوبارہ احیا پر ضرور دل میں خوشی محسوس کر رہا ہوگا اور ایسے لوگوں کے عزم اور یقین کو ضرور تقویت پہنچتی ہوگی۔

حضرت شیخ الحدیث کی وفات کا یہی پیغام تھا کہ اگر آپ اس قدر عزت واحترام چاہتے ہیں تو پھر دین اسلام کے سچے راستے کو نہ چھوڑیں کیونکہ ان کا طریقہ شریعت کا تھا اور اس سے عوام الناس کے دل میں اپنے دین سے محبت اور دین اسلام پر زندگی گزارنے کا ایک نیا جذبہ موجزن ہوگیا تھا۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہ صرف میرے پیر ومرشد کی زندگی کی ایک جھلک تھی اور یہ صرف میرا اپنا تجربہ تھا جو میں نے بیان کیا ہے مجھے یقین ہے کہ اور علماء یقیناً اس میں اضافہ کریں گے اور میرے سے بہتر انداز میں پیش کریں گے۔ اہل قلم حضرات یقیناً حضرت شیخ الحدیث پر بے شمار کتب لکھ سکتے ہیں مجھے پورا یقین ہے کہ لکھنے والوں کو مواد کی کمی کی شکایت نہیں ہوگی۔

آخر میں اہلیان پاکستان اہلیان سیالکوٹ کے باسیوں سے درخواست کروں گا کہ شیخ الحدیث کے مشن کو اگر زندہ رکھنا ہے تو جانشین شیخ الحدیث کے ساتھ شانہ بشانہ قدم سے قدم ملا کر چلیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو آمیں۔ میں جانشین شیخ الحدیث کی نظر ایک شعر کرتا ہوں۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

Marfat.com

حافظ محمد ابوبکر بن حافظ علی محمد صاحب قادری

نواسہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود وسلام کے بعد ناظرین کرام مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں بھی چند باتیں اس کتاب میں درج کرانے کیلئے ارسال کررہا ہوں جو کتاب میرے نانا جان آفتاب اہل سنت ماہتاب طریقت استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ۔کے حالات زندگی پر لکھی جارہی ہے اور یہ عظیم کام جگر گوشہ شیخ الحدیث جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ حامد رضا صاحب سرانجام دے رہے ہیں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ والاشان کو اور ترقی عطا فرمائے جو حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم مشن کے جانشین ہیں جن کو حضور قبلہ شیخ الحدیث کی نگاہ کرم سے اللہ تعالیٰ نے روز بروز عزت میں اضافہ فرمارہا ہے۔جو دینی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی سرانجام دے رہے ہیں آپ کی عزت آپ کا خلوص آپ کو دن بدن ترقی کی طرف گامزن کررہا ہے۔حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے ان کو الیکشن میں کامیاب ہونے کے بعد چار محکموں کی وزارتوں وزارت مال' ریلیف' ٹرانسپورٹ' بحالیات' کی ذمہ داری سونپی گئی جو آزاد کشمیر حکومت کی تاریخ میں میرے علم کے مطابق پہلی مثال ہے۔یہ سارا فیض حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ کرم کا ہے۔جو صاحبزادہ حامد رضا صاحب کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کی عمر میں صحت میں اور فیض میں برکت عطا فرمائے۔حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی میں ناچیز کیا عرض کرسکتا ہے۔زمانہ زبان حال سے اور علماء اہل سنت زبان حال سے اس بات کی گواہی دے

Marfat.com

رہے ہیں کہ حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک عالم ربانی تھے اور سلف صالحین کی نشانی تھے۔ آپ اپنے وقت میں ایک بے مثل استاد تھے بے مثل باپ تھے بے مثال بھائی تھے آپ بچوں پر بہت شفیق تھے۔ غریبوں کے مددگار تھے۔ دکھیوں کے دکھ میں شریک ہو کر تسلی دیتے تھے۔ آپ کے حالات زندگی جو میں نے دیکھے ہیں وہ مختصر یہ ہیں کہ آپ عید والے دن یعنی یکم شوال بروز سوموار بمطابق اپریل 1927ء کو ریاست جموں وکشمیر موضع رانجن میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد کا نام حاجی شاہ محمد تھا۔ آپ کا گھرانہ شروع ہی سے مذہبی تھا آپ کے جدامجد کی ساری زندگی میں کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ اور ساری عمر مسجد میں دنیاوی بات نہیں کی آپ کی والدہ ماجدہ تہجد گزار اور نہایت پارسا تھیں۔ آپ نے بچپن عمر میں ہی تھوڑے عرصہ میں اپنے پھوپھا جان حافظ احمد دین رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن پاک حفظ کر لیا۔ اور ساری عمر ہر سال نماز تراویح میں قرآن سناتے رہے۔ دینی تعلیم کیلئے آپ کے والد ماجد نے حضرت علامہ نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لاہور بھیج دیا وہاں آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب بہت اچھے طریقے سے مکمل کیں اور پھر حضرت علامہ نبی بخش حلوائی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف میں حضور مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قادری رضوی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا جہاں آپ نے دینی تعلیم مکمل فرما کر وہاں ہی تدریس کا کام بھی شروع کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ 1954 سے 1965ء تک جامعہ نعیمہ لاہور میں تدریس فرمائی۔ اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لے آئے اور پھر چند مہینوں کے علاوہ ساری زندگی آپ سیالکوٹ ہی رہے اور دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت میں ساری عمر گزار دی۔ آپ دو مرتبہ انگلینڈ میں ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے وہ چند ایام ہمارے لئے ساری زندگی کی یادگار بن گئے۔ آپ کے یہاں تشریف فرما ہوتے ہوئے میری

Marfat.com

سال گرہ کی تقریب آ گئی اس دن آپ بہت دور کا سفر فرما کر میری دلجوئی کیلئے اس تقریب میں تشریف لا کر ہمارے لئے بہت دعائیں فرمائیں اور مجھے سینے سے لگا کر بہت پیار فرمایا آپ کی دعاؤں سے میں قرآن پاک کا

حافظ بن گیا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ مجھے ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ میں طوالت کے ڈر سے اس پر اکتفا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

محمد عمر بن حافظ علی محمد قادری صاحب

نواسہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم قارئین کرام مجھے اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ حضور قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر استاذ اساتذہ والعلماء کی سوانح حیات لکھی جارہی ہے جس میں ہر کوئی جو حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے تعلق رکھتا ہے اس کو اس کتاب میں کچھ تحریر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میں ناچیز کچھ تحریر کرنے سے پہلے اپنے پیارے ماموں جان صاحبزادہ والا شان کو مبارک باد دیتا ہوں جو یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دعا ہے اللہ تعالیٰ انکو ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے حضرات قارئین تو الحمدللہ حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مجھے رشتہ کے لحاظ سے بہت قریب کا تعلق ہے میرے پیارے نانا جان حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے جس عام مسلمان کو بھی ملاقات کی چند گھڑیاں بھی نصیب ہوئیں۔ وہ اس کی زندگی کی یادگار بن گئیں حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کی بے شمار پیاری پیاری باتیں ہیں

Marfat.com

جواس کتاب کے مطالعہ سے آپ کی نظر سے گزریں گی۔ میں عمر میں چھوٹا ہوں اور میرا علم بھی تھوڑا ہے اور مجھے حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بہت تھوڑا وقت ملا ہے لیکن الحمدللہ مجھے اس تھوڑے وقت میں جو میرے پیارے نانا جان کی پیاری پیاری اخلاقی باتیں سننے کا موقع ملا وہ ساری زندگی یادر ہیں گی۔

میرے پیارے نانان جان نے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کیلئے ایسا کردار ادا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں ان کو ایک روشنی کا مینارہ بنا دیا تھا۔ ہر دیکھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک ایسی ہستی ہے جس پر اللہ کا خاص فضل وکرم ہے۔ مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے کہ جب میں نے اپنے نانا جان کے ہمراہ مدینہ پاک کی حاضری دی اس وقت خوش قسمتی سے میرے والدین بھی ساتھ تھے مدینہ پاک میں حاضری کا پہلا دن تھا میں اور میرے والد حافظ علی محمد صاحب اور میرے نانا جان عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں حاضری کیلئے گئے جنت البقیع کے اندر ایک صوفیاء کرام کی جماعت سے ملاقات ہوئی اور ان کے سروں پر سفید عمامے تھے اور ان کے چہرے بہت نورانی تھے وہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے باتیں کرنے لگے (میرے ابو جی نے چند کلمات تعارف کے طور پر عرض کیے عاجزی کا یہ عالم تھا بعد میں ارشاد فرمایا بیٹے تعارف کرانے کی کوئی ضرورت نہیں یہاں ہم سب حاضری کیلئے آئے ہیں) اس وقت اتفاق سے نانا جان کے سر مبارک پر ٹوپی تھی ان صوفیائے کرام نہ پوچھا آپ نے عمامہ کیوں نہیں باندھا آپ نے کہا تھوڑی دیر ہوئی یہاں آئے ہوئے جلدی نماز پڑھ کر حاضری کیلئے آ گئے ہیں اس لئے عمامہ ابھی سامان میں پڑھا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے جو آپ کے ہاتھ میں رومال ہے وہ باندھ لیں آپ نے باندھ لیا وہ بہت خوشی خوشی حضور قبلہ شیخ الحدیث صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عربی زبان میں باتیں کر کر کے خوش ہو رہے تھے اور جب ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے تو وہ حضور قبلہ شیخ الحدیت رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

کے ہاتھوں کو چوم رہے تھے۔ اور حضور چاہتے تھے کہ نہ چومے۔ وہ منظر بہت پیارا تھا یہ سارا انعام اللہ تعالیٰ نے حضور کو دین مصطفیٰ کی خدمت کے صلہ میں عطا فرما اور ایسی ہستیوں کو جب اللہ تعالیٰ آخرت میں انعام عطا فرمائے گا اس کی شان کچھ اور ہوگی ایک حدیث شریف میں جو حضرت عبدالرزاق رحمتہ اللہ سے فضل العلم میں حضرت ابراہیم علیہ الرحمتہ سے نقل کی ہے کہ قیامت کے روز ایک شخص کے اعمال وزن کیلئے لائے جائیں گئے ترازو کے پلہ میں رکھے جائیں گے تو یہ پلہ ہلکا رہے گا پھر ایک چیز ایسی لائی جائے گی جو بادل کی طرح ہوگی اس کو بھی اس کی حسنات میں رکھا جائے گا تو یہ پلہ بھاری ہو جائے اس وقت اس شخص سے کہا جائے گا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے۔ جس نے تمہاری نیکیوں کا پلہ بھاری کر دیا ہے وہ کہے گا مجھے کچھ معلوم نہیں تو بتلایا جائے گا یہ تیرا علم ہے جو تو لوگوں کو سکھایا کرتا تھا۔ (تفسیر مظہری) علماء کرام کی بہت فضیلت قرآن سے ثابت ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ قیامت والے دن میرے نانا جان حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ ان علماء کی صف میں ہونگے جن کے بارے میں میرے اور کائنات کے آقا ومولی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں اور فرمایا علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں۔ انشاء اللہ العزیز محترم قارئین کرام حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ عالم ربانی تھے سخی تھے بہت مہمان نواز تھے۔ بہت نرم دل تھے ایک عظیم استاد تھے۔ ایک عظیم فقیہہ تھے علم دین کی اشاعت کا ایک خاص ذوق تھا جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا تھا اور اس ذوق میں انہوں نے ساری زندگی گزار دی۔ آپ صاحب کرامت تھے ایک کرامت عرض کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جب ہمارے گھر انگلینڈ میں دوسری دفعہ تشریف لائے تو میری اماں جان نے حضور کو چند خوابیں سنائیں خوابوں کی تعبیرات بتانے کے بعد چند لمحے خاموشی کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ پیاری بیٹی تم نے اپنے بیٹوں کے نام خلفاء راشدین کی محبت میں

Marfat.com

رکھے ہیں (محمد عمر محمد ابوبکر' محمد ذوالنورین) انشاء اللہ مولیٰ کریم نے چوتھے خلیفہ کی کمی بھی پوری کر دینی ہے پھر آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا صاحبزادہ حامد رضا کی اجازت اور مشورے سے محمد ابوتراب رکھا گیا محترم قارئین میرے نانا جان کی بہت سی کرامتیں ہیں اہل محبت جو ملتے تھے پاس بیٹھتے اور ساتھ رہتے تھے وہ جانتے ہیں اس کتاب میں آپ کو ملیں گی میں اس پر اکتفا کرتا ہوں میری ناچیز کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند کرے اور آپ کے لگائے ہوئے باغ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور صاحبزادگان میرے پیارے ماموں جان حافظ محمد رضا صاحب' صاحبزادہ حامد رضا صاحب' صاحبزادہ حماد رضا صاحب کو لمبی عمر اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد ذوالنورین بن حافظ علی محمد صاحب قادری

نواسہ حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ

محترم قارئین کرام۔ میں بھی اپنے پیارے نانا جان کی سوانح حیات میں چند باتیں آپ کے لئے تحریر کرانا چاہتا ہوں اگرچہ میں ابھی اردو صحیح نہیں لکھ سکتا اس لئے میں کسی کی مدد سے یہ تحریر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں میرے پیارے نانا جان حضور قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ بچوں سے بہت پیار اور شفقت فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے مجھے بھی آپ بہت پیار اور شفقت فرماتے تھے اور میرے ساتھ بہت پیاری پیاری باتیں کرتے تھے میرا منہ اور ماتھا چومتے تھے اور بازو کھول کر مجھے بلاتے اور سینے سے لگا لیتے تھے۔ اور میرے اور میرے دوسرے بہن بھائیوں کیلئے اور میرے ابو جی اور امی جی کیلئے

Marfat.com

بہت دعائیں فرماتے تھے۔ گویا میرے نانا جان رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کے مصداق تھے۔ جو بڑوں کا ادب نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ میرے نانا جی نے ہم کو بھی یہی سبق دیا۔ جب آپ وضو کرتے میں آپ کو تولیہ پیش کرتا تو آپ خوش ہوتے اور دعا دیتے جب آپ نماز پڑھنے لگتے میں آپ کو مصلیٰ پیش کرتا آپ خوش ہوتے اور دعائیں دیتے ایک دن آپ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگے میں آگے آگے تھا تو آپ کے ہاتھ مبارک میرے کاندھوں پر تھے میں نے عرض کیا میں آپ کی لاٹھی ہوں۔ اس دن سے آپ مجھے پیار سے فرماتے نانا ابو کی سوٹی کہاں ہے۔ اور پھر جب آپ ہم سے جدا ہو گئے ہم نے آپ کی سوٹی مبارک نشانی کے طور پر رکھ لی ہے۔ اور پیارے ماموں جان حامد رضا صاحب جانشین شیخ الحدیث صاحب کو عرض کیا آپ نانا ابو کی چیزیں لے جاؤ لیکن سوٹی ہمارے پاس نشانی رہنے دو۔ انہوں نے ہماری بات مان لی۔ اللہ انکو جزا دے۔ آخری دفعہ جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم کو بار بار بڑے رقت بھرے انداز میں نصیحتیں فرماتے اور پیار کرتے تھے آخری جلسے میں ہم سے نعت سنی اور صلاۃ وسلام کے وقت ہم کو دور سے بلا کر اپنے بازوؤں کے سائے تلے کھڑے کر لیا اور سلام پڑھا ہم کو اب معلوم ہوا کہ نانا ابو کو یہ معلوم تھا کہ میری انکے ساتھ آخری ملاقات ہے۔ آخری میں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور دین کا سپاہی بنائے آمین۔

Marfat.com

up on him and his pure progeny) and this was the way of Sahriat. In this sense it acted as a revival of deen as the ahl-u-deen gained extra love, strength, fortification and affection from the awam-ul-nas.

A devotee described His Excellency's (ra) life in the following words: "The people in the state oblivion saw him as a source of relief. in their condition of forgetfulness. The people who were in state chaos and turmoil derived peace and tranquillity. The people who were in the state of abhorrence and hate derived love and affection. Somehow the hazy mist which clouded the murky horizon transformed into a transparently bright and shining light, clearly exposing the harbour paving the way for the ship of life to reach its true and ultimate destiny".

Finally I must beg forgiveness from Allah for even daring raise a pen, trying to write about His beloved for neither am I qualified nor fit to do so. But the only way I can justify it that those who are intoxicated in love look not at worth or status, the thing they see is to be consumed by the grace of their beloved. I am like tramp that has had the honour to live and take a glimpse of His majesty, the generous king. I am certainly not fit for the dinner table of king, for even a bone from the table's scraps is a great honour.

It must also be added that this writing is only the glimpse of the Master and only reflects may personal and very limited experience of this ocean. I am sure that other have more to add and can do so in a much more lucid eloquent manner.

Marfat.com

and practice of these aspects is a clear illustration of this principle, whether that was in aspects of intellect, knowledge, spirituality, tariqat, jihad, tableeg, social welfare, political correctness, and moral/ethical uprightness or community participation. In this sense he was a clear manifestation of the deen of Islam reflecting the multiplicity and diversity of human life.

By now you must have realised the significance the Sheikh's life in the revival of the deen, but lets look at how his parting from the world contributd to the same process.

At the death of our master life came to a stand still, the poeple of Sialkot were in shock and in a state of chaos as they didn't anticipate the sudden passing away. After the news had sunk through the bewildered mind, thousands of people came to pay their respect from all over the country and the world. The funeral prayer was so immense that Sialkot and may be even Pakistan has not witnessed so many numbers congregating in one area just to have the honour toeven glimpse the face. Social, politicaland intellectual personalitie mentioned and spoke of the debt they owed to hazrat sahib and the contribution of hazrat sahib to the wider society.

The Ulema and religious personalities after witnessing such an occasion must have felt grateful and honoured, to be in the line and mission of hazrat sahib. In fact any person of deen from any discipline felt a revival in their heart. It ws almost like a catalyst and energy boost from such people.

The message at the death of Sheik-ul-hadith sahib was simply that if you want such honour, respect and devotion then adopt the way of our Master Hadrat Muhammad-e-Mustafh (peace and blessings of Allah be

Marfat.com

through which the deen is revived. In order to understand this point it is essential to reflect on the current predicament of the Muslim ummah. Firstly there exists an imbalance and tension in terms of knowledge and practice. The gap between them gets bigger and bigger as the qaal becomes more distant from the *haal*. The same divide is also reflected and echoed in mentality *(zahniyyet)* and personality *(shakhsiyyet)*.

Furthermore it is also evident that many people have displated partial aspects of the Deen. at the expense of neglecting the others. This over emphasis and to some extent extreme notion of concentrated practice has resulted in many forms of disunity and fragmentation of the Muslim Ummah. In this propogation of selected ideas that suit personal needs we have become an ummah of slogans and chants. The scenario is almost like a market place where groups compete with one another to sell their version of the deen.

The great master was person whose life phased these discrepancies to such an extent that it can be said that his *Qaal* was the *Haal*, and his *Haal* was his *Qaal*. Their ilm was amal and their *amal* was *ilm*. Their personality was their mentality and their mentality was their personality. These polarisations were brought together in such a magnificent way that it seemed. as they hadn't even parted in the first place. What people saw was a complete picture of the reality of deen. Only the *Ahle-Fikr* can truly appreciate the importance and value of such a personality in this age of trails *(fitnah)*.

It is evident from the life and personality of his Eminence that he lead and intergated way', and consolidated all aspects of deen in it. His contribution

Marfat.com

and fear)

Any active or passive beneficiary. scholar or student, who experienced the Great Master. will bear witness to the fact that he was indeed a most vivid and clear manifestation of the above words. He attained the knowledge in a most perfect manner. practiced it in the most rigorous sense and taught it in the most befitting way, thus fulfilling all the three dimensions in the spread of deen. There was a *dars* for the scholar's *dars* for the thulab (students of Islamic sciences). *dars* for the people on the path of gnosis and *dars* for the laymen and women. In fact every step and every stage was imparting and distributing wisdom and doing so in a most practical and entertaining manner.

The knowledge of the Qur'ann. Hadith. Shariyah. Aqeedah and other intellectual sciences (i.e. logic. grammar, eloquence, rhetoric and philosophy) was literally imprinted in his mind, so deep and profound was his learning. As a result even the most complex of problems were solved with such simplicity that it seemed the problem didn't even exist. He taught the books of Usool and Uloom with such skill and dexterity that it seemed as if he himself had written it. such was the understanding of the text. when the taught these subjects he epitomised those who had gained special distinction in them, reflecting the light of great scholars like Imam Hasan Basri (ra) Imam Bukhari (ra). Imam Ghazzali (ra), Sheikh Saadi (ra), Imam Badruddin Aini (ra), Imam Taftazani and Shah Abdul haq Muhadethe Dehlavi (ra) In fact it would be appropriate to say that he was a classical scholar in a modern period.

His life mission was geared for the countinuity and purity of deen and is classed amongst the ulema

Marfat.com

will surely bear witness to the fact that his character was true embodiment as personification of the *Qur'aan* and the *Sunnah* of the beloved messenger of Allah (may peace and blessings of Allah be up on him and on his pure progeny). The great sheikh was kind and overwhelminglygentle and compassionate by nature, especially towards children. He would shower his immense love on all, regardless of social distinction, reflecting the saying of Sheikh-e-Akbar. *"The mark of divine love is love for all beings in every domain spiritual, sensory and and imaginary"*. This love was so painfully missed when he (ra) passed away that the inhabitants of Sialkot cried 'we have been orphaned, we have been orphaned'. It is clear the city felt the deprivation of the ever-present loving smile and hand of mercy, which greeted each dweller.

Allh mentions in his Final revelation to mankind, *"Say (O may beloved Prophet) Are the equal those who know and those who do not? It is who imbued with understanding who receive admonition."* (Reference)

Ibne Masud (may Allah be plesed with him) reported that Allah's Messenger (peace and blessings of Allah be up on him and his pure progeny) said to him: *"Acquire the knowledge and impart it to the people. Acquire theknowledge of obligatory acts and teach it to people. Learn the Qur'aan and teach it to people"*. (Mishkat-ul-Masabih, KItabul llm, Hadith 279)

Seydena Ali (many Allah be pleased with him) said: *"The most perfect jurist (Faqih) of Islam is he who does not let people lose hope from the mercy of Allah, does not make him despondent of Allah's Kindness and does not make him feel safe from the punishment of Allah". (i.e. keeps him in the perfect state between hope*

Marfat.com

cultivate the soul of man to purify it from thoughts and practises, which lead on to the lower world of desire and heedlessness.

The great Muhaddis and spiritual master of Sialkot is from the Ahlullah and by the grace of the Lord, has transformed many hearts into gold. In doing this he exemplified the poem of Imam Jalaluddin Rumi (ra) who says that *perfect people turn dust into gold, whereas the imperfect turn gold into dust.* For instance one of the superb qualities of my beloved grandfather and our master was the he would make weak people feel strong, the incompetent ones competent and the ignorant knowledgeable. He did this by stimulating the intellectual and spiritual faculties innate in human beings leading to self-examination and discovery.

There is Persian proverb, which states that 'what comes from the heart goes in the heart'. In many a sense this may be a perfect way to introduce the life of the great imam. His speech, work, mission, interactions, and other day-to-day events were truly from theheart and had a profound effect on the hearts of thousânds of others. As a result anyone who encountered the grand sheikh was so touched by his outer and inner beauty that they underwent a feeling of a truly remarkable spiritual experience and delight. It was as if they had been drenched in a rain of pure love. Amazingly this illuminating feeling was kindled in the hearts of all regardless of intellectual background or social distinction.

In terms of character he was a personality of moral spiritual, intellectual and social excellence, a combination rarely contained in a single person. Those who have witnessed his profoundly majestic character

Marfat.com

صاحبزادہ حافظ فیضان محمد صاحب قادری

نواسہ شیخ الحدیث۔ڈربی برطانیہ

کاملے گر خاک گیرد زو شود

ناقصے ارزد برد خاکستر شود

Historians of scientific development have asserted that the sciences of chemistry originated from a medieval Arabic practice known as alchemy.It involved a whole host of interesting activities ranging from developing drugs for medicinal purposes to ascertaining the nature of materials, especially metals. However it may be said that the basic process of this science focused primarily on the transformation of materials from one form of matter into another. This included the pursuit for the cultivation of gold from base metals. (Abdul Qasim al-Iraqi Kitab al-ilm al mulctasab A zira' at adhdhahab). The alchemist's laborious vigils and dexterous pursuits may not have resulted in transformation of metal into gold, but certainly a new science of great benefit to humans was discovered.

Similary, there exists a very subtle science of spiritual alchemy. The aspirations of the practitioner and processors involved are almost identical to physical/chemical processes alchemy. The only difference being the transformation and cultivation for the soul as opposed to physical matter. The object is to turn a spiritually dead heart into an enlightened one filled with light of imaan, awakening the internal (dormant) conscience of the human mind. (These alchemists know as Ahlullah (people of gnosis and guardians of the esoteric and exoteric knowlege)

Marfat.com

مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ کی

توسیع کا نیا منصوبہ

استاذ العلماء شیخ الحدیث محدث سیالکوٹی علیہ رحمتہ کی خواہش تھی کہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے لئے ایک وسیع اراضی خریدی جائے جس میں طلباء کے لئے قدیم وجدید علوم کے ساتھ ساتھ تمام عصری سہولتیں میسر ہوں۔

الحمد اللہ! آپ کی توجہ سے شہر کے قریب چوک دو برجی ملہیاں، ڈسکہ روڈ کے کے پاس دو ایکڑ اراضی جس کی قیمت بہتر لاکھ روپے ہے حاصل کرلی گئی ہے جس کا بیعانہ بیس لاکھ روپے شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں (مقیم برطانیہ) نے مل کر ادا کر دیا ہے۔ بقایا رقم کی ادائیگی کے لئے دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ اور قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ کے عقیدتمندوں اور معاونین سے جلد رابطہ کیا جائے گا بعد ازاں جلد ہی جدید عصری تقاضوں کے مطابق عظیم الشان عمارت کی تعمیر کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(انشاءاللہ)

منجانب۔ ابنائے قدیم و جمعیۃ الطلبہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ
دو دروازہ سیالکوٹ
فون : 0432-593052 فیکس : 0432-553930